APOSTOLIC FATHERS

اپنے پیشواؤں کے فرمانبردار اور تابع رہو۔ عبرانی ۱۳: ۱۷

رسولی بزرگ

جسکو

پادری پی۔ کیول سنگھ صاحب متعلقہ امریکن مشن لودھیانہ

نے

اصل یونانی زبان سے بزبان اردو

ترجمہ کیا

ایس پی سی کے ورنیکولر کمیٹی لاہور ڈائیوسیز

انارکلی لاہور

رسولِ بزرگ

فہرست مضامین مفصّل کتاب رسولی بزرگ

مضامین	صفحات
دیباچہ	۱ و ۲
مقدمہ کتاب	۳ سے ۴۲
رومی کلیمنس کے خطوط کرنتھ کی کلیسیا کے نام پر	۳ سے ۱۳
۱- کلیمنس کا حسب نسب	۳ سے ۸
کلیمنس کے والدین اور برادر - اسکا مسیحی ہونا اور روما کی کلیسیا کا اسقف بننا -	۳ سے ۸
۲- کلیمنس کی تصنیفات	۸ سے ۱۳
اغناطیوس کے خط	۱۳ ″ ۱۹
پولوکارپ اور اُس کا خط	۱۹ ″ ۲۶
تسلیم الرسل	۲۷ و ۲۸
برنباس کا خط	۲۸ سے ۳۲
برنباس کا حسب نسب وغیرہ	۲۸ و ۲۹
برنباس کا خط	۳۰ سے ۳۲
اقتباسات	۳۲ و ۳۳
شبان ہرمس	۳۳ سے ۳۸
ہرمس کون تھا	۳۳ ″ ۳۵
ہرمس کے خط کی تاریخ تصنیف	۳۵ و ۳۶
ہرمس کے خط میں اقتباسات	۳۶ و ۳۷
کا خلاصہ	۳۷ سے ۳۹
دیاغنیطس کو خط	۳۹ و ۴۰
پاپیاس	۴۰ سے ۴۲
اُس کی سوانحعمری	۴۰
عہد جدید کی بعض کتابوں کی بابت اس کی شہادت	۴۱ و ۴۲

رومی کلیمنس کے خط کا خاکہ صفحہ ۴۳

مضامین	ابواب
کرنتھ کی کلیسیا میں تفرقے پھوٹ نکلنے سے پہلے ان کی ترتیب اور دینداری کی تعریف کرتا ہے +	۱ و ۲
اُن میں تفرقے کس طرح شروع ہوئے ۔	۳
حسد اور کینہ تمام جھگڑوں اور تفرقے کی بنیاد ہے ۔ اُن کی خاص خاص برائیوں کا ذکر +	۴ سے ۶
اُن کو نصیحت دیتا ہے کہ اپنے مذہب کے قاعدوں پر غور کرو ۔ اور تفرقات سے توبہ کرو ۔ تو تمہیں معافی ملیگی +	۷ و ۸
اُن کو دلیری بخشنے کے لئے اُن مقدسوں کا نمونہ پیش کرتا ہے جن کا ذکر نوشتوں میں ہے +	۹ و ۱۰
اور خاکسار اُن کا نمونہ دیتا ہے جو پڑوسیوں پر مہربانی اور اُن کے ساتھ محبت کرنے میں مشہور رہتے +	۱۱ و ۱۲
اس مدعا پر ہمارے مذہب نے کیا قاعدے مقرر کئے ہیں +	۱۳
اِن قاعدوں کو وہ کرنتھیوں کی حالت سے استعمال کرتا ہے ۔ اور انکو نصیحت کرتا ہے کہ اپنے جھگڑوں کو موقوف کریں جو اُن کے فرائض سے بہت خلاف ہیں +	۱۴ و ۱۵
اس لئے وہ اُنہیں حلیم ہونے کی نصیحت کرتا ہے ۔ اور ہمارے نجات دہندہ اور دیگر مقدسوں کے نمونے پیش کرتا ہے +	۱۶ سے ۱۸
وہ اُنکے جھگڑوں کا پھر ذکر کرتا ہے اور زیادہ دلائل سے اُنہیں ترک کرنے کی ترغیب دیتا ہے +	۱۹ و ۲۰
خدا کی نیکی اور اُس کی ہمہ جا حاضری کو مدنظر رکھ کے اُن کو فرمانبردار ہونے کی نصیحت دیتا ہے +	۲۱

ابواب	مضامین
۲۲ سے ۲۴	ایمان کے بارے میں اور آیندہ قیامت کے بارے میں ہمیں کیا ماننا چاہئے +
۲۵ سے ۲۷	اِسی مضمون مذکورہ کی زیادہ توضیح ہے +
۲۸	وہ اُن کو پھر فرمانبرداری کی ترغیب دیتا ہے۔ اور کہ اگر ہم گناہ میں لگے رہیں تو ہم خدا کے انتقام سے ہرگز نہ بچیں گے +
۲۹	وہ اِس بات پر اور زیادہ زور دیتا ہے اِس خیال سے کہ ہم خدا کے چُنے ہوئے ہیں +
۳۰	ہم کیسی زندگی بسر کریں کہ خدا کو پسند آئیں +
۳۱ و ۳۲	ہم ایمان سے راستباز ٹھہرتے ہیں +
۳۳	مگر اِس سبب سے ہم کبھی اوقات نیکی سے غافل نہ ہوں اور نہ ہم زندگی کی عیش و عشرت میں پھنس جائیں +
۳۴	مقدس فرشتوں کے نمونوں اور اُس انعام سے جو خدا نے ہمارے لئے مقرر کیا ہے ہمیں زیادہ زور دینا چاہئے +
۳۵ و ۳۶	ایمان اور تابعداری کے ذریعے ہمیں وہ انعام حاصل کرنا چاہئے +
۳۷	لازم ہے کہ ہم بغیر حسد اور جھگڑے کے اپنے اپنے مرتبہ کے فرایض کی باترتیب پیروی کرتے ہوئے ایمان اور تابعداری عمل میں لاتے رہیں +
۳۸	آدمیوں کے درمیان مدارج کی ضرورت۔ ہمارے پاس جو کچھ ہے وہ سب خدا کی بخشش ہے جس کی ہمیں شکرگذاری کے ساتھ تابعداری کرنی چاہئے +
۳۹ سے ۴۱	مذکورہ بالا باتوں کے سبب سے وہ اُنہیں نصیحت دیتا ہے کہ ہر ایک بات کلیسیا میں ترتیب سے کیجائے اور یہی خدا کو راضی کرنے کا طریق ہے +
۴۲ و ۴۳	مسیح کے حکم کے مطابق اور موسیٰ کے نمونہ پر خادموں کی ترتیب مسیح کی کلیسیا میں قایم کی گئی ہے +
۴۴	پس جو لوگ خدمت میں مطابق اپنی ترتیب کے مقرر ہوگئے ہیں وہ بغیر کسی بڑے گناہ کے اپنے عہدے سے خارج نہیں ہو سکتے +
۴۵ سے ۴۸	مقدس نوشتوں کے نمونوں اور خاصکر اُس نصیحت اور ترغیب سے جو پولس نے اُنہیں دی تھی وہ اُن کو صلح کی ترغیب دیتا ہے +
۴۹ و ۵۰	محبت اور یگانگت کی قدر جو خدا کرتا ہے۔ سچی فیاضی کی تاثیر جو خدا کی بخشش ہے اور جو دُعا کے ذریعے حاصل کرنی چاہئے +
۵۱ سے ۵۵	وہ اُن شخصوں کو جو اُن تفرقوں سے واسطہ رکھتے تھے اُن سے توبہ کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ از سرِ نو یگانگت پیدا کرو۔ اور خدا کے سامنے اپنے گناہ کا اقرار کرو۔ اور اِس کے لئے وہ موسیٰ کا نمونہ پیش کرتا ہے۔ اور غیر قوموں میں سے بھی بہت سے نمونے دیتا ہے۔ اور یہودیوں میں سے یہودتھ اور آستر کا نمونہ +
۵۶	باہمی مشورہ اور اصلاح کا فائدہ +
۵۷	وہ اُن سے منت کرتا ہے کہ جو کچھ بیان بتایا گیا ہے اُس کی پیروی کرو +
۵۸	وہ اُن کو خدا کے حوالے کرتا ہے +
۵۹	اور اِس بات کے سُننے کا آرزومند ہے کہ اِس خط نے اُن پر اچھا اثر کیا ہے +
۶۰	خدا کی چند صفات کا ذکر اور اُس سے معافی کی التجا
۶۱ و ۶۲	حکام کی تابعداری کرنے کی نصیحت کیونکہ وہ خدا کی طرف سے مقرر ہیں اور جو کچھ لکھا گیا ہے اُس پر

ابواب	مضامین
	چلنے کی ترغیب +
۶۳	اور اپنے عہدیداروں کے تابع ہونے کی درخواست +
۶۴	یسوع کے ذریعہ سے ایمان وغیرہ ملنے کی درخواست +
۶۵	اور التجا کرتا ہے کہ قاصدوں کو توبہ کی خوشخبری دیکر ہمارے پاس جلد بھیجدو +

رُومی کلیمنس کے دوسرے خط کا خاکہ صفحہ ۹۳

ابواب	مضامین
۱	مسیح کی بابت حُسنِ ظن رکھنا اور اُس کے احسانمند ہونا چاہئے +
۲	یسعیا ۵۴ : ۱ مسیحیوں کے حق ہے +
۳ و ۴	مسیح کا اقرار نہ صرف زبان سے بلکہ چلن سے ہو +
۵	وہ کونسے کام ہیں جن کے ذریعے سے مسیح کا اقرار ہوتا ہے +
۶	کوئی دو خاوندوں کی خدمت نہیں کر سکتا +
۷	فانی اور غیر فانی کُشتی کا مقابلہ +
۸	توبہ کرو کیونکہ توبہ کا موقع یہی ہے +
۹	انصاف جسم میں ہوگا پس آؤ جسم میں توبہ کریں +
۱۰ و ۱۱	پس خدا کی مرضی پر چلنا اور اُس کے وعدوں کے حق میں دو دلی لازم نہیں +
۱۲	خدا کی بادشاہت کب آئے گی +
۱۳ و ۱۴	توبہ کریں اور اپنے چلن سے ہوشیار رہیں اور خدا کی مرضی بجا لاکر ہم غیبی کلیسیا میں داخل ہو جاویں +
۱۵	ایماندار کو بہترین انعام ملتا ہے +
۱۶ و ۱۷	توبہ ایمان اور محبت کی ابھی مہلت ہے۔ پھر مہلت نہیں بلکہ غضب الٰہی مقرر ہے +
۱۸ سے ۲۰	پس ہم ایمانداروں میں دو دلے نہ ہوں بلکہ ایماندار ہیں۔ آخری نصیحت کہ اِس دنیا میں جنگ کریں تاکہ آیندہ تاج پائیں +

اِغناطیوس کے خط افسیوں کے نام کا خاکہ صفحہ ۹۵

ابواب	مضامین
۱	افسس کی کلیسیا کے ایمان ہمدردی اور محبت کا شکریہ +
۲	انیسیمس اور دوسرے بشپوں کا ذکر اور اُنکی تابعداری کی نصیحت +
۳	میری نصیحت اِس لئے نہیں ہے کہ میں کچھ ہوں +
۴	ربط اور اُسکی تاروں سے تشبیہ دیکر یگانگت کی نصیحت دیتا ہے +
۵ سے ۷	اپنے اسقف کا مقابلہ نہ کرنے بلکہ اُسکی عزت کرنے کی نصیحت۔ اُنکی تعریف کہ اُن میں کوئی بدعت نہیں۔ اور نصیحت کرتا ہے کہ اُستادوں سے پرہیز کرو +
۸ و ۹	روحانی اور جسمانی کاموں کا مقابلہ۔ افسی مسیحیوں کی تعریف کیونکہ اُنہوں نے بُری تعلیم کو قبول نہیں کیا +
۱۰	ہر بات میں اوروں کے لئے نمونہ بننے کی نصیحت +
۱۱ و ۱۲	نجات کے بارے میں ہوشیار رہنے۔ اپنے لئے دعا کرنے کی درخواست۔ اور وہ افسی مسیحیوں سے اپنا مقابلہ کرتا ہے۔ اور پولس کی مثل بننے کی اُن سے درخواست کرتا ہے +
۱۳ و ۱۴	عبادت ایمان یکدلی اور سلامتی کے خواص۔ اور ایمان اور محبت کا علاقہ اور نتیجہ +
۱۵ سے ۱۷	اپنے اقرار کو اپنے کاموں سے ظاہر کرو۔ کلیسیا کو خراب نہ کرو۔ مسیح کی خوشبو سے معطر اور شیطان کی بدبو سے دور رہو +
۱۸ و ۱۹	مسیح کی صلیب اور اُس کی دو ذاتوں کا ذکر۔ تین

ابواب	مضامین
	چیزیں شیطان سے مخفی ہیں۔ مسیح کی پیدائش کس طرح دُنیا میں ظاہر ہوئی +
۲۰ و ۲۱	اپنے دوسرے خط میں مسیح کی محبت دُکھ اور صعود وغیرہ کے ذکر کرنے کا وعدہ اور اپنی حالت کا بیان اور اپنے لئے اُن سے التجا کرتا ہے +

اغناطیوس کے خط اہل مغنیشیا کے نام پر صفحہ

ابواب	مضامین
۱	اُن کو اور دیگر کلیسیاؤں کو خط لکھنے کا موقع نصیحت کرتا ہے کہ یگانگت سے رہو +
۲	مصنف اُنکے اُسقف پرسبٹروں اور ڈیکنوں کی ملاقات کے ذریعے سے اِس کل کلیسیا کو دیکھ کر خوش ہے +
۳ و ۴	اپنے بشپ کی اگرچہ وہ جوان ہے عزت کرو۔ اور عمل سے ظاہر کرو کہ تم اپنے اسقف کے تابع ہو +
۵	ہم سب کے سب مر جائینگے اور آرام میں یا دُکھ میں جائینگے +
۶ و ۷	پس تم الٰہی یگانگت سے ملے رہو اور ایک دوسرے کی تعظیم کرو۔ اور اپنے اُسقف اور پرسبٹروں کی واجب تابعداری سے سب کچھ کیا کرو +
۸ و ۹	یہودی مسیحیوں کی جھوٹی تعلیم سے بچو کیونکہ یسوع مسیح سب کا اُستاد ہے +
۱۰ و ۱۱	یہودیت سے پرہیز کرو اور مسیحی ایمان میں قائم رہو +
۱۲ و ۱۳	مصنف اپنی کسرِ نفسی کرتا اور حقیقی تعلیم پر مستحکم اور اسقف پرسبٹری اور ڈیکنوں کے فرمانبردار رہنے کی نصیحت کرتا ہے +
۱۴ و ۱۵	اپنے اور سوریہ کی کلیسیا کے لئے دعا مانگتے رہنے کی التجا کرتا ہے۔ اور آخری سلامات لکھتا ہے +

اغناطیوس کا خط ترلس کی کلیسیا کے نام صفحہ ۱۰۸

ابواب	مضامین
۱	اُن کے بشپ کے آنے کی، اور اُس سے اُس کی محبت کی رسیدگی کا شکریہ +
۲ و ۳	اُن کی تعریف کرتا ہے کہ تم اپنے اُسقف اور پرسبٹری کے تابع ہو۔ اور ڈیکنوں کی تابعداری کے لئے بھی نصیحت کرتا ہے۔ اور اُنکے اُسقف کی تعریف +
۴	دُکھ میں ہوکر اُس دُکھ سے ایک پُرعجز فخر کرتا ہے اور اپنے آپ کو یہ دُکھ سہنے کے لائق نہیں سمجھتا +
۵	وہ اُن کو آسمانی باتوں کا زیادہ بیان نہ بتانے کی وجہ بتاتا ہے کہ تم ابھی اُنکی برداشت نہیں کرسکتے +
۶ و ۷	وہ بدعتوں سے اُن کو متنبہ کرتا ہے اور وہ ذریعہ بتاتا ہے جس سے وہ بدعت سے بچ سکتے ہیں +
۸ و ۹	اگرچہ ایمان سے برگشتہ کرنے والی اُن میں کوئی حرام چیز نہیں تاہم وہ اُس کے ظہور سے اُنہیں متنبہ کرتا ہے اور کہتا ہے کہ کسی اور تعلیم کے شنوا نہ ہو بلکہ جیسا کچھ مسیح کی بابت انجیل میں ہے اُسے مانو +
۱۰ سے ۱۳	ایک خاص بدعت سے جو اُن میں موجود تھی اُن کو متنبہ کرتا ہے اور اُنکی تعلیمات سے پرہیز کرنے کی نصیحت کرتا ہے اور التجا اور دُعا کے لئے درخواست کرتا ہے۔ اور آخری سلامات +

اغناطیوس کا خط روم کی کلیسیا کے نام صفحہ ۱۱۲

ابواب	مضامین
۱ سے ۴	رُومی مسیحیوں کی تعریف اور ابتدائی سلامات۔ اور مسیح کی خاطر دُکھ سہنے کی اُمید کرتا ہے۔ اور منت و سماجت کرتا ہے کہ مجھے اِس سے مت روکو۔ بلکہ دعا کرو کہ وہ مجھے

ابواب	مضامین
	اِس جنگ کے لئے جسکے لئے میں بُلایا گیا ہوں زور حاصل کروں۔ وہ شہید ہونیکا نہایت ہی آرزومند ہے +
۵ سے ۸	تاکہ مجھے اِس سے بڑا فائدہ پہنچے اور اِس لئے اُنسے منت کرتا ہے کہ مجھے اِس سے روکنے کے لئے کچھ نہ کرو +
۹ و ۱۰	وہ درخواست کرتا ہے کہ انطاکیہ کی کلیسیا کے لئے دُعا کرو۔ اور بتاتا ہے کہ بہت سے مسیحیوں نے مجھ پر بڑی مہربانی کی ہے۔ اور جو لوگ سوریہ سے اُسکے ساتھ آئے تھے اُنکی تعریف کرتے ہوئے اِس خط کو ختم کرتا ہے +

اغناطیوس کا خط فیلاڈلفیوں کے نام پر صفحہ ۱۱۷

ابواب	مضامین
۱	وہ اُنکے بشپ کی جسے اُنہوں نے بھیجا تھا بڑی تعریف کرتا ہے +
۲	تفرقات سے اُنہیں آگاہ کرتا ہے اور غلطی اور جھوٹی تعلیمات سے بچنے کی یہ راہ بتاتا ہے کہ اپنے اُسقف سے چپٹے رہو +
۳ و ۴	وہی نصیحت پھر کرتا ہے۔ اور اُنہیں بتاتا ہے کہ کسی اور کے پیچھے جانا خطرہ سے خالی نہیں۔ اور جس کا نتیجہ کلیسیا میں تفرقہ ہوگا +
۵	طولِ کلامی کے لئے معذرت کرتا ہے اِس لئے کہ یہ بھی اُنکی محبت کی خاطر ہے۔ اُنکی دُعاؤں کا آرزومند ہے اور بتاتا ہے کہ کس طرح سے شریعت کے زمانہ میں اور ویسا ہی انجیل کے وقت سب مسیح کے ساتھ متحد ہوئے تھے +
۶	تسپر بھی لازم نہیں کہ وہ اُنکی تعلیم قبول کرلیں جو اُن کو یہودیت کی جانب مائل کردیں +
۷	وہ بتاتا ہے کہ جب میں اُنکے درمیان تھا تو میری باتیں
	چلیں کیسی تھیں +
۸ و ۹	اور اپنا نمونہ دیکر اُنہیں نصیحت دیتا ہے کہ ایک دوسرے کے ساتھ اتحاد میں خالص تعلیم کو سنبھالے رکھیں +
۱۰	وہ بیان کرتا ہے کہ انطاکیہ کی میری کلیسیا میں کس طرح سے ایذا رسانی موقوف ہوگئی +
۱۱	اُن کو بتاتا ہے کہ اب تک میرے ساتھ کون کون تھے اور اُس مہربانی دعوت کے لئے اُن میں سے بعض کو بلایا اور اُن لوگوں کی جانب سے جو خط کے لکھنے وقت اُسکے ساتھ تھے سلامات دیکر خط کو ختم کرتا ہے +

اغناطیوس کا خط سمرنا کی کلیسیا کے نام پر صفحہ ۱۲۲

ابواب	مضامین
۱	بیشک کہ وہ انجیل میں قائم ہیں خوش ہوتا ہے۔ اور مسیح کی شخصیت کا ذکر کرتا ہے جو اُنکے ایمان کی بنیاد ہے +
۲	اور یہ اُن لوگوں کے رد میں ہے جو کہتے ہیں کہ مسیح صرف نمائشی طور پر موا +
۳	اور اُن کے برخلاف وہ بتاتا ہے (۱) یقیناً مسیح اپنی قیامت کے بعد بھی حقیقی انسان تھا جیسے اِس سے پہلے۔ اور اپنے شاگردوں کو اِس کا اچھا ثبوت دیا +
۴	(۲) اِس لئے وہ کہتا ہے ایسے بدعتیوں سے کچھ سروکار مت رکھو۔ اور کہ اگر مجھے اِس کی اصلیت کا یقین نہوتا تو کبھی اِس قدر دُکھ نہ اُٹھاتا +
۵	(۳) وہ انکو اِس تعلیم کے خطرات بتاتا ہے۔ اور کہ جو لوگ اِس تعلیم کو مانتے ہیں وہ مسیح کا انکار کرتے ہیں +
۶	(۴) وہ بتاتا ہے کہ یہ کیسے خطرناک ہیں اور کہ بہت سی باتوں میں وہ کلیسیا سے منحرف ہیں +
۷ و ۸	پس لازم ہے کہ تم ایسوں سے اپنے آپ کو بچائے

ابواب	مضامین
	رکھو اور وہ انہیں ترغیب دیتا ہے کہ اپنے بزرگوں اور خصوصاً اپنے اُسقف کی پیروی کرتے رہو ✤
۹ و ۱۰	وہ انکی اُس مہربانی کے بارے میں جو انہوں نے خود اُسکے اور اُسکے پیروں کے ساتھ کی تھی ان کا شکر کرتا ہے ✤
۱۱ و ۱۲	انہیں خبر دیتا ہے کہ ایذا رسانی انطاکیہ میں ختم ہو گئی ہے اور انہیں ترغیب دیتا ہے کہ اس کے بارے میں وہاں کی کلیسیا کو مبارک بادی دینے کیلئے کسی کو بھیجو اور اپنے اور اپنے ہمراہیوں کا سلام خاص و عام کو بھیجکر خط کو ختم کرتا ہے ✤

اغناطیوس کا خط پولوکارپ کے نام پر صفحہ ۱۲۷

ابواب	مضامین
۱ سے ۴	وہ شکر کرتا ہے کہ پولوکارپ ہر قسم کی دینداری میں قایم ہے اور اس ثابت قدمی کے لئے وہ اسکو بہت سی خاص ہدایات دیتا ہے۔ مگر خصوصاً اُس کلیسیا کے بارے میں جو اُس کے سپرد تھی ✤
۵ و ۶	اور یہ تعلیم دیتا ہے کہ دینی ہدایات جیسکے مطابق وہ خود چلتا ہے اوروں کو بھی دے۔ اور زور دیتا ہے کہ آپس میں یگانگت رکھو اور اپنے اُسقف کے تابع رہو ✤
۷ و ۸	سوریہ کی کلیسیا کے امن کا ذکر کرتا ہے اور فرمایش کرتا ہے کہ انطاکیہ میں کسی کو بھیجنے کے لئے مقرر کرتا کہ وہ اس امن کے بارے میں انکے ساتھ خوشی کرے اور یہ مشورہ دیتا ہے کہ اس کی خبر گرد و نواح کی کلیسیا کو بھی لکھ بھیج۔ اور خاتمہ میں پولوکارپ کو اور کئی ایک کلیسیاؤں کو نام لے کر سلام کہتا ہے ✤

پولوکارپ کا خط فلپیوں کے نام پر صفحہ ۱۲۵

سلامات کے بعد

ابواب	مضامین
۱ و ۲ و ۳	جن لوگوں نے انجیل کے سبب سے دُکھ سہا انکے بارے میں وہ فلپیوں کی تعریف کرتا اور خود ان کے ایمان اور دینداری کی بھی تعریف کرتا ہے۔ اور فرمایش کرتا ہے کہ ان ہر دو امور میں قایم رہو اور یاد دلاتا ہے کہ جب مقدس پولس بذات خود تم میں تھا تو اس نے تم کو زبانی اور بعد ازاں تحریری خط میں تعلیم دی۔ جس کا خلاصہ ذیل میں مندرج ہے یعنی
۴ سے ۶	(۱) ایمان امید اور محبت کے بارے میں۔ (۲) لالچ کے بارے میں (۳) خاوندوں بیویوں اور بیواؤں کے فرائض کے بیان میں (۴) ڈیکنوں جوانوں اور کنواریوں کے بیان میں (۵) پریسبٹروں کے بیان میں ✤
۷ سے ۹	اور یہ بتاتا ہے کہ ہم اپنے نجات دینے والے مسیح اُس کی ذات اور دُکھوں کے بارے میں کیا یقین رکھیں نیز آنے والی قیامت اور عدالت کے بارے میں۔ اور نصیحت دیتا ہے کہ ان باتوں کو مد نظر رکھ کے ہمیشہ دُعا میں لگے رہو۔ ایمان میں ثابت قدم رہو اور مسیح کے اور اس کے رسولوں اور مقدس لوگوں کے نمونوں پر چلو ✤
۱۰ سے ۱۲	پھر نصیحت دیتا ہے کہ تمام نیک کاموں میں ہوشیار رہو۔ اور خصوصاً ولنس کی بُری روش سے جو پہلے ان کے درمیان پریسبٹر تھا اور پھر مسیحیت سے برگشتہ ہو گیا تھا۔ اور لالچ سے پرہیز کرو۔ اور اس بات سے خبردار رہو کہ ایسے شخصوں کے ساتھ بہت سختی سے برتاؤ مت کرو ✤
۱۳ سے ۱۴	وہ اُن کے لئے دعا کرتا ہے اور ترغیب دیتا ہے کہ وہ سبھوں کے لئے دُعا کرو۔ اور دُکھوں اپنے خط سے انہیں نصیحت اور تعلیم دیگر کہتا ہے کہ میں اغناطیوس کے خط تمہارے پاس بھیجتا ہوں اور درخواست کرتا ہے کہ اس کی خبر بھیجو۔ اور آخر میں کریسنس کی جسکے ذریعہ سے اس نے یہ خط ان کو بھیجا اور ساتھ ہی اُسکے اُس کی ہمشیرہ کے لئے سفارش کرتا ہے کہ اُن پر مہربانی اور اُن کی مدد کرنا ✤

پولوکارپ کا شہادت نامہ۔ صفحہ ۱۳۵

سلامات

ابواب	مضامین
۱ و ۲	دیباچہ۔ اور شہیدوں کے ایمان اور صبر کی تعریف ✤
۳ و ۴	جرمانیکس کی مثال۔ کوئنتس کی بزدلی ✤
۵ سے ۷	پولوکارپ ایک کھلیان میں چھپ رہا ہے مگر ایک لڑکا اس کے گرفتار کرنے والوں کو اس کا پتہ دیتا ہے اور وہ اُس کو گرفتار کر لیتے ہیں لیکن وہ انکے ساتھ نہایت درجہ کی مسیحانہ طبیعت اور سلوک سے پیش آتا ہے ✤
۸ سے ۱۲	پولوکارپ گرفتار ہو کر شہر کو جاتا ہے۔ وہاں اُس کو مسیح سے انکار کرنے کی ترغیب دیجاتی ہے مگر وہ علانیہ اُس کا اقرار کرتا ہے اور دلیری کے ساتھ جواب دیتا ہے اس پر لوگوں کا شور و غل ✤
۱۳ سے ۱۶	چتا تیار کی گئی اور وہ اُس میں رکھا جاتا ہے۔ وہ اس میں ہی دعا کرتا ہے۔ چتا میں آگ لگائی گئی مگر وہ نہ جلا اس لئے اُسی میں اُسکو تیغے سے چھید ڈالا ✤
۱۷ و ۱۸	پولوکارپ کی لاش سمرنا کی کلیسیا کو نہ ملی۔ مگر اُس کی جلی ہوئی ہڈیاں اُنہوں نے دفن کیں ✤
۱۹ سے ۲۲	پولوکارپ کی شہادت کا نتیجہ۔ آخری باتیں۔ شہادت کی تاریخ۔ اس خط کا اختتام اور اُس کی کتابت کا ذکر۔ اور نیز آخری پیراگراف آسکو کے قلمی نسخے ہیں ✤

تعلیم الرسل کا خاکہ۔ صفحہ ۱۵۱

سلامات

ابواب	مضامین
۱	دو رستوں کا بیان ✤
۲	تعلیم کا دوسرا حکم ✤
۳	ہر طرح کی برائی سے پرہیز کرنے کی نصیحت ✤
۴	متفرق نصیحتیں ✤
۵	موت کے رستہ کا بیان ✤
۶	ہوشیار رہنے کی تعلیم ✤
۷	بپتسمہ کی تعلیم ✤
۸	دعا کی تعلیم ✤
۹	عشاء ربانی کی تعلیم ✤
۱۰	عشاء ربانی کے آخر میں شکر کرنے کا طریق ✤
۱۱	کلیسیا میں جھوٹے اور سچے نبی کی شناخت ✤
۱۲	حقیقی مسافروں کی مہمان نوازی کے بارے میں نصیحت ✤
۱۳	جو نبی کلیسیا کے درمیان رہنا چاہے وہ پرورش کا حقدار ہے ✤
۱۴	جو عشاء ربانی میں شریک ہوتے ہیں وہ پہلے باہمی شکررنجی دور کر لیا کریں ✤
۱۵	اپنے درمیان اسقفوں اور ڈیکنوں کو مقرر کرو اور باہمی قصور معاف کرو ✤
۱۶	قیامت کی علامات۔ ہوشیار رہنے کی نصیحت ✤

برنباس کا خط ۔ صفحہ ۵۹

ابواب	مضامین
۱	خط کے مخاطبین کی تعریف ۔ خدا کے تین قانون نصیحت کی باتیں لکھنے کا ذکر +
۲	خدا تابعداری سے نفرت رکھتا ہے ۔ اُس کی مرضی کے مطابق چلنا لازم ہے +
۳	ظاہری اور حقیقی روزوں کے بیان میں +
۴	آخری زمانہ نزدیک ہے اس لئے ہر قسم کی بے دینی سے دور رہو +
۵	مسیح کے دُکھ سہنے کی بابت پیشینگوئیوں کا ذکر +
۶	مسیح کی بابت اور پیشینگوئیوں کا ذکر ۔ ورثہ اور نئی زندگی کا وعدہ +
۷	بعض پیشینگوئیوں اور موسوی شرع کی قربانیوں کے معنے +
۸	کلور کی راکھ وغیرہ کی تشریح اور مطلب +
۹	ختنہ کا اور تعداد تین سو اٹھارہ کا مطلب +
۱۰	پاک اور ناپاک جانوروں کا مطلب اور روحانی معنے +
۱۱	پانی اور صلیب کی تشریح +
۱۲	صلیب پر پیتل کا سانپ ۔ اور یشوع بن نون کا روحانی مطلب +
۱۳	بنی اسرائیل نہیں بلکہ مسیحی قوم وارث ہے +
۱۴	موسوی عہد کو بنی اسرائیل نے رد کر دیا مگر ہم نے روح میں اس کو قبول کر لیا +
۱۵	سبت کے بارے میں +
۱۶	ہیکل ہمارا دل ہے +
۱۷	تمام گذشتہ بیانات میں اُنہے سادگی سے کام لیا +
۱۸	تعلیم و انتقیاد کے دو طریقے +
۱۹	نور کا رستہ اور اُس پر چلنے کا علم +
۲۰	شیطان کا رستہ +
۲۱	آخری نصیحتیں +

شبان ہرمس کا خاکہ ۔ صفحہ ۱۸۵

ابواب	مضامین
۱ ۔ رویا	(۱) ہرمس خواب میں رودے کے ذریعہ سے اپنے گناہوں سے آگاہ ہوتا ہے +
	(۲) ایک بوڑھی عورت تخت پر سے ہرمس کو اُس کے گناہ کے سبب سے ملامت کرتی ہے +
	(۳) وہ بوڑھی عورت ہرمس کو کہتی ہے کہ تو اپنے خاندان کو نصیحت کر تاکہ وہ پھر آوے +
	(۴) اِن باتوں کی بابت بوڑھی عورت اور ہرمس سے گفتگو اور بوڑھی عورت اسکے پاس سے چلی گئی +
۲ ۔ رویا	(۱) ہرمس دعا کرتا ہے اور وہ عورت آتی ہے اور ایک چھوٹی سی کتاب اُسے نقل کرنے کے لئے دیتی ہے +
	(۲) نوشتہ مذکورہ بالا کا مطلب +
	(۳) باقیماندہ نصیحت اور کلیسیا کو پیغام +
	(۴) ہرمس نے جو رویا میں بوڑھی عورت دیکھی تھی اُس سے مراد کلیسیا ہے ۔ اور اُس کا حکم +
۳ ۔ رویا	(۱) ہرمس کی تیسری رویا +
	(۲) ہرمس برج کی تعمیر کا رویا دیکھتا ہے +
	(۳) برج سے کلیسیا مراد ہے +
	(۴) چھ جوان اور دوسرے جوان جو برج کی تعمیر کرتے تھے وہ فرشتے ہیں +
	(۵) پتھروں کا مطلب کہ جن سے برج بنا تھا +

رویا	مضامین
	(۶) ایضاً
	(۷) ایضاً
	(۸) برج بنانے والی سات عورتیں کون ہیں +
	(۹) دولتمندوں کو لازم ہے کہ برج کے بننے تک خیرات کریں +
	(۱۰) ہرمس بوڑھی عورت کی تین صورتوں کو سمجھنا چاہتا ہے +
	(۱۱) پہلے خواب میں جو شکل اس بوڑھی عورت کی تھی اُس کا بیان +
	(۱۲) دوسرے خواب میں جو شکل بوڑھی عورت کی تھی اُس کا بیان +
	(۱۳) تیسرے خواب میں " " "
۴ ۔ رویا	(۱) ایک بڑے حیوان کا نظارہ جو آنے والی مصیبت کی علامت تھا +
	(۲) ایک کنواری ہرمس کو اس جانور کا مطلب بتاتی ہے +
	(۳) اُن چار رنگوں کا مطلب جو اُس حیوان کے سر پر تھے +
۵ ۔ مکاشفہ	(۱) ہرمس اور گڈریئے کے درمیان بات چیت +
۱ ۔ حکم	خدا کی چند صفات کا بیان +
۲ ۔ حکم	خلاف گو اور خلاف گوئی سے پرہیز کرنے اور خیرات دینے والے اور لینے والے کا بیان +
۳ ۔ حکم	سچ اور جھوٹ کے بیان میں +
۴ ۔ حکم	(۱) زنا سے پرہیز کرنے کی نصیحت ۔ زانی عورت کے بارے میں +
	(۲) توبہ کے بیان میں +

حکم	مضامین
	(۳) پچھلے گناہوں کی معافی ایمان سے ہوتی ہے مگر بپتسمہ کے بعد کے گناہ توبہ سے معاف ہوتے ہیں +
	(۴) بیوہ عورت یا مرد کے نکاح ثانی کے بیان میں +
۵ ۔ حکم	(۱) ہرمس کو صابر اور عقلمند بننے کی نصیحت +
	(۲) برداشت اور تیز طبیعت کی تاثیرات کا مقابلہ +
۶ ۔ حکم	(۱) راستبازی اور ناراستی کی راہوں کا مقابلہ +
	(۲) راستبازی کے اور شرارت کے فرشتے کا بیان +
۷ ۔ حکم	خدا کے ڈر اور شیطان کے ڈر کے بیان میں +
۸ ۔ حکم	جن باتوں سے پرہیز کرنا اور جن سے پرہیز نہ کرنا چاہیئے اُن کا بیان +
۹ ۔ حکم	دو دلی نہ کرنے کی نصیحت +
۱۰ ۔ حکم	(۱) رنجیدگی دو دلی اور تند مزاجی کی بہن ہے +
	(۲) رنجیدگی روح القدس کو کس طرح کچلتی اور بگاڑتی ہے +
	(۳) رنجیدگی کو چھوڑنا اور خوش رہنا لازم ہے +
۱۱ ۔ حکم	جھوٹے نبی کا بیان +
۱۲ ۔ حکم	(۱) بُری روح کا کام اور اثر +
	(۲) بُری خواہشوں سے دور رہ +
	(۳) نیک خواہشوں کی خدمت کا طریقہ +
	(۴) خدا کے حکم کن کے لئے سخت اور کن کے لئے آسان ہیں +
	(۵) شیطان کن پر غلبہ پا سکتا ہے اور کن پر نہیں +
	(۶) توبہ کا فرشتہ ہرمس کو تسلی دیتا ہے +
تمثیلیں جو اُس نے مجھ سے کہیں	
	(۱) یہ دنیا سرا ہے ۔ اصل گھر آسمان پر ہے +
	(۲) دولتمندوں اور غریبوں کے حق میں تاک اور بلوط کی تمثیل +

حکم	مضامین
	(۳) سوکھے ہوئے درختوں کی تمثیل ✤
	(۴) جن درختوں میں کونپلیں نکلی ہوئی تھیں اور جو سوکھے ہوئے تھے اُن کی تمثیل ✤
	(۵) کامل اور خداوند کا مقبول روزہ کیا ہے۔ اُسکی تمثیل۔ اِس تمثیل کا مطلب حقیقی روزہ کا طریق۔ کھیت کی تمثیل کا مطلب دریافت کرتا ہے۔ گڈریہ آخرکار جواب دیتا اور بیان کرتا ہے۔ اور آخری نصیحت دیتا ہے ✤
	(۶) حکموں کے بارے میں فرشتے اور ہرمس کی گفتگو عیش و عشرت اور دھوکے کے فرشتے اور اُنکی بھیڑوں کا نظارہ۔ سزا کے فرشتے کا نظارہ۔ سزا کی اذیت کی میعاد مضر اور غیر مضر عشرتیں ✤
	(۷) ہرمس گڈریہ سے عرض کرتا ہے کہ سزا کا فرشتہ اُسکے گھر سے جدا ہو جائے مگر گڈریہ کہتا ہے کہ تجھے اور تیرے خاندان کو سزا دیجانی ضرور ہے ✤
	(۸) بید مجنوں کے درخت کی تمثیل اور اُسکا نظارہ ✤
	(۹) وسیع میدان اور اُس کے گرد کے بارہ پہاڑوں کا نظارہ۔ اور کل تمثیل کا مطلب بشرح قصد پر اور آخری باتیں اور نصیحت ✤

دیا غنیطس کے نام پر خط۔ صفحہ ۲۹۳

حکم	مضامین
۱-باب	دیا غنیطس کو توبہ کی طرف مائل کیا جاتا ہے ✤
۲- "	بتوں کی حقیقت بتائی جاتی ہے اور اُنکی مذمت کیجاتی ہے ✤
۳- "	مسیحی لوگ یہودی مذہب کو کیوں نہیں مانتے ✤
۴ و ۵	یہودی مذہب کی خرابی اور مسیحیوں کی اوقات بسری ✤
۶	مسیحی لوگ دنیا میں ایسے بستے ہیں جیسے رُوح جسم میں۔

الواب	مضامین
	مسیح کے جسم میں بھیجے جانیکا طور اور حیثیت ✤
۷	مسیحیوں کے خواص اور کلام ✤
۸	خدا اور بتوں کا مقابلہ ✤
۹	مسیح عین وقت پر دنیا میں ظاہر ہوا ✤
۱۰	خدا کی رحمت مسیح کے ذریعہ سے ظاہر ہوئی۔ خدا کا مقلد کون ہے ✤
۱۱	خدا کا کلمہ دنیا میں ظاہر ہوا ✤
۱۲	مسیحیوں پر خدا کی مہربانیاں۔ اور علم اور زندگی کے درخت کے بیان میں ✤

پاپیاس کی تصنیفات کے پارے صفحہ [illegible]

الواب	مضامین
۱-پارہ	یوحنا رسول اور اُسکے سامعین کے بارے میں ✤
۲- "	پولوکارپ اور اُس کے ہمعصر کے بارے میں ✤
۳ "	پاپیاس کی پانچ کتابوں کے بارے میں شہادت اور کہ پاپیاس نے یہ سب باتیں رسولوں سے نہیں پائیں۔ اور کہ آسیا میں دو شخص تھے جن کا نام یوحنا تھا۔ اور کہ متی نے وہ کلام عبرانی زبان میں لکھا ✤
۴	زناکار عورت کی گرفتاری کے بارے میں ✤
۵	پاپیاس کی اسقفیت۔ پانچ کتابوں۔ اُنہیں خداوند کے شاگردوں کے شمار میں اور لوگوں کو شامل کرنے کی۔ یوحنا کے دو چھوٹے خطوں۔ یوحنا عارف اور اُس کے بھائی کے شہید ہونے۔ یوستس جسکی برسبا ہے کے زہر پی لینے اور فوت ہونے کی بابت اور دیگر باتوں کے بارے میں شہادت ✤
۶	یوحنا رسول کے پتمس سے واپس آنے اور افسس میں رہنے اور انجیل قلمبند کرنیکے بعد شہید ہونیکی شہادت ✤

الواب	مضامین
۷	پاپیاس کی بابت گواہی کہ اُس نے خداوند کے کلام کی تشریح میں پانچ کتابیں لکھیں۔ اور کہ اُسکی سند رسولوں سے ہے۔ یوحنا اور اُس کے خطوں کے بارے میں شہادت ✤
۸	جیروم کی بابت ایک خواہ مخواہ ✤
۹	آئیرینیوس پاپیاس کا شاگرد اور یوحنا مقدس کا سامع تھا ✤
۱۰	مکاشفہ کی کتاب کے الہامی ہونیکے بارے میں شہادت ✤
۱۱	حکومت کرنیوالے فرشتوں اور شیطان کے بارے میں ✤
۱۲	شہادت کہ پاپیاس یوحنا رسول کا شاگرد تھا۔ اور قدیم و جدید مفسروں کے بارے میں ✤
۱۳	کلیسیاؤں کے قدیم مفسرین کی بابت ✤
۱۴	بادشاہت ہزار سالہ کی بابت جیسا کہ یوحنا رسول کے دیکھنے والوں نے بیان کیا۔ اُس وقت کی پیداوار کیسی ہوگی ✤
۱۵ و ۱۶	پاپیاس کی کتاب اور سکندریہ کے کلیمنس کی کتاب کی بابت شہادت ✤
۱۷	شہادت کہ ہیراپولس کا اُسقف پاپیاس شہید ہو گیا تھا۔ اور کہ آئیرینیوس لیونز کا اُسقف تھا ✤
۱۸	یہوداہ کی موت کے بارے میں اپالیناریس کی گواہی ✤

الواب	مضامین
۱۹ و ۲۰	یوحنا کی انجیل کی بابت پاپیاس کی شہادت ✤

بقایا تصنیفات بزرگان۔ صفحہ ۳۱۶

الواب	مضامین
۱-بقایا	زمرد اور شیشے میں مقابلہ یعنی بُری آمیز شدہ چیزوں کو کون سادہ آدمی پرکھ سکتا ہے ✤
۲	بیباک اور بے شرم رُوح خالی ہوا سے گرم ہو گئی ہو
۳	نگونیہ قسطس کے بارے میں ✤
۴	مسیح کی عمر کی بابت۔ یوحنا اُس جان کے وقت تک رہا۔ وغیرہ ✤
۵	خدا کے دودھ میں کھڑیا مٹی آمیز کرنا بُرا ہے ✤
۶	خدا نے اپنی طرف سے زمین پر لعنت بھیجی تاکہ وہ انسان پر جاری نہ رہے ✤
۷	ولنٹینیوں کی بابت شہادت ✤
۸	خدا سب کچھ انداز اور ترتیب سے کرتا ہے ✤
۹	خدا اپنا سب ملائتیں دینداروں پر بھیجتا ہے۔ جیسے داؤد پر اور سلیمان پر۔ ان کا حال ہماری نصیحت کیلئے لکھا گیا۔ قدیم نیک لوگوں کی خطائیں بھی ہماری نصیحت کے لئے لکھی گئیں ✤
۱۰	مصر سے جو بنی اسرائیل نکلتے وقت برتن اور کپڑے عاریتہً خدا کے حکم سے مصریوں سے مانگ لے گئے تھے اس بات پر جو اعتراض کیا جاتا ہے اس کا جواب ✤

میں یہ خط تحریر ہوا ہوگا ۔

پھر ۴۴ : ۳ میں کلیمنس اس بات کا اشارہ کرتا ہے کہ اس وقت کلیسیا میں ایک قسم کی جانشینی کا سلسلہ موجود تھا۔ اور یا تو خود رسولوں نے وہ سلسلہ جاری کیا تھا یا اس کے بعد بزرگان نے۔ چنانچہ لکھا ہے "پس جن کو خود انہوں نے یا دیگر مشہور آدمیوں نے کل کلیسیا کی رضامندی سے متعین کیا ہے اور جنہوں نے خداوند کے گلے کی حلیمی کے ساتھ بے عیبی اور سلامتی اور شائستگی سے خدمت کی ہے اور مدت تک سبھوں سے ان پر شہادت دیجا چکی ہے۔ انہیں کو میں خیال کرتا ہوں کہ ان کی خدمت سے برطرف کر دینا جائز نہیں ہے" ۔

پھر ۴۷ : ۱ میں وہ کرنتھیوں کو حکم کرتا ہے کہ "مبارک پولس رسول کا خط لو اس نے تمہیں انجیل کے شروع میں کیا لکھا ہے ؟" اور اس خط میں وہ کرنتھ کی کلیسیا کو "ایک قدیم کلیسیا" کہتا ہے ۔

۴۱ : ۲ سے ظاہر ہے کہ یروشلیم کی ہیکل اس خط کے لکھے جانے کے وقت موجود تھی کیونکہ وہ موسوی شریعت کی قربانیوں کا ذکر صیغہ حال میں یوں کرتا ہے کہ "قربانیاں ہر جگہ نہیں گذرانی جاتی ہیں مگر صرف یروشلیم میں"۔ بادی النظر میں یہ معاملہ عجیب سا نظر آتا ہے۔ یہ مقام اوپر کے بیان کے بالکل منافی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ خط یروشلیم کی بربادی سے پہلے لکھا گیا تھا۔ یوسیفس مورخ بھی اپنی کتاب قدامت یہود میں جو بالضرور ۷۰ء سے پہلے مکمل نہیں ہوئی جب موسوی شریعت کی مختلف اقسام کی قربانیوں کا ذکر کرتا ہے تو برابر فعل حال ہی استعمال کرتا ہے۔ جیسا کہ مرقوم ہے "جب کوئی شخص اپنی خطائی قربانی لاتا ہے تو وہ ایک بیل اور ایک برہ اور ایک بکری کا بچہ قربانی کرتا ہے۔ جب یہ ذبح کئے جاتے ہیں تو کاہن اس خون کو مذبح کے چاروں طرف گراتے ہیں۔ تب وہ ان کو پانی سے دھو کر ان کے اعضاء جدا جدا کرتے ہیں اور ان پر نمک چھڑک کر مذبح پر رکھتے ہیں" (۳ کتاب ۹ باب فقرات ۱ و ۲ و ۳)

اس مشکل کا حل یوں ہو سکتا ہے کہ اس طرز عبارت سے شریعت کے دائمی دستور اور عمل کا بیان ہوتا ہے نہ کہ اس وقت کے واقعہ کا ذکر۔ پس ان باتوں سے جو مختصراً پیش کی گئی ہیں صاف ظاہر ہوتا ہے کہ یہ خط پہلی صدی کے اختتام کے قریب قلمبند ہوا ۔

۴۔ اقتباسات:- اس خط میں کرنتھیوں کا پہلا خط واضح اور علانیہ طور پر پولس رسول سے منسوب ہوا ہے۔ اور ہمارے خداوند کے الفاظ جو متی مرقس اور لوقا کی اناجیل میں ہیں صاف طور پر اس خط میں ملتے ہیں۔ مگر انجیل نویسوں کا نام نہیں دیا گیا۔ یہ رسولی بزرگوں کی عادت ہے۔ نیز رسولوں کے اعمال۔ رومیوں کے خط۔ کرنتھیوں کے ہر دو خط۔ گلتیوں۔ افسیوں۔ اور کلسیوں کے خط۔ تھسلنیکیوں کا پہلا خط۔ تمطاؤس کے ہر دو خط۔ طیطس کے اور عبرانیوں کے خط۔ یعقوب کے خط اور ۱ و ۲ پطرس سے کم و بیش اقتباس و اشارات پائے جاتے ہیں۔ مگر بلا مصنف کے نام و اقتباسی نشان کے یہ شہادت جو نئے عہد نامہ کی کتابوں کی قدامت اور صحت اور سند کے بارے میں اس خط سے اندر ونجی ہے وہ نہ صرف کلیمنس کی تصور کی جاتی ہے بلکہ خود روما کی کلیسیا کی۔ لہذا قطعی اور قابل اعتبار ہے۔ علاوہ اس کے یہ امر بھی اظہر ہے کہ کرنتھس کی کلیسیا بھی جس کو یہ خط تحریر کیا گیا تھا ان کتابوں سے جن کا اس میں اقتباس یا اشارہ آیا ہے بخوبی واقف اور انکو بڑی عزت کی نگاہوں سے دیکھا کرتی تھی ۔

اغناطیوس کے خط

۱۔ اغناطیوس اور اس کے خطوط:- یہ بزرگ پہلی صدی کے آخر اور دوسری صدی کے آغاز میں انطاکیہ واقعہ سوریہ کی کلیسیا کا اسقف تھا۔ کہتے ہیں کہ اغناطیوس وہی چھوٹا لڑکا تھا جس کو خداوند مسیح نے اپنے پاس کھڑا کر کے اور

شاگردوں سے مخاطب ہو کے کہا تھا کہ "جو اس بچے کو میرے نام سے قبول کرے وہ مجھے قبول کرتا ہے۔" الخ (لوقا ۹: ۴۷) کہتے ہیں کہ اغناطیوس پہلی صدی کے شروع میں سوریانی والدین سے پیدا ہوا تھا۔ اس کا یہ نام رومی ہے مگر مسیحی نام ΘΕΟΦΟΡΟΣ (تھیافورس) ہے یعنی وہ شخص جو اپنے دل میں خدا کو رکھتا ہے۔ یہ بزرگ خود رسولوں کا سامع اور ایمان کے "روحانی چشمے میں سے پینے والا" اور "پیارے رسول" یوحنا کے مدرسہ میں پولوکارپ کا ہم مکتب تھا۔ یوسیبئس اپنی تاریخ کلیسیا (۳ کتاب ۲۲ باب) میں کہتا ہے کہ "انطاکیہ کا پہلا اسقف یوادیاس تھا اور اغناطیوس اس کا جانشین ہوا۔" ہیرونیم بزرگ کا بھی یہی بیان ہے۔ اور یوسیبئس اپنی کرانیکل میں کہتا ہے کہ جب پطرس اور پولس رومہ میں شہید ہو گئے تو سنہ ۶۹ء میں اغناطیوس انطاکیہ کا اسقف مقرر ہوا۔ بعض خیال کرتے ہیں کہ خود پطرس نے اس کو آرڈین کیا تھا۔ اور کہ یوادیاس اور اغناطیوس دونوں ایک ہی وقت میں انطاکیہ کے اسقف تھے یعنی ایک یہودی مسیحیوں کا اور دوسرا غیر قوم مسیحیوں کا۔ مگر جب اول الذکر رحلت کر گیا۔ تو اغناطیوس ہی کو یہودی مسیحیوں نے بھی اپنا اسقف تسلیم کر لیا۔ اب اگر اس بیان کے مطابق یہ مان لیا جاوے کہ سنہ ۶۹ء کے قریب اغناطیوس اس کا جانشین ہوا تو ہم بصحت قیاس کر سکتے ہیں کہ اس نے رسولوں میں سے کئی ایک کو دیکھا ہوگا۔ اس کی تائید میں خروساستم بزرگ کہتا ہے کہ "وہ ان کے ساتھ بڑی انسیت سے گفتگو کیا کرتا تھا اور ان کی تعلیم سے بخوبی واقف تھا۔"

اس بزرگ کی سوانح عمری میں دوسرا بڑا واقعہ اس کی شہادت ہے۔ اس کی شہادت کی تاریخ غیر معین ہے۔ اور علماء کا اس میں اتفاق آرا نہیں بعض اس کی تاریخ شہادت سنہ ۱۰۷ء اور شہنشاہ تراجان کا دسواں سال بتاتے ہیں۔ اور بعض سنہ ۱۱۶ء قرار دیتے ہیں۔ ایبرینیوس فرماتا ہے کہ "وہ ہماری قوم میں سے ایک تھا جس پر خدا کی گواہی کی خاطر فتوے دیا گیا تھا کہ وہ جنگلی درندوں

کے سامنے ڈالا جائے۔ اس نے کہا۔ "میں خدا کی گندم ہوں اور جنگلی جانوروں کے دانتوں سے پیسا جاتا ہوں تاکہ میں خالص روٹی پایا جاؤں۔" یہ الفاظ اغناطیوس کا خط رومیوں کو ۴: ۱ میں مسطور ہیں۔ اور اس مقام کو یوسیبئس نے ایرینیوس کی تصنیف سے اقتباس کیا ہے۔ (تاریخ کلیسیا ۳: ۳۶) پھر وہ ایک اور مقام میں (۵: ۶) یوں کہتا ہے کہ "ایرینیوس۔ جسٹن شہید اور اغناطیوس کی تصانیف میں سے شہادتیں استعمال کر کے ان کا تذکرہ کرتا ہے" اوریجن نے اس کا ذکر دو مقاموں میں کیا ہے (یعنی غزل الغزلات کے دیباچہ میں)۔ "آخرکار مجھے یاد ہے کہ مقدسوں میں سے ایک مسمی اغناطیوس نے مسیح کی بابت کہا ہے کہ میری محبت مصلوب ہو گئی۔" یہ الفاظ رومیوں ۷: ۲ میں مرقوم ہیں۔ پھر لوقا کی انجیل پر چھٹی وعظ میں کہتا ہے کہ میں نے اس کو ایک شہید یعنی اغناطیوس کے ایک خط میں۔ جو پطرس کے بعد انطاکیہ کا دوسرا اسقف تھا۔ بڑی فصاحت کے ساتھ لکھا ہوا دیکھا کہ مریم کی بکارت اس جہان کے سردار کو نامعلوم تھی" (افسیوں ۱۹: ۱) پھر یوسیبئس کی "تاریخ کلیسیا (۳: ۳۶) میں اس بات کا ذکر کرتے ہوئے کہ پولوکارپ اور پاپیاس دونوں ہمعصر تھے یوں لکھتا ہے کہ "اسی زمانہ میں اغناطیوس بھی مشہور تھا جس کی ابھی تک بڑی تعظیم ہوتی ہے اس لئے کہ وہ پطرس کے بعد انطاکیہ کی کلیسیا کے اسقفی سلسلہ میں دوسرا تھا۔ کہتے ہیں کہ وہ سمرنا سے رومہ کو بھیجا گیا تھا تاکہ مسیح کی گواہی کے لئے جنگلی درندوں سے پھاڑا جائے۔ اور جب وہ ایک بڑی محافظ سپاہ کی زیر حراست آسیا کے درمیان سے گذر رہا تھا۔ تو اس نے اپنے وعظوں سے ہر شہر کی کلیسیا کو مستحکم کیا۔ اور انہوں نے خصوصاً ان بدعتوں سے متنبہ کیا جو اس وقت مبعوث اور قائم ہو رہی تھیں۔ اور ان کو نصیحت کی کہ رسولوں کی روایتوں پر قائم رہیں۔ اور ان باتوں کی مزید تاکید کے لئے اس نے اپنی تعلیمات کو قلمبند کر دیا۔ اس لئے جب وہ سمرنا میں آیا جہاں پولوکارپ موجود

تھا تو اُس نے ایک خط افسس کی کلیسیا کو لکھا اور ایک مغنیشیا (واقعہ برلب دریائے مینانڈر) کی کلیسیا کو اور ایک ترلس کی کلیسیا کو۔ اور علاوہ انکے اس نے ایک خط رومہ کی کلیسیا کو بھی لکھا۔ یہ باتیں اُس نے اِن کلیسیاؤں کو شہر مذکورۂ بالا سے لکھیں۔ سمرنا سے روانہ ہونے کے بعد اُسنے ترواس سے فلادلفیہ کی کلیسیا کو اور سمرنا کی کلیسیا کو اور خصوصاً اس کے صدر مجلس پولوکارپ کو خط لکھے۔ یہاں پر یوسیبئیس اس خط کی طرف اشارہ کرتا ہے جو اُس نے پولوکارپ کو تحریر کیا تھا۔ اور سمرنا کی کلیسیا کے خط میں سے ایک مقام بالوضاحت اقتباس کرتا ہے۔ اور فلپیوں کے خط میں سے جو پولوکارپ نے لکھا تھا ایک مقام پیش کرتا ہے۔ "اغناطیوس کے خطوط جو اس نے ہمارے پاس بھیجے مع دیگر خطوط جو ہمیں دستیاب ہوئے ہیں ہم نے اُن کو تمہارے پاس بھیجدیا ہے جو اس خط کے ساتھ ملحق ہیں جن سے تم بہت سا فائدہ اُٹھا سکتے ہو کیونکہ ان میں ایمان اور صبر اور اُن تمام باتوں کا تذکرہ ہے جو خداوند میں ہماری ترقی کے بارے میں ہیں" +

اُس کے خطوں کی یہ ترتیب بلحاظ اُن مقامات کے ہیں جہاں سے اُسنے انہیں قلمبند کیا۔ مگر ماسوائے اس ترتیب کے ایک اور خاص ترتیب بھی اس کے خطوط میں پائی جاتی ہے یعنی جتنے خط اُس نے سمرنا سے لکھے وہ سب ان کلیسیاؤں کے نام ہیں جن کو اُس نے بچشم خود کبھی نہیں دیکھا تھا مگر اُن کلیسیاؤں کے ڈیلیگیٹوں کی وساطت سے اُن کے ساتھ اسکی واقفیت ہوگئی تھی۔ لیکن جتنے خط اُس نے ترواس میں قیام کے وقت تحریر کئے وہ یا تو اُن کلیسیاؤں کی جانب ہیں جن کو وہ خود جانتا تھا اور جہاں وہ خود گیا بھی تھا (مثلاً سمرنا اور فلادلفیہ کی کلیسیا میں) خاص اشخاص کو لکھے (مثلاً پولوکارپ کو) جس کے ساتھ اُس نے اپنے اس سفر میں اس سے پہلے کسی مقام پر ملاقات اور گفتگو کی تھی +

علی سبیل، ہیروم بزرگ بھی اپنی تصنیف المشاہیر (١٦ باب) میں مسطور کرتا ہے کہ "اغناطیوس پر جو پطرس رسول کے بعد انطاکیہ کی کلیسیا کا تیسرا اُسقف تھا فتوے دیا گیا تھا کہ وہ جنگلی درندوں کے سامنے پھینکا جاوے۔ اور جب وہ سمرنا میں آیا جہاں یوحنا کا شاگرد پولوکارپ اسقف تھا تو اُس نے افسیوں کو ایک خط لکھا۔ دوسرا اہل مغنیشیا کو تیسرا اہل ترلس کو۔ چوتھا رومیوں کو۔ اور جب وہ وہاں سے روانہ ہوگیا تو اُس نے فیلاڈلفیوں سمرنیوں۔ اور خاصکر پولوکارپ کو خط لکھے"

ماسوائے اِن سات خطوط کے جن کا ذکر یوسیبئیس اور ہیروم اور ماسوائے ان بزرگوں کے دیگر قدیم بزرگان نے کیا اور بھی کئی ایک خط موجود ہیں جو اغناطیوس سے منسوب کئے جاتے ہیں مگر علماء اس بات پر متفق الرائے ہیں کہ وہ سب جعلی ہیں۔ اِن سات خطوط کی سند اور صحت تواریخی اور اندرونی ہر دو طور پر ثابت ہے جس کے بیان کرنے کی یہاں گنجایش نہیں ہے +

اِن سات خطوط کی جن کا ذکر یوسیبئیس اور ہیروم نے کیا ہے۔ دو مطبوعات ہیں۔ یعنی ایک طبع کلاں اور دوسری طبع خورد۔ پہلی کو اکثر اوقات محرف طبع کہتے ہیں اور علماء کا اتفاق رائے یہ ہے کہ طبع کلاں محرف ہے۔ اور طبع خورد نہایت مناسب طور پر اغناطیوس سے منسوب کیجاتی ہے اور قدیم مسیحی مصنفوں نے جو اغناطیوس کے خطوں سے اقتباس کئے ہیں وہ بھی طبع خورد سے بڑی مطابقت رکھتے ہیں لیکن اس امر پر بھی کہ کیا اس طبع خورد کے خطوط فی الحقیقت اغناطیوس کی اصلی تصنیفات ہیں علماء کے درمیان بڑی بحث ہے اور ہر طرف کے دلائل بڑے غور طلب ہیں مگر زور زیادہ ان کی صحت اور اصلیت کی حمایت میں ہیں۔ تمام بحث کا مفصل بیان کرنا اس مختصر میں محال ہے۔ لہذا ہم صرف بیانات مقتبسہ بالا کی طرف ناظرین کو رجوع دلاتے ہیں۔ ہمارا اپنا خیال بوجوہات مذکورہ بالا اور دیگر اسی قسم کی شہادات کے یہ ہے کہ طبع خورد کے یہ سات خطوط دراصل

اغناطیوس کے اصلی خط ہیں ❖

۲- تاریخ تصنیف- ان خطوط کی تاریخ تصنیف اس کی شہادت کی تاریخ سے معین ہوسکتی ہے کیونکہ یہ خطوط اس وقت سلک تحریر میں آئے تھے جب کہ اُس پر فتوے لگ چکا تھا کہ وہ درندوں کے سامنے پھینکا جاوے- اور جب وہ اِس مقصد کے لئے گرفتار ہوکر روم کو جارہا تھا- اِس معاملہ میں بھی علماء کی رائیں متفق نہیں ہیں- بعض ۱۰۷ء یا ۱۱۶ء اس کی تاریخ شہادت قرار دیتے ہیں اور بعض ۱۱۵ء معین کرتے ہیں- **شہادتنامہ اغناطیوس** میں مرقوم ہے کہ جب شہنشاہ تراجان انطاکیہ میں تھا تب اُس پر موت کا فتوے لگایا گیا تھا- علماء کہتے ہیں کہ تراجان ۱۱۳ء سے پہلے انطاکیہ میں موجود نہ تھا لہٰذا اغناطیوس پر اِس سال سے بہت برس پیشتر فتوے نہ لگایا گیا ہوگا- مگر خود اِس شہادت نامہ سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ اغناطیوس روم میں اس وقت شہید ہُوا جب کہ سینیکیو اور سورا- **قنصل** (حاکم) تھے- یہ دونوں ۱۰۷ء میں یعنی تراجان کے دسویں سال میں اِس عہدے پر مامور تھے- (غالباً ۱۱۳ء سے پہلے تھوڑے عرصہ کے لئے وہ انطاکیہ میں گیا ہوگا اور اُس وقت اُس نے اُس پر قتل کا فتوے لگایا ہوگا) یوسیبئیس اِس بات کا بالکل ذکر نہیں کرتا کہ جب تراجان انطاکیہ میں تھا تو اُس وقت اُس نے اغناطیوس پر قتل کا فتوے لگایا تھا- علاوہ اِس کے وہ اس کی شہادت کو تراجان کے دسویں سال (۱۰۷ء) میں قرار دیتا ہے- پس نہایت قرین قیاس تاریخ اِن خطوط کی تصنیف کی ۱۰۷ء ہی معلوم پڑتی ہے ❖

۳- اقتباسات- اِن خطوں میں اس نے عہدجدید کی کتابوں میں سے صرف افسیوں کو خط ہی کا نام لے کر اقتباس کیا ہے- (۱۲: ۲) مگر دیگر حوالجات عہدعتیق وجدید ہردو سے بہت پائے جاتے ہیں- جیسا کہ ہمنے ان میں سے بہتوں کا حاشیہ پر نشان بھی دیدیا ہے- علاوہ اِس کے سمرنیوں کو خط ۳: ۲ ایک

خاص مقام ہے جس کو یوسیبئیس نے بھی (۳: ۳۶ میں) اقتباس کیا ہے مگر وہ کہتا ہے کہ مجھے معلوم نہیں کہ اغناطیوس نے ہمارے نجات دہندے کے یہ الفاظ کہاں سے لئے ہیں- ہیروم بزرگ کہتا ہے کہ یہ الفاظ **عبرانیوں کی معرفت انجیل** میں سے لئے گئے ہیں- اِن دونوں بزرگوں کے بیان سے بعد کے مسیحی علما بھی اس امر کے بارے میں متذبذب ہیں- مگر لوقا ۲۴: ۲۹ کا مقابلہ اس آیت کے ساتھ کرنے سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اغناطیوس نے اِسی مقام کو اپنی زبان میں سرسری طور پر اور محض حافظہ سے بیان کیا ہے نہ کہ یہ لفظی اقتباس ہے- اور نہ ہی یہ مقام **عبرانیوں کی معرفت انجیل** سے لیا ہُوا معلوم ہوتا ہے کیونکہ نئے عہدنامہ کی اپوکریفا کتابوں میں سے اقتباس کرنا بزرگان سلف کی عادت کے خلاف ہے- نئے عہدنامہ کی کتابوں سے جو اُس نے اقتباس کئے ہیں اُن سے معلوم ہوتا ہے کہ اُس کے خطوں میں متی اور یوحنا کی اناجیل- رسولوں کے اعمال- رومیوں کو خط- پہلا دوسرا خط کرنتھیوں کو- گلتیوں- افسیوں- فلپیوں- کلسیوں- پہلا تسلنیکیوں- ۲ تمطاوس- طیطس عبرانیوں- پطرس کا پہلا خط- اور یوحنا کے پہلے اور تیسرے خطوں میں سے جو اقتباس ہیں وہ ذرا کم مطابقت رکھتے ہیں- وجہ اس کی یہی معلوم ہوتی ہے کہ بسبب سفر میں ہونے کے اُس نے محض اپنی یاد سے ان کو قلمبند کیا ہے نہ کہ کتاب میں سے دیکھکر ❖ ×

پولوکارپ کا خط

۱- پولوکارپ- غالباً ۱۵۵ء یا ۱۵۶ء میں وہ اپنی شہادت کے وقت چھیاسی برس کی عمر کا تھا- پس ظاہر ہے کہ وہ سنہ ۷۰ء کے آخر میں یروشلیم کی بربادی کے بعد پیدا ہُوا- اِس طرح وہ خداوند کے شاگردوں کا ہمعصر اور ان کا شاگرد اور انہیں کے وسیلے سے سمرنا واقع ایشیا کی کلیسیا کا اسقف

بھی مقرر کیا گیا تھا اور ایرینیوس اس سے بخوبی واقف تھا جیسا کہ وہ اپنی اُس تصنیف کی تیسری کتاب میں ذکر کرتا ہے جو اُس نے بدعتوں کے برخلاف لکھی تھی۔ وہ کہتا ہے کہ یہی پولوکارپ ہمیشہ وہی تعلیم دیا کرتا تھا جو اُس نے رسولوں سے پائی تھی اور جو کلیسیا کی جانب سے دست بدست پہنچی اور وہی سچی تعلیم ہے تمام کلیسیائیں اِن باتوں کی شاہد ہیں اور نیز وہ جو اُس کے جانشین تھے اور نہایت ہی قابلِ اعتبار ہیں۔ اسی پولوکارپ نے جب وہ روم میں وہاں کی کلیسیا کے اُسقف اینقیطس پاس عید فسح کے دن کی بابت غور و مشورہ کرنے کے لئے آیا تھا تو بہت سے بدعتیوں کو اُس نے خدا کی کلیسیا میں شامل کیا (یوسیبیئس کی تاریخ کلیسیا ۴ کتاب ۱۴ باب)۔ اور پھر وہی مصنف اپنے خط میں جو اُس نے فلورینس کو لکھا یُوں کہتا ہے کہ "میں عین وہ جگہ بھی بتا سکتا ہوں جہاں وہ بیٹھ کر درس دیا کرتا تھا اور نیز جہاں جہاں وہ جایا کرتا اور پھرا کرتا تھا اور اس کی طرزِ معاشرت اور قطع وضع اور لوگوں کے ساتھ اس کا بات چیت کرنا اور یوحنا کے ساتھ اس کی گاڑھی گفتگو (جیسا کہ وہ اکثر بیان کرتا تھا) اور نیز یہ کہ میں اُن سے بھی واقف ہوں جنھوں نے خداوند کو دیکھا تھا (ایضاً ۵ کتاب ۲۰ باب) پھر یوسیبیئس اُن لوگوں کا ذکر کرتے ہوئے جو شہنشاہ ترَاجان کے عہد میں گذرے تھے مثلاً اغناطیوس اور پاپیاس۔ وہ یوں کہتا ہے "اُس وقت ایشیا میں پولوکارپ مشہور تھا جو رسولوں کا شاگرد تھا اور جو خداوند کے چشم دید گواہوں اور خادموں سے سمرنا کی کلیسیا پر اسقف مقرر ہُوا تھا" (ایضاً ۳: ۳۶) مقدس ہیروم اپنی کتاب المشاہیر کے تیرھویں باب میں کہتا ہے کہ "پولوکارپ جو یوحنا رسول کا شاگرد تھا اور جس کے ہاتھوں وہ سمرنا کی کلیسیا کا اُسقف بھی مقرر ہُوا تھا تمام ایشیا کا شہزادہ تھا۔ کیونکہ اُس نے رسولوں میں سے بعضوں کو دیکھا تھا اور اُن سے تعلیم پائی تھی جنہوں نے خداوند کو دیکھا تھا۔ وہ چوتھی اذیت میں جو نیرو کے بعد وقوع میں آئی تھی۔

مارکس انٹونینس اور اوریلیوس کموڈس کے عہد میں شہر سمرنا کے اندر آگ سے زندہ جلایا گیا۔ پروقنصل جو وہاں پر موجود تھا اور تماشہ گاہ کے تمام لوگ اس کی موت کے خواہاں تھے"۔

پولوکارپ کی شہادت کی تاریخ کی بابت علماء کے درمیان بہت ہی مختلف رائیں ہیں۔ "بشپ پیئرسن جو خیال کرتے ہیں کہ وہ انٹونینس پیوس کے عہد میں شہید ہُوا تھا اُس کی تاریخ شہادت ۱۴۷ء معین کرتے ہیں۔ بشپ [illegible] اور دیگر بہت سے علماء ۱۶۷ء یا اس کے قریب قرار دیتے ہیں یعنی مارکس انٹونینس فلاسفر کے ساتویں سال میں۔ تلیمنٹ اور اُشر صاحبان ۱۶۹ء بتلاتے ہیں" (لارڈنر جلد ۲ صفحہ ۹۷) بشپ لائٹ فٹ صاحب کہتے ہیں کہ ۱۵۵ء یا ۱۵۶ء کے درمیان کسی وقت وہ شہید ہُوا۔ اور پادری بی۔ ایف کروبے صاحب ۱۶۶ء لکھتے ہیں۔ بہرحال اِس واقعہ کی تعیین تاریخ میں بڑی مشکلات ہیں اور تاریخداں اِس امر میں مختلف الرائے ہیں۔ زیادہ اغلب تاریخ اِس بزرگ کی شہادت کی وہی ہو سکتی ہے جو بشپ لائٹ فٹ نے معیّن کی ہے۔ اکثر خیال کیا گیا ہے کہ پولوکارپ سمرنا کی کلیسیا کا وہی فرشتہ تھا جسکے نام پر یوحنا رسول نے اپنے مکاشفہ کی کتاب میں ایک خط لکھا ہے۔

۲۔ پولوکارپ کی تصنیفات۔ ایرینیوس اُسی خط میں جو اُس نے فلورینس کو لکھا تھا اور جس کا ہم نے یوسیبیئس سے ابھی حوالہ دیا ہے یُوں لکھتا ہے "اور جس قدر باتیں اُس کے اُن خطوط سے معلوم ہو سکتی ہیں جو اُس نے گرد و نواح کی کلیسیاؤں کو لکھے یہ باتیں پایۂ استحکام کو پہنچتی ہیں" یہاں سے ظاہر ہے کہ اُس نے کئی ایک خط لکھے تھے جو اب گم ہو گئے ہیں مگر صرف ایک ہی خط اب موجود اور کلیسیا میں مروج ہے اور یہ وہ خط ہے جو اُس نے فلپی کی کلیسیا کو لکھا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ خطوط یوسیبیئس اور ہیروم کے زمانہ سے پہلے ہی مدت پیشتر گم ہو گئے تھے کیونکہ وہ صرف فلپیوں ہی کے خط کا ذکر کرتے ہیں اور باقیوں کا

اشارہ تک بھی نہیں کرتے۔ یہ خط پولوکارپ نے فلپیوں کی اس درخواست پر ان کو لکھ بھیجا تھا (۳: ۱) کہ وہ اُن کو کچھ نصیحت لکھ بھیجے اور اُنھوں نے اغناطیوس کے خطوط بھی اِس سے منگوا بھیجے تھے۔ پس پولوکارپ نے اپنے اس خط کے ساتھ ان کو وہ خط بھی بھیج دئے تھے (۱۳: ۱ و ۳)۔ اِس خط کی صحت اور مستند ہونے کی بابت علماء کے درمیان کبھی کسی قسم کا شک وارد نہیں ہؤا۔ مگر صرف ایک دو مقامات کے محرف یا الحاقی ہونے کا شک کیا جاتا ہے ایرینیوس اور یوسیبئس کے اس بیان سے جو یوسیبئس کی تاریخ کلیسیا میں مندرج ہے پوری پوری موافقت رکھتا ہے جس میں مرقوم ہے کہ پولوکارپ نے اس میں پطرس رسول کے پہلے خط سے اقتباس کیا ہے (تاریخ کلیسیا ۴: ۱۴) علاوہ ازیں خود یوسیبئس نے اس خط سے کئی ایک مقامات اقتباس کئے ہیں وایضاً ۳: ۳۶)۔ یہ خط اغناطیوس کے خطوں اور خود اس کی شہادت سے بڑا تعلق رکھتا ہے۔ صاف ظاہر ہے کہ تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ فلپیوں نے چند ایک مقدسوں کا جو بندھے ہوئے رومہ کو جا رہے تھے استقبال کیا تھا (۱: ۱) اور ۹: ۱ سے معلوم ہوتا ہے کہ اغناطیوس بھی ان میں سے ایک تھا اور اُس کے علاوہ زوسیمس اور روفیس بھی اُس کے ساتھ تھے۔ بشپ لائیٹ فٹ صاحب کہتے ہیں کہ غالباً یہ وہ مسیحی تھے جن کو بیتھنیا سے گرفتار کرکے رومہ کو بھیجا تھا اور فلپی میں اغناطیوس کے ساتھ مل گئے تھے۔ پس اس صورت میں وہ اغناطیوس کے ساتھ ہی اُن دس سپاہیوں کی زیر حراست رومہ کو گئے جن کو وہ "دس چیتے" کہتا ہے (اغناطیوس کا خط رومیوں کو ۵: ۱) اور یہ بھی واضح ہے کہ اغناطیوس نے فلپیوں کو زبانی وہی حکم دیا تھا جو اُس نے دیگر کلیسیاؤں کو بھی عموماً دیا تھا (فلادلفیہ ۱۰: ۱۔ سمرنیوں ۱۱: ۱ پولوکارپ کو خط ۷: ۲ و ۳) کہ تم انطاکیہ کی کلیسیا کو خط اور ایلچی اس بات کی مبارک بادی دینے کے لئے بھیجو کہ اب امن ہوگیا ہے۔ پس فلپیوں نے اور گویا اغناطیوس نے

اُن کو یہ لکھا کہ پولوکارپ ہی خط لے کر سوریا کی کلیسیاؤں پاس جاوے۔ اور اِسی طرح یہ بھی واضح ہے کہ اُنھوں نے یا تو خود اغناطیوس سے یا اُس کے رفیقوں سے اُن خطوں کی بابت سُنا ہوگا جو اُس نے **ایشیا خورد** کی کلیسیاؤں اور خصوصاً سمرنا کی کلیسیا کو بھیجے تھے اور اِسی لئے اُن کی یہ درخواست درست تھی کہ پولوکارپ اُن کو وہ خط بھیجے جو اُس کے پاس ہے ✣

مزید برآں پولوکارپ اِس بات کا بھی ذکر کرتا ہے کہ پولس رسول بھی فلپی کی کلیسیا کے ساتھ زبانی اور مکتوبی ہر دو رابطہ رکھتا تھا (فلپیوں ۳ و ۱۱ ابواب) اور بتلاتا ہے کہ فلپیوں کی کلیسیا اپنے اوائل میں مشہور تھی۔ اور ان کو اس امر کی مبارک بادی دیتا ہے کہ تم نے اپنی ابتدائی شہرت کو بخوبی قائم رکھا ہے۔ (۱ و ۱۱ باب) اور یہ بھی بتلاتا ہے کہ فلپی کی کلیسیا کے ممبر سمرنا کی کلیسیا سے پہلے مسیحی ہوئے تھے۔ یہ بیان اِن دونوں کلیسیاؤں کے اُس بیان سے عین مطابق ہے جو نئے عہد نامہ میں ہؤا ہے۔ یہ خط اغناطیوس کی وفات کے بعد غالباً سنہ ۱۱۰ء میں لکھا اور ایک شخص مسمّی کریسنس کے ہاتھ فلپی کی کلیسیا کو بھیجا گیا تھا (۱۴: ۱) ✣

۱۱: ۱ سے معلوم ہوتا ہے کہ فلپی کی کلیسیا میں سے ایک **پریسبوٹر** (بزرگ) بنام ویلنس اور اُس کی بیوی حننیاہ اور سفیرہ کی طرح لالچ کے گناہ میں پھنس گئے تھے۔ اِسی لئے پولوکارپ بار بار فلپی کی کلیسیا کو زر کی دوستی اور لالچ سے بچے رہنے اور اس سے احتراز کرنے کی نصیحت دیتا ہے (۲: ۲۔ ۴: ۳۔ ۶: ۱ و ۱۱: ۱ و ۲) اور کہتا ہے کہ میں اس واقعہ کے سبب سے غمگین ہوں (۱۱: ۴) ✣

اِس خط کا بڑا حصہ یونانی میں لکھا ہؤا ہے مگر ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۴ ابواب لاطینی میں ہیں۔ یہ حصہ اس خط کے ایک قدیم لاطینی ترجمہ میں سے لیا گیا ہے جو بالکل مکمل نسخہ ہے اور جس میں یہ خط پورا پورا موجود ہے ✣

۳۔ پولوکارپ کی شہادت۔ اِس نام کا ایک خط فلپی کی کلیسیا کی طرف سے

فیلومیلس کی کلیسیا کو لکھا ہوا موجود ہے۔ اور اُس کا بڑا حصہ یوسیبیس نے اپنی تاریخ کلیسیا کی چوتھی کتاب کے پندرہویں باب میں اقتباس کیا ہے۔ اور اگرچہ یہ خط پولوکارپ کی وفات کے بعد لکھا گیا ہے تو بھی مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس کا ذکر بھی یہاں پر کر دیا جائے کیونکہ پولوکارپ کی گواہی وہی ہے جو اسکی کلیسیا کی۔ اور اُن کی گواہی کو مثل خود پولوکارپ کی گواہی کے متصور کرنی چاہئے۔ کیونکہ یہ خط اس کی وفات کے بعد ہی فوراً قلمبند کیا گیا تھا اور اس میں وہ باتیں درج ہیں جو پولوکارپ نے بزبان خود فرمائی تھیں بشپ لائیٹ فٹ صاحب کہتے ہیں کہ یہ خط ۱۵۵ء یا ۱۵۶ء کے بعد ہی کا لکھا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ اس خط کی سند پر قدماء کی گواہی متواتر ہے۔ اس واقعہ کے قریب پچیس سال بعد آیرینیوس اور پھر اُس کے تھوڑے عرصہ پیچھے پولوکریٹس اس شہادت پر گواہی دیتے ہیں۔ ۔ نزاں بعد گال کی کلیسیاؤں (۱۷۷ء) کے خط میں اور سمرنیوں کے اس خط کے درمیان بڑی بھاری موافقت پائی جاتی ہے۔ چوتھی صدی کے شروع میں یوسیبیس اپنی تصنیف کرونیکان (تاریخ) میں اور پھر تاریخ کلیسیا میں (جیسا کہ ذکر ہوا) اِس کتاب کی طرف اشارہ اور اُس سے اقتباس کرتا ہے۔ چوتھی صدی کے شروع میں پولوکارپ کی پائیونی سوانح عمری کے مصنف نے اس خط کو اپنی تصنیف میں درج کیا ہے ✦

اِن دونوں خطوں میں بائیبل سے بہت کچھ اقتباس اور اشارات کئے گئے ہیں جن کو دونوں خطوں کے حاشیہ پر بطور ریفرنس درج کر دیا ہے جن سے واضح ہوتا ہے کہ اِس کے لکھے جانے کے وقت بھی وہی بائیبل موجود تھی جو اب ہمارے پاس ہے اور کہ قدماء بائیبل کو ویسا ہی سمجھتے تھے جیسا کہ ہم اس وقت سمجھتے اور مانتے ہیں ✦

اِس خط کے آخری حصے یعنی ۲۱ ویں باب اور اس سے آگے آخر تک کی بابت بشپ لائیٹ فٹ صاحب فرماتے ہیں کہ "تمامی پیراگراف سے

ایک اور زیادہ مشکل مسئلہ درپیش آتا ہے۔ اُن کے تین حصے ہیں جو ایک دوسرے سے علیحدہ ہیں اور اغلب ہے کہ مختلف شخصوں نے اُن کو لکھا ہو۔ (۱) تواریخی تتمہ (۲۱ باب)۔ (۲) تعریفی الحاق (۲۲: ۱)۔ (۳) نقل کی تواریخ ✦

"اِن حصوں میں سے پہلا حصہ ایک پیراگراف سے ختم ہوتا ہے۔ جو مقدس کلیمنس کے خط کے آخر سے نقل کیا گیا ہے۔ ٹھیک جیسے کہ سمرنیوں کے خط کے آغاز کو مقدس کلیمنس کے خط کے آغاز پر صورت دی گئی ہے۔ چونکہ خط کے شروع اور آخر ہر دو میں ایک ہی قسم کا عمل کیا گیا ہے اس لئے نتیجہ نکلتا ہے کہ وہ ایک ہی قلم سے لکھے گئے ہیں۔ اور جبکہ تواریخی اشارات کا جو اس تتمہ میں ہیں امتحان کیا جاتا ہے اور یہ واضح ہوتا ہے کہ نہ صرف تواریخ ہی سے متباین معلوم نہیں ہوتے بلکہ جیسا کہ فلپس ترلیانی کے بارے میں ہے وہ ہمارے اِس علم کے تازہ اجذات سے جو ہم کو اس زمانہ کے علم قدامت اور علم زمانہ کی بابت حاصل ہے استحکام پکڑتے ہیں۔ تو یہ ایک پختہ نتیجہ برآمد ہوتا ہے کہ باب ۲۱ واں اصلی نسخہ کا ایک حصہ تھا ✦

"تعریفی الحاق ماسکو کے قلمی نسخے میں نہیں ہے اور نہ ہی لاطینی ترجمے میں۔ مگر نہایت قرین قیاس ہے کہ یہ ایزادی تحریر فیلومیلیس کی کلیسیا کی طرف سے یہاں پر اس وقت ملحق کی گئی ہے جبکہ اُنہوں نے بموجب درخواست کلیسیائے سمرنا (۲۰: ۱) اِس خط کی نقل کر کے اُن کلیسیاؤں کو بھیجی ہوگی جو اُن سے دُور رہتی تھیں ✦

"نقل کی متواتر تاریخ کا بیان ماسکو کے قلمی نسخے میں ایک کو پیچ صورت میں ہے مگر ہر ایڈیشن کے آخر میں یہ نوٹ پایا جاتا ہے کہ اس کو پیونیاس نے لکھا۔ وہ بتلاتا ہے کہ میں نے اپنے سے پہلے نقل کنندہ سے نقل کی ہے۔ اور کہ پولوکارپ نے اِس نقل کی جائے موجودگی ایک رویا میں اس کو بتلائی تھی جس کے ذیل میں مشرح بیان کرنے کا وہ وعدہ کرتا ہے۔ اب ایک شخص مسمی بہ پیونیاس کے

اعمال کی کتاب بھی موجود ہے۔ جو ڈیشیئس کے عہد حکومت (۲۵۱ء) میں اسوقت شہید ہوا تھا جبکہ وہ پولوکارپ کا جنم دن منا رہا تھا۔ پولوکارپ کی ایک سوانحعمری بھی موجود ہے جس کے ساتھ سمرنیوں کا عین یہی خط پایا جاتا ہے۔ اس سوانحعمری میں درج ہے کہ اس کو پیونیاس نے لکھا ہے۔ مگر اظہر ہے کہ یہ کسی پانچویں صدی کے عیار کی تصنیف ہے۔ یہ سوانحعمری غیر مکمل ہے ورنہ اس میں بلاشک پیونیاس کے اس رویا کا ذکر ہوتا جس کا اس نے ذیل میں ذکر کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ پس اس سوانحعمری کا لکھنے والا اس نقل کی تاریخ کا مصنف ہے۔ اس کے علاوہ ایک حقیقت اور قابل ذکر ہے کہ یہ صرف پیونیاس کی سوانح عمری اور اس نقل کی تاریخ تصنیف بلا تذبذب اُن قدیم کاغذات کی طرف رجوع کرتی ہیں جو اب وجود میں نہیں ہیں۔۔۔۔۔ سمرنیوں کے خط کے موجودہ قلمی نسخوں میں پیونیاس کا ابتدائی ایزاد موجود ہے۔ اس لئے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ اس خط کی **پیونیانی** ایڈیشن ہے۔ تمام موجودہ سندات میں سے صرف یوسیبئس ہی جعلی پیونیاس سے پہلے کی سند ہے جس میں ایک علیحدہ متن پایا جاتا ہے۔ اب ہمارا جعلی پیونیاس تمام باتوں سے بڑھ کر معجزوں کا شائق شخص نظر آتا ہے۔ علاوہ دیگر معجزات کے وہ بیان کرتا ہے کہ اس شام کو جس سے اگلی صبح پولوکارپ نے عہدۂ اسقوفیت پر متعین ہونا تھا پولوکارپ کے سر پر ایک فاختہ منڈلا رہی تھی۔ اسی طرح سمرنیوں کے خط میں مذکور ہے کہ جب پولوکارپ کی رُوح آسمان کی طرف پرواز کرنے لگی تو ایک فاختہ اُس کے جسم سے نکلی تھی (۱۶: ۱)۔ یہ معجزہ پیونیانی نقلوں میں پایا جاتا ہے مگر یوسیبئس میں نہیں ہے۔ مزید برآں اس حصہ کی ظاہری صورت ہی تحریف کا گمان پیدا کرتی ہے۔ کیا یہ وہی فاختہ نہیں جو دو موقعوں پر نظر آئی اور کیا اُسی ہاتھ نے اُس کو ان ہر دو موقعوں پر قفس سے نکالکر نہیں اُڑایا؟ ہم اس شک کا مقابلہ نہیں کر سکتے کہ ہمارا جعلی پیونیاس ہی ان دونوں صورتوں کا ذمہ وار ہے۔" (رسولی بزرگ۔ پولوکارپ کی شہادت پر دیباچہ صفحہ ۱۸۶)

تعلیم الرسل

۱۔ تعلیم الرسل قدیم کلیسیا یا اس کے ایک حصہ کا ہدایت نامہ ہے۔ یہ رسالہ دو ناموں سے مشہور ہے یعنی "رسولوں کی تعلیم" یا "بارہ رسولوں کی تعلیم"۔ مگر پہلا نام زیادہ عام ہے اور قدیم مصنفوں نے اپنی تصنیفات میں اس کو استعمال کیا ہے۔ لیکن دوسرا نام اکثر قلمی نسخوں میں پایا جاتا ہے۔ اس تعلیم کے دو حصے ہیں۔

(۱) پہلا حصہ ایک اخلاقی رسالہ ہے جس کی بنیاد ایک قدیم کتاب موسومہ "دو راہیں" پر ہے۔ اس میں راستبازی اور ناراستی کے اور زندگی اور موت کے دو راستوں کا ذکر ہے (۲) دوسرے حصے میں کلیسیا کی رسوم خصوصاً بپتسمہ اور عشاء ربانی کی بابت چند ایک ہدائتیں ہیں۔ اور اُنکے ضمن میں دُعا اور روزے او ضیافۃ المحبت اور رسولوں۔ نبیوں۔ اسقفوں اور ڈیکنوں کے ساتھ سلوک کرنے کا ذکر ہے۔ اور آخر میں خداوند مسیح کی آمد ثانی کے لئے تیار اور بیدار رہنے کیواسطے نصیحت ہے۔

۲۔ تاریخ تصنیف اور مستند ہونا۔ یہ رسالہ نہایت قدیم زمانہ کا ہے کیونکہ سکندریہ کے کلیمنٹس اور یوسیبئس نے اس کا اقتباس کیا ہے۔ اسقوفیت کا عہدہ اس وقت عالمگیر نہ تھا بلکہ لفظ "اسقف" اور "پریسبوٹر" مترادف مستعمل ہوتے ہیں۔ اور جیسا پولوس رسول پریسبوٹروں اور ڈیکنوں کا اکٹھا ذکر کرتا ہے اسی طرح اس میں بھی پایا جاتا ہے (دیکھو ۱۵: ۱ مقابلہ کرو پولوس کا خط اتمطاؤس ۳: ۱ سے ۸ فلپیوں ۱: ۱)۔ نیز اس وقت تک مقامی عہدہ مقرر نہیں کیا گیا تھا بلکہ انبیاء عموماً گشت کیا کرتے تھے (۱۱ سے ۱۳ ابواب اعمال ۱۱: ۲۷ و ۲۸ – ۱۳: ۱ – ۲۱: ۱۰)۔ نبیوں اور رسولوں کا سلسلہ ویسا ہی تھا جیسا کہ پولس رسول کے زمانہ میں تھا (افسیوں ۴: ۱۱۔ کرنتھیوں ۱۲: ۲۸)۔ علاوہ اس کے اس کی عبارت بعد کے زمانہ کی تصنیفات کی بہ نسبت نہایت سادہ اور سلیس ہے اور پولس و دیگر رسولوں کی تصنیفات کی بہ نسبت بھی جو

عہدِ جدید میں مشتمل ہیں اِس کی عبارت زیادہ تر متی مرقس اور یوحنا کی اناجیل کی عبارت سے ملتی جلتی اور ویسی ہی سلیس و آسان ہے۔ یہ تمام امور اس کی قدامت کی ظاہری دلیل ہیں۔ نیز اس کے ابتدائی ابواب کی عبارت و مضمون برنباس کے خط کے ۱۸ و ۱۲ ویں سے بہت ملتے ہیں۔ لیکن چونکہ برنباس کا خط ہیکل کی اُس بربادی کے بعد ہی قلمبند ہوا جو طیطس کے ذریعہ معرض ظہور میں آئی (دیکھو مقدمہ کتاب برخط برنباس) لہٰذا یہ رسالہ ۷۰ء سے پہلے بلکہ پولس رسول کی تصنیفات کا ہمعصر ہے۔ اِس رسالہ کے لکھے جانے کے مقام کی بابت اکثر خیال کیا جاتا ہے کہ وہ مصر میں لکھا گیا ہوگا کیونکہ مصر کے قدیم مسیحی مصنفوں نے بہت دیر سے اس کا اقتباس کیا ہے مگر ۹ ویں باب کے فقرہ "پہاڑوں پر منتشر شدہ اناج" سے معلوم ہوتا ہے کہ "پہاڑوں" سے اشارہ سوریا یا فلسطین ہے لہٰذا اُس کی تصنیف بھی انہیں ملکوں میں سے کسی ایک ملک میں ہوئی ہوگی ✤

برنباس کا خط

۱۔ برنباس۔ عموماً خیال کیا جاتا ہے کہ یہ وہی برنباس ہے جسکا ذکر اعمال کی کتاب میں آیا ہے جو پولس رسول کا ہم خدمت اور ہمسفر تھا۔ قدیم مصنفوں کا خیال ہے کہ یہ شخص اُن ستروں میں سے ایک تھا جنہیں خداوند نے مقرر کرکے اور دو دو کرکے اپنے آگے منادی کے لئے بھیجا تھا۔ برنباس کا سب سے پہلا ذکر اعمال ۴: ۳۶ میں آیا ہے۔ اِس کا پہلا نام یوسیس یا یوسف تھا۔ لفظ برنباس کے تین معنی ہوسکتے ہیں یعنی (۱) "نصیحت کا بیٹا" (۲) "تسلی کا بیٹا" (۳) "نبوت کا بیٹا"۔ کیونکہ وہ رُوح القدس کی تسلی میں چلتا تھا اور بڑا خوش باش اور فراخدل اور لیوی ہونے کی حیثیت سے کلامِ الٰہی کا فاضل تھا۔ صلح کاری اِس کی ایک اور اعلیٰ صفت تھی۔ اور غربا پر بڑا رحمدل اور فیاض تھا۔ منادی

کا بڑا اگرمجوش اور مستعد تھا۔ الغرض اپنے ہر سہ معنوں میں وہ در اصل "برنباس" تھا پولس کے مسیحی ہونیکے بعد اس نے اُس کی ملاقات رسولوں سے کروائی تھی جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ پہلے ہی سے اِس کا واقف کار تھا۔ یہ شخص کپرس کا باشندہ تھا۔ جب یروشلیم کی کلیسیا کو خبر ملی کہ کئی ایک کپرسی اور قوریتی انطاکیہ میں بخیر قوموں کو منادی کر رہے ہیں تو رسولوں نے برنباس کو وہاں پر بھیجدیا (اعمال ۱۱: ۱۹ سے ۲۵)۔ وہاں تھوڑے عرصہ تک کام کرکے اور اپنے منصبی فرایض کی زیادہ توسیع و ادائیگی کے جوش میں پولس کی تلاش میں ترسس کو چلا گیا۔ جب وہ پولس کو ہمراہ لے کر انطاکیہ میں واپس آیا تو یہاں کی کلیسیا نے اِن کی بڑی آؤبھگت کی اور دونو کے ہاتھ یہودیہ کے بھائیوں کے لئے چندہ بھیجا (اعمال ۱۱: ۳۰)۔ جب وہ یہودیہ سے واپس آگئے تو رُوح کی ہدایت سے انطاکیہ کی کلیسیا نے ان کو وعظ کرنیکے لئے آرڈین کر دیا (اعمال ۱۳: ۲) اس وقت سے پولس اور برنباس لقب رسول سے ممتاز اور سرفراز ہوگئے۔ ان کا پہلا دَورہ جزیرۂ کپرس کو اور وہاں سے ایشیا خورد کو ہُوا (اعمال ۱۳ و ۱۴ ابواب)۔ ان کے اِس پہلے دَورہ سے واپس جانے کے تھوڑے عرصہ بعد مع دیگر بھائیوں کے کلیسیا نے ان کو یروشلیم میں رسولوں اور بزرگوں کے پاس ختنہ کے مسئلے کے حل کرنے کے لئے بھیجا (اعمال ۱۵ باب)۔ یہاں پر پولس اور برنباس نامختونوں کے رسول قرار دیئے گئے۔ جب وہ اس سفارت سے انطاکیہ کو واپس چلے گئے اور تھوڑی دیر تک وہاں مقیم رہنے کے بعد اپنے دوسرے سفر پر روانہ ہونے لگے تو برنباس کے بھانجے یوحنا مرقس کے بارے میں ان کے درمیان ایسی تکرار ہوئی کہ "ایک دوسرے سے جدا ہوگئے اور برنباس مرقس کو لے کر کپرس کو روانہ ہُوا" (اعمال ۱۵: ۳۹) اِس کے بعد خطوں میں پھر اس کا نام پولس کے ساتھ ساتھ آتا ہے اور مرقس کا بھی ذکر بڑے پیار کے ساتھ آتا ہے اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کی یہ "تکرار" مطول نہ تھی بلکہ جلد اِن میں مصالحت ہوگئی تھی اور ہر طرح کی کدورت قلبی ہمیشہ کے لئے کافور ہوگئی تھی ✤

کرنتھیوں کے خط سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ شادی شدہ تھا۔ نیز وہ بڑا مستقل مزاج (گلتیوں ۲: ۱ و ۹ و ۱۳) دراز قد قوی الجثہ اور محنت کش تھا اور اپنے ہاتھوں سے کمائی کرکے اپنی روٹی پیدا کرتا تھا (کرنتھیوں ۹: ۶)۔ بعد کے حالات بہت ہی کمیاب اور مختصر اور روایات پر مبنی ہیں۔ ایک روایت یہ ہے کہ برنباس میلان کو چلا گیا اور وہاں کا پہلا بشپ مقرر ہوا۔ ایک اور روایت کے مطابق اس نے رومہ اور اسکندریہ میں کلام کی خدمت کی اور رومی کلیمنس کو مسیح کے قدموں پاس لایا۔ پانچویں صدی کے ایک رسالہ میں درج ہے کہ اس نے کپرس میں جام شہادت نوش فرمایا ؂

۴- برنباس کا خط- یہ خط بہ اتفاق آراء اسی قدیم برنباس کا ہے اگرچہ بعض اس امر سے انکار کرتے ہیں۔ لیکن تمام بیرونی اور اندرونی دلائل اثبات کی طرف مائل ہیں۔ دوسری صدی کے اختتام پر سکندریہ کے کلیمنس نے بارہا اس کا اقتباس کیا ہے چنانچہ وہ اپنی تصنیف سٹروماٹا ۲ کتاب صفحہ ۳۷۷ میں یوں لکھتا ہے کہ "پس رسول برنباس یوں درست کہتا ہے۔ میرا مطلب صرف رسولی برنباس سے ہے جو ستروں میں سے ایک اور پولس کا ہم خدمت تھا" یہاں اس کا اقتباس اس خط کے پہلے حصے میں سے ہے۔ اور ایسا ہی اس خط کے آخری حصہ میں سے بھی صفحہ ۳۹۶ میں ایک مقام کا اقتباس کرتا ہے۔ اس سے تین باتیں ظاہر ہوتی ہیں پہلی یہ کہ یہ خط اسی برنباس رسول اور پولس کے ہم خدمت کا ہے دوسرے کہ یہ خط کلیمنس کی وفات سے پہلے لکھا گیا تیسرے کہ یہ خط مستند اور مقبول عام تھا اگرچہ بعد کے زمانہ دراز میں بائبل کی قانون میں بطور الہامی کتاب کے داخل نہیں کیا گیا۔ اس کے بعد فاضل آدریگن جو ۱۸۴ء یا ۱۸۵ء میں مصر میں پیدا ہوا تھا سلسس کے جواب میں (صفحہ ۴۹) اس خط کا اقتباس اس نام سے کرتا ہے "برنباس کا خط عام" اور یہی بزرگ ایک اور کتاب میں اس خط کے آخری حصہ میں سے اقتباس کرتا ہے۔ یوسیبس تاریخ کلیسیا ۳ کتاب

۱۴ باب میں) کہتا ہے کہ "سکندریہ کے کلیمنس نے اپنی ایک کتاب موسومہ انتخابات میں نوشتوں پر بلا استثنے اُن کتابوں متنازعہ فیہ کے سب پر ایک مختصر تفسیر لکھی ہے یعنی یہوداہ کے خط اور دیگر خطوط عام اور خط برنباس اور پطرس کے مکاشفہ پر"۔ اور پھر ۳ کتاب ۲۵ باب میں وہ اس خط کو جعلی تصنیفات میں شمار کرتا ہے جعلی کتابوں سے اس کی مراد وہ کتابیں ہیں جن کی بابت مباحثہ ہے۔ جیروم بھی المشاہیر کے ۶ باب میں کہتا ہے کہ "کپرس کے برنباس نے جو یوسیبس کہلاتا تھا اور لاوی تھا اور جو پولس کے ساتھ غیر قوموں کا رسول مقرر کیا گیا تھا کلیسیا کی ترقی کے لئے ایک خط لکھا جو اپاکرفا کے نوشتوں کے درمیان پڑھا جاتا ہے"۔ نیز جو جو اقتباس اُنہوں نے اس خط سے کئے ہیں وہ اس خط میں بعینہ پائے جاتے ہیں۔ ان قدیم شہادتوں سے مذکورہ بالا ہر سہ باتیں اوضح طور پر مثبت ہوتی ہیں۔ اندرونی دلائل بھی ان امور کے مؤید ہیں۔ چنانچہ اس کی طرز عبارت اور طریقہ استدلال اور اقتباس کرنے کا طور اور محاورات پولس رسول کی طرز تحریر سے بہت ملتے ہیں۔ نمونہ کے طور پر چند ایک یہاں پیش کئے جاتے ہیں۔ "زندوں اور مردوں کی عدالت کرنے کو آنیوالا ہے" (۷: ۲ مقابلہ کرو۔ ۲ تمطاؤس ۴: ۱)۔ "اسی کے وسیلے سے اور اُسی کے لئے ساری چیزیں موجود ہیں" (رومی ۱۱: ۳۶) "کیونکہ اُسی میں اور اُسی کے لئے ساری چیزیں ہیں" (برنباس ۱۲: ۷)۔ "پس جب تم باہم یکجا جمع ہوتے ہو تو تمہارا وہ کھانا عشاء ربانی نہیں ہوتا" (کرنتھیوں ۱۱: ۲۰) "بلکہ جب تم باہم یکجا جمع ہوتے ہو تو باہمی فائدہ کی بابت ملکر تحقیق کرو" (برنباس ۴: ۱۰) "خداوند قریب ہے" (فلپی ۴: ۵) "خداوند قریب ہے اور اس کا اجر بھی" (برنباس ۲۱: ۳) نیز اس خط کے طرز استدلال کا مقابلہ پولس رسول کے خط گلتیوں کے ۴: ۲۲ سے ۳۱ تک کے طرز استدلال سے کرو ان باتوں کے علاوہ بلحاظ تعلیم اور جوش غلو خیالی وغیرہ کے وہ پولس کے خطوں سے کم نہیں۔ جیسے پولس کے خطوط رسولی تصانیف ہیں ویسے ہی برنباس کا

خط بھی رسولی خط ہے۔ اور قانون بائیبل سے کسی نہج پر علیحدہ اور غیر الہامی تصوّر
کئے جانے کے قابل نہیں ہے ٭

اس خط کی تاریخ تصنیف بہت ہی مبہم ہے۔ اور علماء سے مختلف طور پر
معیّن کی گئی ہے۔ مگر خوش نصیبی سے خود خط ہی میں دو مقام پائے جاتے ہیں
جن سے پختہ اشارہ اس امر کا مل سکتا ہے۔ پہلا مقام ۱۶ : ۴ کا ہے جہاں لکھا
ہے کہ "اُن کے جنگ کرنے کے سبب سے دشمنوں نے اس کو مسمار کر دیا"۔
دوسرا حوالہ ۴ : ۱۴ میں ہے کہ "تم دیکھتے ہو کہ اگرچہ اسرائیل میں اس قدر
عجائبات اور نشانات ظاہر ہوئے تو بھی وہ ترک کر دئے گئے"۔ ان دونوں
مقامات سے واضح و لائح ہے کہ یہ خط اس وقت کے بعد ہی لکھا گیا تھا جب کہ
طیطس نے یروشلیم کو فتح کر کے مسمار کر دیا تھا۔ اور اسی موقع پر یروشلیم میں
اُس کے سر ہونے سے پہلے بہت سے عجائبات اور نشانات ظہور میں آئے
تھے (یوسیفس کی جنگ معہ اہل یہود ۶ کتاب ۵ باب ۳ فقرہ) اور یہ واقعہ
سنہ ۷۰ء میں ہُوا تھا پس غالباً اس سال کے بعد ہی یا سنہ ۷۱ء کے شروع
میں یہ خط لکھا گیا ہوگا۔ اس خط کے ۱۸ و ۲ ویں ابواب اور تعلیم الرسل
کے ابتدائی ابواب کی طرز عبارت اور مضمون میں بڑی مشابہت ہے مگر وہ
رسالہ اس سے کئی برس پہلے لکھا گیا تھا (دیکھو مقدمہ کتاب بر تعلیم الرسل)
پس یہ خط بالضرور اس کے بعد تحریر میں آیا ٭

۳۔ اقتباسات۔ برنباس کے خط میں نئے عہد نامہ کی کسی کتاب کا صاف
صاف ذکر نہیں آیا۔ مگر متن میں عہد جدید کے ایک دو مقامات کا حوالہ علامتِ
اقتباسیہ کے ساتھ بھی پائے جاتے ہیں۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس میں سے
اکثر مقامات کا اس نے حوالہ اور اشارہ بھی دیا ہے اور ان کو اپنی عبارت میں
لا کر بطرز خود استعمال کیا ہے اور محض حافظہ ہی سے کام لیا ہے۔ مگر اُن تمام
اقتباسوں سے یہ بات بخوبی عیاں ہو رہی ہے کہ اس خط کے لکھے جانے کے

پہلے نئے عہد نامہ کی وہ کتابیں قلمبند ہو چکی تھیں جن سے وہ اقتباس یا جن کے
مضامین کو وہ اپنی تصنیف میں جذب کرتا ہے۔ مگر پھر بھی اس کی طرز ایسی
معلوم ہوتی ہے کہ اُس نے کسی کی نقل نہیں کی بلکہ وہ اصلی مصنّف تھا۔ اور
اُس کے ذہن میں وہ تعلیمات ابھی تازہ تھیں جو اُس نے پولُس اور دیگر رسولوں
کی مصاحبت سے خود اُنہیں کی زبان مبارک سے سنی تھیں اور جن کی وہ خود
منادی کرتا پھرتا تھا ٭

شُبانِ ہرمس

۱۔ ہرمس اور اُس کی تصنیف۔ ہرمس کی بابت دو قدیم روایات ہیں۔
(۱) کہ "شبان" کا مصنّف وہی ہرمس ہے جو رومہ کی کلیسیا کا ایک ممبر تھا۔
جس کو سنہ ۵۸ء میں پولس رسول نے رومیوں کو خط (۱۶ : ۱۴) میں سلام لکھا
تھا۔ یہ رائے اوریجن بزرگ کی ہے جیسا کہ وہ رومی ۱۶ : ۱۴ کی تفسیر کرتے ہوئے
کہتا ہے کہ یہ کتاب "بڑا مفید نوشتہ ہے اور میری دانست میں الہام الٰہی
سے ہے"۔ اور یوسیبیس اس امر کا ذکر کرتے ہوئے کہ پطرس اور پولس کی کون
کونسی تصنیفات واقعی ہیں یوں لکھتا ہے کہ "جیسا وہی رسول اپنے اس خط
کے آخر میں جو اُس نے رومیوں کو لکھا سلامات کے درمیان دیگر اشخاص کے
ساتھ ہرمس کا بھی ذکر کرتا ہے جس کی بابت وہ کہتے ہیں کہ اُس نے ایک کتاب موسومہ
بہ شبان تحریر کی یہ غور کرنا ہے کہ بعض اس پر بھی شک کرتے ہیں لہذا اسکو اُن
کتابوں میں شمار نہ کرنا چاہئے جن کی سند مسلمہ ہے۔ لیکن بعضوں کی رائے ہے کہ
یہ ایک نہایت ضروری کتاب ہے۔ خصوصاً ان کے لئے جنہیں ابتدائی اصولی
باتوں کی ضرورت ہے۔ اور ہم جانتے ہیں کہ یہ کتاب کلیسیاؤں (گرجوں) میں علانیہ
پڑھی جاتی ہیں اور بعض نہایت قدیم مصنّفین اس کا استعمال کرتے ہیں" (تاریخ
کلیسیا ۳ : ۳) اسی کتاب کے ایک اور مقام میں عہد جدید کی اُن کتابوں کا

بیان کرکے جن کو تسلیم کرنا ضروری ہے وہ کہتا ہے کہ "متنازعہ فیہ کتابوں میں پولس کے اعمال کی کتاب، وہ کتاب جو شبان کہلاتی ہے۔ اور پطرس کا مکاشفہ داخل کرنا چاہئے" (۳: ۲۵) لیکن یاد رکھنا چاہئے کہ اس کا یہ مطلب نہیں کہ یہ کتاب جعلی ہے بلکہ یہ کہ متنازعہ فیہ ہے یعنی بعض نے اس کو مستند سمجھا ہے اور بعض نے نہیں۔ یہی مصنف اس کتاب کی بابت ایرینیوس کی رائے یوں ظاہر کرتا ہے کہ "نہ صرف وہ اس کتاب کو جو شبان کہلاتی ہے جانتا ہی تھا بلکہ اس کو ان الفاظ میں تسلیم کرتا ہے کہ" اس کتاب میں جس میں یہ ذکر ہے کہ سب ایمان لاؤ کہ ایک ہی خدا ہے جس نے تمام اشیاء کو خلق اور آراستہ کیا۔ خوب لکھا ہے۔" (۵ کتاب ۸ باب) مقدس ہیرونیمس اپنی کتاب المشاہیر (۱۰ باب) میں کہتا ہے کہ "ہرمس جس کا ذکر رسول رومیوں کو خط میں یوں کرکے کرتا ہے کہ اسنکرتیس فلیگن، پتروبس، ہرمیس۔ اور ان بھائیوں کو سلام کہو جو ان کے ساتھ ہیں اس کتاب کا مصنف تسلیم کیا جاتا ہے جو شبان کہلاتی ہے۔ اور یہ کتاب یونانیوں کی بعض کلیسیاؤں (گرجوں) میں علانیۃً پڑھی جاتی ہے۔ فی الحقیقت یہ ایک مفید کتاب ہے اور قدیم مصنفوں میں سے بہتوں نے اس میں سے شہادتیں استعمال کی ہیں۔ مگر لاطینیوں کے درمیان یہ عنقریب معدوم ہے۔" لیکن ترتلیان جو لاطینی کلیسیا میں سے تھا اس کتاب سے بخوبی واقف تھا اور اس کے زمانہ کی کلیسیاؤں میں یہ کتاب مشہور تھی۔ پس اغلب ہے کہ اس کتاب کا مصنف وہی ہرمس ہے جس کا ذکر پولس رسول نے کیا ہے۔

اس ہرمس کی بابت ایک اور خیال یہ ہے کہ یہ ہرمس رومہ کے استقف (۱۴۰ء-۱۵۵ء) پیوس اول کا برادر تھا۔ یہ بیان موراٹورین قانون (۱۷۰ء) کا ہے۔ مگر یہ بات اس امر سے مخالف ہے کہ کلیمنس اس کا ہمعصر تھا۔ اور اگر کلیمنس کا اور اس کا ہمعصر ہونا درست ہو تو بالضرور یا تو کلیمنس بھی اسی زمانہ کا ہوگا یا یہاں کسی اور کلیمنس سے مراد ہے جو واقعہ کے صریح خلاف ہے۔ نیز قانون کی اصلی یونانی

سے جس کا صرف لاطینی ترجمہ موجود ہے یہ ثابت نہیں ہو سکتا کہ جس وقت یہ کتاب سلک تحریر میں آئی تھی اس وقت پیوس در اصل بشپ تھا۔ اور علاوہ اس کے یہ کتاب ان اقتباسات سے جو اس میں سے قدیم مصنفین نے کئے ہیں۔ بالکل موافقت رکھتی ہے اور نیز یہ خیال تمام شہادات قدیمہ مذکورہ بالا کے عین متبائن و مغائر ہے۔ لہٰذا تسلیم کے قابل نہیں۔ کلیمنس والی مشکل کو حل کرنے کی خاطر یہ خیال کیا گیا ہے کہ ایک اور ہرمس تھا جو ۹۰ء سے ۱۴۰ء تک موجود تھا اور وہی اس کا مصنف ہے۔ یہ خیال بعد کے زمانہ کے جرمنی محققین کا زعم و وہم ہے جس کا کوئی تاریخی ثبوت نہیں۔

۲۔ تاریخ تصنیف بالکل نامعلوم ہے۔ یہ کتاب مغربی اور مشرقی ہر دو کلیسیا میں دوسری صدی کے وسط کے بعد عموماً مروج تھی اور اغلب ہے کہ اسی وقت میں اس کا لاطینی ترجمہ تیار ہوا۔ ایرینیوس۔ ترتلیان اور سکندری کلیمنس اور اوریجن نے اس سے اقتباس کئے ہیں اور یہ تمام بزرگان اس کو الہامی اور مستند تصور کرتے آئے ہیں اور بطور نوشتوں کے اس سے حوالے دیتے رہے۔ ترتلیان کے زمانہ میں اکثر مجالس کے درمیان اس کے مستند ہونے پر بحث ہوتی رہی۔ اغلب ہے کہ یہ کتاب رومہ میں یا اس کے قرب و جوار یا کسی اور مقام میں قلمبند ہوئی جبکہ کلیمنس یہاں کا استقف تھا۔ کیونکہ دوسرے رویا کے آخر میں ہرمس کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ "دو کتابیں لکھ اور ایک تو کلیمنس کے پاس بھیج دے اور ایک گرپتے کے پاس۔ کیونکہ کلیمنس اس کو دیگر ممالک میں بھیج دے گا۔" قدیم مصنفوں کے بیان سے واضح ہوتا ہے کہ کلیمنس ۹۱ء میں رومہ کا استقف تھا پس یقین واثق ہے کہ یہ کتاب پہلی صدی کے اختتام پر لکھی گئی۔ بشپ لائٹ فٹ کا خیال ہے کہ یہ کتاب ۹۰ء میں دومتیان کی ایذا رسانی سے تھوڑا ہی عرصہ قبل لکھی گئی تھی۔ یہ خیال اس بیان سے منطبق ہو سکتا ہے کہ اس آزمائش اور مصائب کا وقت قریب تھا جس کا خود اس

کتاب میں یوں اشارہ ہے۔ "مگر تو کہے گا کہ دیکھو ایک بڑی آزمایش آنے والی ہے"
(۲ رویا ۳ باب)۔ "یہ اس بڑی مصیبت کی نشانی ہے جو آنیوالی ہے" (۲ رویا ۳ باب)
نیز دیکھو ۲ رویا ۲ باب۔ یہ آزمایش نیرو والی ایذا رسانی نہیں ہو سکتی کیونکہ یہ پہلی
بڑی ایذا رسانی تھی جو اس کتاب کے لکھے جانے سے پہلے واقع ہو چکی تھی جس میں
مسیحیوں نے "جنگلی درندوں۔ کوڑوں۔ قید۔ اور صلیبوں" کی برداشت کی
تھی (۳ رویا ۲ باب۔ ۹ تمثیل ۲۸ باب) پس اس آزمایش سے دومیتیان والی
ایذا رسانی ہی مقصود ہے جو ۹۵ء میں ہوئی۔ علاوہ اس کے ایسا معلوم ہوتا
ہے کہ اُس وقت بارہ رسولوں میں سے کوئی بھی زندہ نہ تھا جیسا کہ مرقوم ہے "کیونکہ
یہ رسول اور اُستاد جنھوں نے خدا کے بیٹے کے نام کی منادی کی اُنھوں نے اس قوت
کو پانے کے بعد مر کر ان کو منادی کی جو پہلے مردہ تھے" (۹ تمثیل ۱۶ باب)۔ مگر
کلیمنس اس وقت زندہ تھا جو یوسیبیس کے بیان کے مطابق (تاریخ کلیسیا
۳ کتاب ۳۴ باب) تراجان کے تیسرے سال یعنی سنہ ۱۰۰ء میں فوت ہوا۔ پس
ظاہر ہے کہ یہ کتاب بالضرور ۹۶ء میں لکھی گئی ہوگی ۔

۳۔ اقتباسات۔ شبان ہرمس میں عہد جدید کی کسی کتاب سے کوئی واضح
اقتباس نہیں ہے مگر صرف چند ایک الفاظ اور اشارات اور مشابہات لفظی
و معنوی پائے جاتے ہیں۔ عہد عتیق میں سے کسی کتاب کا اقتباس نہیں ہوا۔ مگر
زبور۔ دانی ایل۔ اور یرمیاہ کی کتابوں کے بعض مقامات کی طرف اشارات پائے
جاتے ہیں یعنی لوقا اور یوحنا خصوصاً متی اور لوقا میں سے زیادہ اشارات ملتے
ہیں۔ ان اشاروں سے واضح ہوتا ہے کہ اس خط کا مصنف عہد جدید سے بخوبی
واقف تھا۔ وہ ان کی بڑی تعظیم کرتا ہے اور ان کو الہامی سمجھ کر بڑی قدر و منزلت
دیتا ہے۔ وہ اقتباس جو اُس نے مصنف کا نام لے کر کیا ہے صرف رویا ۳ باب
میں ہے جہاں یوں مسطور ہے کہ "خداوند اُس کے قریب ہے جو اُس کی طرف رجوع
کرتے ہیں جیسا کہ ایلدد اور میداد میں مرقوم ہے جنھوں نے بیابان میں لوگوں سے
نبوت کی"۔ مگر یہ کتابیں مسیحی نوشتوں یا تصنیفات میں سے نہیں ہیں۔ ان کا ذکر
اپوکرفا کی کتابوں میں ہے۔ قدیم مسیحی مصنفوں کا دستور تھا کہ وہ یہودی اور غیر اقوام
کی کتابوں میں سے بھی بلا امتیاز اقتباس کر لیا کرتے تھے۔ کسی اپوکرفا انجیل سے
یا نئے عہد نامہ کی دیگر اپوکرفا کتاب سے اس میں کوئی اقتباس نہیں ہوا ۔

یوحنا کی مکاشفہ کے بعض مقامات کے ساتھ اس خط کے بعض مقامات کی
بڑی نزدیکی مشابہت پائی جاتی ہے۔ جس سے گمان غالب ہے کہ اُس نے مکاشفہ
کی کتاب پڑھی اور اپنی تصنیف میں اُس کی تقلید بھی کی مثلاً مکاشفہ ۱۹: ۱۱
مقابلہ کرو ۲ رویا ۲: ۷-۴: ۲)۔ مکاشفہ ۱۲ باب میں کلیسیا ایک عورت کے
استعارہ میں پیش کی گئی ہے۔ اسی طرح شبان ہرمس ۲ رویا ۴: ۱ میں بھی وہ عورت
سے تشبیہ دی گئی ہے۔ مکاشفہ میں درج ہے کہ ایک اژدہا اس عورت کو ستاتا ہے
ایسا ہی یہاں بھی ایک ہیبتناک درندہ سے آنے والی مصیبت مشابہ کی گئی ہے
وغیرہ وغیرہ۔ بخوف طوالت ہم نے اس کو قلم انداز کر دیا ہے۔ مطالعہ کنندہ خود ان
مشابہات کو دیکھ اور ان پر غور کر سکتا ہے ۔

۴۔ کتاب کا خلاصہ۔ یہ کتاب طبعاً تین حصوں میں منقسم ہے۔ اول دیباچہ
یا مقدمہ کتاب جس میں تین رویا اور ایک مکاشفہ مشتمل ہے۔ دوم حصہ میں دوازدہ
قوانین درج ہیں اور حصہ سوم میں دس تمثیلیں ہیں۔ سب سے پہلے ایک شریف
بی بی مسماۃ ہرودے کا ذکر آتا ہے (پہلی رویا ۱: ۱) جس نے ہرمس کو روما میں خریدا
تھا۔ جب وہ کومس کو جا رہا تھا تو وہی بی بی اس کو رویا کے درمیان آسمان میں
نظر آئی تھی۔ اور اس کو اس کے اُس بُرے خیال پر ملامت کرتی ہے جو اس کے
دل میں اس وقت آیا تھا جبکہ وہ دریائے طبر میں نہا رہی تھی۔ اور ہرمس نے
اپنا ہاتھ دیکر اُسے دریا سے نکالا تھا (۲ رویا ۴ باب) اس طرح وہ ہرمس کو ملامت
کرکے غائب ہو جاتی ہے۔ پھر وہ رویا میں ایک مسن عورت کو دیکھ کر اور مغالطہ
میں آکر اُس کو سیبلے سمجھتا ہے اور اسی نام سے اُس سے مخاطب ہوتا ہے

(۳) رویا ۴ باب ; مگر اسکو یہ بتلایا جاتا ہے کہ وہ عورت استعارةً کلیسیا ہے۔ تمام رویتوں کا مفہوم یہ ہے کہ مطالعہ کنندہ کے سامنے کلیسیا کو ایک معمر عورت کے بھیس میں پیش کرے جسکی شبیہہ علی التواتر ظہور میں شباب کے عالم تک پہنچتی جارہی ہے۔ الغرض چاروں رویتوں میں ماری کوٹی اور صابر ضمیر سے اور نشو نما پاتی ہوئی کلیسیا سے اور مصائب کے ذریعہ پاک شدہ کلیسیا کے وسیلہ سے اور عدالت کے خوفوں سے مطالعہ کنندہ کو یہ سبق دیا جاتا ہے کہ عدالت کو یاد کر کے مصیبت کو پاکیزگی کا وسیلہ سمجھے۔ اور اس کو کمالیت کا ذریعہ تصور کرے۔ ہرمس کو یہ حکم ہوا کہ جو کچھ تو نے دیکھا اور سُنا ہے اس کو قلمبند کر اور اس کی ایک نقل کلیمنس کو بھیجدے جس کا یہ فرض ہے کہ وہ اس کتاب کو غیر ممالک میں مشتہر کرے۔ دوسری نقل گرپٹے کو بھیجے جو اس کی تعلیم بیواؤں اور یتامیٰ کو دیگی۔ اور خود ہرمس کو یہ حکم ہوا کہ وہ اور رومہ کے پریسبوٹر اس کتاب کو خاص اہل رومہ ہی کے روبرو پڑھیں ✦

پانچواں رویا اپنے چاروں ماقبل رویوں سے متفرق ہے۔ وہ اصل میں رویا نہیں بلکہ مکاشفہ ہے۔ ہرمس اس وقت اپنے گھر میں ہے اور جو اس وقت اسکے ساتھ ہمکلام ہے وہ عورت کے بھیس میں کلیسیا نہیں بلکہ ایک مرد ہے جو پاسبانی لباس میں بڑا جلیل القدر نظر آتا ہے۔ وہ ہرمس کے ساتھ گفتگو کرنے کے لئے بھیجا گیا ہے تاکہ اسکے آخری ایام تک اُسے تعلیم دے۔ وہ "شبان" "توبہ کا فرشتہ" ہے اور وہ ہرمس کو کئی ایک احکام دیتا اور اسکے سامنے کئی ایک تمثیلات پیش کرتا ہے اور حکم دیتا ہے کہ وہ ان باتوں کو قلمبند کرلے۔ یہ باقیماندہ دو ابواب اس تصنیف کا بڑا حصہ ہیں۔ پس شبان ہرمس کی تعلیم بارہ احکام اور دس تمثیلوں پر مشتمل ہے۔ مگر بارھویں تمثیل اُن معنوں میں تمثیل نہیں ہے جن معنوں میں ماقبل کی تمثیلات ہیں اس آخری باب میں اُس گڈریئے کے کام اور اُس کے آسمانی رُفقا کا ذکر ہے ✦

دیاغنیطس کو خط

۱۔ اس خط کے مصنف اور مکتوب الیہ اور زمان و مکان تصنیف کے بارے میں تواریخی شہادات بہت ہی کم اور مبہم ہیں۔ یوسیبئس اور ہیروم نے اس کا ذکر مطلق نہیں کیا۔ بعض اس کو یوسٹینس شہید کی تصنیف سے بتلاتے ہیں مگر بعض اس امر سے انکار کرتے ہیں کیونکہ اس خط کی عبارت یوسٹینس کی تصنیفات کی عبارت سے بہت اعلیٰ اور افضل ہے۔ سٹراسبرگ کے قلمی نسخے میں یوسٹینس کی کئی ایک جعلی تصانیف پائی جاتی ہیں اور ان میں یہ خط بھی موجود ہے۔ اور اس میں یہ بھی مذکور ہے کہ یہ خط یوسٹینس نے دیاغنیطس کو لکھا تھا۔ حال کے محققین کی متفقہ رائے یہ ہے کہ اس خط کو یوسٹینس شہید نے نہیں بلکہ کسی اور شخص نے لکھا ہے۔ الغرض اس خط کا مصنف کوئی قدیم عیسائی ہے جس کے زمانہ کا تعین کرنا ذرا ٹیڑھی کھیر ہے ✦

۲۔ جس طرح اس کے مصنف کے بارے میں کوئی معین رائے اور ثبوت نہیں اسی طرح اس کی تاریخ تصنیف بھی بالصحت معلوم نہیں ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ خط یروشلیم کی بربادی سے پہلے کا لکھا ہوا ہے۔ لیکن خط ہی سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس خط کے لکھے جانے سے پہلے اکثر مسیحی شہید ہوچکے تھے۔ اور مذکورہ بالا قلمی نسخے میں یوسٹینس شہید سے منسوب ہوا ہے اس لئے غالباً اسکی تاریخ تصنیف قدیم سے قدیم ۱۵۰ء کے پہلے کوئی نہ کوئی وقت ہوگا۔ نیز اس خط میں علم الٰہی کا طرز بیان بہت ہی سادہ ہے اور پہلی دوسری صدی کے بعد کی تصانیف کے مقابلہ میں بہت مختصر اور عالمانہ ترتیب سے بالکل معرا ہے۔ اور بعد کے زمانہ کی بدعتوں کا اُس میں ذرا بھی اشارہ نہیں اس لئے گمان غالب ہے کہ بالضرور یہ خط پہلی صدی کے آخر یا دوسری صدی کے آغاز میں لکھا گیا ہوگا ✦

۳۔ اس خط میں جیسا کہ ہم نے حاشیہ پر اشارات دئے ہیں نئے عہدنامہ

کی کتابوں میں سے افسیوں۔ اعمال۔ فلپیوں۔ ۱ و ۲ کرنتھیوں۔ یوحنا کی انجیل۔ ططیس تیمتھیس۔ میں سے اقتباسات پائے جاتے ہیں۔ ان مقامات میں سے بعض زیادہ واضح ہیں اور بعض محض اشارات ہی ہیں۔ کرنتھیوں کو خطوط میں سے جو الفاظ اقتباس کئے گئے ہیں وہ صاف صاف رسول سے منسوب ہوئے ہیں جس سے مراد پولس رسول ہے۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ نئے عہدنامہ کی کتابوں کو دو حصوں میں تقسیم کرتا ہے یعنی اناجیل و خطوط بالمقابل توریت اور انبیاء کے ✦

پاپیاس

۱۔ یوسیبئس مورخ کے بیان کے مطابق (تاریخ کلیسیا ۳ کتاب ۳۶ باب) پاپیاس ہیراپولس کی کلیسیا کا اسقف تھا۔ یہ شخص تمام علوم میں ماہر اور مقدس نوشتوں سے بخوبی واقف تھا۔ اور سمرنا کی کلیسیا کے اسقف پولوکارپ اور انطاکیہ کے اسقف اغناطیوس کا ہمعصر تھا۔ خود پاپیاس ہی کا بیان ہے کہ میں نے اُن لوگوں سے تعلیم پائی ہے جنہوں نے خود رسولوں سے کلام کیا اور اُن کی باتیں سنیں (تواریخ کلیسیا ۳ ۹ ۴ ۳) اور کہ میں یوحنا پر سبوٹر اور آرسٹون کا بھی سامع تھا۔ یہی مصنف بتلاتا ہے کہ اسی وقت کہ پاپیاس ہیراپولس میں تھا تو فیلبوس رسول بھی معہ اپنی دختران کے اس جگہ موجود تھا وغیرہ۔ اس شخص کی مختصر سوانح عمری کے لئے دیکھو پار ہمارے پاپیاس۔ ناظرین وہاں ملاحظہ کر سکتے ہیں اس جگہ ان کے دہرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ وہاں نہ صرف اسکی ذات ہی کی بابت بیان ہے بلکہ اس کی تصانیف کا بھی ذکر پایا جاتا ہے۔ اور اس کی تعلیمات اور مذہبی خیالات کا بھی ذکر ملتا ہے۔ اُن بیانات کے باہم مقابلہ کرنے سے گمان غالب ہوتا ہے کہ پاپیاس رسولی زمانہ کا تھا اور پہلی صدی کے نصف اور اختتام پر مشہور تھا۔ اور کہ اس نے اپنی کتاب "خداوند کے کلام کی تشریح" اپنی ابعد زندگی میں شایع کی یعنی پہلی صدی کے آخر یا دوسری صدی کے شروع میں کسی وقت ✦

۲۔ عہد جدید کی کتابوں میں سے اُس نے خاصکر متی اور مرقس کی انجیلوں اور رسولوں کے اعمال اور نئے عہدنامہ کی بعض دیگر کتابوں کی بابت شہادت دی ہے اور اُس روایت کا ذکر کرتا ہے جو عبرانیوں کی معرفت انجیل میں درج ہے ✦

متی کی انجیل کی بابت پاپیاس کہتا ہے کہ وہ عبرانی زبان میں لکھی گئی تھی۔ اِس رائے کو بعد کے قدیم مسیحی مصنفوں نے بلا پس وپیش متواتر اقتباس کیا ہے تسپیر بھی حال کے علماء نے اِس پر بڑی بحث کی ہے۔ ان کا زعم ہے کہ پاپیاس کے بعد کے سب مصنفوں نے بے سوچے سمجھے اِس کے بیان کو اقتباس کیا ہے۔ اور صرف پاپیاس ہی کی بات کا اعتبار کر کے اس کو درست تسلیم کر لیا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اِس کا مطلب اِس فقرہ سے یہ تھا کہ صرف یہی انجیل دراصل عبرانی زبان میں لکھی گئی تھی۔ لیکن چونکہ پاپیاس کہتا ہے کہ متی کی انجیل عبرانی زبان میں لکھی گئی تھی اس لئے اس سے یہ نتیجہ نہیں نکل سکتا کہ متی کی انجیل یونانی میں اس وقت موجود نہ تھی۔ وہ متی کی انجیل کے عبرانی میں لکھے جانے کا بیان کر کے کہتا ہے کہ "ہر ایک شخص حسب لیاقت اِس کا ترجمہ کرتا تھا"۔ اِس سے دو باتیں ظاہر ہوتی ہیں اوّل یہ کہ متی نے اپنی انجیل دراصل عبرانی زبان میں قلم بند کی تھی۔ دوئم تا وقتیکہ یونانی انجیل شایع نہیں کی گئی۔ ہر ایک شخص اپنی لیاقت و استعداد کے مطابق جہاں تک کہ وہ عبرانی اور یونانی میں درک رکھتا تھا اِس کی تشریح کیا کرتا تھا جیسا کہ عزرا اور اُس کے رفقاء نے اسیری سے واپس آنے کے بعد کیا تھا (نحمیاہ ۸۔۸ : ۶ سے ۸) اغلب ہے کہ متی رسول نے یہ مشکل اور تکلیف دیکھ کر اپنی انجیل خود ہی یونانی میں بھی لکھ دی۔ اور اگرچہ متی کی انجیل کے بارے میں اس بزرگ نے یہ شہادت دی تو بھی جس قدر اقتباسات اور اشارات اس انجیل میں سے رسولی بزرگوں خصوصاً اغناطیوس و پولوکارپ کی تصنیفات میں پائے جاتے ہیں اُن سب سے مبرہن ہے کہ پاپیاس کے زمانہ میں اور نیز اس سے پہلے

متی کی انجیل یونانی میں موجود اور مشہور تھی کیونکہ اُن اقتباسات و اشارات اور ہماری موجودہ یونانی انجیل کے درمیان بہت ہی نزدیکی لفظی و معنوی مشابہت و موافقت پائی جاتی ہے۔ اور علاوہ اس کے موجودہ یونانی انجیل متی ترجمہ کے ہر ایک نشان اور علامت سے مبرا ہے اور اپنی اصلی تصنیف ہونے کی جھلک دکھا رہی ہے ✣

مرقس کی انجیل کی بابت اس کی گواہی یہ ہے کہ بموجب بیان پرسیوٹر یوحنا کے مرقس پطرس کا ترجمان اور پیرو تھا۔ اور اُس نے پطرس کی منادی ہی سے مضامین لیکر اپنی انجیل تصنیف کی۔ اور سکندریہ کے کلیمنس کے بیان کے مطابق پطرس نے اس انجیل کی صحت اور درستی پر صاد بھی کر دیا تھا۔ لہٰذا وہ مستند اور قابلِ اعتبار ہے کہ وہ کلیسیاؤں میں پڑھی جایا کرے ✣

رسولوں کے اعمال کے بارے میں اس کی شہادت اُن بیانات سے پائی جاتی ہے جو اُس نے فیلبوس اور اس کی بیٹیوں کے بارے میں اور یوسیبس کے بارے میں درج کئے ہیں جس کا لقب برسباس تھا ✣

رُومی کلیمنس کا خط کُرنتھیوں کے نام

خدا کی کلیسیا جو روم میں مسافر ہے خدا کی اُس کلیسیا کو جو کُرنتھس میں مسافر ہے۔ اُن کو جو خدا کی مرضی سے ہمارے خداوند یسوع مسیح کے ذریعہ سے بلائے ہوئے اور مقدس ہیں یسوع مسیح کے ذریعہ سے قادر مطلق خدا کی طرف سے فضل اور سلامتی تم پر بکثرت ہو ✣

مصائب کے درمیان کُرنتھس کی کلیسیا کی برداشت اور مسیحی خوبیوں کی تعریف

۱۔ اے بھائیو! اُن ناگہانی اور متواتر مصائب اور حادثات کے سبب سے جو ہم پر واقع ہوئے ہم نے خیال کیا کہ ہم اُن معاملات کی بابت جو تمہارے درمیان وقوع میں آئے اور جن کی بابت تم نے ہم سے دریافت کیا۔ اور اے عزیزو! اُس مکروہ اور ناپاک بغاوت پر جو خدا کی کلیسیا سے بالکل غیر مانوس اور اجنبی ہے۔ جس کو چند ایک گردنکش اور خودرائے آدمیوں نے ایسے جنون کے درجہ تک مشتعل کر دیا ہے۔ کہ تمہارے نام پر جو تمام لوگوں کے سامنے معزز اور مشہور اور پیار کئے جانے کے قابل ہے کُفر بکا جاتا ہے۔ توجہ دینی ایک امر تاخیری سمجھا۔ (۲) کیونکہ تمہاری کمال خوبی اور مضبوط ایمان کو اُن لوگوں میں سے جو تمہارے درمیان ہیں کس شخص نے قبول نہیں کیا؟ اور تمہاری سنجیدہ اور حلیم دینداری پر کس نے تعجب نہیں کیا؟ اور تمہاری مہمان نوازی کی عظیم الشان عادت کو کس نے مشتہر نہیں کیا؟ اور تمہارے کامل اور مستحکم علم کو کس نے مبارک باد نہیں دی؟ (۳) کیونکہ تم نے تمام کام بلا طرفداری کئے ہیں اور اپنے حاکموں کی تابعداری کرتے ہوئے اور اپنے بزرگوں کی واجب تعظیم کرتے ہوئے خدا کے قانونوں پر چلے ہو۔ اور جوانوں کو موزون اور شریف خیالی عطا کی ہے۔ اور عورتوں

رومیوں ۱۳:۱

کو نصیحت کی ہے کہ وہ اپنے خاوندوں کو مناسب طور پر پیار کرتی ہوئیں اپنے سب کام بے عیب اور معزز اور پاک تمیز کے ساتھ کیا کریں۔ اور تم نے اُن کو سکھلایا ہے کہ کمال دانائی سے تابعداری کے قانون کے ماتحت ہو کر معزز طور پر اپنے خانگی معاملات کو عمل میں لایا کریں ✤

اور زیادہ خوبیوں کا بیان

۲۔ اور تم سب اوروں کو تابعدار کرنے کے بجائے خود تابعدار ہو کر اور "لینے کی نسبت دینے کو زیادہ خوش" ہو کر اور خدا کے زادِ راہ پر اکتفا کر کے بلا کسی قسم کی لاف و گزاف کے حلیم الطبع رہے ہو۔ اور اُس کے کلام پر توجہ دیتے ہوئے بڑی فکر کے ساتھ اُن کو اپنے دلوں میں جمع کرتے ہو۔ اور اُس کے دُکھ تمہاری پیشِ نظر ہیں۔ (۲) اِس طرح سے ایک اعلیٰ درجہ کی سلامتی اور نیک عملی کے لئے ایک لازوال خواہش سبھوں کو دیگئی تھی اور رُوح القدس کی معموری کی حرارت سب پر ہوتی تھی۔ (۳) اگر تم نے بلا مرضی کوئی گناہ کیا تو اُس سے التجا کرتے ہوئے کہ وہ تم پر رحم فرماوے۔ تم نے پاک مشورت سے سنجیدہ اختیار کے ساتھ قادرِ مطلق خدا کے حضور اپنے ہاتھ پھیلائے ہیں۔ (۴) کل برادریت کی خاطر تم رات دن جنگ کرتے رہے ہو تاکہ اُس کے چنے ہوؤں کا شمار خوف اور راستبازی کے ساتھ بچ جائے۔ (۵) تم سنجیدہ اور سادہ اور ایک دوسرے کی بدسلوکی کو یاد نہ کرنے والے تھے۔ (۶) ہر ایک بغاوت اور ہر ایک تفرقہ تمہارے لئے مکروہ تھا۔ تم نے اپنے پڑوسی کے گناہوں پر افسوس کیا۔ تم نے اُن کے گھاٹے کو اپنا ہی گھاٹا تصور کیا۔ (۷) تم کسی نیک کام سے پچھتائے نہیں۔ مگر "ہر ایک نیک کام کے لئے تیار" رہے۔ (۸) نہایت عمدہ اور پُرخوف زندگی سے آراستہ ہو کر تم نے اُس کے خوف سے سب کام انجام دیئے خداوند کے احکام اور شرعیں "تمہارے دل کی تختی پر لکھے ہوئے ہیں" ✤

اُن میں تفرقہ کس طرح پیدا ہو گیا

۳۔ تمام جلال اور وسعت تم کو عنایت کی گئی تھی اور جو مرقوم ہے وہ پورا ہو گیا۔ "میرے محبوب نے کھایا اور پیا اور فراخ ہوا اور موٹا ہوا اور مجھ پر لات چلائی۔" (۲) اِس سے حسد اور بغض۔ جھگڑا اور فساد

ایذا رسانی اور فساد و جنگ اور اسیری پیدا ہوتی ہیں۔ (۳) اِس طرح "بےحُرمت لوگ باوقاروں کے خلاف" کمینہ معززوں کے۔ احمق داناؤں کے۔ اور جوان بوڑھوں کے برخلاف "اُٹھ کھڑے ہوئے۔" (۴) اِسی سبب سے سلامتی اور "راستبازی دُور کھڑی ہیں" ہر ایک نے خدا کا خوف ترک کر دیا۔ اور اُس کے ایمان میں کوتاہ نظر ہو گیا ہے۔ نہ تو اُس کے حکموں کی شریعت پر چلتا ہے نہ مسیح کے حسبِ منشا زندگی بسر کرتا ہے۔ بلکہ ہر ایک اپنے بُرے دل کی خواہش کے مطابق رواں ہے۔ اور اُنہوں نے ناراست اور ناپاک غیرت کو دل میں جگہ دی ہے جس کے سبب سے نیز "موت دنیا میں داخل ہو گئی ہے" ✤

حسد اور کینہ تفرقوں کی بنیاد ہیں

۴۔ کیونکہ یوں مسطور ہے "کئی دنوں کے بعد ایسا ہوا کہ قائن اپنے زمین کے حاصلات سے خُدا کے لئے قربانی لایا۔ اور ہابیل۔ وہ بھی بھیڑوں کے پہلوٹھوں اور اُن کی فربہات میں سے لایا (۲) اور خدا نے ہابیل پر اور اُس کے ہدیوں پر نظر کی۔ مگر قائن اور اُس کی قربانیوں پر کچھ توجہ نہ کی۔ (۳) اور قائن نہایت رنجیدہ ہوا۔ اور اُس کا چہرہ اُداس ہو گیا۔ (۴) اور خُدا نے قائن سے کہا۔ تو سخت رنجیدہ کیوں ہوا؟ اور تیرا چہرہ اُداس کیوں ہو گیا؟ اگر تو نے راستی سے گذرانا ہے اور راستی سے تقسیم نہیں کیا تو کیا تو نے گناہ نہیں کیا؟ (۵) چُپ رہ۔ اُس کی توجہ تیری طرف ہے۔ اور تو اُس پر حکومت کرے گا۔ (۶) اور قائن نے اپنے بھائی ہابیل سے کہا۔ آؤ ہم میدان میں چلیں۔ اور جب وہ میدان میں تھے تو ایسا واقع ہوا کہ قائن اپنے بھائی ہابیل پر اُٹھا اور اُس کو مار ڈالا۔" (۷) بھائیو! دیکھو کہ حسد اور کینہ نے بھائی کا قتل کرایا۔ (۸) حسد ہی سے ہمارا باپ یعقوب اپنے بھائی عیسو کے سامنے سے بھاگا۔ (۹) حسد نے یوسف کا موت تک تعاقب کیا اور اُس کو غلامی میں داخل کر دیا۔ (۱۰) حسد ہی کے سبب سے موسیٰ کو مصر کے بادشاہ فرعون کے حضور سے بھاگنا پڑا جبکہ اُسی کے ہم قوم نے اُسے کہا۔ "کس نے تجھے ہم پر قاضی یا منصف مقرر کیا ہے؟ کیا

اعمال ۲: ۴۶
فلپیوں ۲: ۴
استثنا ۳۲: ۱۵
یشعیا ۳: ۵
یشعیا ۵۹: ۱۴
حکمت ۲: ۲۴
پیدائش ۴: [illegible]
خروج ۲: [illegible]

تو مجھے بھی ہلاک کرنا چاہتا ہے جس طرح تو نے کل اس مصری کو ہلاک کر دیا۔" (۱۱) حسد ہی کے سبب ہارون اور مریم خیمہ گاہ کے باہر مقیم کئے گئے۔ (۱۲) حسد نے داتن اور ابیرام کو زندہ اسفل میں پہنچایا۔ اس لئے کہ انہوں نے خدا کے خادم موسیٰ سے بغاوت کی تھی۔ (۱۳) حسد کے سبب سے نہ صرف دوسرے قوموں ہی نے داؤد کا کینہ رکھا بلکہ اسرائیل کے بادشاہ ساؤل نے بھی اس کا تعاقب کیا ۔

حسد اور کینہ کے نتائج

۵۔ لیکن تاکہ ہم قدیم نمونوں سے قطع نظر کریں۔ آؤ اپنے ہی زمانہ کے نزدیک تر پہلوانوں کا ملاحظہ کریں۔ ہم اپنی ہی پشت کے شریف نمونے لیں۔ (۲) حسد اور کینہ کے سبب سے کلیسیا کے نہایت ہی عظیم اور راستباز ارکین ستائے گئے اور موت تک کشتی کرتے رہے (۳) ہم نیک رسولوں کو اپنے مدِ نظر رکھیں۔ (۴) ان میں سے ایک پطرس ہے جس نے ناواجب حسد کے سبب سے صرف ایک دو دفعہ ہی نہیں بلکہ بہت دفعہ مشقتیں اٹھائیں۔ اور یوں گواہی دے کر اپنے واجب جلال کے مقام میں چلا گیا (۵) حسد اور جھگڑے کے سبب سے پولس نے صبر کے ساتھ برداشت ظاہر کی۔ (۶) سات دفعہ زنجیریں پہنیں۔ جلاوطن ہوتا رہا۔ سنگسار ہوا۔ مشرق اور مغرب میں منادی کر کے اپنے ایمان کی اعلیٰ شہرت حاصل کی۔ (۷) تمام دنیا کو راستبازی کی تعلیم دے کر اور مغرب کی دور دراز حدود تک پہنچ کر اور حاکموں کے روبرو گواہی دے کر وہ دنیا سے اس طرح چلا گیا اور مقدس مقام کو روانہ ہو گیا اور یوں صبر اور برداشت کا مشہور نمونہ بن گیا ۔

حسد اور کینہ کے اور نتائج

۶۔ ان مقدس زندگی بسر کرنے والوں کے ساتھ ان چنے ہوؤں کا ایک جم غفیر فراہم ہو گیا جو حسد کے سبب سے بہت سی بدسلوکیوں اور مصیبتوں کو سہہ کر تمہارے درمیان نیک نمونہ ٹھہرے۔ (۲) حسد ہی کے سبب سے دانائیدس اور ڈرکائے عورتوں نے ستائے جا کر ہولناک اور ناپاک حملوں کی برداشت کی اور ایمان کی منزل مقصود تک پہنچ گئیں اور انہوں نے جو جسم میں کمزور تھیں معزز انعام حاصل کیا۔ (۳) حسد نے بیویوں کو ان کے خاوندوں سے جدا کر دیا اور اس بات کو جو ہمارے باپ آدم نے کہی تھی بدل ڈالا کہ "اب یہ میری ہڈیوں میں سے ہڈی اور میرے گوشت

پیدائش ۲: ۲۳

میں سے گوشت ہے۔" (۴) حسد اور جھگڑے نے بڑے بڑے شہروں کو تہ و بالا کر دیا اور بڑی بڑی قوموں کو بیخ و بن سے اکھاڑ ڈالا ۔

نصیحت کہ اپنے مسیحی قاعدوں پر غور کرو

۷۔ اے عزیزو ہم یہ باتیں نصیحت کے طور پر صرف تمہیں کو نہیں لکھتے بلکہ اپنے آپ کو بھی یاد دلاتے ہیں۔ کیونکہ ہم بھی اسی خندق میں ہیں اور وہی مقابلہ ہمارے لئے بھی درپیش ہے۔ (۲) لہٰذا ہم بطلان اور خام خیالی کو ترک کریں اور اپنی روایت کے جلیل اور معزز قانون پر چلیں۔ (۳) اور دیکھیں کہ اچھا کیا ہے اور مرغوب کیا ہے اور کونسی بات ہمارے خالق کی مقبول نظر ہے۔ (۴) ہم مسیح کے خون پر ٹکٹکی باندھیں اور جان لیں کہ یہ بات اس کے باپ کی نظر میں کیسی قیمتی ہے۔ کیونکہ اس نے ہماری نجات کے واسطے اپنا خون بہا کر توبہ کا فضل تمام دنیا کے لئے حاصل کیا۔ (۵) آؤ ہم ہر ایک پشت کا معائنہ کریں اور بخوبی معلوم کر لیں کہ اس نے ہر ایک پشت میں ان لوگوں کے لئے جو اس کی طرف رجوع کرتے ہیں توبہ کا موقع عنایت کر دیا ہے۔ (۶) نوح نے توبہ کی منادی کی۔ اور جنہوں نے اس کی سن لی وہ بچ گئے۔ (۷) یوناہ نے اہل نینوہ کو ہلاکت کی منادی کی۔ اور اگرچہ وہ خدا سے غیر مانوس تھے تو بھی انہوں نے اپنے گناہوں سے توبہ اور مناجات کر کے خدا کو راضی کیا اور نجات حاصل کی ۔

اور توبہ کرو اپنے تفرقوں سے اور تم کو معاف کیا جائے گا۔

۸۔ خدا کے فضل کے خادموں نے روح القدس کے ذریعہ سے توبہ کی بابت کلام کیا۔ (۲) کل اشیاء کے خود مالک ہی نے قسم کے ساتھ کلام کیا۔ "میں گنہگار کی موت نہیں چاہتا جس قدر کہ اس کی توبہ۔ کیونکہ میں زندہ ہوں۔ خداوند فرماتا ہے۔" اس نے نیک ارادہ بھی ظاہر کیا۔ (۳) "اے اسرائیل کے خاندان! اپنی خطاؤں سے توبہ کرو۔ میری قوم کے فرزندوں سے کہہ دو۔ اگر تمہارے گناہ زمین سے آسمان تک بھی بلند ہوں۔ اگر وہ ارغوان سے بھی زیادہ سرخ ہوں۔ اور ٹاٹ سے بھی زیادہ سیاہ ہوں۔ اور تم اپنے سارے دل سے میری طرف پھرو اور کہو۔ اے باپ تو میں تمہاری ایسی سنوں گا جیسی مقدس قوم کی۔" (۴) اور دوسرے مقام میں وہ یوں فرماتا ہے۔ "دھوؤ اور پاک بنو۔ اپنی روحوں سے گناہوں کو میری آنکھوں

حزقیل ۳۳: ۱۱
حزقیل

یسعیاہ ۱: ۱۶-۲۰

کے سامنے سے دُور کرو۔ اپنی شرارتوں سے باز آؤ۔ نیکی کرنی سیکھو۔ انصاف کی تلاش کرو۔ مظلوموں کو رہا کراؤ۔ یتیم کی داد رسی کرو۔ بیوہ کے ساتھ راستی سے پیش آؤ۔ باہم حجت کریں۔ وہ فرماتا ہے۔ اور اگر تمہارے گناہ قرمزی ہوں۔ میں اُنہیں برف کی مانند سفید کروں گا۔ اور اگر وہ ارغوانی کی مانند ہوں۔ میں اُنکو اُون کی مانند کروں گا۔ اور اگر تم چاہو اور میرے شنوا ہو۔ تو زمین کی عمدہ چیزیں کھاؤ گے لیکن اگر تم نہ چاہو اور میرے شنوا نہ ہو۔ تو ایک تلوار تمہیں کھا جائیگی۔ کیونکہ خداوند کے مُنہ نے یہہ کہا ہے۔" (۵) پس وہ چاہتا ہے کہ اُس کے تمام محبوب توبہ کے شریک ہوں۔ اُس نے اس بات کو اپنی کامل قدرت کے ارادے کے مطابق استحکام بخشا۔

دینداری اور فرمانبرداری کی مثالیں

۹۔ اِس لئے آؤ۔ ہم اُس کی عظیم الشان اور جلیل مرضی کے ماتحت ہو جائیں۔ اور اُس کے فضل اور مہربانی کے ملتجی ہو کر اُس کے سامنے گر جاویں۔ اور باطل مشقت اور جھگڑے اور اُس غیرت کو جو موت تک پہنچاتی ہے ترک کر کے اُس کی رحمتوں کی طرف رجوع کریں۔ (۲) ہم اُن لوگوں کے احوال پر غور سے نظر کریں جنہوں نے پورے طور پر اُس کے عظیم الشان جلال کی خدمت کی ہے۔ (۳) ہم حنوک کو لیں۔ جو فرمانبرداری میں پورا اُتر کر منتقل ہو گیا اور اس کی موت کا پتہ نہ لگا۔ (۴) نوح ایماندار پایا گیا اور اُس نے اپنی خدمت کے ذریعے سے دنیا کو نئی پیدائش کی منادی کی۔ اور اُس مالک نے اُس کے وسیلے سے تمام زندہ جانوروں کو جو یکدلی کے ساتھ کشتی میں گئے تھے بچا لیا۔

ایضاً

۱۰۔ ابرہام جو دوست کہلاتا تھا اُس میں امانت دار پایا گیا تاکہ وہ خُدا کی باتوں کا تابعدار ہو جائے۔ (۲) فرمانبرداری کے ذریعے وہ اپنے ملک سے اور اپنے قرابتیوں سے اور اپنے باپ کے گھر سے چل نکلا تاکہ تھوڑی سی زمین اور کمزور رشتہ داروں اور چھوٹے سے گھر کو چھوڑ کر خدا کے وعدوں کو ورثہ میں لیوے۔ کیونکہ وہ اُسے فرماتا ہے۔ (۳) "اپنے ملک سے اور اپنے رشتہ داروں سے اور اپنے باپ کے گھر سے اُس ملک کو روانہ ہو جو میں تجھے دکھاؤں گا۔ اور میں تجھے ایک بڑی قوم بناؤں گا۔ اور تجھے برکت

پیدائش ۳-۱

دوں گا۔ اور تیرے نام کو بڑا کروں گا۔ اور تو مبارک ہوگا۔ اور تجھے برکت دینے والوں کو میں برکت دوں گا۔ اور تجھ پر لعنت کرنے والوں پر میں لعنت کروں گا۔ اور زمین کے تمام فرقے تجھ میں برکت پائینگے۔" (۴) اور پھر جب وہ لوط سے جُدا ہُوا تو خُدا نے اُس کو کہا۔ "اپنی آنکھوں سے دیکھ۔ اُس مقام سے جہاں تو اب ہے شمال اور جنوب اور مشرق اور مغرب کی سمت دیکھ۔ کہ یہ تمام زمین جو تو دیکھتا ہے وہ تجھے تیری نسل کو ہمیشہ کیلئے دوں گا۔ (۵) اور تیری نسل کو زمین کی ریت کی مانند بناؤں گا۔ اگر کوئی زمین کی ریت کو گن سکے تو وہ تیری نسل کو بھی گن لیگا۔" (۶) اور پھر فرماتا ہے۔ "خُدا ابرہام کو باہر لے گیا اور اُسے کہا۔ آسمان کیطرف دیکھ۔ اور ستاروں کو گن۔ اگر تو اُن کو گن سکتا ہے۔ تیری نسل ایسی ہی ہوگی۔ اور ابرہام خدا پر ایمان لایا۔ اور یہہ اُس کیلئے راستبازی گنا گیا۔" (۷) ایمان اور مہمان نوازی کے سبب سے بڑھاپے میں اُسے بیٹا ملا۔ اور فرمانبرداری کے ذریعے سے اُس نے اُن پہاڑوں میں سے ایک پر جو خُدا نے اُس کو دکھایا تھا اُسے خُدا کے لئے قربان کر دیا۔

پیدائش ۱۵: ۵، ۶

دینداری اور مہمان نوازی کے نتیجے اور مثالیں۔

۱۱۔ مہمان نوازی اور دینداری ہی کے سبب سے لوط اہل صدوم میں سے بچ گیا جبکہ تمام مضافات کی آگ اور گندھک کے ذریعہ سے عدالت ہو رہی تھی۔ اِس سے اُس مالک نے پہلے ہی سے یہ بتلا دیا کہ وہ اُن کو جو اُس پر اُمید رکھتے ہیں چھوڑ نہیں دیتا مگر اُن کو جن کا میلان غیر کی طرف ہے سزا اور اذیتوں کے لئے معین کرتا ہے۔ (۲) کیونکہ جب اُس کی بیوی اُس کے ساتھ ہی نکلی تھی۔ یکدلی سے نہیں بلکہ دو دلی سے۔ تو وہ اِس مقصد کے لئے ایک نشان ہو گئی یہاں تک کہ وہ اِس دن تک نمک کا ستون ہو گئی۔ تاکہ سب لوگ معلوم کر لیں کہ دو دلے اور خدا کی قدرت کے شاکی تمام پشتوں کے لئے فتوے اور نشان ہیں۔

ایضاً

۱۲۔ ایمان اور مہمان نوازی سے راحب فاحشہ بچ گئی۔ (۲) کیونکہ جب نون کے بیٹے یشوع نے لوگ یریحو کو بھیجے تھے کہ اُس ملک کی جاسوسی کریں۔ اور جب اُس ملک کے بادشاہ کو معلوم ہو گیا کہ لوگ میرے ملک کی جاسوسی کرنے کو آئے ہیں۔ اور اُس نے

اُن کو پکڑنے کے لئے آدمی بھیجے۔ تاکہ اُن کو گرفتار کرکے قتل کر ڈالیں۔ (۳) پس تو راحب نے اُن کی مہمان نوازی کی اور اُن کو بالاخانہ پر سن کی لکڑیوں کے نیچے چھپا دیا۔ (۴) اور جب بادشاہ کے قاصد آئے اور اُس سے پوچھا۔ "تیرے پاس ہماری زمین کے جاسوسی کرنے والے آئے ہیں۔ اُن کو نکال لا۔ کیونکہ بادشاہ یوں ہی فرماتا ہے۔" لیکن اُس نے جواب دیا۔ "وہ آدمی جنہیں تم تلاش کر رہے ہو میرے پاس آئے تو تھے۔ مگر وہ فوراً چلے گئے اور راہ میں جا رہے ہیں۔" اور اُس نے اُنہیں مقابل کی سمت کا اشارہ دیا۔ (۵) اور اُس نے اُن آدمیوں سے کہا۔ "میں یقین جانتی ہوں کہ خداوند تمہارے خدا نے تمہیں یہ شہر دیدیا ہے کیونکہ تمہارا خوف اور ہراس یہاں کے باشندوں پر پڑا ہے۔ پس جب ایسا واقع ہو کہ تم اس شہر کو سر کر لو۔ تو مجھے اور میرے باپ کے گھر کو بالکل بچا لینا۔" (۶) اور اُنہوں نے اُس سے کہا۔ "جیسا کہ تو نے ہم سے کہا ویسا ہی ہوگا۔ پس جب تو دیکھے کہ ہم آگئے ہیں تو اپنے تمام لوگوں کو اپنی چھت تلے جمع کر لینا۔ اور وہ بالکل بچ جائینگے۔ کیونکہ جس قدر لوگ گھر کے باہر ہونگے وہ ہلاک ہو جائینگے۔" (۷) اور اُنہوں نے اُسے ایک نشان دینے کی تاکید کی کہ تو اپنے گھر سے قرمزی ڈوری لٹکا چھوڑنا۔ اس سے اُنہوں نے پیشتر ہی یہ ظاہر کر دیا تھا کہ خداوند کے خون کے ذریعہ سے اُن سب کے لئے رہائی ہے جو خدا پر ایمان اور امید رکھتے ہیں۔ (۸) اے عزیزو! دیکھو کہ اُس عورت میں صرف ایمان ہی واقع نہیں ہوا بلکہ نبوت بھی ❖

یشوع ۲ باب

دینداری اور مہمان نوازی کے قاعدے جو بائبل میں ہیں

۱۴۔ پس اے بھائیو! تمام غرور اور وہم اور بیوقوفی اور غصہ کو چھوڑ کر ہم فروتن مزاج بنیں اور لکھے ہوئے پر عمل کریں۔ کیونکہ روح القدس فرماتا ہے۔ "کہ دانا اپنی دانائی پر اور نہ طاقتور اپنی طاقت پر فخر کرے اور نہ دولتمند اپنی دولت پر۔ بلکہ فخر کرنیوالا خداوند پر فخر کرے۔ تاکہ وہ اُسکی تلاش کرے اور عدالت اور راستبازی عمل میں لاوے۔" خصوصاً خداوند یسوع کے کلام کو یاد کرتے ہوئے جن کا اُس نے صبر اور برداشت کی تعلیم دیتے ہوئے ذکر

۱ سموئیل ۲:۱۰ ؛ یرمیاہ ۹:۲۳-۲۴

کیا۔ (۲) کیونکہ اُس نے یوں فرمایا ہے۔ "رحم کرو تاکہ تم پر رحم کیا جاوے۔ معاف کرو کہ تمہیں معاف کیا جاوے۔ جیسا تم کرتے ہو ویسا ہی تمہارے لئے کیا جائیگا۔ جیسا تم دیتے ہو ویسا تمہیں دیا جائیگا۔ جیسا تم انصاف کرتے ہو ویسا ہی تمہارا انصاف کیا جائیگا۔ جیسی تم مہربانی کرتے ہو ویسی مہربانی تمہارے ساتھ کیجاویگی۔ جس پیمانہ سے تم ناپتے ہو اُسی سے تمہارے لئے ناپا جائیگا۔" (۳) اس حکم اور اس فرمان سے ہم اپنے آپ کو مضبوط کریں۔ تاکہ فرمانبردار ہو کر انکساری کے ساتھ اس کی باتوں پر چلیں کیونکہ کلام پاک کہتا ہے۔ "میں کس پر نظر کروں گا۔ سوائے اُس کے جو فروتن اور سنجیدہ ہے اور میرے کلام سے کانپتا ہے؟" ❖

متی ۵:۷ ، ۶:۱۴ ، ۷:۱-۲ ؛ لوقا ۶:۳۱ ، ۳۶-۳۸ ؛ یسعیاہ ۶۶:۲

مذکورہ بالا مثالوں سے گرجا کے بھیدوں کو نصیحت

۱۴۔ پس اے بھائیو! جنھوں نے اپنے آپ کو تکبر اور مکروہ حسد کی گردنکشی میں حاکم بنایا ہوا ہے اُن کی پیروی کرنے کے بجائے ہمیں خصوصاً خدا کے فرمانبردار ہونا چاہئے۔ (۲) اگر ہم اپنے آپ کو اُن لوگوں کی مرضی کے سپرد کریں جو ہمیں نیک مرضی شخص سے علیحدہ کر دینے کی خاطر جھگڑے اور بغاوت میں غوطہ مارتے ہیں تو ہم اپنے اوپر عام نقصان نہیں بلکہ بڑا بھاری خطرہ لاتے ہیں۔ (۳) آؤ ہم اپنے بنانے والے کے ترس اور شیرینی کے مطابق ایک دوسرے کے ساتھ خوش اسلوبی سے پیش آویں۔ (۴) کیونکہ لکھا ہے۔ "نیک لوگ زمین کے باشندے ہونگے۔ اور معصوم لوگ اُس پر باقی رہینگے۔ مگر خطاکار اُس پر سے قطعاً برباد ہو جائینگے۔" (۵) اور پھر کہتا ہے۔ "میں نے بیدین کو لبنان کے دیوداروں کی مانند سر بلند اور شاندار دیکھا۔ اور میں نے گذر کیا اور دیکھو۔ وہ نہ تھا۔ اور میں نے اُس کا مقام تلاش کیا اور نہ پایا۔ معصومیت کو محفوظ رکھو اور راستی کو تاکو۔ اسلئے کہ اصل سلامتی کا بچہ باقی ہے۔" ❖

امثال ۲:۲۱-۲۲ ؛ زبور ۳۷:۳۵-۳۸

کہ جھگڑوں کو ترک کرو

۱۵۔ پس ہم اُن سے چمٹے رہیں جو دینداری کے ساتھ راستبازی کرتے ہیں نہ کہ اُن سے جو ریاکاری سے سلامتی کے خواہشمند ہیں۔ (۲) کیونکہ کسی مقام میں وہ فرماتا ہے۔ "یہ قوم لبوں سے میری عزت کرتی ہے۔ مگر اُن کے دل مجھ سے

یسعیاہ ۲۹:۱۳

دُور ہیں۔" (۳) اور پھر کہ" اُنہوں نے اپنے مُنہ سے برکت دی۔ مگر اپنے دل سے لعنت کی۔" (۴) اور پھر کہتا ہے۔" اُنہوں نے اپنے مُنہ سے اُس کو پیار کیا۔ اور اپنی زبان سے اُس سے جھوٹ بولے۔ مگر اُن کا دل اُسکے ساتھ راست نہ تھا۔ اور نہ ہی وہ اُسکے عہد پر قائم رہے۔ (۵) اِس سبب سے وہ دغاباز لب جو راستباز کے برخلاف ناحق باتیں بولتے ہیں گونگے ہو جاویں۔" اور پھر کہ" خداوند تمام دغاباز لبوں کو۔ بڑا بول بولنے والی زبان کو۔ اُن کو جو کہتے ہیں کہ آؤ ہم اپنی زبان کو بڑا کریں۔ کون ہمارا خداوند ہے؟ بالکل نیست کر ڈالیگا۔ (۶) غریبوں کی مشقت سے اور محتاجوں کی آہ سے میں اب اُٹھوں گا۔ خداوند فرماتا ہے۔ میں اُس کو محفوظ میں رکھوں گا۔ میں اُس کے ساتھ دلیری سے سلوک کروں گا" ✤

زبور ۳۱: ۱۸
زبور ۱۲: ۳-۴

مسیح اور مقدسوں کے نمونوں کی پیروی کرکے

۱۶۔ کیونکہ مسیح حلیم الطبع لوگوں کا ہے نہ کہ اُن لوگوں کا جو اُس کے گلّہ پر اپنے آپ کو بلند کرتے ہیں۔ (۲) خدا کی جناب اعلٰی کا عصا ہمارا خداوند مسیح یسوع۔ غرور اور تکبر کے ساتھ جاہ و جلال میں نہیں آیا۔ جیسا کہ ممکن تھا۔ بلکہ حلیم المزاجی میں آیا۔ جیسا کہ رُوح القدس نے اُس کی بابت فرما دیا تھا۔ کیونکہ وہ کہتا ہے۔ (۳) "اَے خداوند! ہمارے پیغام پر کون یقین لایا؟ اور خداوند کا بازو کس پر ظاہر ہوا؟ ہم نے بچے کی مانند۔ اُس جڑ کی مانند جو خشک زمین میں ہو اُس کے سامنے اُس کا اعلان کیا۔ اس کی کوئی شکل نہ تھی اور نہ جلال۔ اور ہم نے اُس کو دیکھا۔ اس کی کوئی ڈیل ڈول نہ تھی اور نہ کوئی خوبی۔ مگر اُس کی صورت حقیر تھی آدمیوں کی شکل سے بڑھ کر حقیر شکل کا۔ کوڑوں کا مارا کوٹا ہوا اور مشقت کا اور کمزوری برداشت کرنیکا واقف کار۔ کیونکہ اُس کا چہرہ پژمُردہ تھا۔ وہ بے عزت تھا اور اُس کی کچھ قدر نہ تھی۔ (۴) وہ ہمارے گناہ اُٹھا لیجاتا ہے اور ہماری خاطر رنج سہتا ہے۔ اور ہم نے اُس کو مشقت میں اور کوڑوں میں اور دُکھ میں مبتلا سمجھا (۵) وہ ہمارے گناہوں کے لئے گھایل ہوا اور ہماری خطاؤں کے سبب اُس نے اذیت اُٹھائی۔ ہماری سلامتی کی سزا اُس پر تھی۔ اُس کے مار کھانے سے ہم چنگے

یسعیاہ ۵۳: ۱-۲

ہو گئے۔ (۶) ہم سب بھیڑوں کی مانند گمراہ تھے۔ ہر ایک شخص اپنی راہ میں بھولا ہوا تھا۔ (۷) اور خداوند نے ہمارے گناہوں کی خاطر اپنا آپ دیدیا۔ دُکھ پا چکنے کے سبب سے وہ اپنا مُنہ نہیں کھولتا۔ بھیڑ کی طرح لوگ اُسے مذبح پر لے گئے۔ اور برّے کی مانند اپنے بال کترنے والے کے آگے بے زبان ہے۔ ایسا کہ وہ اپنا مُنہ نہیں کھولتا اُس کی فروتنی میں اُس کا انصاف لے لیا گیا۔ (۸) اُس کی پُشت کا بیان کون کریگا؟ کیونکہ اُسکی جان زمین پر سے اُٹھا لی گئی۔ (۹) میری قوم کی خطاؤں کے سبب سے وہ مارا گیا۔ (۱۰) اور میں اُس کی تدفین کے عوض میں بدکاروں کو اور اُسکی موت کے عوض امیروں کو دونگا۔ کیونکہ اُس نے بدی نہ کی اور نہ اُسکے مُنہ میں چھل پایا گیا۔ اور خداوند چاہتا ہے کہ اُس کو اُس کے کوڑوں سے پاک کرے۔ (۱۱) اگر تُم گناہوں کے لئے گذرانو تو تمہاری رُوح عمر دراز نسل دیکھیگی۔ (۱۲) اور خداوند چاہتا ہے کہ اُس کی جان دُکھ سے لیجائے تاکہ اُس کو نور دکھلاوے اور فہم کے ذریعہ سے اُسے صورت دے۔ راستباز کو جو بہتوں کی نیک خدمت کرنیوالا ہے راست ٹھہرائے۔ اور وہ اُن کے گناہوں کو اُٹھا لیگا۔ (۱۳) اِس سبب سے وہ بہتوں کو ورثہ میں لیگا اور طاقتوروں کی غنیمت تقسیم کریگا جسکے عوض اُس کی جان موت کے حوالہ کی گئی تھی اور خطاکاروں کے ساتھ شمار کیا گیا تھا۔ (۱۴) اور اُس نے بہتوں کے گناہ اُٹھا لئے اور اُن کے گناہوں کے سبب سے حوالہ کیا گیا۔ (۱۵) اور وہ پھر کہتا ہے۔" لیکن میں کیڑا ہوں اور انسان نہیں۔ لوگوں کی ملامت اور قوم کا حقیر جانا ہوا۔ (۱۶) سب جو مجھ کو دیکھتے تھے مجھ پر تمسخر کرتے تھے۔ بڑبڑاتے تھے۔ یُوں کہکر سر ہلاتے تھے کہ۔ اُس نے خداوند پر بھروسہ رکھا۔ وہ اُس کو چھڑائے۔ اُس کو بچائے۔ کیونکہ وہ اُسکو چاہتا ہے۔" (۱۷) اَے عزیزو! دیکھو! ہمیں نمونہ دینے والا کون ہے۔ کیونکہ اگر خداوند نے اپنے آپکو ایسا فروتن کیا۔ تو ہم جو اُس کے ذریعے فضل کے جوئے کے نیچے آئے ہیں کیا کریں؟" ✤

زبور ۲۲: ۶-۷

مزید نمونے

۱۷۔ ہم بھی اُن کے پیرو بنیں جو بکریوں اور بھیڑوں کی کھالیں پہنکر مسیح کی آمد

کی منادی کرتے رہے۔ اِس سے ہماری مراد ایلیاہ اور الیشع اور حزقی ایل نبیوں کی ہے اور علاوہ اِن کے وہ جنکی بابت عمدہ شہادت دیجا چکی ہے۔(۲) ابرہام پر بڑی گواہی دیگئی ہے اور وہ خلیل اللہ کہلایا ہے۔ اور خُدا کے جلال پر ٹکٹکی باندھ کر حلیم الطبعی سے کہتا ہے۔ "لیکن مَیں خاک اور دھول ہوں"۔(۳) پھر ایوب کی بابت بھی یُوں مرقوم ہے۔ "اور ایوب راست۔ بے عیب۔ سچا۔ دیندار۔ ہر ایک بُرائی سے دُور رہنے والا تھا"۔(۴) لیکن وہ خود اپنے آپ کو الزام دیکر کہتا ہے۔ "کوئی شخص آلودگی سے پاک نہیں گو وہ نِرا کوئی جسکی ایک دن کی بھی زندگی ہو"۔(۵) "موسیٰ" "اُسکے تمام گھر میں امانتدار" کہلایا۔ اور بوساطت اُس کی خدمت کے خدا نے مصریوں کا انصاف اُن کی مری اور اذیتوں کے ذریعہ سے کیا۔ لیکن وہ بھی۔ اگرچہ بڑا استودہ کیا گیا۔ تو بھی بڑا بول نہ بولا بلکہ اُس وقت جبکہ جھاڑی کے پاس اُس کو کلام الٰہی دیا گیا تو اُس نے کہا "مَیں کون ہوں کہ تو مجھے بھیجتا ہے؟ لیکن مَیں کم آواز اور کُند زبان ہوں"۔ اور پھر کہتا ہے۔ "مَیں برتن میں کا دھواں ہوں"۔

پیدایش ۱۸: ۲۷ — ایوب ۱: ۱ — ایوب ۱۴: ۴-۵ سپتواجنتی — خروج ۳: ۱۱؛ ۴: ۱۰

حلیم اور فروتن بننے کی نصیحت

۱۸۔ لیکن ہم داؤد کی بابت جس پر گواہی دیگئی ہے کیا کہیں؟ جسکی بابت خدا نے کہا ہے۔ "مَیں نے اپنے حسب دلخواہ ایک مرد یعنی یسّی کے بیٹے کو پایا۔ ابدی رحمت سے مَیں نے اُسکو مسح کیا"۔(۲) مگر وہ خود خدا سے کہتا ہے۔ "اَے خُدا! اپنی رحمت عظیم کے مطابق مجھ پر رحم کر۔ اور اپنی رحمتوں کی کثرت کے مطابق میری خطاؤں کو مٹا ڈال۔ علاوہ اِسکے میری بُرائیوں سے مجھے دھو ڈال۔ اور مجھے میرے گُناہوں سے پاک کر۔ کیونکہ مَیں اپنی خطا کو جانتا ہوں۔ اور میرا گناہ ہمیشہ میرے سامنے ہے۔(۴) مَیں نے صرف تیرا ہی گناہ کیا ہے۔ اور تیرے حضور بدی کی ہے تاکہ تو اپنی باتوں میں راست ٹھیرے اور جب تُو عدالت کرے تو تُو جیت جائے۔(۵) کیونکہ دیکھ۔ اِکہ خطاؤں سے مَیں پیٹ میں پڑا۔ اور گناہوں سے میری ماں نے مجھے رحم میں لیا۔(۶) کیونکہ دیکھ! تُو نے سچائی سے محبت کی۔ اور اپنی دانائی کی تاریک اور مخفی باتیں تُو نے مجھ پر ظاہر کیں۔(۷) زوفے سے تو مجھے چھڑکے گا۔ اور مَیں پاک ہونگا

زبور ۸۹: ۲۰؛ ۱ سموایل ۱۳: ۱۴ — زبور ۵۱: ۱-۱۹

تُو مجھے دھوئیگا اور مَیں برف سے زیادہ سفید ہو جاؤنگا۔(۸) تُو مجھے خوشی اور خرمی کی خبر سنائیگا۔ ہڈیاں جو فروتن کر دیگئی ہیں خوشی کرینگی۔(۹) میرے گناہوں سے روگردانی کرلے اور میری تمام خطاؤں کو مٹا دے۔(۱۰) اَے خُدا! میرے اندر ایک پاک دل بنادے۔ اور ایک سیدھی رُوح میرے باطن میں نئے سرے سے ڈال۔(۱۱) مجھے اپنے حضور سے دُور نہ پھینک دے اور اپنا رُوحِ پاک مجھ سے نہ لے۔(۱۲) اپنی نجات کی خوشی مجھے واپس دے۔ اور اپنی حاکمانہ رُوح سے مجھے مستحکم کر۔(۱۳) مَیں تیری راہیں خطاکاروں کو سکھلاؤنگا۔ اور بیدین لوگ تیری طرف رجوع ہونگے۔(۱۴) اَے خُدا! اَے میری نجات کے خدا! تُو مجھے خون کے گناہ سے بچا۔(۱۵) میری زبان تیری راستبازی کی خوشی کریگی۔ اَے خداوند! میرے مُنہ کو کھول۔ اور میرے لب تیری ستایش بیان کرینگے۔(۱۶) کیونکہ اگر تو قربانی چاہتا تو مَیں دیتا۔ سوختنی قربانی سے تو راضی نہ ہوگا۔(۱۷) خدا کے لئے قربانی خستہ رُوح ہے۔ اَے خدا! تُو شکستہ اور خاکسار دلکو حقیر نہ سمجھیگا"۔

عقل اور خلقت سے حلیم ہونے کی دلائل

۱۹۔ پس اِس قدر اور ایسے لوگوں کی جن پر ایسی شہادت دیگئی ہے فروتنی اور حلیمی نے نہ صرف ہم کو ہی بلکہ اُن کو بھی جو ہم سے پہلے تھے بہتر بنا دیا۔ یعنی اُن کو جنہوں نے خوف اور سچائی سے اُس کے کلام کو قبول کر لیا ہے۔(۲) پس بہت سے بڑے بڑے اور جلیل کاموں کے شریک ہو کر سلامتی کے نشان کیطرف جو شروع سے روایتاً ہمیں دیا گیا ہے زور سے دَوڑے چلے جائیں۔ اور باپ پر اور کُل جہان کے خالق پر ٹکٹکی لگا کر دیکھیں اور اُس کی عظیم الشان اور افضل ترین سلامتی اور نیک سلوکیوں کی نعمتوں سے چمٹے رہیں۔(۳) ہم اُس کو از روئے عقل دیکھیں اور اُس کی بڑی برداشت کُن مرضی پر اپنی رُوح کی آنکھوں سے نظر کریں۔ ہم دیکھیں کہ وہ اپنی تمام مخلوقات کے ساتھ کیسا بے غیظ و غضب ہے۔

ایضاً

۲۰۔ اُس کے حکم سے آسمان جنبش کھا کر سلامتی میں اُس کے مطیع ہوتے ہیں۔(۲) لیل و نہار اُس دَوڑ سے جو اُس نے اُن کے لئے مقرر کیا ہے بلا باہمی روک ٹوک کے

اپنا دور پورا کرتے ہیں۔ (۳) آفتاب اور مہتاب اور گردش کرنے والے سیارے اپنے اپنے
تعین کے مطابق (یعنی اپنی مقررہ حدود میں) بلا کسی قسم کے تجاوز کے اعتدال سے گردش
کرتے ہیں۔ (۴) زمین اُس کی مرضی سے معمور ہو کر بلا کسی قسم کے تفرقہ یا اُس قاعدہ کے
جو اُس کی طرف سے اُس کے لئے مقرر ہوا ہے خلاف ورزی کرنے کے اپنے ٹھیک
موسموں میں انسان اور حیوان اور اُن سب کے لئے جو اُس پر زندہ ہیں خوراک پیدا
کرتی ہے۔ (۵) گہراؤں کا لا انتہا عمق اور اسفل مقامات کے لا بیان قوانین اُنہیں مقرر
قواعد سے قائم ہیں۔ (۶) ناپیدا کنار سمندر کا جوہر اُس کی دستکاری سے "اپنے مقاموں
میں" قائم ہے۔ اپنی حدود سے جو اُس کے گرد محیط ہے باہر نہیں جاتا۔ مگر جیسا اُس نے
اُس کے لئے مقرر کر دیا ہے ویسا ہی وہ عمل میں لاتا ہے۔ (۷) کیونکہ اُس نے کہا ہے۔
"تو یہاں تک ہی آئیگا۔ اور تیری موجیں تجھ میں ٹوٹیں گی"۔ (۸) وہ قیانوس جو انسان
کے لئے ناقابل عبور ہے اور وہ ممالک جو اُن سے پرے ہیں مالک کے ایک ہی قانون سے
ترتیب پاتے ہیں۔ (۹) بہار اور گرمی اور خزاں اور جاڑے کے موسم امن سے علی الترتیب
یکے بعد دیگرے آتے رہتے ہیں۔ (۱۰) ہر سمت کی ہوائیں اپنے اپنے وقت پر بلا کسی خلل
کے اپنا اپنا عمل پورا کرتی ہیں۔ اور دائمی چشمے جو تفریح اور صحت کے لئے بنائے گئے ہیں
انسان کی زندگی کے واسطے نرم غذا مہیا کرتے ہیں۔ اور ادنے سے ادنے جانور اعتدال اور
اطمینان کے ساتھ فراہم ہو کر اپنا عمل کرتے ہیں۔ (۱۱) تمام موجودات کے اُس عظیم صانع اور
مالک نے ان تمام چیزوں کو امن اور اعتدال کے ساتھ ترتیب دیا ہے۔ اور سبھوں سے
نیک سلوک کیا ہے۔ مگر سب سے بڑھکر ہمارے ساتھ جو ہمارے خداوند یسوع مسیح کے وسیلے
سے اُس کی رحمتوں میں پناہ گزین ہوئے ہیں۔ (۱۲) جس کو جلال اور عظمت ابدالآباد
ہوتا ہے۔ آمین۔

(حاشیہ: پیدائش ۹:۱ — ایوب ۳۸:[illegible])

خدا کی بھلائی اور ہمہ جا حاضر ہونے کی صفات پر غور کرنے سے فرمانبرداری کی دعوت

۲۱۔ اے عزیزو! خبردار! کہیں ایسا نہ ہو کہ اگر ہم اُس کے لائق
نیک چال نہ چلیں اور اُس کے حضور اتفاق کے ساتھ اُس
کے پسندیدہ کام نہ کریں تو اُس کے نیک سلوک جو بہت سے ہیں ہم سبھوں کے لئے ملامت

پہنچا دیں۔ (۲) کیونکہ کسی مقام میں وہ کہتا ہے "خداوند کی روح بطن کے اندر کی چیزوں
کو دریافت کر لینے والا چراغ ہے"۔ (۳) ہم دیکھیں کہ وہ نزدیک کس طرح ہے۔ اور کہ نہ تو
ہمارے خیالات اور نہ ہی ہمارے شک و شبہے جو ہم کرتے ہیں اُس سے مخفی رہ سکتے ہیں۔
(۴) پس واجب ہے کہ ہم اُس کی مرضی سے اپنے منصب سے گر نہ جائیں۔ (۵) ہم خدا
کی بہ نسبت خصوصاً بے عقل اور بیوقوف آدمیوں کو جو اپنے تئیں بڑا بناتے اور اپنے
کلام کے تکبر میں لاف مارتے ہیں ٹھوکر کھلا دیں۔ (۶) خداوند یسوع مسیح سے جس کا
خون ہمارے بدلے دیا گیا ہم ڈریں۔ اپنے حاکموں کی عزت کریں۔ اپنے بزرگوں کی
تعظیم کریں۔ جوانوں کو خدا کے خوف کی تعلیم دیں۔ اپنی مستورات کو نیک بات کی طرف
ہدایت کریں۔ (۷) وہ پاکیزگی کی قابل محبت طبیعت ظاہر کریں۔ وہ اپنی فروتنی کا
بے عیب اشتیاق ظاہر کریں۔ خاموشی کے ذریعہ سے اپنی نرم مزاجی ظاہر کریں۔

(حاشیہ: امثال ۲۰:۲۷)

ایمان ہمیں فرمانبرداری سکھاتا ہے

۲۲۔ اور ان تمام باتوں کو وہ ایمان قائم کرتا ہے جو مسیح
پر ہے کیونکہ رُوح القدس کی معرفت وہ بھی ہمیں یوں دعوت دیتا ہے "اے بچو!
آؤ میری سنو۔ میں تمہیں خدا کے خوف کی تعلیم دونگا۔ (۲) وہ کونسا شخص ہے جو
زندگی چاہتا ہے۔ اچھے دن دیکھنے کا عاشق ہے۔ اپنی زبان کو برائی سے باز رکھ
(۳) اور تیرا ہونٹ دھوکے کی بات نہ بولے۔ (۴) بدی سے بھاگ اور نیکی کر۔ (۵)
سلامتی کو ڈھونڈ اور اُس کا پیچھا کر۔ (۶) خداوند کی آنکھیں راستبازوں پر ہیں
اور اُس کے کان اُن کی دعاؤں پر۔ مگر خداوند کا چہرہ اُن پر ہے جو برائی کرتے ہیں
تاکہ اُن کی یاد زمین پر سے بالکل نابود کر دے۔ (۷) راستباز چلایا اور خداوند نے
اُسکی سُن لی اور اُسکو اُسکی تمام تکالیف سے رہائی دی۔ (۸) راستباز کی تکلیفیں بہت
سی ہیں اور خداوند اُن سب سے اُس کو رہائی دیگا"۔ اور پھر "گنہگار کی مصیبتیں
بہت سی ہیں۔ مگر خداوند پر توکل کرنے والوں کو رحم احاطہ کر لیگا"۔

(حاشیہ: زبور [illegible])

خدا کی مہربانی اور مزید کیسے لوگوں پر ہے

۲۳۔ باپ جو ہر بات میں ترس کھانے والا اور بھلائی کرنے والا
ہے اُن پر ترس کھاتا ہے جو اُس سے ڈرتے ہیں۔ اور مہربانی و ملائمت سے

اپنا فضل اُن کو دیتا ہے جو خلوص نیتی سے اُس کے حضور آتے ہیں۔ (۲) لہٰذا ہم دو دلے نہ ہوں اور نہ ہی اُس کی روح کی جلیل اور بے نہایت عنایات پر شک لائے۔ (۳) ہم سے یہ نوشتہ دور ہی رہے جہاں وہ کہتا ہے "بد بخت ہیں دو دلے جو اپنی جان کو دبدبے میں ڈالتے ہیں جو کہتے ہیں۔ یہ باتیں ہم نے اپنے باپ دادوں کے دنوں میں بھی سنی ہیں۔ اور دیکھو ہم بوڑھے ہو گئے ہیں اور ان باتوں میں سے ایک بھی ہم پر واقع نہیں ہوئی۔ (۴) اے نادانو! اپنے آپ کو درخت سے تشبیہ دو۔ انگور کے درخت کو لو۔ پہلے تو اُس کے پتے جھڑتے ہیں۔ پھر کونپلیں نکلتی ہیں پھر پتے۔ پھر پھول اور اُن کے بعد کچے انگور۔ پھر بالکل پکے ہوئے انگور" دیکھو کہ درخت کا پھل تھوڑے ہی عرصہ میں پک کر گل جاتا ہے۔ (۵) اُس کا ارادہ فی الحقیقت جلد اور فوراً پایۂ تکمیل کو پہنچ جائیگا۔ اس بات پر نوشتہ بھی شہادت دیتا ہے کہ "وہ جلد آئے گا اور دیر نہ کریگا۔ اور خداوند اپنی ہیکل میں ناگہاں آئے گا۔ اور وہ مقدس جس کی تم انتظاری کرتے ہو"۔

الداد اور موداد

یسع ۱۳:۲۲ ملاکی ۱:۳

قیامت کا ثبوت نیچر میں

۲۴۔ اے عزیزو! ہم بخوبی جان لیں کہ وہ مالک کس طرح آیندہ ہونے والی قیامت کو ہم پر برابر ظاہر کرتا ہے جس کا اُس نے خداوند یسوع مسیح کو مُردوں میں سے اُٹھا کر پہلا پھل بنا دیا۔ (۲) اے عزیزو! ہم اُس معین وقت پر ہونے والی قیامت کو دیکھیں۔ (۳) دن اور رات قیامت کو ہم پر ظاہر کرتے ہیں۔ رات سو جاتی ہے اور دن جاگ پڑتا ہے۔ دن گزر جاتا ہے اور رات آ جاتی ہے۔ (۴) پھلوں کو لو۔ تخم ریزی کس طرح اور کس طریقہ سے ہوتی ہے؟ (۵) بونے والا نکلا اور ہر ایک بیج کو اُس نے زمین میں ڈالدیا۔ یہ بیج خشک اور برہنہ زمین پر پڑ کر گداز ہو جاتے ہیں پھر اُس سڑاہٹ سے مالک کی تدبیر کی عظمت اُن کو اٹھاتی ہے۔ اور ایک بیج سے بہت ہو جاتا اور پھل لاتا ہے۔

ققنس سے قیامت کا ثبوت

۲۵۔ ہم اُس عجیب نشان کو دیکھیں جو مشرقی ممالک میں یعنی عرب کے قرب و جوار میں ہوتا ہے۔ (۲) کیونکہ وہاں ایک پرندہ ہے جس کو فونیکس کہتے

ہیں۔ یہ اکیلا ہی پیدا ہو کر پانسو برس تک زندہ رہتا ہے۔ اور جب مرجانے کے سبب اُس کے گداز ہونے کا وقت آتا ہے۔ تو وہ اپنے لئے لوبان اور مُر اور دیگر خوشبودار چیزوں سے ایک گھونسلا بناتا ہے جس میں وہ اس مدت کے ختم ہونے پر داخل ہوتا اور مرجاتا ہے۔ (۳) مگر جب اُس کا جسم ہلاک ہوتا ہے تو اُس میں ایک کیڑا پیدا ہو جاتا ہے جو اُس مردہ جانور کی تراوت سے پرورش پا کر پر نکال لاتا ہے۔ پھر جب وہ بڑا ہو جاتا ہے تو وہ اُس گھونسلے کو جہاں اس کے والد کی ہڈیاں ہیں اٹھاتا ہے۔ اور اُن کو اٹھا کر مضافات عرب سے مصر کے شہر میں جو ہیلیو پولس کہلاتا ہے لیجاتا ہے۔ (۴) اور دن کے وقت سب کے سامنے آفتاب کے مذبح پر اُڑ کر اُس کو وہاں ہی رکھ دیتا ہے۔ اور واپس جانے کے لئے روانہ ہوتا ہے۔ (۵) پس پجاری وقتوں کے رجسٹروں کی پڑتال کرتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ وہ اُس وقت آیا تھا جبکہ پانسو برس پورے ہو گئے ہیں۔

بائبل کے چند مقامات قیامت کے ثبوت میں

۲۶۔ پس اگر صانع کائنات اُن کی قیامت کو عمل میں لائے جو عمدہ ایمان کے ساتھ پاکیزگی سے اُس کی خدمت کرتے ہیں تو کیا ہم اس کو بڑی اور تعجب کی بات سمجھیں جبکہ وہ ایک پرندے کے ذریعہ سے اپنے وعدے کی عظمت کو ہم پر ظاہر کرتا ہے؟ (۲) کیونکہ کسی مقام میں وہ یوں فرماتا ہے "اور تو مجھے اٹھائے گا اور میں تیری حمد کرونگا"۔ اور "میں لیٹ گیا اور سو رہا۔ میں جاگ اٹھا۔ کیونکہ تو میرے ساتھ ہے"۔ (۳) اور پھر ایوب کہتا ہے "اور تو میرے اس جسم کو اٹھائے گا جس نے یہ تمام بلائیں برداشت کی ہیں"۔

زبور ۲۸:۷ زبور ۳:۵ ۲۳:۴ ایوب ۱۹:۲۶

خدا کی چند صفات کا ذکر

۲۷۔ پس اس اُمید سے ہماری روحیں اُس کے ساتھ بندھی ہیں جو وعدوں کا پکا اور عدالتوں میں راست ہے۔ (۲) وہ جس نے حکم دیا ہے کہ جھوٹ مت بولو۔ تو بہت ہی زیادہ وہ خود ہی جھوٹ نہ بولے گا کیونکہ خدا کے لئے کوئی بات ناممکن نہیں ہے مگر صرف جھوٹ بولنا۔ (۳) پس ہمارا ایمان جو ہم اُس پر رکھتے ہیں از سر نو مشتعل ہو اور ہم جان لیں کہ تمام چیزیں اُس کے قریب ہیں۔ (۴) اُس کی عظمت کے کلام سے تمام چیزیں قائم ہیں اور کلام ہی سے وہ اُن کو برباد کر سکتا ہے۔ (۵) "کون اُسے کہیگا کہ تو نے کیا کیا؟

حکمت ۱۲:۱۲ ۲۳:۱۱

یا کون اُس کی طاقت کے زور کا مقابلہ کر سکتا ہے؟ جب وہ چاہتا ہے اور جس طرح چاہتا ہے سب کچھ کرتا ہے۔ اور کوئی شے اُن باتوں سے تجاوز نہیں کر سکتی جن کو اُس نے مقرر کر دیا ہے۔ (۶) سب چیزیں اُس کے حضور میں ہیں۔ اور اُس کی مشورت سے کوئی شے پوشیدہ نہیں۔ (۷) اِس لئے کہ "آسمان خدا کا جلال بیان کرتے ہیں۔ اور فضا اُس کے ہاتھوں کی کاریگری کا اعلان کرتے ہیں۔ ایک دن دوسرے دن سے باتیں کرتا ہے۔ اور رات رات کو معرفت کا اعلان دیتی ہے۔ اور نہ تو کلام ہیں اور نہ باتیں جنکی آوازیں سنائی نہیں دیتیں" ✤

خدا کی حضوری کے سبب ہمیں خوف اور فرمانبرداری سے چلنا لازم ہے۔

۲۸ ۔ پس تمام باتیں دیکھ کر ہم اُس سے ڈریں اور کمینہ کاموں کی مکروہ خواہشوں کو ترک کریں۔ تاکہ ہم اُس کے فضل سے آنے والی عدالتوں سے سپر کے نیچے محفوظ رہیں۔ (۲) کیونکہ ہم میں سے کوئی اُس کے طاقتور ہاتھ سے کہاں بھاگ سکتا ہے؟ اور کونسی دنیا اُن میں سے بعض کو قبول کرے گی جو اُس سے سرکشی کرتے ہیں؟ کیونکہ نوشتہ کسی مقام میں کہتا ہے (۳) "تیرے چہرے سے میں کدھر بھاگوں اور اپنے آپکو کہاں چھپاؤں؟ اگر میں آسمان پر چڑھ جاؤں تو تُو وہاں ہے۔ اگر میں زمین کی دُور دراز حدوں تک جاؤں تو تیرا دہنا ہاتھ وہاں ہے۔ اگر میں اسفل میں بستر بچھاؤں تو تیری روح وہاں ہے۔" پس عالم کے محتوی سے کوئی کہاں بھاگے اور کہاں جائے ✤

خدا کے برگزیدہ ہونے کے سبب سے اُس کو پیار کریں

۲۹ ۔ پس ہم اپنے پاک اور ناآلودہ ہاتھوں کو اُس کے حضور میں اُٹھاتے اور اپنے ملائم طبع اور ترس کھانے والے باپ کو جس نے ہمیں اپنے لئے ایک چنا ہوا بخرہ بنا لیا ہے پیار کرتے ہوئے اُس کے پاس جائیں۔ (۲) کیونکہ یوں مرقوم ہے "جب حق تعالیٰ نے قوموں کو تقسیم کیا جسوقت اُس نے بنی آدم کو منتشر کیا۔ تو اُس نے خدا کے فرشتوں کے شمار کے مطابق قوموں کی حدود ٹھہرائی۔ تو اُسکی قوم یعقوب خداوند کا حصہ ہوئی۔ اسرائیل اُس کے ورثہ کا پیمانہ ہوا۔ (۳) دوسرے مقام پر وہ کہتا ہے۔ "دیکھو خداوند قوموں کے درمیان سے اپنے لئے

ایک قوم لیتا ہے۔ جیسا کہ آدمی اپنے کھلیان میں سے پہلے پھل لیتا ہے۔ اور قدس الاقداس اُس قوم میں سے آئے گا" ✤

خدا کو خوش کرنے کے لئے کس طرح زندگی بسر کریں

۳۰ ۔ پس خلاف گوئی سے۔ خراب اور ناپاک الجھنوں سے۔ متوالے پن اور بغاوتوں اور مکروہ شہوتوں۔ گندی زناکاری۔ مکروہ تکبر سے کنارہ کش ہو کر اور یہ دیکھ کر کہ ہم اُس مقدس کا بخرہ ہیں ہم وہ سب کام کریں جو پاکیزگی کے متعلق ہیں۔ (۲) وہ فرماتا ہے "کیونکہ خدا مغروروں کا مقابلہ کرتا ہے مگر فروتنوں کو فضل بخشتا ہے۔" (۳) پس ہم انہیں کے ساتھ لپٹے رہیں جنکو خدا سے فضل عنایت ہوا ہے۔ اور حلیم پرہیزگار ہو کر۔ اور اپنے آپ کو ہر قسم کی غیبت اور بدخلافت گوئی سے دُور رکھ کے۔ ور باتوں سے نہیں بلکہ عمل سے راستباز ٹھہر کے ہم یکدلی کو پہن لیں۔ (۴) کیونکہ وہ کہتا ہے "بہت سی باتیں بولنے والا شخص اُن کا جواب لے گا۔ یا کیا بکواسی آدمی خیال کرتا ہے کہ وہ راست ٹھہرے گا؟ (۵) کوتاہ عمر عورت کی اولاد مبارک ہو۔ کثیر الکلام مت ہو۔" (۶) ہمارا تعریف کنندہ خدا ہی ہو اور اُن میں سے نہ ہو۔ کیونکہ خدا اُن کو جو اپنی تعریف آپ کرتے ہیں حقیر جانتا ہے۔ (۷) ہمارے نیک عمل کی شہادت غیروں سے دیجائے۔ جیسا کہ ہمارے راستباز باپ دادوں پر دیگئی ہے۔ (۸) دلیری اور تکبر اور جرأت اُن کے لئے ہے جو خدا کے ملعون ہیں۔ حلیم الطبعی اور فروتنی اور خاکساری اُن کے لئے ہے جو خدا کے مبارک ہیں ✤

قدیم بزرگ ایمان سے راستباز ٹھہرے نہ عمل سے

۳۱ ۔ پس ہم اُس کی برکت سے لپٹے رہیں اور دیکھیں کہ اُس کی برکت کی راہیں کونسی ہیں۔ ہم اُن باتوں کا ملاحظہ کریں جو شروع سے ہوتی آئی ہیں۔ (۲) ہمارا باپ ابرہام کس وجہ سے مبارک ٹھہرا؟ کیا اس لئے نہیں کہ وہ ایمان کے ذریعے سے راستبازی اور سچائی عمل میں لایا؟ (۳) اضحاق نے یقین کے ساتھ آنے والے کو جانکر خوشی سے قربانی چڑھائی۔ (۴) یعقوب اپنے بھائی کے سبب سے فروتنی کے ساتھ اپنے ملک سے نکل گیا اور لابن پاس چلا گیا اور اُس کی خدمت کی۔ اور اُسے اسرائیل کے بارہ عصا دیئے گئے ✤

ایضاً - اور یہی

۳۲ - اگر کوئی شخص فرداً فرداً اُن باتوں پر سنجیدگی سے غور کرے تو وہ اُن برکتوں کی عظمت کو بخوبی جان لے گا جو اُس سے اُس کو ملی ہیں۔ (۲) کیونکہ کاہن اور لاوی جو خدا کے قربان گاہ کی خدمت کرتے ہیں سب اُسی سے ہیں۔ خداوند یسوع ازروئے جسم اُس سے ہے۔ بادشاہ اور حاکم اور سردار یہوداہ کے سلسلہ میں اُس سے ہیں۔ اور اُس سے باقیماندہ فرقے کچھ کم قدر نہیں ہیں۔ جیسا کہ خدا نے وعدہ کیا ہے کہ "تیری نسل آسمان کے ستاروں کی مانند ہوگی۔" (۳) پس سبھوں نے جلال اور بزرگی پائی نہ اپنے ہی ذریعہ سے یا اپنے کاموں یا راستی کے کاموں سے جو اُنہوں نے کئے بلکہ اُس کی مرضی کے ذریعہ سے۔ (۴) پس ہم بھی اُس کی مرضی کے ذریعہ سے یسوع مسیح میں بلائے جا کر نہ تو اپنے ہی ذریعہ اور نہ اپنی دانائی یا عقلمندی یا دینداری یا اُن کاموں کے ذریعہ سے جو ہم نے دل کی پاکیزگی میں کئے ہیں راستباز ٹھہرے ہیں بلکہ ایمان سے جس کے ذریعہ سے اُس قادرِ مطلق خدا نے اُن سبھوں کو جو ابتدا سے ہوتے آئے راستباز ٹھہرایا۔ جس کو تا ابد الآباد جلال ہو۔ آمین ۔

پیدائش ۵:۱۵
۲۲:۱۷

پھر بھی ہم نیک زندگی بسر کریں اور دُنیاوی خوشیوں میں مشغول نہ رہیں

۳۳ - پس اَے بھائیو! ہم کیا کریں؟ کیا ہم نیک عملی سے پہلو تہی کریں اور محبت کو چھوڑ دیں؟ کاشکہ مالک ہم پر یہ واقع نہ ہونے دے! بلکہ توجہ اور خواہش کے ساتھ نیک کام کرنے میں سرگرمی کریں۔ (۲) کیونکہ کائنات کا صانع اور مالک خود اپنے کاموں سے مسرور ہوتا ہے۔ (۳) کیونکہ اُس نے اپنی اعلیٰ ترین قدرت سے آسمانوں کو قائم کیا ہے۔ اور اپنی بعید الفہم عقل سے اُن کو ترتیب دی۔ اور زمین کو اُس پانی سے علیحدہ کیا جو اُس کو محیط تھا۔ اور اپنی مرضی محفوظ پر اُس کی بنیاد رکھی۔ اور اُس میں کے زندہ جانوروں کو اپنے انتظام سے ہستی میں آنے کے لئے حکم دیا۔ سمندر اور اُس میں کے جانوروں کو پہلے ہی سے بنا کر اپنی قدرت سے اُن کو محیط کیا۔ (۴) اور سب سے بڑھکر اُس نے اپنے مقدس اور بے عیب ہاتھوں سے اپنی افضل ترین اور نہایت ہی اعلیٰ دانائی سے انسان کو اپنی صورت کے نقش پر خلق کیا۔ (۵) کیونکہ خدا یوں فرماتا ہے۔ "آؤ ہم انسان کو اپنی صورت اور

مانند بناویں۔ اور خدا نے انسان کو بنایا۔ اُس نے اُنہیں نر و مادہ بنایا۔" (۶) پس اُس نے یہ تمام چیزیں بنا کر اُنکی تعریف کی اور اُنہیں برکت دی اور کہا "بڑھو اور پھلو۔" (۷) ہم نے دیکھ لیا کہ تمام راستباز نیک کاموں سے آراستہ کئے گئے ہیں۔ پس خود خداوند بھی اپنے آپ کو اپنے کاموں سے آراستہ کر کے خوش ہُوا۔ (۸) پس ہم یہ نمونہ رکھکر بلا پس و پیش اُس کی مرضی کے نزدیک جاویں۔ اور اپنے سارے زور سے راستبازی کا کام کریں ۔

فرشتوں کے نمونہ اور خدا کے بخشش وعدوں سے اُنکی فرمانبرداری کریں

۳۴ - نیک مزدور اپنی مزدوری کی روٹی دلیری کے ساتھ لیتا ہے۔ مگر سُست اور بے پرواہ اپنے آقا کے سامنے آنکھ نہیں کر سکتا۔ (۲) پس لازم ہے کہ ہم نیک کام کے لئے سرگرم ہوں۔ کیونکہ سب کچھ اُس سے ہے۔ (۳) کیونکہ وہ ہمیں پیشتر ہی سے کہتا ہے کہ "دیکھو خداوند۔ اور اُس کا اجر اُس کے سامنے ہے۔ تاکہ وہ ہر ایک کو اُس کے کام کے مطابق بدلا دے۔" (۴) پس وہ ہم کو ترغیب دیتا ہے کہ ہم اپنے سارے دل سے اُس پر ایمان لا کر ہر ایک نیک کام میں بیکار اور بے پرواہ نہ ہوں۔ (۵) ہمارا فخر اور دلیری اُس میں ہو۔ ہم اُس کی مرضی کے مطیع ہوں۔ ہم اُسکے فرشتوں کے کل گروہ کو بخوبی جانیں کہ وہ کھڑے ہو کر اُس کی مرضی کی خدمت کس طرح بجا لاتے ہیں۔ (۶) کیونکہ نوشتہ کہتا ہے "لاکھوں لاکھ اُسکے سامنے کھڑے تھے اور ہزاروں ہزار اُس کی خدمت کرتے تھے اور پکارتے تھے۔ قدوس۔ قدوس۔ قدوس۔ رب الافواج۔ تمام خلقت اس کے جلال سے معمور ہے۔" (۷) پس ہم بھی نیک دل سے تمیز کے ساتھ یکجا فراہم ہو کر بڑی سنجیدگی سے گویا ایک زبان ہو کر اُس کو پکاریں تاکہ ہم اُس کے بزرگ اور جلیل وعدوں کے شریک ہو جاویں۔ (۸) کیونکہ وہ کہتا ہے۔ "جو چیزیں اُس نے اُن کے لئے تیار کی ہیں جو صبر سے اُس کی انتظاری کرتے ہیں اُن کو آنکھ نے نہیں دیکھا اور کان نے نہیں سُنا اور آدمی کے دل میں نہیں آئیں ۔"

یسعیاہ ۴۰:۱۰ ۶۲:۱۱ مکاشفہ ۲۲:۱۲

دانی ایل ۷:۱۰ یسعیاہ ۶:۳

یسعیاہ ۶۴:۴ ۱ کرنتھیوں ۲:۹

اُن بخششوں کو ہم اپنی فرمانبرداری اور پرہیزگاری سے لیں۔

۳۵ - اے عزیزو! خدا کی بخششیں کیسی مبارک اور عجیب

ہیں۔ (۲) بقا میں زندگی۔ راستبازی میں تجلی۔ دلیری میں سچائی۔ توکل میں ایمان۔ پاکیزگی میں پرہیزگاری۔ اور یہ تمام باتیں ہمارے اور اک کے تحت پڑتی ہیں۔ (۳) پس وہ کونسی چیزیں ہیں جو تابعداروں کے لئے تیار کی جا رہی ہیں؟ زمانوں کا خالق اور باپ جو بالکل مقدس ہے وہی ان کی تعداد اور خوبصورتی جانتا ہے۔ (۴) پس ہم جد وجہد کریں کہ اُس کے تابعداروں کے شمار میں پائے جاویں۔ تاکہ ہم موعودہ بخششوں کے شریک بنیں۔ (۵) لیکن اے عزیزو! یہ کس طرح ہو سکتا ہے؟ اگر ہمارا من ایمان کے ذریعہ سے خدا کے حضور لگا رہے۔ اگر ہم اُن باتوں کی تلاش میں جو اُس کو پسندیدہ اور منظور ہیں۔ اگر ہم وہ باتیں پوری کریں جو اُس کی بے عیب مرضی کو اچھی معلوم ہوتی ہیں۔ اور ہر ایک ناراستی اور بُرائی۔ لالچ۔ جھگڑا۔ بدمزاجیوں اور دھوکے بازیوں۔ سرگوشیوں اور غیبتوں۔ خدا سے نفرت کرنی۔ تکبر اور دلالت زنی۔ بیجا فخر اور عدم مہمان نوازی کو اپنے پر سے اُتار کر راہِ حق کی پیروی کریں۔ (۶) کیونکہ وہ جو یہ کام کرتے ہیں خدا کی نظر میں قابل نفرت ہیں اور نہ صرف وہی جو ایسے کام کرتے ہیں بلکہ وہ بھی جو اُن کو پسند کرتے ہیں۔ (۷) کیونکہ نوشتہ کہتا ہے " لیکن گنہگار سے خدا نے کہا۔ تو میرے قوانین کیوں بیان کرتا ہے اور میرے عہد کو اپنے مُنہ پر کیوں لاتا ہے؟ (۸) لیکن تو نے میری تنبیہ سے نفرت کی۔ اور میری باتوں کو اپنے پیچھے پھینک دیا۔ اگر تو نے چور کو دیکھا تو اُس کے ساتھ تو نے رفاقت رکھی۔ اور زناکاروں کے ساتھ تُو نے اپنا حصہ رکھا۔ تیرے مُنہ نے بدی کو بہت بڑھایا۔ اور تیری زبان نے دھوکے کا منصوبہ باندھا۔ تو نے بیٹھکر اپنے بھائی کے خلاف باتیں کیں۔ اور اپنی ماں کے بیٹے کے سامنے ٹھوکر رکھی (۹) تو نے یہ کام کئے۔ اور میں خاموش ہو رہا۔ اے ناراست! تو نے خیال کیا کہ میں تیری مانند ہو جاؤں گا۔ (۱۰) میں تجھے قائل کروں گا اور تجھکو تیرے ہی چہرے کے مقابل میں رکھوں گا۔ (۱۱) اے تم لوگو جو خُدا کو بھول گئے ہو اِن باتوں کو سمجھو۔ مبادا وہ تم کو شیر کی طرح پکڑ لے اور چھڑانے والا کوئی نہ ہو۔ (۱۲) تعریف کی قربانی مجھے جلال دیگی۔ اور وہاں راہ ہے جو اُس کو خُدا کی نجات دکھائے گی" ✣

زبور ۵۰ ۲۲-۶

مسیح سے ہم کو کیا فوائد ملے

۳۶ ۔ اے عزیزو! راہ یہ ہے جس میں ہم نے اپنی نجات یعنی ہمارے نذرانوں کو گذراننے والے سردار کاہن۔ محافظ اور ہماری کمزوریوں میں مدد کرنے والے یسوع مسیح کو پایا۔ (۲) اِس کے ذریعہ سے ہم آسمانوں کی بلندیوں پر غور سے نظر کریں۔ اسی کے ذریعہ سے ہم اُس کا بے عیب اور نہایت ہی اعلیٰ دیدار آئینہ میں دیکھتے ہیں۔ اسی کے ذریعہ سے ہمارے دِل کی آنکھیں کھل گئی ہیں۔ اسی کے ذریعہ سے ہماری بے تمیز اور تاریک شدہ عقل روشنی میں از سرِ نو پہنچتی ہے۔ اسی کے ذریعہ سے مالک نے چاہا کہ ہم بقا کے علم کا مزہ چکھیں۔ " جو اُس کی جلالِ الٰہی کی رونق ہو کر فرشتوں سے اسقدر بزرگ ہے جسقدر میراث میں اُس نے اُن سے افضل نام پایا" (۳) کیونکہ یوں لکھا ہے " وہ اپنے فرشتوں کو ہوائیں اور اپنے خادموں کو آگ کے شعلے بناتا ہے۔ (۴) مگر اپنے بیٹے کی بابت مالک نے یوں فرمایا ہے۔ " تو میرا بیٹا ہے۔ میں نے آج تجھکو جنا مجھ سے مانگ اور میں غیر قومیں تیری میراث میں دونگا۔ اور زمین کے کنارے تیرے قبضے میں" (۵) اور پھر اُس کی بابت کہتا ہے " میرے دہنے بیٹھ جب تک میں تیرے دشمنوں کو تیرے پاؤں کی چوکی بناؤں" (۶) پس دشمن کون ہیں؟ وہ جو شریر ہیں اور اُسکی مرضی کا مقابلہ کرتے ہیں ✣

سب کو اپنے اپنے مرتبہ کے مطابق بغیر جھگڑے کے اپنا کام کرنا چاہئے

۳۷ ۔ پس اے بھائیو! ہم اُس کے بے عیب قانونوں میں کمال سنجیدگی کے ساتھ جنگ کریں۔ (۲) ہم اُن سپاہیوں کو جو ہمارے حاکموں کے ماتحت ہیں بغور دیکھیں۔ وہ کیسی مستعدی سے کیسی خوش ترتیبی سے کیسی اطاعت سے اُن حکموں کی تعمیل کرتے ہیں جو اُن کو دیئے گئے (۳) وہ سب صوبہ دار نہیں ہیں اور نہ ہزاروں کے حاکم اور نہ سینکڑوں کے حاکم اور نہ پچاسوں کے حاکم اور نہ ہی محافظ۔ بلکہ ہر ایک شخص اپنے اپنے مرتبہ میں اُن حکموں کو بجا لاتا ہے جو بادشاہ اور حاکموں سے ملے ہیں۔ (۴) بڑے لوگ چھوٹوں کے بغیر نہیں رہ سکتے اور نہ چھوٹے بڑوں کے بغیر۔ تمام اشیاء میں کوئی نہ کوئی ترکیب ہے۔

اور اُنہیں میں فائدہ ہے۔ (۵) اپنے جسم ہی کو دیکھیں۔ سر پیروں کے بغیر کچھ
نہیں ہے۔ اسی طرح پیر بھی سر کے بغیر کچھ نہیں۔ لیکن ہمارے جسم کے ادنےٰ اعضا
کل جسم کے لئے ضروری اور مفید ہیں۔ بلکہ تمام اعضا دم بدم ملتے اور اطاعت سے مفید
ہوتے ہیں تاکہ کل جسم بچ جائے ۔

ہر ایک شخص ایک دوسرے کا لحاظ کرے اور اُس کے مرتبہ کے مطابق سلوک کرے

۳۸ - پس ہمارا تمام جسم یسوع مسیح میں بچ جائے۔ اور ہر ایک
شخص اپنے پڑوسی کا مطیع ہو۔ جیسا کہ اُس کے فضل میں مقرر
بھی ہوا ہے۔ (۲) طاقتور شخص کمزور سے بےپروائی نہ کرے
اور کمزور طاقتور کی عزت کرے۔ دولتمند غریب کی امداد کرے۔ اور غریب خدا کا شکر
کرے۔ کیونکہ اُس نے اُس کو وہ شخص عنایت کیا ہے جس کے ذریعہ سے اُس کی کمی پوری ہو
دانشمند شخص اپنی دانائی ظاہر کرے۔ باتوں میں نہیں بلکہ نیک کاموں میں۔ حلیم الطبع شخص
اپنے ہی اوپر گواہی نہ دے بلکہ دوسرے سے اپنے اوپر گواہی دلائے۔ جو جسم میں پاک ہے۔
وہ ویسا ہی ہو اور فخر نہ کرے۔ یہ جان کر کہ وہ شخص ہے جو اُس کو نفس سے عنایت کرتا
ہے۔ (۳) پس اے بھائیو! سوچیں کہ ہم کس مادہ سے بنے ہیں۔ ہم جو دُنیا میں آئے
ہیں کیسے اور کون ہیں۔ ہمارا خالق اور صانع۔ ہماری پیدائش سے پہلے ہی ہمارے لئے
اپنی نعمتیں تیار کرکے۔ ہمیں کس قبر اور تاریکی سے نکال کر اپنی دُنیا میں لایا ہے۔ (۴) پس
جب ہم نے یہ تمام چیزیں اُس سے پائی ہیں تو لازم ہے کہ ہم ہر وقت اُس کی شکرگزاری
کریں جس کو تا ابدالآباد جلال ہو۔ آمین ۔

انسان فانی اور خاکی ہے پس عاجزی لازم ہے

۳۹ - بےعقل اور بےتمیز اور احمق اور نا تربیت یافتہ لوگ
ہم پر ٹھٹھا مارتے اور مضحکہ اُڑاتے ہیں۔ یہ چاہتے ہوئے کہ ہم اپنے
زعموں میں سرفراز ہوویں۔ (۲) کیونکہ فانی کو کیا قدرت ہے؟ یا خاک کے پتلے کو
کیا طاقت ہے؟ (۳) کیونکہ مسطور ہے۔ ایک شکل میری آنکھوں کے سامنے
تھی۔ مگر میں نے ایک سرسراہٹ اور آواز سنی۔ (۴) مگر وہ کیا تھی؟ کیا انسانی
شخص خداوند کے حضور صاف ہوگا؟ یا کیا آدمی اپنے کاموں سے بے عیب

ایوب ۴
۱۸-۶
۱۲-۵
۱۹-۲
۵-۵

ٹھہریگا؟ گر وہ اپنے نوکروں پر اعتبار نہیں کرتا۔ اور اپنے فرشتوں کے برخلاف کوئی
نہ کوئی بُرائی پاتا ہے۔ (۵) لیکن آسمان اُس کے حضور صاف نہیں ہے۔ اور دُور
ہو اے تم لوگو۔ جو مٹی کے گھروں میں رہتے ہو خود جس مٹی سے ہم بھی بنے ہوئے ہیں
اُس نے اُنہیں موم کی مانند مارا۔ اور صبح سے شام تک وہ کچھ نہیں ہیں۔
کیونکہ وہ اپنے آپ کو بچا نہ سکے۔ وہ ہلاک ہوگئے۔ (۶) اُس نے اُن پر پھونکا اور
وہ مر گئے کیونکہ وہ دانائی نہ رکھتے تھے۔ (۷) مگر تو بُلا۔ شاید کوئی تیرا شنوا ہو۔ یا
تو پاک فرشتوں میں سے کسی کو دیکھے۔ کیونکہ غصہ بیوقوف کو بھی مار ڈالتا ہے۔
اور حسد برگشتہ کو قتل کر دیتا ہے۔ (۸) اور میں نے بیوقوفوں کو جڑیں چھوڑتے
ہوئے دیکھا۔ مگر اُن کا مسکن فوراً کھایا گیا۔ (۹) اُن کے فرزند نجات سے دُور
رہیں۔ وہ کمینوں کے دروازوں پر پیشیوں میں لُوٹے جائیں۔ اور اُن کا چھڑانے
والا کوئی نہ ہوگا۔ کیونکہ وہ چیزیں جو اُن کے لئے تیار کی گئی ہیں راستباز کھائینگے
مگر وہ شرارتوں سے کبھی رہا نہ ہونگے ۔

سب کام ترتیب وار اور پاکیزگی سے عمل میں آنے چاہئیں

۴۰ - پس جب یہ سب باتیں ہم پر آشکارا ہوگئیں اور ہم نے علم
الٰہی کی گہرائی تک تحقیقات کرلی تو لازم ہے کہ ہم تمام باتوں کو اُس ترتیب
سے عمل میں لائیں جیسا کہ اُس مالک نے مطابق اُن کے معینہ اوقات کے ہمیں عمل کرنے
کا حکم دیا ہے۔ (۲) اور اُس نے حکم دیا ہے کہ نذریں اور خدمتیں بڑی خبرداری سے
عمل میں لائی جائیں نہ کہ ابتری اور بےترتیبی سے بلکہ معینہ اوقات اور موسموں پر۔
(۳) وہ کہاں اور کن کے ذریعہ سے چاہتا ہے کہ وہ باتیں پُوری ہوں۔ اُس نے اپنی
اعلیٰ ترین مرضی سے یہ مقرر کر دیا ہے۔ تاکہ تمام باتیں پاکیزگی سے عمل میں آکر اُس کی
رضامندی سے اُس کی مرضی کے مقبول ہوویں۔ (۴) پس جو اوقاتِ مقررہ پر اپنی
نذریں پیش کرتے ہیں وہ مقبول اور مبارک ہیں۔ کیونکہ جو مالک کے قانونوں پر چلتے
وہ بالکل گمراہ نہیں ہوتے۔ کیونکہ سردار کاہن کے لئے اُس کی اپنی خدمت معیّن ہے
اور کاہنوں کے لئے اُن کا اپنا مرتبہ مقرر ہے اور لاویوں پر اُن کی اپنی خدمتیں پڑی

ہوتی ہیں۔ عام آدمی عام قانونوں کا پابند ہے ؎

ہم مسیحیوں کو اپنے اپنے مرتبہ کے مطابق سنجیدگی اور تمیزی سے کام کرنا چاہئے

۴۱۔ اے بھائیو! تم میں سے ہر ایک شخص اپنے اپنے مرتبہ میں نیک تمیزی کے ساتھ سنجیدگی سے خدا کا شکر کرے اور اپنی خدمت کے مقررہ قانونوں سے تجاوز نہ کرے۔ (۲) اے بھائیو! دائمی روزمرہ کی قربانیاں یا خوشی کے نذرانے یا خطا کی قربانیاں یا تقصیر کی قربانیاں ہر جگہ گذرانی نہیں جاتیں مگر صرف یروشلم میں۔ اور وہاں ہر جگہ نہیں بلکہ مقدس کے سامنے قربان گاہ پر۔ نذر مذکی سردار کاہن اور مسبوق الذکر خادموں کے ذریعہ سے عیب جوئی کی جاتی ہے۔ (۳) پس جو اس کی مرضی کے تعین کے برخلاف کچھ کرتے ہیں بطور تعزیر اُن پر موت وارد ہوتی ہے۔ (۴) اے بھائیو! خبردار ہو۔ ہم کو جس قدر زیادہ علم حاصل ہوا ہے اسی قدر ہم خطرے میں ہیں ؎

کلیسیا میں عہدیدار مسیح اور اس کے رسولوں سے مقرر ہوتے ہیں

۴۲۔ رسولوں نے ہمارے لئے خداوند یسوع مسیح کی طرف سے بشارت پائی یسوع مسیح خدا کی طرف سے بھیجا گیا۔ (۲) پس مسیح خدا کی طرف سے اور رسول مسیح کی طرف سے ہیں۔ پس دونوں باتیں خدا کی مرضی سے باترتیب واقع ہوئیں۔ (۳) پس اختیار پاکر اور ہمارے خداوند یسوع مسیح کی قیامت کے ذریعہ سے کامل تیقن ہوکر اور خدا کے کلام میں مستحکم ہوکر روح القدس کے پورے یقین کے ساتھ وہ اس بات کی منادی کرتے ہوئے نکل پڑے کہ خدا کی بادشاہت آنے والی ہے۔ (۴) پس ملک بہ ملک اور شہر بشہر منادی کرتے ہوئے اُنہوں نے روح کی مقبولیت سے اپنے پہلے پھل یعنی اُسقف اور ڈیکن اُن لوگوں کے لئے مقرر کر دئے جو ایمان لانے کو تھے۔ (۵) اور یہ کسی نئے طریقہ سے نہیں۔ کیونکہ اسقفوں اور ڈیکنوں کی بابت قدیم زمانوں ہی سے لکھا جا چکا تھا۔ کیونکہ نوشتہ کسی مقام میں یوں فرماتا ہے۔ "میں اُن کے اسقفوں کو راستبازی میں اور اُن کے ڈیکنوں کو ایمان میں مقرر کروں گا" ؎

یسع ۶۰ : ۱۷

اور موسیٰ کی ترتیب کے مطابق سے

۴۳۔ اور تعجب کیا ہے اگر اُنہوں نے جو خدا کے حضور مسیح میں ویسے کام کے امانتدار ہوتے مذکورہ بالا آدمیوں کو مقرر کر دیا؟ ایسا کہ مبارک موسیٰ نے بھی جو "تمام گھر میں امانتدار خادم" تھا اُن سب باتوں کو جو اُس کے ذمہ رکھی گئی تھیں مقدس کتابوں کے درمیان اشارتاً بیان کر دی ہیں جس کی باقی انبیاء نے اُس کے ساتھ اُن شریعتوں پر جو اُس کی طرف سے مقرر کی گئی تھیں شہادت دیتے ہوئے پیروی کی ہے۔ (۲) کیونکہ جب کہانت کی بابت حسد برپا ہوا اور فرقوں کے درمیان اس بات کا جھگڑا ہوا کہ ہم میں سے کون اُس جلیل نام سے ملقب ہے تو اُس نے فرقوں کے بارہ سرداروں کو حکم دیا کہ چھڑیاں لاویں جن پر ہر ایک فرقہ کا نام لکھا ہوا ہو۔ اُس نے اُن کو لیکر اکٹھا باندھا اور اُن پر فرقہ کے سرداروں کی انگوٹھی کی مہروں سے مہر کی۔ اور اُن کو شہادت کے خیمہ میں خدا کی میز پر رکھ دیا۔ (۳) اور خیمہ کو بند کر کے کنجیوں پر اور ویسا ہی دروازوں پر بھی مہر لگا دی۔ (۴) اور اُنہیں کہا۔ اے بھائیو! جس فرقہ کی چھڑی میں کلیاں نکل آئیں اُسی کو خدا اپنی کہانت اور خدمت کے لئے چن لیگا۔ (۵) جب صبح ہوئی تو اُس نے تمام اسرائیل کو فراہم کیا یعنی چھ لاکھ مردوں کو اور سرداروں کو مہریں دکھلا دیں اور شہادت کے خیمہ کو کھولا اور چھڑیاں اُن کے روبرو لے آیا۔ اور ہارون کی چھڑی میں نہ صرف کلیاں ہی نکلی ہوئی نظر آئیں بلکہ پھل بھی۔ (۶) اے عزیزو! تم کیا خیال کرتے ہو؟ کیا موسیٰ پہلے ہی سے نہ جانتا تھا کہ یوں ہی ہونا ہے؟ بالضرور۔ جانتا تو تھا۔ لیکن تاکہ اسرائیل میں بے ترتیبی واقع نہ ہو اُس نے یہ کیا تاکہ سچے اور واحد خداوند کے نام کا جلال ظاہر ہو جس کو تا ابدالآباد جلال ہوتا رہے۔ آمین ؎

مسیح اور اُس کے رسولوں کے مقرر کردہ سلسلہ کو قائم رکھنا چاہئے

۴۴۔ ہمارے خداوند یسوع مسیح کے ذریعہ سے ہمارے رسولوں نے بھی معلوم کر لیا کہ اسقفیت کے نام پر جھگڑا ہوگا۔ (۲) پس اسی سبب سے اُنہوں نے کامل پیشگی علم حاصل کر کے مذکورہ بالا اشخاص کو مقرر کر دیا۔ اور اُن کے بعد مداومت قائم کر دی تاکہ اگر وہ سو جاویں تو دیگر مقبول شدہ آدمی اُن کی خدمت کے جانشین ہوں۔ (۳) پس جن کو اُنہوں نے یا اُن کے بعد دیگر مشاہیر نے معہ کل کلیسیا کی رضامندی کے مقرر کر دیا۔ اور جنہوں نے مسیح کے گلہ کی دیکھ

فروتنی کے ساتھ بلا مکر و کاست سلامتی اور سنجیدگی سے خدمت کی ہے اور مدت سے سب
لوگوں کی طرف سے اُن پہ نیک شہادت پہنچ چکی ہے۔ ہم انصاف نہیں سمجھتے کہ ایسے لوگ اپنی
خدمت سے برطرف کئے جائیں۔ (۴) کیونکہ اگر ہم اُن کو جنھوں نے بے عیبی اور پاکیزگی
سے مستوفیت کی بخشش کو پیش کر دیا ہے تمہارے سے علیحدہ کردیں تو ہم پہ یہ کچھ تھوڑا گناہ
نہ ہوگی۔ (۵) مبارک ہیں وہ پریسبوٹر جو ہم سے پہلے رحلت کر گئے ہیں جنکی روانگی باثمر اور
کامل تھی۔ کیونکہ اُن کو مطلق فکر نہ تھی کہ کوئی شخص اُن کو اُن کے معینہ مقام سے علیحدہ
کر دے گا۔ (۶) کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ تم نے بعض خادموں کو اُن کی اُس خدمت سے خارج
کر دیا ہے جس کو وہ بڑی اسلوبی سے تعظیم دے چکے ہیں ؂

بائبل کے نمونوں سے نصیحت کرتا ہے کہ صلح کے ساتھ رہو

۴۵۔ اے بھائیو! اُن چیزوں کی بابت جو نجات سے تعلق رکھتی ہیں
جد و جہد کرو اور غیرت مند بنو۔ (۲) تم نے اُن نوشتوں کی جو حق ہیں
جو روح القدس سے دیئے گئے ہیں تحقیق کر لی ہے۔ (۳) تم قائل ہو چکے
ہو کہ اُن میں کوئی ناراست اور کوئی متضاد باتیں لکھی ہوئی نہیں ہیں۔ نہ تم یہ پاؤ گے
کہ راستباز لوگ مقدس لوگوں سے خارج کئے گئے ہیں۔ (۴) راستباز ستائے گئے ہیں
مگر بے شرع لوگوں سے۔ قید کئے گئے مگر ناپاک لوگوں سے۔ وہ قصورواروں سے سنگسار کئے
گئے۔ وہ نفرت انگیز اور ناراست غیرت والوں سے قتل کئے گئے۔ (۵) اِن باتوں کو سہکر
بڑی علو ہمتی سے برداشت کی۔ (۶) اے بھائیو! ہم کیا کہیں؟ کیا دانیل اُن لوگوں سے
شیروں کی ماند میں ڈالا گیا تھا جو خدا سے ڈرتے تھے؟ (۷) یا کیا اننیاس اور عزریاہ
اور میسائیل اُن لوگوں سے آگ کی بھٹی میں ڈالے گئے تھے جو اُس جناب عالی کی عظیم الشان
اور پُر جلال عبادت کیا کرتے تھے؟ ہرگز ایسا نہ ہو۔ پس وہ کون تھے جنھوں نے یہ کام
کئے؟ نفرتی اور ہر قسم کی شرارت سے معمور لوگ غضب سے اِس قدر بھڑک اُٹھے کہ اُن
لوگوں پر سخت مصیبتیں وارد کریں جو پاک اور بے عیب ارادے سے خدا کی خدمت
کرتے ہیں۔ اور انہوں نے یہ نہ جانا کہ وہ جناب عالیٰ اُن لوگوں کی خاطر جنگ کرنے اور
اُن کی حفاظت کرنے والا ہے جو پاک تمیز سے اُسکے افضل نام کی خدمت کرتے ہیں۔

جسکو تا ابدالآباد جلال ہوتا رہے۔ آمین۔ (۸) لیکن اطمینان سے برداشت کرنیوالوں
نے جلال اور عزت کو ورثہ میں لیا اور خدا نے اُن کو فضیلت بخشی اور اُن کی ابدالآباد
یادداشت کے لئے لکھ دیا۔ آمین ؂

نیک نمونوں کی پیروی کرنی ضروری ہے۔

۴۶۔ پس اے بھائیو! لازم ہے کہ ہم بھی ایسے نمونوں سے چپٹے
رہیں۔ (۲) کیونکہ لکھا ہے۔ "مقدسوں سے لپٹے رہو تاکہ جو اُن سے
لپٹے رہتے ہیں مقدس ہو جاویں۔" (۳) اور پھر دوسرے مقام میں کہتا ہے "خالص
آدمی کے ساتھ تو خالص ہوگا۔ اور چنے ہوئے کے ساتھ تو چنا ہوا ہوگا۔ اور کجرو
کے ساتھ تو کجروی سے پیش آئے گا۔" (۴) پس ہم خالصوں اور راستبازوں کے
ساتھ چپٹے رہیں۔ اور یہ خدا کے چنے ہوئے ہیں۔ (۵) جھگڑے اور غضب اور جدائیاں
اور تفرقے تمہارے درمیان کیوں ہیں؟ (۶) کیا ہم ایک خدا ایک مسیح اور فضل کی
ایک ہی روح نہیں رکھتے جو ہم پر انڈیلی گئی تھی؟ اور کیا مسیح میں ایک ہی بلاہٹ نہیں
ہے؟ (۷) ہم مسیح کے اعضا کو کیوں چیر پھاڑ اور ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالیں اور اپنے اپنے
جسم کے لئے بغاوت کریں اور ایسے بیوقوف بنجاویں کہ بھول جاویں کہ ہم ایک دوسرے
کے اعضا ہیں؟ (۸) کیونکہ اُس نے فرمایا ہے۔ "افسوس ہے اُس شخص پر۔ اُسکے
لئے اچھا تھا کہ وہ پیدا نہ ہوتا بہ نسبت اسکے کہ وہ میرے چنے ہوؤں میں سے ایک
کو ہلاک کرے۔ اُس کے لئے بہتر تھا کہ چکی کا پاٹ اُسکے گرد باندھا اور وہ سمندر
میں ڈالا جاتا بجائے اس کے کہ وہ میرے چنے ہوؤں میں سے ایک کو پھیر دے۔"
(۹) تمہارے تفرقے نے بہتوں کو برگشتہ کر دیا۔ بہتوں کو مایوسی میں ڈالدیا۔ بہتوں کو شک
میں۔ ہم سب کو غم میں۔ اور تمہاری بغاوت اب تک جاری ہے ؂

زبور ۱۸: ۲۶

متی ۱۸ مرقس ۹ لوقا ۱۷

خصوصاً پولس کے خط سے ان کے تفرقات پر انہیں شرم دلاتا ہے

۴۷۔ مبارک پولس رسول کا خط لو! (۲) انجیل کے شروع
میں اُس نے تمہیں پہلے کیا لکھا؟ (۳) سچ سچ اُس نے روح
میں ہو کر اپنی اور کیفا اور اپلوس کی بابت تمہیں لکھ بھیجا اس
سبب سے کہ تم نے اُس وقت بھی تفرقات ڈال رکھے تھے۔ (۴) بلکہ وہ تفرقہ تم پر کم

گنوا دیا۔ کیونکہ تم نے رسولوں کے برخلاف تفرقہ ڈالا تھا جن پر شہادت ہو چکی تھی اور نیز اُن لوگوں کے برخلاف جو اُن سے مقبول ہو چکے تھے۔ (۵) مگر اب بخوبی جان لو کہ تمہیں کن لوگوں نے پھیر دیا اور تمہاری مشہور برادرانہ اُلفت کی عزت کو خاک میں ملا دیا۔ (۶) یہ شرم کی بات ہے۔ اور اے پیارو! بہت ہی شرم۔ اور مسیح میں تمہاری چال کے غیر شایاں ہے سُنا جاتا ہے کہ کرنتھیوں کی بڑی ہی مستحکم اور قدیم کلیسیا ایک یا دو شخصوں کے سبب سے پریسبوٹروں کے برخلاف بغاوت کرتی ہے۔ (۷) اور یہ شہرت صرف ہم تک ہی نہیں پہنچی بلکہ اُن تک بھی جو ہم سے فرق رکھتے ہیں۔ حتیٰ کہ تمہاری بیوقوفی کے سبب سے خداوند کے نام پر کفر کے انبار لگتے اور تمہارے لئے خطرات اضافہ پا رہے ہیں ◆

عاجزی کرنی اور راستبازی کے دروازے سے داخل ہونا اور دیگر خوبیاں جو

۴۸۔ پس ہم جلد اِن باتوں کا استیصال کریں اور مالک کے حضور گر پڑیں اور اُس سے التجا کرتے ہوئے روویں تاکہ وہ ہم سے راضی ہو کر ہمارے ساتھ صلح کرلے اور ہم کو ہماری برادرانہ اُلفت کی بے عیب اور مقدس چال چلن پر بحال کرے۔ (۲) کیونکہ یہ راستبازی کا دروازہ ہے جو زندگی کیلئے کھلا ہے۔ چنانچہ مرقوم ہے "میرے لئے راستبازی کے دروازے وا کرو تاکہ میں اُن میں داخل ہو کر خداوند کی حمد کروں۔ (۳) خداوند کا دروازہ یہ ہے۔ راستباز اُن میں داخل ہوں گے۔" (۴) پس جب بہت سے دروازے کھلے ہیں تو راستبازی میں یعنی خداوند میں یہی دروازہ ہے جس میں وہ سب مبارک ہیں جو داخل ہو گئے ہیں اور جنھوں نے پاکیزگی اور راستبازی کے ساتھ اپنا سفر طے اور اپنے کل کام بلا اضطراب پورے کئے ہیں۔ (۵) آدمی ایماندار ہووے۔ عمیق باتوں کی تشریح کرنے کے قابل بنے لفظوں کی تمیز لگانے میں دانا بنے۔ کاموں میں سرگرم ہو۔ پاک ہو۔ (۶) کیونکہ اس درجہ تک حلیم ہونا لازم ہے کہ جہاں تک وہ بڑا ہونے کا خیال کرتا ہے۔ اور اس کو لازم ہے کہ سبھوں کا مشترکہ فائدہ ڈھونڈے نہ کہ اپنا ہی ◆

زبور ۱۱۸: ۱۹، ۲۰

خدا کی محبت اور یگانگت اور رضامندی کا اثر

۴۹۔ مسیح میں محبت رکھنے والا مسیح کے احکام بجا لائے۔ (۲) خدا کی محبت کے عقدوں کو کون حل کر سکتا ہے؟ (۳) اُس کی خوبصورتی

کی عظمت بیان کرنے کو کون کافی ہے؟ (۴) وہ بلندی جہاں محبت عروج کرتی ہے ناقابلِ بیان ہے۔ (۵) محبت ہم کو خدا سے متحد کرتی ہے۔ "محبت بہت سے گناہوں کو ڈھانپ دیتی ہے۔" محبت تفرقہ نہیں رکھتی۔ محبت جنگ نہیں کرتی۔ محبت سب کچھ اعتدال سے کرتی ہے۔ خدا کے سب چنے ہوئے لوگ محبت میں کامل کئے گئے ہیں خدا کی نظر میں محبت کے سوا کوئی اور شے منظور نہیں ہے۔ (۶) محبت میں مالک نے ہم کو قبول کیا۔ اُس محبت کے سبب سے جو اُس نے ہمارے ساتھ رکھی ہمارے خداوند یسوع مسیح نے خدا کی مرضی کے مطابق ہماری خاطر اپنا خون دیدیا۔ اور اپنا بدن ہمارے بدن کے عوض اور اپنی جان ہماری جان کے عوض دی ◆

۱-پطرس ۴: ۸

محبت خدا کی بخشش ہے اور دعا سے ملتی ہے

۵۰۔ اے عزیزو! دیکھو محبت کیسی عظیم و عجیب ہے۔ اور اس کی کاملیت کا کچھ بیان نہیں ہے۔ (۲) سوا اُن کے جنھیں خدا لائق بنائے کون ہے جو اُس میں حاضر خواہ پایا جائے؟ پس ہم اس کی رحمت سے اِس امر کے طلبگار اور ملتجی ہیں کہ ہم بلا کسی انسانی فتنہ و فساد کے محبت میں بے عیب پائے جائیں۔ (۳) آدم سے لے کر اس دن تک تمام پشتیں گذر گئی ہیں مگر وہ جو محبت میں کامل ہو گئے ہیں خدا کی مہربانی سے دینداروں کے ملک میں بود و باش کرتے ہیں۔ وہ خدا کی بادشاہت کے ملاحظہ کے وقت ظاہر ہو جائیں گے۔ (۴) کیونکہ لکھا ہے "تھوڑی دیر کے لئے اپنی کوٹھڑی میں داخل ہو جا جب تک میرا غصہ اور غضب جاتا رہے۔ اور میں اچھے دنوں کو یاد کروں گا اور تم کو تمہاری قبروں سے اُٹھاؤں گا۔" (۵) اے پیارو! ہم مبارک ہوتے اگر ہم محبت کے اعتدال میں خدا کے حکموں کو بجا لاتے تاکہ محبت کے سبب سے ہمارے گناہ معاف ہو جائیں۔ (۶) کیونکہ لکھا ہے "مبارک ہیں وہ جن کی خطائیں معاف ہوئیں اور جن کے گناہ ڈھانپے گئے۔ مبارک ہے وہ شخص جس کے گناہ کا حساب خداوند نہ لیگا۔ اور نہ چھل اُس کے منہ میں ہے۔" (۷) یہ مبارکبادی اُن پر ہوئی جو خدا سے ہمارے خداوند یسوع مسیح کے ذریعہ چنے جا چکے ہیں۔ جس کو تا ابدالآباد جلال ہوتا رہے۔ آمین ◆

یسع ۲۶: ۲۰ حزقی ۳۷: ۱۲

زبور ۳۲: ۱، ۲

تفرقات سے جو ان میں تھے توبہ کرنے کی نصیحت

۵۱۔ پس جس قدر ہم گمراہ ہو گئے اور جو کچھ ہم نے مخالفت کی شرارت سے کیا ہے ہم منت کریں کہ وہ ہم کو معاف کر دیا جائے۔ اور وہ بھی جو بغاوت اور تفرقہ کے بادی بنگئے ہیں لازم ہے کہ وہ مشترکہ اُمید پر غور کریں۔ (۲) کیونکہ وہ جو خوف اور محبت کے ساتھ چلتے ہیں چاہتے ہیں کہ ہم خود مصیبتوں میں پڑ جائیں مگر پڑوسی نہ پڑے اور فتوے خود ہم پر ہی لگ جائے مگر اُس اعتدال پر فتوے نہ لگے جو عمدہ طور پر اور راستی سے دست بدست ہم تک پہنچا ہے۔ (۳) کیونکہ آدمی کے لئے اپنا دل سخت کرنے کی بجائے اپنی خطاؤں کا اقرار کرنا اچھا ہے۔ جیسا کہ اُن کا دل سخت ہو گیا تھا جنھوں نے خدا کے خادم موسیٰ کے برخلاف بغاوت کی جن کا فتوے ظاہر ہو گیا تھا۔ (۴) کیونکہ وہ زندہ حاویہ میں اُتر گئے۔ اور "موت اُنپر گلہ بانی کرے گی"۔ (۵) فرعون اور اُس کا لشکر اور مصر کے تمام سردار "رتھیں اور اُنکے سوار" کسی اور سبب سے بحر قلزم میں غرق یا اور ہلاک نہیں ہو گئے مگر اس سبب سے کہ زمین مصر میں خدا کے خادم موسیٰ کی معرفت نشانیاں وقوع میں آنے کے بعد اُنھوں نے اپنے بے تمیز دلوں کو سخت کر لیا تھا ۔

زبور

زبور

خدا کے روبرو گناہ کا اقرار کرکے خداوند کی طرف رجوع کرو

۵۲۔ اے بھائیو! مالک کسی شے کی احتیاج نہیں رکھتا۔ اور نہ ہی کسی سے کچھ چاہتا ہے مگر یہ کہ اُس کے روبرو اقرار کیا جاوے (۲) کیونکہ برگزیدہ داؤد کہتا ہے "میں خداوند کے حضور اقرار کروں گا اور وہ اُس بچھڑے کی بہ نسبت جسکے سینگ اور کھُر اُگتے ہیں اُس کو زیادہ پسند آئیگا۔ غریب یا خوش خرم ہونگے"۔ (۳) اور پھر کہتا ہے "خدا کے لئے تعریف کی قربانی کر اور اپنی منتیں تعالےٰ کو گذران۔ اور اپنی مصیبت کے ایام میں مجھکو پکار اور میں تجھے رہا کرونگا اور تو میرا جلال ظاہر کرے گا۔ (۴) کیونکہ خدا کی قربانی شکستہ روح ہے"۔

زبور

زبور

زبور

موسیٰ کی مثال سے جیسا کہ ثابت ہوتا ہے

۵۳۔ اے پیارو! تم مقدس نوشتوں کو جانتے ہو اور بخوبی جانتے ہو اور تم نے خدا کے کلام کی تحقیق کر لی ہے۔ پس ہم یہ باتیں تمہیں یاددہانی کے طور پر لکھتے ہیں۔ (۲) کیونکہ جب موسیٰ پہاڑ پر گیا اور چالیس دن اور چالیس رات روزہ اور خضوع و خشوع میں صرف کی تو خدا نے اُسے کہا "اے موسیٰ! اے موسیٰ یہاں سے

جلد اُتر جا کیونکہ تیری قوم نے جسے تو زمین مصر سے نکال لایا گناہ کیا۔ وہ اُس راہ سے جو تو نے اُنہیں بتائی جلد پھر گئے۔ اُنھوں نے اپنے لئے ڈھالی ہوئی مورتیں بنائیں۔ (۳) اور خداوند نے اُسے کہا۔ میں نے ایک دفعہ اور دو دفعہ تجھے یہ کہکر کہا میں نے اِس قوم کو دیکھا۔ اور دیکھو یہ گردنکش ہے۔ چھوڑ کہ میں اُنہیں بالکل برباد کر دوں۔ اور میں اُن کا نام آسمان کے نیچے سے مٹا دوں گا۔ اور میں تجھے اِس سے زیادہ بڑی عجیب اور کثیر التعداد قوم بناؤں گا"۔ (۴) اور موسیٰ نے کہا "اے خداوند! ہرگز نہیں! تو اِس قوم کو یہ گناہ معاف کر دے۔ یا مجھے بھی زندوں کی کتاب سے مٹا ڈال"۔ (۵) او! کیسی عظیم محبت ہے! او! کیسی لاثانی کاملیت ہے! خادم آقا کے حضور دلیری کرتا ہے۔ وہ گروہ کے لئے معافی کا طلبگار ہے۔ یا یہ چاہتا ہے کہ میں خود بھی اُن کے ساتھ مٹا دیا جاؤں ۔

خروج ۳۲: ۳۱

فسادی کو دور کرنا چاہئے اور گروہ با امن و امان رکھنا چاہئے

۵۴۔ پس تم میں کون شریف ہے؟ کون ترس کھانیوالا ہے؟ کون محبت سے بھرپور ہے؟ (۲) کوئی بتائے۔ اگر میرے سبب سے فساد، جھگڑا یا جدائی ہے تو میں چلا جاتا ہوں۔ جہاں کہیں تم چاہتے ہو میں وہاں کو روانہ ہو جاتا ہوں۔ اور جو کچھ لوگ کہتے ہیں میں وہی کرتا ہوں۔ صرف خداوند کا گلہ اپنے مقرر شدہ بزرگوں کے با امن و امان رہے۔ (۳) جو اِن باتوں کو اپنے لئے عمل میں لائیگا وہ مسیح میں بڑی شہرت حاصل کرے گا۔ اور ہر ایک مقام اُسکو قبول کر لیگا۔ کیونکہ "دنیا اور اُسکی معموری خداوند کی ہے"۔ (۴) یہ کام اُنہیں نے کئے اور کرینگے بھی جو خدا کی اُس بادشاہت میں زندگی بسر کرتے ہیں جس میں انقلاب نہیں ۔

زبور

غیر اقوام میں سے مثالیں اور یہودیوں میں سے مثالیں

۵۵۔ لیکن اب غیر قوموں کا نمونہ بھی ہم پیش کرتے ہیں۔ بہت سے بادشاہوں اور حاکموں نے کسی نہ کسی وبائی موسم سے تنگ آکر اور کلام ربانی سے ہدایت پاکر اپنے آپ کو موت کے سپرد کر دیا تاکہ وہ اپنے ہی خون سے شہروں کو خلاصی دیں۔ اکثروں نے اپنے شہروں سے نکل گئے تاکہ بغاوت زیادہ نہ بڑھ جائے۔ (۲) ہم جانتے ہیں کہ ہمارے ہی درمیان سے بہتوں نے اپنے آپ کو قید کے حوالہ کر دیا تاکہ اوروں کو چھڑا دیں۔ بہتوں نے اپنے تئیں غلامی میں دے ڈالا اور اُن کی قیمت لیکر دوسروں کی

پرورش کی۔ (۳) بہت سی عورتوں نے خدا کے فضل سے قوت پا کر بہت سے جوانمردی کے کام کئے۔ (۴) جب شہر محصور تھا تو مبارک یودتھ نے بزرگوں سے التجا کی کہ مجھے اجنبیوں کے لشکر گاہ میں جانیکی اجازت دو۔ (۵) پس وہ اپنے وطن اور اُن لوگوں کی محبت کی خاطر جو محصور تھے اپنے آپ کو خطرے میں ڈالکر روانہ ہوگئی اور خداوند نے ہولوفرنیس کو ایک عورت کے حوالہ کر دیا۔ (۶) کامل ایمان آستر نے بھی اپنے آپ کو کچھ کم خطرے میں نہیں ڈالا تاکہ اسرائیل کے بارہ فرقوں کو جو ہلاک ہونے کے قریب تھے چھڑاوے۔ کیونکہ اُس نے اپنے روزے اور خاکساری سے کل اشیاء کے دیکھنے والے مالک زمانوں کے خدا سے منت کی جس نے اُس کی جان کی عاجزی دیکھکر اُس قوم کو رہائی دی جن کے بدلے اُس نے خطرے کا مقابلہ کیا ۞

باہمی مشورت اور اصلاح کا فائدہ

۵۶ ۔ پس ہم بھی اُن کے بارے میں سفارش کریں جو کسی خطا میں مبتلا ہوگئے ہیں تاکہ انھیں ہماری نہیں بلکہ خدا کی مرضی کے مطیع ہونے کے لئے برداشت اور فروتنی عطا ہو کیونکہ خدا اور مقدسوں کے حضور اُن کے لئے سعی مہربانیوں کے اُن کی باثمر اور کامل یاد اسی طرح سے ہوگی۔ (۲) اے عزیزو! ہم سرزنش کو قبول کرلیں جس سے کسی کو ناراض ہونا واجب نہیں۔ وہ نصیحت جو ہم ایک دوسرے کو دیتے ہیں نیک اور نہایت ہی مفید ہے کیونکہ وہ ہم کو خدا کی مرضی کے ساتھ ملصق کرتی ہے۔ (۳) کیونکہ کلام پاک یوں فرماتا ہے "خداوند نے مجھے تنبیہ دی اور مجھے موت کے حوالہ نہیں کیا۔ (۴) کیونکہ خداوند جسے پیار کرتا ہے اُسے تنبیہ دیتا ہے اور ہر ایک بیٹے کو جسے وہ قبول کرتا ہے کوڑے لگاتا ہے"۔ (۵) لکھا ہے کہ "راستباز مجھے رحمت سے تنبیہ دیگا اور مجھے ملامت کریگا۔ مگر گنہگاروں کی رحمت میرے سر کو مسح نہ کرے"۔ (۶) وہ پھر کہتا ہے "مبارک ہے وہ انسان جسکو خداوند نے ملامت کیا۔ اس قادر مطلق کی نصیحت سے نفرت مت کر۔ کیونکہ وہ دکھ دیتا ہے اور پھر بحال کر دیتا ہے۔ (۷) وہ مارتا ہے اور اُس کے ہاتھوں نے شفا دی ہے۔ (۸) چھ بار وہ تجھکو تیری مصیبتوں سے رہائی دے گا۔ اور ساتویں دفعہ کوئی برائی تجھے مس نہ

مزمور ۱۱۸: ۱۸ · امثال ۳: ۱۲ · زبور ۱۴۱: ۵ · ایوب ۵: ۱۷–۲۶

کریگی۔ (۹) کال میں وہ تجھے موت سے چھڑائے گا۔ جنگ میں وہ تجھے تلوار کے ہاتھ سے رہا کریگا۔ (۱۰) وہ زبان کے کوڑے سے تجھے ڈھانپ لیگا۔ اور جب مصیبت آئیگی تو تو خائف نہ ہوگا۔ (۱۱) ناراست اور شریر پر تو ہنسے گا۔ اور جنگلی درندوں سے تو نہ ڈریگا۔ (۱۲) کیونکہ جنگلی درندے تجھے امن دینگے۔ (۱۳) تب تو جانیگا کہ تیرا گھر باسلامت ہوگا۔ اور تیرے خیمہ کا مسکن خطا نہ کریگا۔ (۱۴) تو جان لیگا کہ تیری نسل بہت سی ہے۔ اور تیرے بچے کھیت کی کثیر التعداد جھاڑیوں کی مانند۔ (۱۵) اور تو اُس پکے ہوئے اناج کی مانند گور میں جائیگا جو اپنے موسم پر کاٹا گیا ہو۔ یا کھلیان کے اُس انبار کی مانند جو اپنے موسم پر جمع کیا گیا ہو"۔ (۱۶) دیکھو پیارو! جنھوں نے اُس مالک سے تنبیہ پائی ہے اُن کے لئے کیسی محافظت ہے کیونکہ باپ خیرخواہ ہو کر ہمیں تنبیہ دیتا ہے تاکہ ہم اُس کی پاکیزہ تنبیہ سے رحم حاصل کریں ۞

پس فسادی کو توبہ اور عاجزی کرنی ضرور ہے

۵۷ ۔ پس تم جنھوں نے بغاوت کی بنیاد ڈالی ہے اپنے دلوں کے گھٹنے ٹیک کر بزرگوں کے مطیع ہو اور توبہ کیلئے نصیحت پذیر ہو۔ (۲) اپنی خودرائے زبان کی لاف زنی اور غرور کو پھینک کر مطیع ہونا سیکھو کیونکہ اعلیٰ درجہ کی عزت رکھکر اُس کی امید سے خارج ہو جانے کے بجائے بہتر ہے کہ تم مسیح کے گلہ میں چھوٹے اور اُس سے منسوب پائے جاؤ۔ (۳) کیونکہ وہ دانائی جو کلیتہً نیک ہے یوں فرماتی ہے "دیکھو میں اپنے سانس کی ایک بات تم پر انڈیلوں گا۔ اور میں اپنا کلام تمہیں سکھلاؤں گا۔ (۴) میں نے پکارا اور تم نے نہ سنا۔ میں نے اپنے کلام کو طول دیا اور تم نے پرواہ نہ کی۔ بلکہ میری مشورتوں کو بے اثر کیا۔ اور میری سرزنشوں کے تابع نہ ہوئے۔ پس اسی لئے میں بھی تمہاری ہلاکت پر ہنسونگا۔ اور جب بربادی تم پر پڑیگی اور جب ناگہانی آفت تم پر آئیگی تو میں خوش ہونگا۔ (۵) حادثہ گردباد کی مانند نزدیک ہے۔ یا جب مصیبت اور محاصرہ تم پر آئیگا۔ (۶) کیونکہ ایسا ہوگا کہ جب تم مجھے پکاروگے تو میں تمہاری نہ سنوں گا۔ بُرے لوگ میری تلاش

امثال ۱: ۲۳–۳۱

کرینگے اور نہ پائینگے۔ کیونکہ اُنہوں نے دانائی سے دشمنی کی۔ اور خداوند کے خوف کو اُنہوں نے چُن نہ لیا۔ اور نہ میری مشورتوں پر اُنہوں نے توجہ دینی چاہی۔ لیکن میری ملامتوں کو ٹھٹھے میں اُڑا دیا۔ (۲) اسی لئے وہ اپنی راہوں کے پھل کھائینگے اور اپنی ہی بدبینی سے مملو ہو جائینگے۔ (۷) کیونکہ اُنہی وجوہات سے اُنہوں نے بچوں کے ساتھ ناراستی کا سلوک کیا۔ وہ قتل کئے جائینگے۔ اور تحقیقات بدبینوں کو ہلاک کریگی۔ مگر جو میری سُنتا ہے وہ اُمید پر بھروسہ کرکے باسلامت رہیگا اور تمام خطرات سے بےخوف ہو کر مطمئن ہوگا" +

الٰہی سرزنش کے سبب سے توبہ کرنا اور فسادوں سے گریز کرنا

۵۸۔ پس ہم اُن دھمکیوں سے جو نافرمانبرداروں کے برخلاف تمہید کی معرفت پہلے سے بتا دی گئی ہیں بھاگ کر اُس کے بالکل مقدس اور جلیل نام کے تابع ہو دیں۔ تاکہ ہم اُس کی جناب کے نہایت ہی مقدس نام پر بھروسہ رکھکر باسلامت رہیں۔ (۲) ہماری صلاح کو قبول کرلو اور تمہیں پچھتاوا نہ لگے گا۔ کیونکہ خدا زندہ ہے۔ اور خداوند یسُوع مسیح اور رُوح القدس زندہ ہے جو چُنے ہوؤں کا ایمان اور اُمید ہے کہ جو شخص سلیم المزاجی سے حلیم مستعدی کے ساتھ بغیر پچھتاوے کے خدا کے قانونوں اور حکموں کو عمل میں لاتے ہیں وہی اُن کی فہرست اور شمار میں ہونگے جو یسُوع مسیح کے ذریعہ سے بچ گئے ہیں جس کے وسیلہ سے اُس کے لئے زمانوں کے زمانوں تک جلال ہے۔ آمین +

خطہ سے نیک اثر ہونے کے لئے خدا سے دُعا

۵۹۔ لیکن اگر بعض آدمی اُن باتوں کی جو اُس نے ہماری وساطت سے کہیں نافرمانی کرینگے تو وہ جان لیں کہ وہ اپنے آپ کو کچھ تھوڑی سی خطا اور خطرے میں نہیں اُلجھائیں گے۔ (۲) مگر ہم اس قسم کے گناہ سے بے لوث رہیں گے۔ اور لگاتار دُعا اور مناجات سے عرض کرینگے تاکہ کُل اشیاء کا صانع اپنے پیارے بیٹے یسُوع مسیح کی معرفت جس کے وسیلہ سے اُس نے ہمیں تاریکی سے نور میں۔ جہالت سے اپنے نام کے جلال کے کامل عرفان میں بُلایا ہے۔ اپنے چُنے ہوؤں کے اُس غیر شکست شمار کو محفوظ رکھے جس سے اُس نے اُنہیں تمام دُنیا میں شمار کیا ہے۔ (۳) اَے خداوند

ہمیں یہ بخش کہ ہم تیرے اُس نام پر توکل کریں جو تمام خلقت کا سبب اوّل ہے۔ ہمارے دل کی آنکھوں کو کھول تاکہ ہم تجھ اکیلے کو جانیں اُس "بلند ترین کو جو بلند ترین مکانوں میں اُس مقدس کو جو مقدس مکانوں میں بہ آرام سکونت پذیر ہے" جو "مغروروں کے غرور کو نیچا کرتا ہے" جو "قوموں کے خیالات کو منتشر کرتا ہے" جو "فروتنوں کو بلندی پر بٹھاتا ہے" اور "سربلندوں کو نیچا کرتا ہے" جو "امیروں کو اور غریبوں کو بناتا" جو "مار ڈالتا اور زندہ کرتا ہے"۔ روحوں کے اکیلے محسن اور تمام جسموں کے خدا کو۔ جو "اتھاہ گڑھوں میں نظر کرتا ہے" جو انسانی کاموں کا ملاحظہ کرتا ہے۔ جو خطروں میں مبتلا شدگان کا مددگار ہے۔ "ناامیدوں کا ناجی ہے" جو تمام روحوں کا خالق اور نگران ہے۔ جو زمین پر تمام قوموں کا پھیلانے والا اور تمام لوگوں میں سے اُن کا چُن لینے والا ہے جو تیرے عزیز بیٹے یسُوع مسیح کے ذریعہ سے تجھ کو پیار کرتے ہیں جس کے ذریعہ سے تُو نے ہمیں تعلیم دی مقدس کیا عزت دی ہے۔ (۴) اَے مالک۔ ہم تیری منت کرتے ہیں کہ تُو ہمارا "مددگار اور چھڑانے والا" ہو۔ ہم میں سے اُن کو بچا جو مصیبت میں ہیں۔ فروتنوں پر رحم کر۔ گرے ہوؤں کو اُٹھا۔ حاجتمندوں پر اپنا ظہور کر۔ بیماروں کو شفا بخش۔ اپنی قوم کے گمراہوں کو واپس لا۔ بھوکوں کو سیر کر۔ ہمارے قیدیوں کو رہا کر۔ ناتوانوں کو اُٹھا کھڑا کر۔ کم دلوں کو دلاسا دے۔ تمام "قومیں جانیں کہ تُو واحد خدا ہے" اور یسُوع مسیح تیرا بیٹا ہے۔ "ہم تیرے لوگ اور تیری چراگاہ کی بھیڑیں ہیں" +

خدا کی چند صفات خدا سے معافی کی التجا

۶۰۔ تُو نے اپنے عملوں کے ذریعہ سے دُنیا کی دائمی ترکیب ظاہر کر دی ہے۔ اَے خداوند تُو نے دُنیا کو خلق کیا ہے۔ تُو جو تمام پُشتوں میں دیانتدار عدالتوں میں راست۔ قدرت اور عظمت میں عجیب ہے۔ تُو جو خلق کرنے میں دانا اور اپنی مخلوقات کو مستحکم کرنے میں باہوش ہے۔ تُو اُن کے لئے جو دیکھتے ہیں نیک ہے اور جو تجھ پر بھروسہ رکھتے ہیں اُن کے ساتھ دیانتدار ہے۔ "اَے رحیم اور ترس کھانے والے" تُو ہماری خطاؤں اور ناراستیوں اور قصوروں اور کمتیوں کو معاف فرما۔ (۲) تُو اپنے غلاموں اور لونڈیوں کا ہر ایک گناہ اُن کے ذمہ مت لگا۔ بلکہ اپنی سچائی کی صفائی سے ہمیں

صاف کر۔ اور ہمارے "قدموں کو پاکیزگی" اور راستبازی اور "دلکی" سادگی میں "چلنے کی ہدایت کر"۔ اور کہ ہم تیرے حضور اور اپنے حاکموں کے حضور "نیک اور پسندیدہ کام کریں"۔ (۳) ہاں۔ اے مالک! ہمارے فائدے کے لئے سلامتی میں "اپنا چہرہ ہم پر جلوہ گر فرما"۔ تاکہ ہم "تیرے طاقتور ہاتھ سے" محفوظ رہیں اور "تیرے بلند بازو سے" ہم ہر قسم کے گناہوں سے خلاصی پائیں۔ اور ہم کو اُن سے چھڑا جو ناواجب طور پر ہم سے کینہ رکھتے ہیں۔ (۴) ہم کو اور اُن سب کو جو زمین پر سکونت کرتے ہیں یکدلی اور صلح عطا فرما۔ جیسا کہ تو نے ہمارے باپ دادوں کو دیا۔ جب اُنہوں نے تجھے پاکیزگی سے "ایمان اور سچائی" میں پکارا (تاکہ ہم بچ جائیں) جبکہ ہم تیرے قادرِ مطلق اور افضل ترین نام کے اور اُن کے فرمانبردار ہوتے ہیں جو زمین پر ہمارے حاکم اور بادشاہ ہیں +

| حکام کی تابعداری کریں کیونکہ وہ خدا کی طرف سے مقرر ہیں |

۶۱۔ اے مالک! تو نے اپنی عظیم الشان اور افضل ترین قوت سے اُنہیں اختیار اور سلطنت بخشا ہے۔ تاکہ ہم اُس جلال اور عزت کو جو تیری طرف سے اُنہیں بخشی ہے جانکر اُن کے ماتحت ہو ویں۔ اور تیری مرضی کے خلاف ہرگز نہ ہوں۔ اے خداوند! اُنہیں صحت۔ سلامتی۔ یکدلی۔ اور پائیداری عنایت کر تاکہ وہ اُس حکومت کو جو تیری طرف سے اُنہیں بخشی ہے بلا کم و کاست چلائیں (۲) کیونکہ اے آسمانی مالک! زمانوں کے بادشاہ! تو نے بنی انسان کو اُن تمام چیزوں کا جو زمین پر ہیں جلال اور عزت اور اختیار دیا ہے۔ اے خداوند۔ تو اُس کے مطابق جو تیری نظر میں بھلا اور خوش آیند ہے اُن کی مشورت کی طرف ہدایت کر۔ تاکہ وہ تیرے اُس اختیار کی جو تیری طرف سے اُنہیں دیا گیا ہے سلامتی اور انکساری سے دینداری کے ساتھ خدمت کر کے تیرے فضل و لطف ہوں۔ (۳) اے تو جو اکیلا یہ سب اور ان سے بھی کہیں بڑھکر بھلائی ہمارے ساتھ کرنے کے قابل ہے۔ ہم اپنی جانوں کے سردار کاہن اور سرپرست یسوع مسیح کے ذریعہ سے تیری تعریف کرتے ہیں جس کے ذریعہ سے تجھے جلال اور عظمت اب اور پشت در پشت اور ابدالآباد ہوتا ہے۔ آمین +

| جو کچھ کہا گیا اُس کی پیروی کرنے کی نصیحت |

۶۲۔ اے بھائیو! اُن باتوں کی بابت تو جو ہمارے مذہب کے

مناسب حال ہیں اور جو ایسے شخصوں کی عمدہ زندگی کے لئے نہایت ہی مفید ہیں جو دینداری اور راستی سے (اپنے سفر) کو بخوبی درست کرنا چاہتے ہیں ہم نے تمہیں کافی طور پر لکھ بھیجا۔ (۲) کیونکہ ایمان اور توبہ اور سچی محبت اور پرہیزگاری اور تقوے اور صبر کی بابت ہر پہلو سے چھان بین کی۔ اور تمہیں یاد دلایا۔ لازم ہے کہ تم بُرائی کو فراموش کر کے اور لگاتار حلیمی کے ساتھ محبت اور سلامتی میں راستبازی اور سچائی اور برداشت سے پاکیزہ طور پر اُس قادرِ مطلق خدا کو خوش کرو۔ جیسا کہ ہمارے باپ دادوں نے بھی جن کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ باپ اور خدا اور خالق کے اور تمام آدمیوں کے سامنے فروتن ہو کر اُس کو راضی کیا ہے۔ (۳) اور یہ باتیں ہم نے تمہیں اسی خوشی سے یاد دلائی ہیں۔ کیونکہ ہم بخوبی جانتے تھے کہ ایسے آدمیوں کو لکھ رہے ہیں جو دیانتدار اور نہایت ہی مشہور ہیں اور جنہوں نے خدا کی تعلیمات کے کلام میں بڑی ہی تحقیق کی ہے +

| اور کہ ایسی گزشتہ عاجزی اور فروتنی سے اپنے عہدیداروں کے مطیع ہوں |

۶۳۔ پس مناسب ہے کہ ایسے بڑے اور اس قدر نمونوں پر توجہ دیکر ہم گردن خم کریں۔ اور فرمانبرداری کے مقام کو پیر کے اُن کی طرف مائل ہوں جو ہماری جانوں کے رہنما ہیں۔ تاکہ ہم اس بیہودہ بغاوت سے باز آکر اور ہر قسم کے عیب اور تفرقہ سے کنارہ کش ہو کر اس انعام کو حاصل کریں جو سچائی میں ہمارے سامنے رکھا ہوا ہے۔ (۲) کیونکہ اگر تم اُن باتوں کے فرمانبردار ہو کر جو روح القدس کے وسیلہ سے ہمارے ذریعہ قلمبند ہوئیں اپنے حسد کے ناواجب غصہ کو مطابق اُس منت اور سماجت کے جو ہم نے سلامتی اور یکدلی کی بابت اس خط میں تم سے کی ہے جڑ سے کاٹ ڈالو تو تم ہم کو خوش اور خرم کرو گے۔ (۳) اور ہم نے دیانتدار اور دانا آدمیوں کو بھی بھیجا ہے جو ہمارے درمیان اپنی جوانی سے لے کر بڑھاپے تک بے عیب زندگی بسر کرتے رہے ہیں۔ اور جو ہمارے اور تمہارے درمیان گواہ بھی ہونگے (۴) اور ہم نے یہ اس لئے کیا تاکہ تم جانو کہ ہمیں اس بات کی فکر لگی ہوئی تھی اور اب بھی لگی ہوئی ہے کہ تم میں جلد امن ہو جائے +

| یسوع کے ذریعہ ایمان وغیرہ ملنے کی درخواست |

۶۴۔ الغرض تمام اشیاء کا دیکھنے والا خدا اور روحوں کا مالک

اور تمام جسموں کا خداوند جس نے خداوند یسوع مسیح کو چن لیا اور اُس کے وسیلے سے ہمیں بھی تاکہ ہم اُسکی قوم بنیں ہر ایک روح کو جو اُسکے افضل اور مقدس نام سے کہلاتی ہے ایمان - خوف - سلامتی - صبر - برداشت - خود ضبطی - پاکیزگی - اور عقلمندی عطا کرے تاکہ وہ ہمارے سردار کاہن اور سرپرست یسوع مسیح کے ذریعہ سے اُس کے نام کے مقبول ہوں جس کے ذریعہ جلال اور عظمت - قدرت اور عزت اب اور ابد الآباد اُس کو ہووے - آمین ۔

قاصدوں کو تو بہ کی خوشخبری دیکر ہمارے پاس جلد بھیجدو

۶۵ ۔ لیکن تم کلاڈیس افیبس اور والریس بیٹولس کو جنھیں ہم نے تمہارے پاس بھیجا ہے اور فورتوناتس کو بھی ساتھ ہی خوشی کے ساتھ سلامتی سے جلد ہمارے پاس واپس بھیجدو تاکہ وہ اُس سلامتی اور یکدلی کی جس کے لئے ہماری دعا اور تمنا ہے نہایت ہی سنجیدگی سے التجا کی گئی ہے - بہت جلد ہمیں خبر دیں - تاکہ ہم بھی تمہاری خوش ترتیبی سے بہت جلد خوش ہوویں - (۲) ہمارے خداوند یسوع مسیح کا فضل تمہارے ساتھ اور اُن سبھوں کے ساتھ ہو جو ہر جگہ خدا سے اور اُس کے ذریعہ سے بلائے ہوئے ہیں جس کے وسیلے سے جلال اور عزت - قدرت اور عظمت - ابدی سلطنت تا ابدالآباد اُس کو ہو - آمین ۔

کرنتھیوں کے نام دوسرا خط

مسیح کی بابت حسن ظن رکھنا اور احسان مند ہونا چاہئیے

(۱) - اے بھائیو ! ہمیں یسوع مسیح کی بابت ایسا خیال کرنا چاہئے جیسے خدا کی بابت جیسے زندوں اور مردوں کے انصاف کرنے والے کی بابت - اور ہم کو چاہئے کہ ہم اپنی نجات دہندے کے بارے میں کمینے خیال نہ کریں - (۲) کیونکہ اگر ہم اُس کے بارے میں کمینہ خیال کریں تو ہم ادنےٰ چیزوں کے حصول کی بھی اُمید کریں - اور وہ لوگ جو گویا ادنیٰ چیزوں کی بابت سنتے ہیں وہ گناہ کرتے ہیں اور ہم بھی گناہ کرتے ہیں اور نہیں جانتے کہ ہم کہاں سے اور کس کے وسیلہ سے اور کس مقام کے لئے بلائے گئے ہیں اور یسوع مسیح نے ہمارے لئے دکھ سہنے کی خاطر کس قدر باتوں کی برداشت کی - (۳) پس ہم میں سے کون اُس کا معاوضہ دے گا ؟ یا کونسا لائق پھل ہے جو اُسنے ہمیں دیا ہے ؟ اور کس قدر مہربانیوں کے ہم اُس کے قرضدار ہیں ؟ (۴) کیونکہ اُس نے ہمیں نور رحمت کیا ہے - ہمارے ساتھ اُس نے ایسے کلام کیا جیسے بیٹوں کے ساتھ کرتے ہیں - اُس نے ہمیں بچا لیا جبکہ ہم ہلاک ہو رہے تھے - (۵) پس ہم اُس کی کونسی تعریف کریں یا اُن چیزوں کا عوض اُس کو دیں جو ہم نے اُس سے پائی ہیں ؟ (۶) ہم عقل کی نسبت اندھے تھے اور پتھروں اور لکڑیوں اور سونے اور چاندی اور پیتل اور انسانوں کی دستکاری کی عبادت کرتے تھے - اور ہماری تمام زندگی صرف موت ہی موت تھی - پس جب ہم تاریکی میں لپٹے ہوئے اور اپنے مشاہدہ میں اس قسم کے دبیز کہر سے معمور تھے تو ہم نے اُس کی مرضی سے اُس بادل کو جو ہمارے چوگرد تھا دور کرکے از سر نو بینائی حاصل کی - (۷) کیونکہ ہم کو بہت ہی گمراہی اور بربادی میں دیکھکر اور کہ ہمارے پاس نجات کی کوئی اور اُمید

نہیں ہے مگر صرف وہی جو ہم نے اُس سے پائی ہے اُس نے ہم پر رحم کیا اور ترس کھا کر ہمیں بچالیا۔ (۸) کیونکہ اُس نے ہمیں اُس وقت بلالیا جب ہم نہ تھے اور چاہا کہ ہم نہ ہونے سے کچھ ہو جائیں ۔

(حاشیہ: یسعیاہ ۵۴ : ۱ مسیحیوں کے حق میں ہے — یسعیاہ ۱:۵۴)

۲۔ "اے بانجھ۔ تو جو جنتی نہیں! خوش ہو۔ پھوٹ پڑ اور للکار۔ اے تو جو دردِ زہ نہیں کرتی! کیونکہ بے کس چھوڑی ہوئی کی اولاد خصم والی کی اولاد سے زیادہ ہے۔" اُس نے جو یہ کہا کہ "اے بانجھ تو جو جنتی نہیں خوش ہو" وہ اُس نے ہم سے کہا۔ کیونکہ پیشتر اس سے کہ کلیسیا کو بچے عطا ہوئے وہ بانجھ تھی۔ (۲) اور جو اُس نے یہ کہا کہ "للکار۔ اے تو جو دردِ زہ نہیں کرتی!" اُس کا مطلب یہ ہے۔ ہم اُن عورتوں کی طرح جن کو دردِ زہ ہوتا ہے اپنی دعائیں خدا کے حضور سادگی کے ساتھ کرنے سے تھک نہ جاویں۔ (۳) اور جو اُس نے یہ کہا کہ "بیکس چھوڑی ہوئی کی اولاد خصم والی کی اولاد سے زیادہ ہے" تو اُس کا یہ مطلب ہے کہ ہماری قوم خدا سے چھوڑی ہوئی نظر آتی تھی لیکن اب ہم ایمان لا کر اُن سے بڑھ گئے ہیں جو معلوم پڑتے ہیں کہ خدا اُن کا خصم ہے۔ (۴) ایک اور نوشتہ کہتا ہے کہ "میں راستبازوں کو بُلانے نہیں آیا بلکہ گنہگاروں کو۔" (۵) اس کا مطلب یہ ہے کہ لازم ہے کہ وہ جو ہلاک ہو رہے ہیں بچ جائیں۔ (۶) کیونکہ یہ بڑی اور عجیب بات ہے کہ ایستادہ اشیاء نہیں بلکہ گری ہوئی چیزیں بچیں۔ (۷) اسی طرح مسیح نے بھی چاہا کہ وہ چیزیں جو برباد ہو رہی ہیں بچ جائیں۔ اور اُس نے ہمیں جو ابھی ہلاک ہو رہے تھے پا کر بہتوں کو بچا لیا ۔

(حاشیہ: متی ۹ : ۱۳ — مرقس ۲ : ۱۷)

(حاشیہ: مسیح کا اقرار نہ صرف زبان سے بلکہ کاموں سے ہو)

۳۔ پس جب ہم پر اس قدر رحم ہوا تو پہلے تو ہم جو زندہ ہیں مردہ دیوتاؤں کو قربانی چڑھاتے اور اُن کی عبادت نہیں کرتے بلکہ ہم نے اُس کے ذریعہ سے سچائی کے باپ کو جان لیا ہے۔ اُس کی نظر میں سوائے اِس کے عرفان کے اور کیا ہے کہ ہم اُس کا انکار نہ کریں جس کے ذریعہ سے ہم نے اُس کو جان لیا ہے ؟ (۲) کیونکہ وہ خود بھی کہتا ہے کہ "جو لوگوں کے سامنے میرا اقرار کرتا ہے۔ میں اُس کا اقرار اپنے باپ کے سامنے کروں گا۔" (۳) پس اگر ہم اُس کا اقرار کریں جس کے ذریعہ ہم

(حاشیہ: متی ۱۰ : ۳۲)

بچ گئے ہیں تو ہمارا یہی اجر ہے۔ (۴) لیکن ہم کس بات میں اُس کا اقرار کریں؟ اس بات سے کہ کرتے ہیں جو وہ ہمیں کہتا ہے اور اُس کے حکموں کی نافرمانی نہ کرتے ہیں اور نہ صرف ہونٹوں سے (فقط) اُس کی عزت کرتے ہیں۔ بلکہ "تمام دل اور تمام عقل سے۔" (۵) لیکن وہ یسعیاہ کی معرفت بھی کہتا ہے "یہ قوم ہونٹوں سے میری عزت کرتی ہے۔ مگر اُن کے دل مجھ سے دور ہیں۔"

(حاشیہ: مرقس ۱۲ : ۳۰ — یسعیاہ ۲۹ : ۱۳)

(حاشیہ: ایضاً)

۴۔ پس ہم اُس کو محض خداوند ہی نہ کہیں کیونکہ یہ کہنا ہم کو بچا نہ سکے گا نہیں۔ (۲) کیونکہ وہ فرماتا ہے "نہ ہر ایک جو مجھے خداوند خداوند کہتا ہے بچ جائیگا بلکہ وہی جو راستبازی کرتا ہے۔" (۳) پس اے بھائیو! ہم اپنے کاموں سے اُس کا ایسا اقرار کریں کہ ہم اپنے آپ کو پیار کریں۔ اور نہ تو زناکاری کریں اور نہ ایک دوسرے کی ضلالت گوئی اور حسد کریں بلکہ متقی۔ رحیم اور مہربان ہو ویں۔ اور چاہیے کہ ہم ایک دوسرے کے ہمدرد ہوں نہ کہ زر دوست۔ اسی قسم کے کاموں سے ہم اُس کا اقرار کریں نہ اسکے برعکس کاموں سے۔ (۴) اور لازم ہے کہ ہم لوگوں سے بہت نہ ڈریں بلکہ خدا سے۔ (۵) اسی سبب سے جبکہ تم یہ کام کرتے ہو خداوند فرماتا ہے "اگر تم میری گود میں میرے ساتھ فراہم ہو اور میرے حکموں پر عمل نہ کرو تو میں تمہیں نکال پھینکوں گا اور تمہیں کہوں گا۔ مجھ سے دور ہو اے بدکارو! میں نہیں جانتا تم کہاں سے ہو۔"

(حاشیہ: متی ۷ : ۲۱ — مصریوں کی انجیل)

(حاشیہ: وہ کون سے کام ہیں جن کے ذریعہ سے مسیح کا اقرار ہوتا ہے)

۵۔ الغرض۔ اے بھائیو! ہم اس دنیا کی مسافرت کو ترک کر کے اپنے بلانے والے کی مرضی بجا لاویں اور اس جہان میں سے نکل جانے سے نہ ڈریں۔ (۲) کیونکہ خداوند فرماتا ہے "تم برّوں کی مانند بھیڑیوں کے درمیان ہو گے۔" (۳) لیکن پطرس جواب میں اُسے کہتا ہے "اگر بھیڑیئے برّوں کو پھاڑ ڈالیں تو پھر کیا ہے؟" (۴) یسوع نے پطرس کو کہا "برّے بھیڑیوں سے بعد اس کے کہ وہ مر گئے نہ ڈریں۔ اور تم بھی اُن سے نہ ڈرو جو تم کو مار ڈالتے ہیں۔ اور تمہیں کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتے بلکہ تم اُس سے ڈرو جو تمہارے مر جانے کے بعد جسم اور جان دونوں پر جہنم کی آگ میں ڈال دینے کا اختیار رکھتا ہے۔" (۵) اور اے بھائیو! تم جانتے ہو

(حاشیہ: مصریوں کی انجیل)

کہ اِس دُنیا میں اِس جسم کا سفر ادنیٰ و قلیل حصہ ہے۔ مگر مسیح کا وعدہ بڑا اور عجیب ہے اور آنے والی بادشاہت کا آرام اور ہمیشہ کی زندگی ہے۔ (۶) پس اُن کو حاصل کرنے کے لئے پاکیزگی اور راستی سے زندگی بسر کرنا اور اِن دُنیاوی چیزوں کو غیر جنس تصور کرنے اور اُن کی خواہش نہ کرنے کے سوا اور کونسا کام کر سکتے ہیں؟ (۷) کیونکہ جب ہم اِن چیزوں کے حاصل کرنے کی خواہش کرتے ہیں تو راستی کی راہ سے علیحدہ ہو جاتے ہیں ✚

کوئی دو خداوندوں کی خدمت نہیں کر سکتا

متی ۶:۲۴ لوقا ۱۶:۱۳ متی ۱۶:۲۶ مرقس ۸:۳۶

۶ ۔ لیکن خداوند فرماتا ہے "کوئی نوکر دو مالکوں کی خدمت نہیں کر سکتا"۔ اگر ہم خدا کی اور دولت کی خدمت کرنی چاہیں تو یہ ہمارے لئے غیر مناسب ہے۔ "کیونکہ اگر کوئی شخص تمام دُنیا کما لیوے لیکن اپنی جان کا نقصان پہنچائے تو اُسے کیا فائدہ؟" (۳) لیکن زمانہ حال اور آئندہ دو دشمن ہیں۔ (۴) ایک تو زناکاری اور خرابی اور ... کی دوستی اور دھوکے کا ذکر کرتا ہے مگر دوسرا اِن باتوں سے روگردانی کرتا ہے۔ (۵) پس ہم اِن دونوں کے دوست نہیں ہو سکتے لیکن لازم ہے کہ ہم اِس کو خیرباد کہکر اُس سے رفاقت رکھیں۔ (۶) ہم جانتے ہیں کہ اِس جہانی اشیاء سے نفرت رکھنی بہتر ہے کیونکہ یہ ادنیٰ اور قلیل المدت اور برباد ہو جانے والی ہیں مگر وہاں کی چیزوں کو پیار کرنا بہتر ہے کیونکہ وہ اچھی اور قائم رہنے والی ہیں۔ (۷) کیونکہ ہم مسیح کی مرضی بجا لا کر آرام پائیں گے ورنہ اگر ہم اُس کے حکموں سے تجاوز کریں تو پھر ہمیں کوئی شے ابدی سزا سے نہ چھڑائے گی۔ (۸) اور نوشتہ بھی حزقی ایل کی معرفت کہتا ہے کہ "اگر نوح اور ایوب اور دانی ایل مبعوث ہوں تو وہ اپنے بچوں کو اسیری سے نہ چھڑائینگے"۔ (۹) لیکن اگر ایسے راستباز بھی اپنی راستبازیوں کے ذریعہ سے اپنے بچوں کو چھڑا نہیں سکتے تو ہم کس بھروسہ سے خدا کی بادشاہت میں داخل ہونگے اگر اپنے بپتسمہ کو مقدس و بے عیب نہ رکھیں؟ یا ہمارا وکیل کون ہوگا اگر ہم مقدس اور درست کام کرنیوالے پائے نہ جاویں ✚

حزقی ایل ۱۴:۱۴

فانی اور غیر فانی کشتی کا مقابلہ

۷ ۔ پس اے میرے بھائیو! ہم اِس طرح کشتی کریں یہ جانکر کہ کشتی قریب ہے اور کہ فانی کشتی کے لئے جدوجہد تو بہت لوگ کرتے ہیں لیکن سب تاج نہیں پاتے مگر وہی جو سخت محنت کرتے اور عمدگی سے ساتھ لڑتے ہیں۔ (۲) پس ہم کشتی

کریں تاکہ سب کے سب تاج پاویں۔ (۳) ہم سیدھے راستہ غیر فانی کشتی میں ایسا دوڑیں اور ایسی جدوجہد اور لڑائی کریں کہ ہم تاج بھی پا لیں۔ اور اگر ہم سب تاج نہ بھی پا سکیں تو بھی تاج کے قریب تو پہنچ جائیں۔ (۴) یہ جاننا ضروری ہے کہ فانی دوڑ میں دوڑنے والا شخص اگر اُس دوڑ میں بُرا سلوک کرتا ہوا پایا جائے تو گنتے ہیں کہ وہ کوڑے کھاتا ہے اور دوڑ سے خارج کر دیا جاتا ہے۔ (۵) تم کیا خیال کرتے ہو جس نے فانی معرکہ میں خراب طور پر عمل کیا ہے اُس کے ساتھ کیا کیا جائے گا؟ (۶) کیونکہ جن شخصوں نے مہر کو محفوظ نہیں رکھا اُن کی بابت وہ کہتا ہے "اُن کا کیڑا نہ مریگا اور اُن کی آگ بجھائی نہ جائے گی اور وہ کل بشر کے لئے منظر ہونگے" ✚

یسعیاہ ۶۶:۲۴

توبہ کرو کیونکہ توبہ کا موقع یہی ہے

۸ ۔ پس جب تک ہم زمین پر ہیں توبہ کر لیں۔ (۲) کیونکہ ہم کاریگر کے ہاتھ میں مٹی کا ایک ڈھیلا ہیں کیونکہ جس طرح کمہار جب ایک برتن بناتا ہے اور وہ اُس کے ہاتھ میں ٹیڑھا میڑھا ہو یا ٹوٹ جائے تو وہ اُس کو پھر از سر نو بناتا ہے۔ لیکن اگر وہ اُس کو آگ کی بھٹی میں ڈالنے کو پہلے ہی سے ارادہ کر لے تو پھر وہ اُس کی مرمت نہیں کرے گا۔ اسی طرح ہم بھی جب تک اِس دُنیا میں ہیں اُن تمام بُرے کاموں سے جو ہم نے جسم میں کئے ہیں اپنے سارے دل سے توبہ کر لیں "کہ جب تک توبہ کا موقع ہے ہم خداوند کے طفیل سے بچ جاویں۔ (۳) کیونکہ ہمارے دُنیا سے روانہ ہو جانیکے بعد پھر ہم کو اقرار یا توبہ کرنیکا موقع کبھی نہ ملیگا۔ (۴) پس اے بھائیو! ہم باپ کی مرضی بجا لا کر اپنے جسم کو پاک رکھکر اور خداوند کے حکموں کی محافظت کر کے ہمیشہ کی زندگی کو معاوضہ میں لیں گے (۵) کیونکہ خداوند انجیل میں فرماتا ہے "اگر تم نے چھوٹی سی چیز کی محافظت نہ کی تو بڑی چیز تمہیں کون دیگا؟ کیونکہ میں تمہیں کہتا ہوں کہ جو نہایت ہی چھوٹی سی شے میں امانتدار ہے وہ بہت میں بھی امانتدار ہے"۔ (۶) پس تو اِس کا یہ مطلب ہے کہ جسم کو پاک رکھو اور مہر کو بے داغ رکھو تاکہ ہم زندگی حاصل کریں ✚

متی ۲۵:۲۱ لوقا ۱۶:۱۰

انصاف اِسی جسم میں ہوگا پس اسی جسم میں توبہ لازم ہے

۹ ۔ اور تم میں سے کوئی یہ نہ کہے کہ اِس جسم کا انصاف نہیں ہوتا اور نہ یہ دوبارہ اُٹھتا ہے۔ (۲) غور کرو اگر تم اِس جسم میں نہ ہوتے تو تم

بیچ کس طرح گئے اور کس طرح سے تم نے از سرِ نو بینائی پائی؟ (۳) پس لازم ہے کہ ہم جسم کو خدا کی ہیکل کی مانند محفوظ رکھیں۔ (۴) کیونکہ جس طرح تم جسم میں بلائے گئے تھے اسی طرح جسم میں آؤ گے بھی۔ (۵) اگر خداوند مسیح۔ ہمارے بچانے والے۔ نے جو پہلے تو رُوح تھا اور پھر جسم بنا اور اس طرح ہم کو بچا لیا۔ تو ہم بھی اسی طرح اس جسم میں اجر پائینگے۔ (۶) پس ہم ایک دوسرے کو پیار کریں تاکہ ہم سب خدا کی بادشاہی میں داخل ہوں۔ (۷) شفا پانے کا جب تک موقع ہے ہم خدا کو جو طبیب ہے اُجرت دیکر اپنے آپ کو اُس کے سپرد کر دیں (۸) وہ اُجرت کیا؟ دلی سنجیدگی سے توبہ کرنی۔ (۹) کیونکہ وہ تمام باتوں کو پیشتر ہی سے جانتا ہے اور جو کچھ ہمارے دلوں میں ہے اس کو بخوبی دیکھتا ہے۔ (۱۰) پس ہم اسکی ابدی تعریف کریں۔ نہ صرف زبان ہی سے بلکہ دلوں سے۔ تاکہ وہ ہم کو بیٹوں کی مانند قبول کرے۔ (۱۱) کیونکہ خداوند نے بھی کہا ہے۔ "میرے بھائی وہ ہیں جو میرے باپ کی مرضی بجا لاتے ہیں"۔

متی ۱۲: ۵۰

پس خدا کی مرضی پر چلنا ضروری ہے

۱۰ — اس لئے۔ اے میرے بھائیو! ہم اپنے باپ کی جس نے ہمیں بلایا ہے مرضی پر عمل کریں۔ تاکہ ہم جئیں۔ اور خصوصاً نیکی کا پیچھا کریں مگر بُرائی کو جو ہمارے گناہوں کی ہراول ہے ترک کریں۔ اور بیدینی سے بھاگیں کہیں ایسا نہ ہو کہ مصیبت ہم پر آ پڑے۔ (۲) کیونکہ اگر ہم بھلائی کرنے میں سرگرمی کریں۔ تو سلامتی ہمارا پیچھا کرے گی۔ (۳) کیونکہ اسی سبب سے وہ لوگ خوشی کو حاصل نہیں کر سکتے جو آیندہ جہان کے وعدہ کی بہ نسبت اس جہان کے مزے کو ترجیح دیکر انسانی خوف کھاتے ہیں۔ (۴) کیونکہ وہ نہیں جانتے کہ اس جہان کے مزے میں کس قدر تکلیف ہے۔ اور آیندہ کا وعدہ کس قسم کی خوشی مہیا کرتا ہے۔ (۵) اور اگر انہوں نے بالذات اکیلے یہ کام کئے بھی ہیں تو یہ تو قابلِ برداشت تھا مگر اب تو وہ معصوم رُوحوں کو بُری تعلیم دیتے رہتے ہیں اور نہیں جانتے کہ دگنی سزا پائینگے وہ خود اور وہ بھی جو اُن کی سنتے ہیں۔

وعدوں کے حق میں دو دلی لازم نہیں

۱۱ — پس ہم پاک دلی سے خدا کی خدمت کریں اور ہم راستباز ہونگے اور اگر ہم خدا کے وعدہ پر ایمان نہ لانے کے سبب سے اُس کی خدمت

نہ کرینگے تو ہم مصیبت زدہ ہو جائینگے۔ (۲) کیونکہ نبوی کلام بھی کہتا ہے۔ "مصیبت زدہ ہیں دو دلے لوگ جو دل میں شک رکھتے ہیں۔ جو کہتے ہیں کہ یہ سب باتیں تو ہم نے اپنے باپ دادوں سے بھی سُنی ہیں اور روز روز ہم اُنکی انتظاری بھی کرتے رہے اور اُن میں سے ایک بھی نہ دیکھی۔ (۳) اے احمقو! اپنے آپ کو درخت سے تشبیہ دو۔ انگور کی بیل ہی کو لو پہلے تو وہ پتے جھاڑتی ہے۔ پھر کونپلیں نکلتی ہیں۔ پھر کھٹے پھل۔ بعدہ بالکل پختہ انگور۔ (۴) اسی طرح سے میری قوم بھی فساد اور تکالیف رکھتی ہے۔ مگر بعد میں اچھی چیزیں حاصل کریگی"۔ (۵) اس لئے اے میرے بھائیو! ہم دو دلے نہ ہوں بلکہ اُمید سے برداشت کریں تاکہ ہم اجر بھی حاصل کریں۔ (۶) "کیونکہ ہر ایک کو اُس کے کاموں کا بدلا دینے کا" وعدہ کرنے والا دیانتدار ہے"۔ (۷) پس اگر ہم خدا کے حضور راستبازی کریں تو ہم اُس کی بادشاہی میں داخل ہونگے اور وہ وعدے حاصل کرینگے "جنکو نہ کانوں نے سُنا اور نہ آنکھوں نے دیکھا۔ اور نہ انسان کے دل پر آئے"۔

عبرانی ۱۰: ۲۳
۱ کرنتھیوں ۲: ۹

خدا کی بادشاہت کب آئے گی۔

۱۲ — پس ہم محبت اور راستبازی سے ہر گھڑی خدا کی بادشاہت کے منتظر رہیں۔ کیونکہ ہم خدا کے ظہور کے دن سے واقف نہیں۔ (۲) کیونکہ جب کسی شخص نے خداوند سے پوچھا کہ تیری بادشاہت کب آئیگی۔ تو اُس نے خود فرمایا۔ "جبکہ دو ایک ہونگے۔ اور بیرونی شخص مثل اندرونی شخص کے۔ اور مرد ساتھ عورت کے۔ نہ مرد اور نہ عورت ہوگی"۔ (۳) "دو ایک" اُسوقت ہوتے ہیں جبکہ ہم ایک دوسرے سے سچ بولتے ہیں۔ اور دو جسموں میں ایک جان بلا مکر و فریب کے ہوگی۔ (۴) "بیرونی شخص مثل اندرونی کے" یہ معنے ہیں کہ اندرونی سے مراد جان ہے اور بیرونی سے مراد جسم۔ پس جس طرح تیرا جسم نظر آتا ہے اسی طرح تیری رُوح بھی نیک کاموں کے ذریعہ ظاہر ہو۔ (۵) اور "مرد ساتھ عورت کے اور نہ مرد نہ عورت ہوگی" کا یہ مطلب ہے کہ بھائی بہن کو دیکھکر اُس کی بابت مثل عورت کے کچھ بھی خیال نہ کرے اور نہ بہن بھائی کو دیکھکر اُس کی بابت مثل مرد کے کچھ خیال کرے۔

(۴) وہ کہتا ہے کہ جب تم یہ کام کرو گے تب میرے باپ کی بادشاہت آئے گی ۔

توبہ کریں اور اپنے چلن سے ہوشیار رہیں

۱۳۔ پس اے بھائیو! ہم کو فوراً توبہ کرنی چاہیئے اور نیک بات کے بارے میں ہوشیار رہیں۔ کیونکہ ہم بہت سی حماقت اور شرارت سے پُر ہیں۔ ہم اپنے پہلے گناہوں کو اپنے اوپر سے پونچھ ڈالیں۔ اور دل سے توبہ کر کے بچ جائیں۔ اور ہم انسان کو خوش کرنے والے نہ ہوں۔ اور نہ ہم صرف ایک دوسرے ہی کو خوش کرنا چاہیں بلکہ راستبازی سے باہر والے آدمیوں کو بھی خوش کریں تاکہ ہمارے ذریعہ سے اُس نام پر کفر نہ بکا جائے۔ (۲) کیونکہ خداوند بھی فرماتا ہے " قوموں کے درمیان نت میرے نام کی تکفیر ہوتی ہے "۔ اور پھر " افسوس جسکے سبب سے میرے نام کی تکفیر ہوتی ہے "۔ کس بات میں تکفیر ہوتی ہے ؟ جو کچھ میں چاہتا ہوں اُس کو تمہارے عمل نہ کرتے ہیں۔ (۳) کیونکہ قومیں ہمارے مُنہ سے خدا کا کلام سُنکر اُسکی خوبصورتی اور عظمت سے تعجب کرتی ہیں۔ مگر جب معلوم کرتی ہیں کہ ہمارے کام اُن باتوں کے شایان نہیں ہیں جو ہم بولتے ہیں تو وہ یہ کہکر کفر کی طرف مائل ہو جاتی ہیں کہ یہ باتیں فسانہ اور دھوکا ہیں۔ (۴) کیونکہ جب وہ ہم سے سُنتی ہیں کہ خداوند فرماتا ہے کہ " اگر تُم اپنے محبت رکھنے والوں ہی سے محبت رکھو تو تمہارا کیا احسان ہے ؟ مگر تمہارا احسان تب ہے جب تم اپنے دشمنوں اور کینہ رکھنے والوں سے محبت رکھو "۔ جب وہ یہ باتیں سُنتی ہیں تو وہ اُن کی اعلیٰ درجے کی عمدگی پر تعجب کرتی ہیں۔ مگر جب دیکھتی ہیں کہ ہم صرف اپنے کینہ رکھنے والوں ہی سے نہیں بلکہ اپنے پیار کرنے والوں سے بھی محبت نہیں رکھتے تو وہ ہم پر ہنستی ہیں اور اُس نام کی تکفیر ہوتی ہے ۔

یسع ۵۲:۵

لوقا ۶:۳۲، ۳۵

خدا کی مرضی بجا لاکر ہم غیر مرئی کلیسیا میں داخل ہو جاویں

۱۴۔ اس لئے اے بھائیو! اپنے باپ خدا کی مرضی بجا لاکر ہم اُس ابتدائی کلیسیا میں سے ہوویں جو رُوحانی ہے۔ اور آفتاب و مہتاب سے بھی پہلے بنی ہے۔ لیکن اگر خداوند کی مرضی پر عمل نہ کرینگے تو ہم اُس نوشتہ سے ہونگے جو کہتا ہے " میرا گھر قزاقوں کا غار بنگیا "۔ پس ہم زندگی کی کلیسیا سے ہونا پسند کریں۔ تاکہ بچ جائیں۔ (۲) لیکن میں یہ خیال نہیں کرتا کہ تم

یرمیاہ ۷:۱۱

متی ۲۱:۱۳

اِس سے ناواقف ہو کہ زندہ کلیسیا " مسیح کا جسم ہے " کیونکہ نوشتہ کہتا ہے کہ " خدا نے آدمی کو مرد اور عورت بنایا "۔ مرد مسیح ہے۔ عورت کلیسیا ہے۔ اور کتابیں اور رسول جو یہ کہتے ہیں کہ کلیسیا زمانۂ حال ہی میں موجود نہیں بلکہ ابتدا ہی سے ہے سو ظاہر ہے۔ کیونکہ وہ روحانی کلیسیا تھی جیسا کہ ہمارا یسُوع بھی۔ مگر اُس نے اُس کو ان آخری دنوں میں ظاہر کر دیا تاکہ ہمیں بچائے۔ (۳) لیکن کلیسیا رُوحانی ہو کر مسیح کے جسم میں ظاہر ہوئی اور ہم پر یہ ظاہر کر دیا کہ اگر ہم میں سے کوئی اِس کو جسم میں محفوظ رکھے اور خراب نہ کرے۔ تو وہ اُس کو رُوح القدس کے ذریعہ سے پھر پائے گا۔ کیونکہ یہ جسم رُوح کی علامت ہے۔ پس کوئی اصل کو حاصل نہ کرے گا جو علامت کو خراب کرتا ہے۔ پس تو اے بھائیو! اُس کا یہ مطلب ہے کہ جسم کی حفاظت کرو تاکہ تم کو رُوح حاصل ہو۔ (۴) لیکن اگر ہم کہیں کہ جسم کلیسیا ہے اور رُوح مسیح۔ پس تو جسم کے ساتھ بے حیائی سے سلوک کرنے والے نے کلیسیا کے ساتھ بے حیائی سے سلوک کیا۔ پس ایسا شخص رُوح کو جو مسیح ہے حاصل نہ کرے گا۔ (۵) اگر رُوح القدس اُس کے شاملِ حال رہے تو جسم ایسی زندگی اور غیر فانیت کو حصہ میں لے سکتا ہے۔ کوئی شخص اُن چیزوں کا " جو خداوند نے " اپنے برگزیدوں کے لئے " تیار کی ہیں " نہ تو بیان کر اور نہ بتا سکتا ہے ۔

افسی ۵:۳۱

پیدائش ۱:۲۷

اکرنتھی ۲:۹

ایماندار کو بہترین انعام ملتا ہے

۱۵۔ لیکن یہ نہیں خیال کرتا کہ میں نے پرہیزگاری کی بابت کوئی ادنےٰ مشورت دی ہے جس پر کوئی عمل کر کے توبہ نہ کریگا۔ بلکہ وہ اپنے آپ کو اور مجھ مشورت دینے والے کو بھی بچا لے گا۔ کیونکہ گم گشتہ اور برباد ہوتی ہوئی رُوح بچ جانے کے لئے پھیر لانیکا کچھ تھوڑا انعام نہیں ہے۔ (۲) کیونکہ اگر بولنے اور سُننے والا ایمان اور محبت کے ساتھ بولے اور سُنے تو یہی وہ معاوضہ ہے جو ہم نے اپنے خالق خدا کو دینا ہے۔ (۳) پس ہم اُن باتوں سے راستباز اور پاک بنے رہیں جنپر ہم ایمان لے آئے ہیں۔ تاکہ ہم اُس خدا سے دلیری کے ساتھ عرض کریں جو کہتا ہے کہ " ابھی تو بولتا ہی ہو گا کہ میں کہہ دوں گا کہ دیکھ میں حاضر ہوں "۔ (۴) کیونکہ

یسع ۵۸:۹

یہ کلام ایک بڑے وعدے کا نشان ہے۔ کیونکہ خداوند کہتا ہے کہ میں اُس سے بھی بڑھ کر جو مجھ سے مانگتا ہے دینے کو تیار ہوں۔ (۵) پس اس قدر مہربانی میں حصہ رکھ کر اسقدر عمدہ چیزوں کی تحصیل کو اپنے لئے خراب نہ کریں۔ کیونکہ جس قدر خوشی یہ باتیں اِن پر عمل کرنے والوں کے لئے رکھتی ہیں اسی قدر خفگی اُن کے لئے رکھتی ہیں جو اُن سے تجاوز کرتے ہیں +

توبہ ایمان اور محبت کرنے کی ابھی مہلت ہے

۱۶- لہذا اَے بھائیو! جب ہم نے توبہ کرنے کے لئے کچھ تھوڑی مہلت نہیں پائی تو موقع کو غنیمت جانکر اپنے بُلانے والے خدا کی طرف پھریں جبکہ ابھی ہمیں قبول کرنے والا ہمارے پاس ہے۔ (۲) کیونکہ اگر ہم اِن عیش و عشرتوں کو خیرباد کہدیں اور اس کی بُری خواہشوں کو پُورا نہ کرنے سے اپنی روحوں پر فتح پالیں تو ہم مسیح کی رحمت کے شریک ہو جائیں گے۔ (۳) لیکن تم جانتے ہو کہ اَب عدالت کا "دن دھدھکتے ہوئے تنور کی طرح آتا ہے اور آسمانوں کی قوتیں پگھلینگی"۔ اور تمام زمین آگ پر پگھلے ہوئے سیسہ کی طرح ہوگی۔ تب لوگوں کے مخفی اور ظاہر کام نمایاں ہونگے (۴) پس گناہ کی توبہ کی طرح خیرات بھی اچھی شئے ہے۔ روزہ دُعا سے بہتر ہے۔ مگر خیرات دونوں سے بہتر۔ "اور محبت بہت سے گناہوں کو ڈھانپ دیتی ہے" مگر دُعا جو نیک تمیزی سے ہو وہ موت سے چھڑاتی ہے۔ مبارک ہے ہرایک جو ایسی باتوں سے بھرا ہوا پایا جائے۔ کیونکہ خیرات گناہوں کا بوجھ اُتار دینے والی ہو جاتی ہے +

ملاکی ۴: ۱
یسعیاہ ۳۴: ۴
امثال ۱۰: ۱۲
۱ پطرس ۴: ۸

پھر توبہ کے لئے مہلت نہیں بلکہ غضب ابھی منتظر ہے

۱۷- پس ہم سچے دل سے توبہ کریں تاکہ ہم میں سے کوئی راہ پر ہلاک نہ ہو جائے۔ کیونکہ اگر ہم نے احکام پائے تاکہ انکو عمل میں بھی لاویں اور لوگوں کو بُتوں سے علیحدہ کریں اور انہیں تعلیم دیں تو کیسی اشد ضروری بات ہے کہ خدا کو جاننے والی رُوح ہلاک نہ ہو؟ (۲) پس ہم اپنی مدد خود کریں اور کمزوروں کو نیکی کی بابت ہدایت کریں تاکہ ہم سب کے سب بچ جائیں۔ اور ایک دوسرے کو متوجہ کریں اور نصیحت دیں۔ (۳) اور یہ نہ سمجھیں کہ صرف اسی وقت ہم ہوشیار ہوں جبکہ پریسبوٹر ہمیں نصیحت کر رہے ہیں بلکہ اُسوقت بھی جبکہ ہم گھر کو روانہ ہو گئے ہیں۔ ہم خداوند کے حکموں کو یاد کریں اور دنیاوی شہوتوں کے سبب سے بے راہ

نہ ہو جائیں بلکہ بار بار آگے بڑھتے ہوئے خداوند کے حکموں میں قدم مارنے کی کوشش کریں تاکہ ہم سب کے سب یکساں خیال رکھتے ہوئے زندگی پر فراہم ہوویں۔ (۴) کیونکہ خداوند نے کہا ہے۔ "میں تمام قوموں۔ فرقوں اور زبانوں کو اکٹھا کرنے کے لئے آتا ہوں"۔ وہ اپنے ظہور کے دن کا یہ ذکر کرتا ہے جبکہ وہ آکر ہم میں سے ہرایک کو اُس کے کاموں کے مطابق اُسے چھڑائے گا۔ (۵) "اور بے ایمان لوگ اُسکی قدرت اور جلال دیکھینگے" اور دُنیا کی بادشاہت کو یسوع کے قبضہ میں دیکھکر یہ کہتے ہوئے حیران ہونگے۔ افسوس ہم پر کہ تو تھا اور ہم نے تجھے نہ جانا اور تجھ پر ایمان نہ لائے۔ اور ہم نے اُن پریسبوٹروں پر اعتماد نہ کیا جو ہمیں ہماری نجات کی بابت خبر دیتے تھے۔ اور "اُن کا کیڑا نہ مریگا اور اُنکی آگ بجھائی نہ جائیگی اور وہ کل بشر کے لئے منظر ہونگے"۔ (۶) وہ اُسی عدالت کے دن کا ذکر کرتا ہے جبکہ وہ اُن کو دیکھینگے جنہوں نے ہمارے درمیان بے ایمانی کی زندگی بسر کی اور یسوع مسیح کے حکموں کو غلط طور پر سمجھا۔ (۷) مگر راستباز نیکی کرکے اور تکلیفیں سہہ کے اور رُوح کی عیش و عشرتوں سے نفرت کرکے۔ جب وہ اُن کو دیکھینگے جو نشان سے چوک گئے اور جنہوں نے کلام یا کام سے یسوع کا انکار کیا ہے۔ کہ کس طرح سے اُن کو نہ بجھنے والی آگ سے ہیبت ناک تکلیفوں کے ذریعہ سے سزا ملتی ہے۔ اپنے خدا کو یہ کہتے ہوئے جلال دینگے کہ اُس کے لئے امید ہوگی جو سارے دل سے خدا کی خدمت کر چکا ہے +

یسعیاہ ۶۶: ۱۸
یسعیاہ ۶۶: ۱۸
یسعیاہ ۶۶: ۲۴

پس ہم ایمانداروں میں ہوں نہ کہ بے ایمانوں میں

۱۸- پس ہم بھی شکرگذاروں میں سے اور اُن میں سے ہوں جو خدا کی خدمت کر چکے ہیں اور بے ایمانوں میں سے نہ ہوں جن کا انصاف کیا گیا ہے۔ (۲) کیونکہ خود میں بھی نہایت گنہگار ہو کر اور آزمایش سے کبھی بھی گریز نہ کرکے۔ بلکہ ابلیس کے اوزاروں میں اور زیادہ ہو کر۔ راستبازی کا تعاقب کرنے کی جدوجہد کرتا ہوں۔ تاکہ آنے والی عدالت سے ڈر کر اُس کے نزدیک ہو جانے میں کامیاب ہوؤں +

آخری نصیحتیں

۱۹- اِس لئے اَے بھائیو اور بہنو! بعد اس کے کہ تم سچائی کے خدا کا ذکر سُن چکے ہیں تمہارے لئے ایک نصیحت پڑھتا ہوں تاکہ تم لکھی ہوئی باتوں پر توجہ دو

آیسا کہ تم اپنے آپ کو بھی بچالو اور اُس کو بھی جو تمہارے درمیان پڑھتا ہے۔ کیونکہ میں تم سے یہ اجر چاہتا ہوں کہ تم سارے دل سے توبہ کرو اور اپنے آپ کو نجات اور زندگی دو۔ کیونکہ یہ کرکے میں اُن سب جوانوں کے سامنے ایک مقصد رکھوں گا جو دینداری اور خدا کی مہربانی کی خاطر محنت کشی کرنا چاہتے ہیں۔ (۲) اور ہم جو بیوقوف ہیں جب کوئی ہمیں نصیحت دے اور ناراستی سے راستبازی کی طرف پھیرے تو ناخوش اور ناراض نہوں۔ کیونکہ بعض اوقات جب ہم بُرائی کرتے ہیں تو دودلی اور بے ایمانی کے سبب سے جو ہمارے سینوں میں ہے ہم اُس کو نہیں جانتے۔ اور باطل شہوتوں کے سبب سے "ہم عقل کو تاریک کرلیتے ہیں"۔ (۳) پس آؤ ہم راستبازی کریں تاکہ آخر کو بچ جاویں۔ مبارک ہیں وہ جو ان قانونوں کو تسلیم کرلیتے ہیں۔ اگرچہ وہ اِس دُنیا میں چند عرصہ دُکھ اُٹھاویں۔ تو بھی وہ قیامت کے غیرفانی پھل جمع کرینگے۔ (۴) پس دیندار شخص رنج نہ کرے اگرچہ وہ موجودہ وقت میں مصیبت زدہ ہووے۔ ایک مبارک وقت اُس کا انتظار کرتا ہے وہ باپ دادوں کے ساتھ از سرِنو زندگی بسر کرکے بے رنج و غم زمانہ میں خوشی کریگا ❖

افسی ۱۲۰۲

اِس دُنیا میں جنگ کریں تاکہ آئندہ تاج پائیں

۲۰۔ اور نہ ہی وہ تمہاری عقل کو حیران کرے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ ناراست دولتمند ہیں اور خدا کے خادم تنگ حال۔ (۲) پس اے بھائیو اور بہنو! ہم ایمان رکھیں۔ ہم خدا کی فہرست میں ہوکر لڑائی کریں اور اِسی دُنیا میں جدوجہد کریں تاکہ آئندہ جہان میں تاج پائیں۔ (۳) کسی راستباز نے ثمرہ فوراً نہیں پایا بلکہ اُس کا انتظار کرتا ہے۔ (۴) کیونکہ اگر خدا راستباز کا اجر جلدی دیدیتا تو ہم علی الفور سوداگری کرنے لگ جاتے نہ کہ دینداری۔ کیونکہ خیال کرتے کہ ہم راستباز ہیں دینداری کا نہیں بلکہ نفع کا تعاقب کرتے ہوئے۔ اور اِس سبب سے الٰہی عدالت اُس رُوح کو جو راست نہیں نقصان پہنچاتی اور اُس کو بیڑیوں سے لاد دیتی۔ (۵) اُس اکیلے نادیدنی خدا کو۔ سچائی کے بانی کو۔ جس نے ہمارے لئے نجات دہندہ اور بقا کے شہزادے کو بھیج دیا۔ جس کے ذریعہ سے اُس نے ہم پر سچائی اور آسمانی زندگی بھی ظاہر کردی۔ اُسی کو تا ابدالآباد جلال ہوتا رہے۔ آمین ❖

اغناطیوس کا خط افسیوں کے نام

اغناطیوس جو تھیوفورس بھی ہے اُس کلیسیا کو جو افسس واقعہ آسیا میں ہے اور خُدا باپ کی بڑی معموری میں مبارک ہے اور جو قائم اور لاتبدیل جلال تک باقی رہنے کے لئے زمانوں سے پیشتر مقرر ہوئی اور جو باپ اور ہمارے خدا یسوع مسیح کی مرضی سے حقیقی دُکھ میں متحد اور چنی ہوئی ہے اور تمام مبارک بادی کے لائق ہے یسوع مسیح اور بے عیب خوشی میں سلام دیتا ہے ❖

اُن کے ایمان۔ ہمدردی اور محبت کا شکریہ

۱۔ مَیں تمہارے نام کو جو خدا میں نہایت عزیز ہے اور جس کو تم نے ہمارے نجات دہندہ مسیح یسوع کے ایمان اور محبت کے مطابق سیدھے اور راست دل سے طبعاً حاصل کیا ہے بسروچشم تسلیم کرتا ہوں کہ تم نے خدا کی تقلید کرکے اور خدا کے خون سے از سرِنو مشتعل ہوکر اپنے ہمزاد عمل کو کامل طور پر پورا کردیا ہے۔ (۲) کیونکہ جب تم نے سُنا کہ میں سوریا سے اس مشترکہ نام اور ایمان کے سبب سے بندھا ہُوا آرہا ہوں۔ اور میں امید کررہا تھا کہ میں تمہاری دعاؤں کے ذریعہ سے رُوم میں درندوں کے ساتھ جنگ کرنے میں کامیاب ہوجاؤں گا تاکہ اس کامیابی سے میں شاگرد ہوجانے کے قابل ہوجاؤں تو تم نے اِس امر کے دریافت کرنے کی کوشش کی۔ (۳) پس جب میں نے خدا کے نام سے تمہاری تمام جماعت کو اُنیسمس کی شخصیت میں جو محبت میں لابیان ہے اور جو جسم میں تمہارا اسقف ہے قبول کیا۔ تو میں منت کرتا ہوں کہ تم اس کو ایسا پیار کرو جیسا یسوع مسیح نے کیا۔ اور تم سب اُس کی مثل بنو کیونکہ مبارک ہے وہ جس نے تم کو تمہارے حسب حال ایسا اسقف بخشا ❖

اُنیسمس اور دوسرے بشپوں کا ذکر اور اُن کی تابعداری کی نصیحت

۲۔ مگر میں اپنے ہم خدمت برس کی بابت جو خدا کی

مرضی کے مطابق تمہارا ڈھنگ ہے اور سب باتوں میں بابرکت ہے عرض کرتا ہوں کہ وہ تمہاری اور تمہارے اُسقف کی عزت کی نظر سے میرے پاس رہے اور کروکاس نے بھی جو خدا کے اور تمہارے لایق ہے اور جس کو میں نے تمہاری محبت کا نمونہ تسلیم کیا ہے میری ہر بات تسکین کی۔ یسوع مسیح کا باپ اُس کو بھی انیسیمس اور بورہس اور یوپلس اور فرانتوس کے ساتھ راحت بخشے گا جن کے ذریعہ سے تم سبھوں کو میں نے ازراہِ محبت دیکھ لیا۔ (۲) کاشکہ میں تمہارے ساتھ ہمیشہ خوشی کروں اگر ایسا کرنا مناسب ہو پس ہر طرح یسوع مسیح کی جس نے تمہیں جلال بخشا بزرگی ظاہر کرنی واجب ہے۔ تاکہ تم ایک ہی اطاعت میں متحد اور اپنے اُسقف اور بزرگ کے مطیع ہو کر الدوام مقدس بنو ✦

میری نصیحت اس لئے نہیں ہے کہ میں کچھ ہوں بلکہ محض محبت کی راہ سے

۳ — میں تم کو اس حیثیت سے کہ میں کچھ ہوں حکم نہیں دیتا کیونکہ اگرچہ میں اس نام کا بندھوا ہوں تو بھی یسوع مسیح میں کامل نہیں کیونکہ ابھی تو میں شاگرد بننا شروع ہی ہوا ہوں اور تمہارے ساتھ ایسی گفتگو کرتا ہوں جیسی اپنے ہم مکتبوں سے۔ کیونکہ لازم ہے کہ میں تم سے ایمان اور نصیحت اور برداشت اور بردباری سیکھوں۔ (۲) لیکن چونکہ محبت اجازت نہیں دیتی کہ میں تمہاری بابت خاموش رہوں۔ اس لئے میں نے تمہیں نصیحت کرنی اختیار کی ہے تاکہ تم خدا کی عقل کے مطابق دوڑو۔ کیونکہ یسوع مسیح بھی جو ہماری غیر منفک زندگی ہے باپ کی عقل ہے۔ اور ویسا ہی وہ اُسقف جو زمین کے بعید حصص میں مقیم ہیں مسیح کی عقل ہیں ✦

بربط اور اُس کی تاروں سے تشبیہ دیکر یگانگت کی نصیحت دیتا ہے۔

۴ — لہذا تم کو واجب ہے کہ تم اپنے اُسقف کی عقل کے مطابق دوڑو۔ اور ایسا ہی تم کرتے بھی ہو۔ کیونکہ تمہارا معزز پرسبیٹر خدا کے لایق ہے۔ اس لئے کہ اُسقف کے ساتھ اُس کی ایسی سُریلی ہوئی ہے جیسے بربط کے ساتھ اُس کی تاریں۔ اسی سبب سے تمہاری یکجائی اور سُریلی محبت میں یسوع مسیح گاتا ہے۔ (۲) اور تم سب کے سب فرداً فرداً تاریں بنکر اور خدا کی کلید لیکر ایک سُر میں ہم آوازی کے ساتھ یسوع مسیح کے ذریعہ سے باپ کی تعریف گاؤ۔ تاکہ وہ

تمہاری سنے اور تم کو بخوبی پہچان لے کہ انہیں کے ذریعہ سے تم اُس کے بیٹے کے اعضا بنکر کام کرتے ہو۔ پس بے عیب یگانگت میں ہونا تمہارے لئے مفید ہے تاکہ تم خدا کے ساتھ ہمیشہ شراکت رکھو ✦

اپنے اُسقف کا مقابلہ نہ کرنے کی نصیحت

۵ — کیونکہ اگر میں تھوڑے ہی عرصہ تک تمہارے اُسقف کے ساتھ ایسی رفاقت رکھتا۔ جو انسانی نہ تھی بلکہ روحانی۔ تو میں تم کو کس قدر زیادہ مبارک خیال کروں جو اُس کے ساتھ ایسا نزدیکی تعلق رکھتے ہو جیسا کلیسیا یسوع مسیح کے ساتھ اور یسوع مسیح باپ کے ساتھ رکھتا ہے تاکہ سب کچھ یگانگت میں یکساں ہو۔ (۲) کوئی شخص گمراہ نہ ہو جائے۔ اگر کوئی شخص قربان گاہ کی حدود سے باہر ہو تو وہ نانِ خدا سے محروم ہے۔ کیونکہ اگر ایک دوسرے کی دعا اس قدر طاقت رکھتی ہے تو اُسقف اور کل کلیسیا کی دعا کس قدر زیادہ ہوگی۔ (۳) پس جو شخص یکجا جمع نہیں ہوتا تو وہ تکبر کرتا ہے اور اُس نے اپنے آپ کو علیحدہ کر دیا ہے۔ کیونکہ لکھا ہے کہ "خدا متکبرین کا سامنا کرتا ہے"۔ پس ہم خبردار ہوں اور اُسقف کا مقابلہ نہ کریں تاکہ ہم خدا کے مطیع ہوویں ✦

رومیوں ۱۳: ۲ ۱ پطرس ۵: ۵ یعقوب ۴: ۶

اسقف کی عزت کرنے کی نصیحت۔ اُن کی تعریف کہ اُن میں کوئی بدعت نہیں

۶ — اور جس قدر کوئی شخص دیکھتا ہے کہ اُسقف خاموش ہے تو اسی قدر زیادہ اُس سے خوف کرے۔ کیونکہ ہر ایک جس کو گھر کا مالک اپنے ہی انتظام خانہ داری کے لئے بھیجتا ہے تو لازم ہے کہ تم بھی اُس کو ویسا ہی قبول کرو جیسا اُس کے بھیجنے والے کو۔ پس ظاہر ہے کہ اُسقف کو اسی نظر سے دیکھنا چاہئے جس نظر سے خداوند کو۔ (۲) پس انیسیمس خود تمہاری اُس تربیت کی جو تم خدا میں رکھتے ہو بڑی ہی تعریف کرتا ہے کہ تم سب حق کے مطابق زندگی بسر کرتے ہو اور کہ تمہارے درمیان کوئی بدعت نہیں ہے۔ بلکہ تم کسی کی بھی نہیں سنتے مگر صرف اُسی کی جو یسوع مسیح کی بابت سچائی سے بولتا ہے ✦

نام کے اُستادوں سے پرہیز کرو۔

۷ — کیونکہ بعضوں کا یہ قاعدہ ہے کہ مکر و فریب سے نام لئے پھرتے ہیں اور ایسے ایسے کام کرتے ہیں جو خلافِ شانِ الٰہی ہیں

ویسے طور پر پرہیز کرنا لازم ہے جیسے جنگلی جانوروں سے کرتے ہیں۔ کیونکہ وہ پاگل کتے ہیں جو چھپکر کاٹتے ہیں۔ چاہئے کہ تم اُن سے اپنی حفاظت کرو اس لئے کہ اِن کا علاج دشوار ہے۔ (۲) طبیب ایک ہی ہے۔ جسمانی اور روحانی۔ مولود اور غیر مولود۔ انسان میں خدا موت میں حقیقی زندگی۔ مریم سے اور خدا سے۔ پہلے تو دُکھ سہنے والا اور پھر دُکھ سے مبرا یعنی ہمارا خداوند یسوع مسیح +

روحانی اور جسمانی کاموں کا مقابلہ

۸۔ پس کوئی شخص دھوکا نہ کھاوے جیسا کہ تم نے بھی دھوکا نہیں کھایا کیونکہ تم سب خدا کے ہو۔ کیونکہ جب کبھی شہوت نے تم میں جڑ نہیں پکڑی جو تمہیں دق کر سکے تو تم خدا کے مطابق جیتے ہو۔ میں اپنے آپ کو تم افسی کلیسیا کے لئے جو تمام زمانہ میں مشہور ہے مخصوص اور مقدس کرتا ہوں۔ جس طرح سے ایمان بے ایمانی کا کام نہیں کر سکتا اور نہ بے ایمانی ایمان کے کام کر سکتی ہے اُسی طرح جسمانی لوگ روحانی کام نہیں کر سکتے اور نہ روحانی لوگ جسمانی کام کر سکتے ہیں۔ اور جو کام تم جسم کے مطابق بھی کرتے ہو وہ روحانی کام ہیں کیونکہ تم سب کچھ یسوع مسیح میں کرتے ہو +

افسی مسیحیوں کی تعریف کیونکہ انہوں نے بُری تعلیم کو قبول نہیں کیا

۹۔ کیونکہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ بعض اشخاص جو بُری تعلیم رکھتے تھے تم تک بھی پہنچ گئے جن کو تم نے اپنے درمیان تخم ریزی کرنے نہیں دی کیونکہ تم نے اپنے کان بند کر لئے ہیں تاکہ تم اُن تخموں کو قبول نہ کرو جن کو اُنہوں نے کاشت کیا ہے۔ اس لئے کہ تم ہیکل کے پتھر ہو جو خدا باپ کی عمارت کے لئے پیشتر سے تیار کئے گئے ہو تاکہ یسوع مسیح کی کل کے ذریعہ سے بلند کئے جاؤ۔ اور وہ صلیب ہے اور رُوح القدس کی رسّی ہے جو استعمال کی جاتی ہے۔ اور تمہارا ایمان تمہارا منجنیق ہے اور محبت وہ راہ ہے جو تم کو خدا تک لیجاتی ہے۔ (۲) پس تم سب ہم سفر ہو جو خدا کو اور اپنی ہیکل کو اور مسیح کو اور اپنی مقدس چیزوں کو لئے جا رہے ہو اور روز سرتاپا یسوع مسیح کے احکام سے آراستہ ہو جس سے میں بھی خوش ہو کر اس لائق بنا کہ ان باتوں کے سبب سے لکھ کر تمہارے ساتھ رفاقت رکھوں اور خوشی کروں کہ تم اور لوگوں کی طرح زندگی کو ہرگز پیار نہیں کرتے مگر صرف خدا ہی کو +

ہر بات میں اَوروں کے لئے نمونہ بننے کی نصیحت

۱۰۔ اور اَوروں کے لئے بھی بلاناغہ دُعا کیا کرو۔ کیونکہ اُن میں بھی توبہ کی امید ہے تاکہ وہ خدا کے ہو جاویں۔ پس تم اُن کو موقع دو کہ وہ تمہارے کاموں سے سبق حاصل کریں۔ (۲) اُن کے غصہ کے مقابل میں فروتن بنو۔ اُن کے بڑے بول کے ساتھ حلیم بنو۔ ایسا نہ ہو کہ وہ غیرتمند ہو کر برخلاف تقلید کریں۔ (۳) بُردباری سے ہم اپنے آپ کو اُن کے بھائی ظاہر کریں اور خداوند کے پیرو بننے کی کوشش کریں۔ کون شخص بڑی غلطی کا متحمل ہوگا؟ کون فریب خوردہ ہوگا؟ کون ناچیز بنے گا؟ تاکہ تمہارے درمیان شیطان کی کوئی سبزی نظر نہ آوے بلکہ تمام پاکیزگی اور پرہیزگاری کے ساتھ جسمانیۃً اور روحانیۃً مسیح یسوع میں قائم رہو +

نجات کے بارے میں ہوشیار ہو۔ اپنے لئے دُعا کی درخواست کرتا ہے

۱۱۔ یہ آخری وقت ہیں۔ آیندہ کو ہم خدا کی برداشت سے شرمندہ ہوں اور خوف کریں تاکہ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم پر فتوے لگ جاوے۔ کیونکہ یا تو ہم آنے والے غضب سے حذر کریں یا فضلِ موجودہ کو پیار کریں۔ یعنی دونوں میں سے ایک بات پر عمل کریں۔ صرف یہی کہ ہم حقیقی زندگی کیلئے یسوع مسیح میں پائے جاویں۔ (۲) اُس سے علیحدہ کوئی شے تمہیں لازمی نظر نہ آوے۔ جس میں کہ میں اپنے اوپر زنجیریں لئے پھرتا ہوں جو میرے روحانی موتی ہیں جن میں میں چاہتا ہوں کہ تمہاری دعا کے وسیلے سے پھر اُٹھ کھڑا ہوؤں جس میں میں شریک ہونے کا آرزومند ہوں تاکہ میں افسیوں کے اُن مسیحیوں کا شریک نظر آؤں جو یسوع مسیح کی قدرت میں رسولوں کے ساتھ بھی ہمیشہ ہمخیال ہیں +

افسی مسیحیوں سے اپنا مقابلہ کرتا ہے۔ پولس کے مثل بننے کی آرزو کرتا ہے۔

۱۲۔ میں جانتا ہوں کہ میں کون ہوں اور کس کو لکھتا ہوں میں مجرم ہوں اور تم فضل یافتہ ہو۔ میں معرضِ خطر میں ہوں تم مستحکم ہو۔ (۲) تم اُن کی شاہراہ ہو جو خدا کے لئے اُٹھائے جا رہے ہیں۔ تم پولس کے ساتھ جو مقدس ہے اور شہید ہو چکا ہے اور مبارک یادی کے قابل ہے بھیدوں کے شریک ہو۔ کاشکہ میں اُس کے نقش قدم پر اُس وقت پایا جاؤں جبکہ خدا کے پاس پہنچ جاؤں جو یسوع مسیح کے ذریعہ سے اپنے تمام خطوں میں

تمہارا ذکر کرتا ہے +

عبادت۔ ایمان اور بیدلی اور سلامتی کے خواص

۱۳۔ پس تم کوشش کرو کہ خدا کی شکرگذاری اور جلال کیلئے ہمیشہ فراہم ہُوا کرو۔ کیونکہ جب تم ہمیشہ فراہم ہوتے رہتے ہو تو شیطان کی قدرت پٹک دیجاتی ہے۔ اور تمہارے ایمان کی یکدلی سے دھوکا زائل ہوجاتا ہے۔ (۲) سلامتی سے بہتر کوئی شے نہیں ہے جس میں آسمانی اور زمینی اشیاء کا کل جنگ وجدل موقوف ہوجاتا ہے +

ایمان اور محبت کا غاز اور نتیجہ

۱۴۔ اگر تم یسوع مسیح کا ایمان اور اُس کی محبت۔ جو زندگی کا آغاز اور انتہا ہیں۔ کمالیت کے ساتھ رکھتے ہو۔ تو تم سے کوئی شے مخفی نہیں ہے آغاز تو ایمان ہے مگر انتہا محبت۔ اور جب یہ دونوں باتیں یکجا تگت کے ساتھ ہیں تو وہ خدا ہے۔ لیکن دیگر اشیاء خوبصورتی اور بھلائی کی دنیا لگیر ہیں۔ (۲) کوئی شخص ایمان کا اقرار کرکے گناہ نہیں کرتا اور نہ ہی محبت کماکر اُس کی تحقیر کرتا ہے۔ "درخت اپنے پھلوں ہی سے ظاہر ہوتا ہے"۔ اِسی طرح وہ جو دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم مسیح کے ہیں ہم انہیں کاموں کے ذریعہ سے نظر آوینگے کیونکہ اگر کوئی شخص آخر تک ایمان کی قدرت میں نظر آتا رہے تو وہ ایمان کی قدرت میں دیکھا جاتا ہے کیونکہ عمل کوئی زبانی بات نہیں ہے +

متی ۱۲:۳۳

اپنے وعظ کو اپنے کاموں سے ظاہر کرو

۱۵۔ بکواسی بننے اور خاموش نہ ہونے کی نسبت خاموش بننا اور خاموشی اختیار کرنی بہتر ہے۔ تعلیم دینا اچھی بات ہے اگر بولنے والا ویسا ہی عمل کرے۔ پس معلم ایک ہے۔ "جس نے کہا اور ہوگیا"۔ اور جو کچھ وہ خاموش ہوکر بناچکا ہے وہ باپ کے لائق ہے۔ (۲) وہ جس نے یسوع کا کلام حاصل کرلیا ہے فی الحقیقت اُس کی خاموشی کو بھی سُننے کے قابل ہے تاکہ وہ کامل بنجاوے۔ اور تاکہ وہ اپنی تقریر کے ذریعہ سے عمل بھی کرے اور خاموشی کے ذریعہ جانا بھی جاوے۔ (۳) خداوند سے کوئی بات مخفی نہیں بلکہ ہماری پوشیدہ باتیں بھی اُس کے نزدیک ہیں۔ پس جو کچھ ہم کریں یہ سمجھ کر کریں کہ وہ ہمارے درمیان ہے۔ تاکہ ہم اُس کی ہیکل بنیں اور وہ ہمارے

زبور ۳۳:۹

درمیان ہمارا خدا ہو چنانچہ وہ ہے بھی اور ہمارے سامنے ظاہر بھی ہوجائیگا جس سے کہ ہم راستی کے ساتھ اس کو پیار بھی کرتے ہیں +

کلیسیا کو خراب نہ کرنے کی نصیحت

۱۶۔ اَے میرے بھائیو! دھوکا مت کھاؤ۔ گھر برباد کرنے والے "خدا کی بادشاہت میں داخل نہ ہونگے"۔ (۲) پس وہ جو ان باتوں کو جسمانی طور پر کرتے کرتے مرگئے ہیں تو اُس شخص کی کیسی بدتر حالت ہوگی اگر کوئی شخص خدا کے ایمان کو بُری تعلیم کے ذریعہ سے خراب کرے جس کی خاطر یسوع مسیح صلیب دیا گیا ایسا شخص پلید ہوکر آتشِ غیر منطفی میں جائیگا اور اسی طرح وہ بھی جو اُس کی سُنتے ہیں +

اقرنتی ۶:۹، ۱۰ گلاتی ۵:۲۱

مسیح کی خوشبو سے معطر اور شیطان کی بدبو سے دور رہو

۱۷۔ اِسی سبب سے خداوند نے اپنے سر پر عطر ڈلوایا کہ کلیسیا پر بقا کا دم پھونکے۔ اِس جہان کے سردار کی تعلیم کی بدبو اپنے اوپر مت لو۔ مبادا وہ تم کو اُس زندگی سے جو تمہارے سامنے رکھی ہوئی ہے اسیر کرکے لیجاوے۔ (۲) ہم خدا کے علم کو لیکر جو یسوع مسیح ہے دانا کیوں نہ بنجاویں؟ اور اُس نعمت کو جو فی الحقیقت خداوند نے بھیجی ہے نہ جانکر بیوقوفی سے ہم برباد کیوں ہو جاویں؟ +

مسیح کی صلیب اور اس کی دودھ توں کا ذکر

۱۸۔ میری رُوح صلیب کے لئے جو بے ایمانوں کے واسطے ٹھوکر ہے مگر ہمارے لئے نجات اور ہمیشہ کی زندگی ہے کوڑا بنگئی۔ "کہاں دانا کہاں بحث کرنیوالا"؟ کہاں ہے اُن کی دانائی جو حکماء کہلاتے ہیں؟ (۲) کیونکہ ہمارا خداوند یسوع مسیح ایک نظام کے مطابق شکم مریم میں مجسم ہُوا۔ بلحاظ نسل کے وہ داؤد سے ہے مگر بلحاظ رُوح کے وہ رُوح القدس سے ہے۔ وہ پیدا ہُوا اور اُس نے بپتسمہ لیا تاکہ دُکھ کے ذریعہ سے پانی کو پاک کرے +

اقرنتی ۱:۲۰

مریم کی بکارت مسیح کا تجسم اور موت شیطان سے مخفی رہا۔ مسیح کی پیدایش کس طرح دُنیا پر ظاہر ہوئی

۱۹۔ مریم کی بکارت اور اُس کا وضع حمل اور اسی طرح سے خداوند کی وفات بھی اِس جہان کے سردار سے مخفی رہی۔ تین اسرار اعلان کے ہیں جن کا تعمل خدا کے سکوت میں ہُوا۔ (۲) پس وہ اسرار زمانوں میں کس طرح منکشف ہوگئے؟ آسمان میں کل کواکب سے بڑھکر ایک ستارہ چمکا۔

اور اُس کا نور لابیان تھا۔ اور اُس کا نیاپن عجیب تھا۔ اور دیگر تمام کواکب نے مع آفتاب و مہتاب اُس ستارے کے گرد حلقہ بنایا اور وہ ستارہ اپنے تجلّی کو تمام ستاروں پر منتشر کرتا رہا۔ اور یہ معلوم کرنا ایک نہایت دشوار امر تھا کہ اُس کا نیاپن جو اوروں سے افتراق رکھتا ہے کہاں سے آیا۔ (۳) اُس وقت سے ہر قسم کا جادو اور منتر زایل ہوگیا۔ اور بدی کی جہالت غائب ہوگئی۔ قدیم بادشاہت فرو ہوگئی (یعنی برباد ہوگئی) جبکہ خدا ابدی ”زندگی کے نئے پن“ میں مثل انسان کے ظاہر ہوا۔ اور خدا کی مشورت نے آغاز پکڑا۔ اُس وقت سے تمام چیزیں متزلزل ہوگئیں کیونکہ موت کا خاتمہ ہونے والا تھا ٭

رومی ۶:۴

اپنے دوسرے خط میں مسیح کی محبت۔ دُکھ، صعود وغیرہ کا ذکر کرنے کا وعدہ

۲۰۔ اگر یسوع مسیح نے تمہاری دعاؤں کے ذریعہ سے مجھے لائق سمجھا اور اُس کی مرضی ہوئی تو میں اپنے دوسرے رسالہ میں جو میں تمہارے لئے لکھنا چاہتا ہوں نئے انسان یسوع مسیح کے اُس انتظام کا جس کا میں نے شروع کیا ہے اور اُس ایمان کا جو اُس پر ہے اور اُس کی محبت کا اور اُس کے دُکھ اور صعود کا خصوصاً ذکر کروں گا۔ اگر خداوند نے مجھ پر یہ باتیں ظاہر کر دیں تاکہ تم فرداً فرداً اور تمام بنام فضل میں بہ اشتراک ایک ایمان اور ایک خداوند میں فراہم ہو جو جسم کے رُو سے تو داؤد کی نسل ہے۔ جو ابن آدم اور ابن خدا ہے۔ جس کی غرض یہ ہے کہ تم اپنے اسقف اور پرسبیٹر کے بلا امتیاز دعقلی طور پر مطیع ہو اور ایک ہی روٹی توڑو۔ جو بقا کی دوا ہے اور اِس امر کا معاوضہ کہ ہم مریں گے نہیں بلکہ یسوع مسیح میں ہمیشہ زندہ رہیں گے ٭

اپنی حالت کا بیان اور اپنے لئے اُن سے التجا کرتا ہے

۲۱۔ میں تمہارا جان نثار ہوں اور اُن کا بھی جنھیں تم نے خدا کی عزت کے لئے سمرنا میں بھیجا تھا۔ اِس وجہ سے میں بھی خداوند کا شکر کرکے اور پولی کارپ کو۔ جیسا کہ تم کو بھی پیار کرتا ہوں۔ پیار کرکے لکھتا ہوں۔ مجھے یاد رکھنا جیسا کہ میں چاہتا ہوں کہ یسوع مسیح بھی تمہیں یاد رکھے۔ (۲) سوریا کی کلیسیا کے لئے دعا کرو جہاں سے میں اسیر ہوکر روم کو جا رہا ہوں۔ میں جو وہاں کے ایمانداروں میں سے سب سے آخری ہوں۔ گویا کہ میں خدا کی عزت کی خاطر لائق سمجھا گیا

ہوں۔ یسوع مسیح میں جو ہماری مشترکہ امید ہے سلام کہو ٭

خط اہلِ مغنیشیا کے نام

اغناطیوس جو تھیوفورس بھی ہے اُس کو جو خدا باپ کے فضل سے ہمارے خداوند یسوع مسیح میں مبارک ہے جس میں اُس کلیسیا کو سلام کرتا ہوں جو مغنیشیا واقع برلب دریائے مائینڈر میں ہے۔ اور دعا کرتا ہوں کہ خدا باپ اور یسوع مسیح میں تم نہایت ہی خوش رہو ٭

ان کو اور دیگر کلیسیاؤں کو خط لکھنے کا موقع۔ نصیحت کرتا ہے کہ تم یگانگت رکھو

۱۔ تمہاری محبت کی اُس بے نہایت عمدہ ترتیب کو جو خدا کی مرضی کے مطابق ہے معلوم کرکے اور خوش ہوکر میں نے ارادہ کر لیا ہے کہ تمہارے ساتھ یسوع مسیح کے ایمان میں کلام کروں (۲) کیونکہ یہ سمجھ کر کہ میں اُس معزز ترین نام کے لائق ہوں جس کے سبب سے میں اِن زنجیروں میں ہوکر کلیسیاؤں کی حمد و ثنا کرتا ہوں میں یہ دعا کرتا ہوں کہ اُن میں جسم اور رُوح ہر دو کی جو یسوع مسیح کے ہیں یگانگت ہو۔ وہ یگانگت جو ایمان اور محبت کی ہے جس پر کوئی شے فوقیت نہیں رکھتی۔ اور سب سے بڑھ کر وہ یگانگت جو یسوع کی اور باپ کی ہے (۳) جس میں ہم اِس دنیا کے سردار کے تمام حملوں کی برداشت کرکے اور اُن سے بچ کے خدا تک پہنچ جائیں گے ٭

ان کے اسقف۔ پرسبیٹروں اور ڈیکن کی ملاقات کے ذریعہ سے اِس کل کلیسیا کو دیکھ کر خوش ہے

۲۔ پس جبکہ میں اِس لائق ہوگیا کہ تم کو تمہارے لائق اسقف دماس میں اور لائق پرسبیٹروں باسوس اور اپولونیاس میں اور اپنے ہم خدمت ڈیکن زوتیوناس میں میں نے دیکھ لیا۔ تو میں اِس بات سے خوش ہوں کہ زوتیوناس اپنے اسقف کا ایسا تابعدار ہے جیسا خدا کے فضل کا اور اپنے پرسبیٹروں کا ایسا مطیع جیسا کہ یسوع مسیح کی شریعت کا ٭

اپنے بشپ کی اگرچہ وہ جوان ہے عزت کرو

۳۔ اور تم کو بھی واجب ہے کہ اپنے اسقف کی جوانی پر نازاں مت ہو بلکہ خدا باپ کی قدرت کے مطابق بہر نہج اُس کی تعظیم کرو۔

جیسا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ مقدس بزرگان بھی اُس کی ظاہری جوانی کے لحاظ سے بہرہ ور نہیں ہوئے ہیں بلکہ اُس کے ساتھ ایسے متفق ہوئے ہیں جیسے اُس کے جو خدا میں دانا ہے۔ اور اُس کے ساتھ نہیں بلکہ یسوع مسیح کے باپ کے ساتھ متفق ہوئے ہیں جو سب کا اُسقف ہے۔ (۲) پس لازم ہے کہ تم اُس کی عزت کے لئے جس نے تمہاری آرزو کی ہے بلا امتیاز اُس کے تابع ہو جبکہ صورت یہ نہیں ہے کہ کوئی شخص اِس دیدنی اسقف کو دھوکا دے بلکہ اُس کو جو نادیدنی اُسقف ہے دھوکا دیتا ہے تو ایسا شخص جسم کے لحاظ سے نہیں بلکہ خدا کے لحاظ سے خیال کرے جو مخفی باتوں سے آگاہ ہے ✤

اپنے عمل سے ظاہر کرو کہ تم اپنے اسقف کے تابع ہو

۴۔ پس واجب ہے کہ تم نہ صرف مسیحی کہلاؤ بلکہ مسیحی بنو بھی جیسا کہ بعض ہیں بھی جو اپنے اسقف کا نام تو لیتے ہیں مگر اپنے فعل میں اُس سے دور ہیں۔ ایسے اشخاص مجھے صاحب تمیز نظر نہیں آتے کیونکہ وہ حکم کے مطابق واجب طور پر فراہم نہیں ہوتے ✤

ہم سب کے سب مر جائینگے اور آرام میں یا دکھ میں جائینگے

۵۔ پس جبکہ ہر شئے کا آخر ہے اور ہمارے سامنے یہ دو باتیں یعنی موت اور زندگی اکٹھی رکھی ہوئی ہیں اور ہر ایک شخص "اپنی اپنی جگہ پر" جانے کو ہے۔ (اعمال ۱: ۲۵) (۲) کیونکہ جس طرح سے دو سکے ہیں یعنی ایک خدا کا اور ایک دنیا کا اور ہر ایک سکے کا علیحدہ علیحدہ نقش ہوتا ہے۔ اُسی طرح بے ایمان لوگ تو اس جہان کا نقش رکھتے ہیں مگر ایماندار لوگ محبت کے ساتھ یسوع مسیح کے ذریعہ سے خدا باپ کا نقش رکھتے ہیں تو اگر ہم اُس کے (یعنی یسوع مسیح) کے وسیلے سے اُس کے دکھوں میں کی خاطر اپنی مرضی سے نہ مریں تو اُس کی زندگی ہمارے اندر نہیں ہے ✤

پس تم الٰہی یگانگت سے ملے رہو اور ایک دوسرے کی تعظیم کرو

۶۔ پس جبکہ میں نے مذکورہ بالا اشخاص میں تمہاری تمام جماعت کو ایمان کے ذریعہ سے دیکھا اور پیار کیا تو میں تم کو صلاح دیتا ہوں کہ تم الٰہی یگانگت میں ہر ایک کام کرنے کی کوشش کرو یہ سمجھ کر کہ تمہارا اُسقف خدا کی جگہ ہے اور تمہارے پرسبیٹر رسولوں کی مجلس کی جگہ اور ڈیکن بھی جو مجھے نہایت ہی عزیز ہیں اور جن کو یسوع مسیح کی خدمت کا مرتبہ تفویض ہوا ہے جو (یعنی

یسوع مسیح) زمانوں سے پیشتر باپ کے ساتھ اور آخری دنوں میں ظاہر ہوا۔ (۲) پس تم سب ایک ہی الٰہی خلق کو اختیار کر کے ایک دوسرے کی تعظیم کرو۔ اور کوئی شخص اپنے پڑوسی کو جسم کے لحاظ سے نہ دیکھے بلکہ یسوع مسیح میں ایک دوسرے کو پیار کرو۔ تمہارے درمیان کوئی ایسی شے نہ ہو جو تمہارے درمیان تفرقہ اندازی کے قابل ہو۔ بلکہ اپنے اُسقف کے اور اُن کے ساتھ ایک ہو جاؤ جو بقا کی تعلیم اور نمونہ کی خاطر تمہارے درمیان صدر نشین ہیں ✤

اور اپنے اسقف اور پرسبیٹروں کی واجب تابعداری سے سب کچھ کیا کرو

۷۔ پس جس طرح خداوند نے (جو باپ کے ساتھ متحد تھا) بغیر اُس کے نہ تو اپنے ہی ذریعہ سے اور نہ اپنے رسولوں کے ذریعہ سے کچھ کیا۔ اسی طرح تم بھی اپنے اسقف اور پرسبیٹروں کے بغیر کچھ مت کرو اور نہ ہی یہ خیال کرو کہ فلاں شے ہمارے ہی لئے مفید نظر آتی ہے۔ بلکہ محبت اور بے عیب خوشی میں تمہاری ایک ہی دعا اور ایک ہی التجا اور ایک ہی رائے اور ایک ہی اُمید ہو جو یسوع مسیح ہے جس سے بڑھ کر کوئی شے نہیں ہے۔ (۲) سب کے سب مثل ایک ہی ہیکل کے جو خدا کی ہے فراہم ہوا کرو گویا کہ ایک ہی قربان گاہ پر یعنی ایک ہی [illegible] پر جو ایک ہی باپ کے پاس سے آیا ہے اور ایک ہی کے پاس ہے اور ایک ہی کے پاس چلا گیا ✤

یہودی مسیحیوں کی جھوٹی تعلیم سے بچو

۸۔ تم غیر تعلیموں اور قدماء کی کہانیوں سے جو لاحاصل ہیں دھوکا مت کھاؤ۔ کیونکہ اگر ہم اب تک یہودی طریقہ کے مطابق زندگی بسر کریں تو اس سے ہم اقرار کرتے ہیں کہ ہم نے فضل نہیں پایا۔ (۲) کیونکہ خدا کے انبیا یسوع مسیح کے طور پر زندگی بسر کرتے رہے ہیں۔ اسی سبب سے وہ ستائے بھی گئے اور انہوں نے اُس کے فضل سے الہام پایا تاکہ وہ جو نافرمانبردار ہیں پورے پورے طور پر قائل ہو جاویں کہ صرف ایک ہی خدا ہے جس نے اپنے آپ کو اپنے بیٹے کے وسیلہ سے ظاہر کر دیا جو اُس کا کلمہ ہے اور سکوت کے ساتھ اُس سے نکلا اور اُس نے تمام باتوں میں اپنے بھیجنے والے کو راضی کیا ✤

یسوع مسیح سب کا اُستاد ہے

۹۔ پس اگر وہ جو قدیم عملیات کیطرف رجوع کرکے نئی اُمید تک پہنچ گئے ہیں آیندہ کو سبتوں کو نہیں بلکہ خداوند کے دن کے مطابق جیتے ہیں جس میں ہماری زندگی بھی اُس کے اور اُس کی موت کے ذریعہ سے طلوع ہوئی۔ (۲) جس سے بعض انکار کرتے ہیں۔ یہ وہ راز ہے جسکے ذریعہ سے ہم ایمان لائے ہیں اور اسی کے سبب سے ہم دُکھ بھی سہتے ہیں تاکہ ہم یسوع مسیح کے جو ہمارا اکیلا اُستاد ہے شاگرد معلوم ہوویں۔ ہم اُس کے بغیر کس طرح سے جی سکتے ہیں؟ (۳) جس کے انبیا بھی شاگرد ہو کر یوں انتظاری کرتے تھے جیسے اُستاد کی کرتے ہیں۔ اسی سبب سے اُس نے جس کی وہ واجب طور پر انتظاری کرتے تھے آکر اُن کو مُردوں میں سے جلایا ✣

یہودیت سے پرہیز کرنے کی نصیحت

۱۰۔ پس ہم اُس کی مہربانی کو معلوم کریں۔ کیونکہ اگر وہ ہمارے کاموں کے موافق ہم سے سلوک کرے تو ہماری ہستی ہرگز قائم نہیں رہ سکتی۔ لہذا اُس کے شاگرد ہو کر ہم مسیحیت کی طرح جینا سیکھیں۔ کیونکہ وہ شخص جو سوائے اس نام کے کسی اور نام سے کہلاتا ہے وہ خدا کا نہیں ہے۔ (۲) پس تم اُس بُرے خمیر کو جو باسی اور کھٹا ہو گیا ہے نکال پھینکو اور نئے خمیر کی طرف جو یسوع مسیح ہے علی الفور متوجہ ہو جاؤ۔ تم اُس میں نمکین بنجاؤ تاکہ تم میں سے کوئی سڑنہ جاوے۔ اِس لئے کہ تم اپنی ہی خوشبو سے مقبول ٹھیرو گے۔ (۳) یہ ناواجب ہے کہ گفتگو تو تم یسوع مسیح کی بابت کرو اور عمل یہودیوں کے مطابق۔ کیونکہ مسیحیت یہودیت پر ایمان نہیں لائی بلکہ یہودیت مسیحیت پر جس پر ایمان لا کر خدا کے پاس "ہر ایک زبان فراہم ہو گئی" ✣

یسعیاہ ۶۶:۱۸

مسیحی ایمان پر قائم رہنے کی نصیحت

۱۱۔ لیکن اے عزیزو! میں یہ باتیں اِس لئے تمہیں کہتا ہوں کہ مَیں نے معلوم کر لیا ہے کہ تم میں سے بعض ایسے خیالات رکھتے ہیں بلکہ ایسے طور پر گویا کہ میں تمہارے درمیان چھوٹا ہوں اور چاہتا ہوں کہ تم اپنی حفاظت کرو تاکہ تم باطل تعلیم کے جال میں نہ پڑ جاؤ۔ بلکہ تم اُس پیدائش اور دُکھ اور قیامت سے پورے پورے مطمئن ہو جاؤ جو پنطوس پلاطس کے عہد میں واقع ہوئی ہے جس کو یسوع مسیح در اصل اور بوثوق عمل میں لایا ہے۔ وہ ہماری اُمید ہے اور اُس سے تم

میں سے کوئی بھی کنارہ کش ہو جاوے ✣

مصنف اپنی کسرنفسی کرتا ہے

۱۲۔ جہاں تک مَیں لائق ہوں وہاں تک میں تمہارے ساتھ خوشی کرتا ہوں اور چونکہ میں بندھا ہوا ہوں اِس لئے میں تم سے جو آزاد ہو کسی ایک کے برابر بھی نہیں ہوں۔ میں جانتا ہوں کہ تم پھول نہیں گئے۔ کیونکہ تم یسوع مسیح کو اپنے میں رکھتے ہو۔ اور علاوہ بریں جب میں تمہاری تعریف کرتا ہوں تو میں جانتا ہوں کہ تم شرمندہ ہوتے ہو۔ جیسا کہ مرقوم ہے "راستباز آدمی اپنے ہی اوپر الزام دینے والا ہے" ✣

امثال ۱۸:۱۷

حقیقی تعلیم پر متحکم اور اسقف پرسبٹیری اور ڈیکنوں کے فرمانبردار رہنے کی نصیحت

۱۳۔ پس کوشش کرو کہ تم خداوند کی اور رسولوں کی تعلیمات میں مستحکم ہو جاؤ تاکہ "تم اپنے تمام کاموں میں کامیاب ہو جاؤ جو تم" جسم اور روح۔ ایمان اور محبت کے ذریعہ سے بیٹے باپ اور رُوح میں۔ ابتدا اور انتہا میں اپنے نہایت ہی معزز اسقف اور اپنی پرسبٹیری کے موزون گندھے ہوئے روحانی تاج اور اُن ڈیکنوں کے ساتھ جو خدا کے طور پر چلتے ہیں "کرتے ہو"۔ (۲) تم اپنے اسقف کے اور ایک دوسرے کے مطیع رہو جس طرح سے جسم کے مطابق یسوع مسیح اپنے باپ کا مطیع رہا اور رسول مسیح کے اور باپ کے مطیع رہے تاکہ جسمانی اور روحانی یگانگت ہو جائے ✣

زبور ۱:۳

اپنے اور سوریہ کی کلیسیا کے لئے دُعا مانگتے رہنے کی التجا کرتا ہے۔

۱۴۔ یہ جانکر کہ تم خدا سے معمور ہو مَیں نے تم کو بالاختصار نصیحت کی۔ مجھے اپنی دُعاؤں میں یاد کرتے رہو تاکہ میں خدا کے پاس جا رہوں۔ سوریہ کی کلیسیا کو بھی یاد کرتے رہو جس کا میں ممبر کہلانے کے لائق نہیں ہوں۔ کیونکہ مجھے خدا میں تمہاری متحدہ دُعا اور پیار کی ضرورت ہے تاکہ سوریہ کی کلیسیا اس بات کے لائق ہو جائے کہ وہ تمہاری التجاؤں کی شبنم سے تر و تازہ ہو جائے ✣

آخری سلامات

۱۵۔ سمرنا کے افسسی بھائی جہاں سے کہ میں تم کو لکھتا ہوں تمہیں سلام کہتے ہیں۔ وہ خدا کے جلال کی خاطر میرے ساتھ ہیں جیسے کہ تم بھی ہو۔ انہوں

نے سمرنیوں کے اُسقف پولوکارپ کے ساتھ ہو کر مجھے ہر بات میں تسلی دی۔ دیگر تمام کلیسیائیں یسوع مسیح کی عزت میں تمہیں سلام کہتی ہیں۔ تم خدا کی یکدلی میں مضبوط رہو۔ تم نے ایک مستحکم رُوح پائی ہے جو یسوع مسیح ہے ۔

ترلس کی کلیسیا کے نام خط

اغناطیوس جو تھیوفورس بھی ہے اُس کو جو یسوع مسیح کے باپ خدا کی پیاری ہے اُس مقدس کلیسیا کو جو آسیا کے شہر ترلس میں ہے چُنی ہوئی اور لائق ہے۔ جسم اور رُوح میں یسوع مسیح کے جو اُس کے لئے قیامت میں ہماری امید ہے دُکھ کے ذریعہ فضل یافتہ ہے۔ نیز جس کو میں رسولی طرز سے الٰہی معموری میں سلام کہتا ہوں اور آرزومند ہوں کہ وہ نہایت ہی خوشی کرے ۔

ان کے بشپ کے آنے کی اور اس سے اس کی محبت کی رسیدگی کا شکریہ کرتا ہے

۱۔ مجھے معلوم ہُوا کہ تم ایسا خیال رکھتے ہو جو صبر میں عادتاً نہیں بلکہ طبعاً بے عیب ہے اور مستحکم۔ جیسا کہ تمہارے اُسقف پولیبیس نے ذکر کیا ہے جو خدا اور یسوع مسیح کی مرضی سے سمرنا میں آیا تھا اور میرے ساتھ جو یسوع مسیح کی خاطر بندھا ہُوا ہوں ایسا خوش ہُوا کہ میں نے تمہاری تمام جماعت کو اُس ہی میں دیکھ لیا۔ (۲) پس میں نے اُس کے وسیلہ سے تمہاری اُس الٰہی نیک نیتی کو قبول کر کے (جیسے کہ میں جانتا ہوں) میں نے تمہیں خدا کے پیرو پا کر اُس کا جلال ظاہر کیا ۔

اُن کی تعریف کرتا ہے کہ تم اپنے اسقف اور پرسبیٹری کے تابع ہو

۲۔ کیونکہ جب تم اپنے اُسقف کی ایسی تابعداری کرتے ہو جیسی کہ یسوع مسیح کی تو مجھے صاف معلوم ہوتا ہے کہ تم آدمیوں کی طرح نہیں بلکہ یسوع مسیح کی مانند زندگی بسر کرتے ہو جو ہمارے واسطے مرا تاکہ اُس کی موت پر ایمان لا کر تم موت سے بچ جاؤ۔ (۲) پس لازم ہے کہ تم اپنے اسقف کے بغیر کچھ نہ کرو۔ اور ایسا ہی تم کرتے بھی ہو۔ بلکہ اپنی پرسبیٹری کے ایسے تابع رہو جیسے

یسوع مسیح کے رسولوں کے۔ وہ ہماری اُمید ہے جس میں ہم زندگی بسر کرتے ہوئے اُسی میں پائے جائینگے۔ (۳) اور لازم ہے کہ وہ بھی جو یسوع مسیح کے بھید کے خادم ہیں ہر طرح سے سبھوں کو خوش رکھیں۔ کیونکہ وہ اشیاء اکل و شرب کے خادم تو ہیں ہی نہیں بلکہ خدا کی کلیسیا کے نوکر ہیں۔ اِس واسطے ضرور ہے کہ وہ الزام سے ایسے بچے رہیں جیسے آگ سے بچتے ہیں ۔

ڈیکنوں کی تابعداری کیلئے بھی نصیحت کرتا ہے۔ اور اُن کے اُسقف کی بڑی تعریف کرتا ہے

۳۔ اِسی طرح ڈیکنوں کی بھی ویسی ہی تعظیم کرو جیسی یسوع مسیح کی اور اسقف کی بھی ویسی ہی گویا کہ وہ باپ کا نمونہ ہے۔ اور پرسبیٹروں کی یُوں تعظیم کرو گویا کہ وہ خدا کی مجلس اور رسولوں کا مجمع ہے۔ اُن کے بغیر کلیسیا ہی نہیں ہوتی۔ (۲) اِن باتوں کی بابت مجھے یقین ہے کہ تم ایسا ہی کرتے ہو کیونکہ تمہاری محبت کا نمونہ مجھے مل گیا ہے۔ اور وہ تمہارے اُسقف کی شخصیت میں ہو کر خود میرے پاس ہے جس کا چال چلن ہی خود بڑی تعلیم ہے اور اُس کی حلیمی ایک طاقت ہے۔ یہ وہ ہے جس کی میری دانست میں بے خدا لوگ بھی تعظیم کرتے ہیں۔ (۳) اگرچہ میں اُس کی بابت زیادہ پھرتی سے لکھ سکتا تھا تو بھی میں تم کو پیار کر کے اتنے ہی پر اکتفا کرتا ہوں۔ لیکن میں اپنے آپ کو اس قابل نہیں سمجھتا کہ ملزم کی حیثیت میں ہو کر ایک رسول کی مانند تم کو حکم دوں ۔

دُکھ میں ہو کر وہ اُس دُکھ سے ایک پُرعاجزی فخر کرتا ہے اور اپنے آپ کو دُکھ سہنے کے لائق نہیں سمجھتا

۴۔ خدا میں میں بہت کچھ خیال کرتا ہوں۔ بلکہ میں خود اپنے آپ کو ہی ناپتا ہوں مبادا کہ میں فخر میں ہلاک ہی نہ ہو جاؤں کیونکہ مجھے لازم ہے کہ اب میں زیادہ ڈروں اور اُن کا کچھ خیال نہ کروں جو مجھے پھلا دینگے۔ کیونکہ وہ جو میری بابت ایسی باتیں بولتے ہیں وہ مجھ کو کوڑے مارتے ہیں (۲) کیونکہ میں دُکھ سہنے کو تو عزیز جانتا ہوں لیکن نہیں جانتا کہ میں اِس لائق ہوں یا نہیں کیونکہ حسد بہتوں کی نظر سے تو چھپا رہتا ہے مگر میرے ساتھ بڑی جنگ کرتا ہے۔ پس میں فروتنی کا آرزومند ہوں جس میں اِس جہان کا سردار مغلوب ہو جاتا ہے ۔

وہ اُن کو آسمانی باتوں کا زیادہ بیان نہ بتانے کی وجہ بتاتا ہے کہ تم ابھی ان کی برداشت نہیں کرسکتے

۵۔ کیا میں تمہارے لئے آسمانی باتیں لکھ نہیں سکتا؟

مگر میں ڈرتا ہوں کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ اس سے تمہیں کچھ نقصان پہنچے۔ پس تم میرے ہم خیال بنو ایسا نہ ہو کہ تم اپنے آپ میں اُس کی سمائی نہ رکھ سکو اور ناک ہو جاؤ۔ (۲) کیونکہ میں خود بھی اگرچہ قیدی ہوں اور آسمانی باتوں۔ فرشتگانی مراتب۔ حکومتوں کی صف آرائی اور دیدنی و نادیدنی اشیاء کو سمجھ سکتا ہوں۔ مگر پھر بھی ان باتوں کے بارے میں ابھی تک نوآموز ہی ہوں۔ کیونکہ ہمارے لئے ابھی بہت کچھ باقی ہے تاکہ ہم خدا سے محروم نہ رہ جاویں ✤

وہ بدعتیوں سے اُن کو متنبہ کرتا ہے جو بیچ تعلیم میں زہریلی تعلیم ملا دیتے ہیں جس سے موت آتی ہے

۶ ۔ پس میں۔ ہاں۔ میں نہیں بلکہ یسوع مسیح کی محبت تم کو نصیحت کرتی ہے کہ تم صرف مسیحی خوراک استعمال کرو اور غیر نباتات سے جو بدعت ہے احتراز کرو۔ (۲) وہ لوگ اوروں کو اپنی امانتداری کا ایسے طور پر یقین دلا کر یسوع مسیح کے ساتھ زہر ملا دیتے ہیں جیسے کہ لوگ شہد آمیز شراب کے ساتھ زہر مہلک ملا دیتے ہیں۔ کہ ناواقف شخص بُری خوشی میں آ کر بلا خوف موت کو پی لیتا ہے ✤

اُسقف پرسبیٹری اور ڈیکنوں کے تابع رہنے سے تم بدعت سے بچ سکتے ہو

۷ ۔ پس ایسوں سے خبردار رہو۔ اور یہ امر تمہارے پھول نہ جانے اور خدا یسوع مسیح اور اپنے اُسقف اور رسولوں کے قوانین سے علیحدہ نہ ہونے کے باعث ہو گا۔ (۲) کیونکہ وہ جو مقدس میں ہے پاک ہے اور جو مقدس کے باہر ہے وہ پاک نہیں یعنی وہ جو اپنے اسقف اور پرسبیٹری اور ڈیکنوں سے علیحدہ کچھ کرتا ہے وہی اپنی ضمیر میں پاک نہیں ہے ✤

اگرچہ ایمان سے برگشتہ کرنے والی ان میں حرام کوئی چیز نہیں تاہم وہ اس کے ظہور سے اُنہیں متنبہ کرتا ہے

۸ ۔ مجھے یقین ہے کہ تمہارے درمیان کوئی اس قسم کی چیز نہیں۔ لیکن چونکہ تم میرے عزیز ہو میں تم کو آگاہ کرتا ہوں کیونکہ میں شیطان کے جالوں کو پیشتر سے دیکھ رہا ہوں۔ پس اس لئے تم حلم سے مسلح ہو کر اپنے آپ کو ایمان میں جو خداوند کا جسم ہے اور محبت میں جو یسوع مسیح کا خون ہے از سر نو بحال کرو۔ (۲) تم میں سے کوئی اپنے ہمسائے سے بغض نہ رکھے۔ غیر قوموں کو موقع مت دو تاکہ تھوڑے سے بیوقوفوں کے سبب سے الٰہی جماعت پر کفر بکا جائے۔ کیونکہ "افسوس ہے اُس پر جس کے ذریعے سے بعضوں کے سامنے میرے نام پر بیفائدہ کفر بکا جاتا ہے" ✤

یسعیا ۵:۳

...سی تعلیم کے شنوا نہ ہو ...جیسا کہ مسیح کی بابت ...نجیل میں ہے اس کو نہ

۹ ۔ پس جب یسوع مسیح سے علیحدہ کوئی شخص تمہارے ساتھ کلام کرے تو تم بہرے ہو رہو۔ وہ داؤد کی نسل سے اور مریم کے شکم سے تھا۔ جو فی الحقیقت پیدا ہوا۔ کھاتا پیتا رہا۔ پنطوس پیلاطوس کے عہد میں فی الحقیقت ستایا گیا۔ آسمانیوں اور زمینیوں اور زمین کے نیچے کے باشندوں کے دیکھتے ہوئے وہ سچ مچ مصلوب ہوا اور مر گیا۔ (۲) جو سچ مچ مُردوں میں سے جی اُٹھا۔ اُس کے باپ نے اس کو زندہ کیا۔ اسی طرح وہ جو اُس کا باپ ہے یسوع مسیح میں جس سے علیحدہ ہم حقیقی زندگی نہیں رکھتے ہم کو بھی جو اُس پر ایمان لائے ہیں جلا وے گا ✤

...یک خاص بدعت ...سے جو ان کے درمیان ...ھی ان کو متنبہ کرتا ہے

۱۰ ۔ لیکن اگر۔ جیسا کہ بعض بے خدا یعنی بے ایمان لوگ کہتے ہیں۔ اُس کا دُکھ سہنا محض خیالی تھا تو وہ خود محض خیالی ہیں۔ اور میں کیوں بندھا ہوا ہوں؟ اور جنگلی درندوں کے ساتھ جنگ کرنے کی کیوں آرزو رکھتا ہوں؟ پس میں مفت میں مرتا ہوں۔ پس تو میں خداوند سے جھوٹ بولتا ہوں ✤

بدعتی تعلیمات سے پرہیز کرو

۱۱ ۔ پس تم اُن خراب جڑوں سے کنارہ کرو جو موت کے ثمرے پیدا کرتی ہیں۔ جن کو اگر کوئی چکھ بھی لے تو فوراً مر جاتا ہے۔ کیونکہ وہ باپ کے لگائے ہوئے پودے نہیں ہیں۔ (۲) اسلئے کہ اگر وہ (باپ کے لگائے) ہوتے تو اُن میں صلیب کی شاخیں نکلتیں اور اُن کا ثمر لافانی ہوتا۔ جس کے ذریعہ سے وہ اپنی موت میں تم کو بلاتا ہے۔ اس لئے کہ تم اُس کے اعضاء ہو۔ پس ممکن نہیں کہ سر اعضاء کے بغیر علیحدہ رہ سکے۔ کیونکہ خدا اُس اتحاد کا وعدہ کرتا ہے۔ اور یہ اتحاد وہ خود ہی ہے ✤

آخری سلام اور دعاؤں میں یاد کرنے کی التجا

۱۲ ۔ میں۔ بمعہ اُن کلیسیاؤں کے جو میرے ساتھ ہیں جنہوں نے جسم اور روح ہر دو کے لحاظ سے مجھے ہمیشہ تازہ کیا ہے۔ سمرنا سے تمہیں سلام کہتا ہوں۔ (۲) میری زنجیریں جو میں یسوع مسیح کی خاطر لئے پھرتا ہوں تمہیں نصیحت دیتی ہیں اور ملتجی ہیں کہ میں خدا کے پاس جا رہا ہوں۔ اپنی نیک نیتی میں اور ایک دوسرے کے ساتھ دُعا کرنے میں ہمیشہ لگے رہو۔ کیونکہ تم میں سے ہر ایک فرداً فرداً اور بالخصوص پرسبیٹروں کو لازم ہے کہ باپ کی عزت کی خاطر اور یسوع مسیح اور رسولوں کی عزت

کی خاطر اپنے اُسقف کو مطمئن کرو۔ (۳) میں تم سے عرض کرتا ہوں کہ محبت سے میری سنو کہیں ایسا نہ ہو کہ میں نے تمہارے برخلاف گواہی کے لئے یہ خط لکھ دیا ہو۔ تم میرے لئے بھی دُعا کرو جسے خدا کے فضل میں تمہاری محبت کی ضرورت ہے۔ تاکہ میں اُس ورثہ کے لائق ہو جاؤں جس پر پہنچنا مجھے لازم ہے تاکہ میں نامقبول پایا نہ جاؤں ✠

آخری سلام اور اتحاد سے رہنے کی التجا اور دُعا میں سب کو یاد کرنے کی درخواست

۱۳ ۔ اہلِ سمرنا اور اہلِ افسس کی محبت تم کو سلام کہتی ہے تم اپنی دعاؤں میں سوریہ کی کلیسیاؤں کو یاد کرو جن کا میں بھی ممبر کہلانے کے لائق نہیں ہوں۔ اس لئے کہ میں اُن میں سے سب سے چھوٹا ہوں۔ (۲) اپنے اسقف کے اور اسی طرح پربسبیٹری کے ایسے تابع ہو کر جیسے کہ حکم کے تابع ہوتے ہیں یسوع مسیح میں مضبوط رہو۔ اور تم میں سے ہر ایک فرداً فرداً بلا دلی تفرقہ کے ایک دوسرے کو پیار کرو۔ (۳) میری رُوح تمہاری خاطر قربان کیجاتی ہے نہ صرف اسی وقت بلکہ اُس وقت بھی جب میں خدا کے پاس جا پہنچوں گا۔ کیونکہ میں ابھی خطرے میں ہوں مگر باپ میری اور تمہاری عرض کو یسوع مسیح میں پوری کرے گا جس میں کہ ہم بےعیب پائے جاویں ✠

رومیوں کے نام خط

رُومی کلیسیا کی تعریف اور ابتدائی سلام

اغناطیوس جو تھیوفورس بھی ہے اُس کو جو ایتِ تعالیٰ اور یسوع مسیح کی عظمت میں فضل یافتہ ہے۔ اُس کلیسیا کو جو ہمارے خدا یسوع مسیح کے ایمان اور محبت کے مطابق اُس کی مرضی سے محبوب اور منور ہے جو تمام موجودات کا چاہنے والا ہے۔ ہاں اُس کو جو رومیوں کی مملکت میں سب پر فائق ہے اور خدا کے لائق۔ عزت کے لائق۔ برکت کے لائق۔ تعریف کے لائق۔ کامیابی کے لائق۔ پاکیزگی کے لائق ہے اور محبت پر سبقت رکھتی ہے۔ اور مسیح کی شریعت اور باپ کا نام رکھتی ہے۔ ہاں جسکو میں باپ کے بیٹے یسوع مسیح کے نام میں سلام کہتا ہوں۔

اُن کو جو جسم اور رُوح ہر دو کے لحاظ سے اُس کے تمام حکموں کے ساتھ لگے رہتے ہیں۔ اور خدا کے فضل سے بالاستحکام معمور رہتے ہیں۔ اور ہر ایک اجنبی رنگت سے نچوڑ کے صاف کر دئے گئے ہیں۔ ہمارے خداوند یسوع مسیح میں بلاآمیزش بہت بہت سلام ✠

اُن کے پاس آنے کی اُمید اور موت سے گذر کر مسیح پاس جانے کی آرزو اگر تم مجھے اس سے روک نہ دو

۱ ۔ جبکہ مجھے خدا سے دُعا مانگ کر تمہارے چہرے جو خدا کے قابل ہیں دیکھنے کا اتفاق ہو گیا ہے تو میں نے اپنے مانگنے سے بھی بڑھ کر پا لیا۔ کیونکہ اگر اُسکی مرضی ہوتی جس نے مجھے آخر تک قایم رکھنے کے لائق کیا ہے تو میں جو یسوع مسیح میں بندھا ہُوا ہوں امید کرتا ہوں کہ تمہیں سلام آ کروں گا۔ (۲) کیونکہ آغاز تو بڑی عمدہ ترتیب سے ہُوا ہے اور اگر انجام بھی یُوں ہی ہو تو میں اپنے ورثہ کو بلا کسی مزاحمت کے حاصل کر لونگا۔ کیونکہ میں ڈرتا ہوں کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہاری محبت مجھے نقصان پہنچائے۔ کیونکہ تمہارے لئے تو یہ آسان ہے کہ جو کچھ تم چاہتے ہو وہ کر گذرو مگر میرے لئے خدا کے پاس جا پہنچنا بڑا مشکل ہے اگر تم مجھے چھوڑ نہ دو ✠

وہ مسیح کی خاطر شہید ہونے کی بڑی آرزو ظاہر کرتا ہے

۲ ۔ کیونکہ میں نہیں چاہتا کہ تم آدمیوں کو خوش کرو بلکہ یہ کہ خدا کو خوش کرو۔ چنانچہ تم اُس کو خوش کرتے بھی ہو۔ کیونکہ مجھے ایسا موقع پھر کبھی ہاتھ نہ لگے گا کہ میں خدا کے پاس جا رہوں۔ اور نہ ہی تمہیں ایسی عمدہ کتاب نصیب ہوتی۔ کیونکہ اگر تم میری طرف سے خاموش رہتے تو میں خدا کا کلام ہوں۔ اور اگر تم میرے جسم کے خواہشمند ہوتے تو پھر میں ایک آواز ہو جاتا۔ (۲) مگر تم اِس کے سوا کہ میں خدا کیلئے اُنڈیلا جاؤں اور کچھ نہ کرو۔ کیونکہ قربانگاہ ابھی تیار ہے۔ تاکہ یسوع مسیح کے ذریعہ سے محبت میں ہم آواز ہو کر باپ کے لئے ترنم کرو۔ اسلئے کہ خدا نے سوریہ کے اُسقف کو اِس لائق بنایا کہ اُس کو مشرق سے بلایا تاکہ وہ مغرب میں پایا جائے۔ یہ عمدہ بات ہے کہ وہ دُنیا سے لیا اور خدا کو دیا جائے تاکہ وہ اُس تک پہنچ جائے ✠

دُعا کرو کہ خدا میری اِس جنگ میں ہر طرح سے مدد کرے

۳ ۔ تم نے کبھی کسی سے حسد نہیں رکھا تم نے اوروں کو سکھلایا

ہے۔ مَیں چاہتا ہوں کہ وہی باتیں استحکام پکڑیں جن کی تم معلم کی حیثیت میں تعلیم کرتے ہو۔ (۲) تم صرف یہی دُعا کرو کہ مجھے ظاہر اور باطن ہر سمت سے طاقت ملے۔ تاکہ مَیں اُس کی بابت نہ صرف کلام ہی کروں بلکہ اُس کی خواہش بھی کروں۔ تاکہ میں نہ صرف مسیحی کہلاؤں بلکہ وَیسا ہی پایا بھی جاؤں۔ کیونکہ اگر مَیں مسیحی پایا جاؤں تو کہلا بھی سکتا ہوں۔ اور جب میں جہان کی نظروں سے غائب ہو جاؤں گا تو ایماندار بھی بنجاؤں گا۔ (۳) کوئی دیدنی شے اچھی نہیں ہے۔ کیونکہ ہمارا خداوند یسوع مسیح باپ میں ہو کر بخوبی ظاہر ہوتا ہے۔ عمل قابل اعتقاد نہیں بلکہ مسیحیت عظیم ہے جبکہ دُنیا اُس کی تحقیر کرتی ہے ✚

مسیح کی خاطر دُکھ سہنے کی سخت آرزو اور خواہش کرتا ہے

۴۔ مَیں تمہاری کلیسیاؤں کو لکھتا اور سبھوں کو حکم کرتا ہوں کہ میں خدا کی خاطر مرنے پر راضی ہوں اگر تم مجھے روک نہ دو۔ میں تم کو نصیحت کرتا ہوں۔ تم میری بابت بیوقت مہربان مت بنو۔ چھوڑ دو کہ جنگلی درندوں کے میں حوالہ کیا جاؤں جن کے ذریعہ سے میں خدا تک پہنچوں۔ میں خدا کا گیہوں ہوں اور جنگلی درندوں کے دانتوں سے پیسا جاتا ہوں تاکہ مسیح کی خالص روٹی بنجاؤں۔ (۲) اچھی بات ہے کہ تم درندوں کو مشتعل کرو تاکہ وہ میری قبر بنجاویں اور میرے جسم میں سے کچھ بھی باقی نہ رکھ چھوڑیں تاکہ میں کسی پر بار نہ ہوؤں۔ میں یسوع مسیح کا حقیقی شاگرد اُس وقت ہو جاؤں گا جبکہ دُنیا میرے جسم کو پھر کبھی نہ دیکھے گی۔ میری خاطر خداوند سے منت وسماجت کرو تاکہ میں ان وسائل سے خدا کی قربانی پایا جاؤں۔ (۳) میں تم کو پولس اور پطرس کی طرح حکم نہیں کرتا۔ وہ تو رسول تھے مگر مَیں مجرم ہوں۔ وہ آزاد تھے مگر میں تا ایندم غلام ہوں۔ لیکن اگر میں دُکھ سہوں تو یسوع مسیح کا آزاد ہوں۔ اور میں اُس میں ہو کر آزاد اُٹھوں گا۔ میں قیدی ہو کر کسی اور شے کی خواہش کرنی نہیں سیکھتا ✚

آیندہ دُکھ اور موجودہ سپاہیوں کی تندی اسکو نہایت ہی فائدہ پہنچاتی ہے

۵۔ مَیں دَس چیتوں کے یعنی دس سپاہیوں کی کمپنی کے درمیان جو ملائمیت کرنے سے اور بھی زیادہ تُند ہو جاتے ہیں بندھا ہوا سوریہ سے روم تک خشکی اور تری ہر دو میں رات دن درندوں سے جنگ

اقرنتو

کرتا ہوں۔ مگر میں اُن کی بیجا حرکتوں سے اور زیادہ سبق حاصل کر رہا ہوں۔ "مگر میں ان باتوں سے راستباز نہیں ٹھیرتا" (۲) مَیں ان درندوں سے جو میرے لئے مقرر ہیں تنعم کرتا ہوں۔ اس بات کے لئے مَیں دُعا بھی کرتا ہوں تاکہ مَیں مستعد پایا جاؤں۔ اور مَیں اُن کو مشتعل بھی کر دوں تاکہ وہ مجھے جلدی سے کھا لیویں۔ مگر اُس طرح نہیں جس طرح بعضوں نے بزدلی سے اُن کو چھوا بھی نہیں۔ اور اگرچہ وہ خود برضامندی مجھے کھانا نہ بھی چاہیں تو بھی میں اُن پر زور ڈالوں گا کہ وہ مجھے کھا لیں۔ (۳) مجھے معاف کرنا۔ جو کچھ مجھ پر واقع ہوگا میں جانتا ہوں۔ مَیں اب شاگرد ہونے لگا ہوں۔ دیدنی اور نادیدنی چیزوں میں سے کوئی شے مجھے غیرت نہ دلاوے تاکہ مَیں یسوع مسیح کے پاس جا رہوں۔ آگ اور صلیب اور درندہ جانوروں کے ساتھ کُشتی کرنی دینی ٹکڑے ٹکڑے اور پرزے پرزے ہو جانا، ہڈیوں کی کشمکش اور اعضاء کا پاش پاش ہونا۔ تمام جسم کا کچلا جانا۔ اور ابلیس کی تمام بے رحم اذیتیں مجھ پر آجاویں۔ صرف اسی لئے کہ مَیں یسوع مسیح پاس جا پہنچوں ✚

زندہ رہنے کی بہ نسبت مرنے کو بہتر سمجھتا ہے

۶۔ عالم کی وسیع حدود مجھے کچھ فائدہ نہ دینگی اور نہ اس جہان کی بادشاہتیں مجھے کچھ نفع پہنچائیں گی۔ زمین کی وسیع حدود پر حکومت کرنے کی بہ نسبت یسوع مسیح کی خاطر مرجانا میرے لئے اچھا ہے۔ میں اُسی کو تلاش کرتا ہوں جو ہماری خاطر مر گیا۔ مَیں اُسی کی آرزو کرتا ہوں جو ہماری خاطر جی اُٹھا۔ نئی پیدائیش کے دَرد مجھ پر ہیں۔ (۲) اَے بھائیو! مجھے معاف کرو۔ زندہ رہنے سے مجھے مت روکو۔ میرا مرجانا مت چاہو۔ تم اُس شخص کو جو خدا کا ہونا چاہتا ہے دنیا کے حوالہ مت کرو۔ اور نہ مادی اشیا سے اُس کو لبھاؤ۔ چھوڑ دو کہ میں خالص نور حاصل کروں۔ جب کہ میں یہاں آگیا ہوں تو میں مرد بنوں گا۔ (۳) مجھے رجوع کرنے دو تاکہ میں اپنے خدا کے دُکھوں کا پیرو بنوں۔ اگر کوئی شخص اُس کو اپنے اندر رکھتا ہے تو وہ اُس شے کو جانے جس کا مَیں خواہشمند ہوں۔ اور اُن چیزوں کو جانکر میرا ہمدرد ہو جو مجھے مجبور کرتی ہیں ✚

دنیاوی چیزوں کی بہ نسبت روحانی اشیاء کا طلبگار ہے

۷۔ اس جہان کا سردار مجھے لُوٹ لینا اور میری اُس نیّت

کو جو خدا کی طرف ہے خراب کر دینا چاہتا ہے۔ پس تم میں سے جو موجود ہو کوئی بھی اُس کی امداد نہ کرے۔ بلکہ تم میرے یعنی خدا کے مددگار بنو۔ یسُوع مسیح کی بابت کلام کرو اور ساتھ ہی اُس کے دُنیا کو چاہو۔ سو ایسا نہ ہو۔ (۲) حسد کو اپنے درمیان جگہ مت دو۔ میرے فرمانبردار بنو۔ اِس لئے نہیں کہ مَیں تمہارے پاس ہو کر تم سے منّت کرتا ہوں۔ بلکہ اُس لئے کہ تم اُن باتوں پر جن کی بابت مَیں تمہیں لکھتا ہوں ایمان لاتے ہو۔ کیونکہ اگرچہ میں بقیدِ حیات تمہیں لکھتا ہوں تاہم مرنے کا خواہشمند ہوں۔ میری آرزو مصلوب ہوگئی ہے اور مجھ میں مادی محبت کی آگ نہیں ہے مگر زندہ اور کلام کرنے والا پانی مجھ میں ہے اور اندر سے مجھے کہتا ہے۔ باپ کے پاس آ۔ (۳) مَیں نہ تو فانی خوراک سے خوش ہوں اور نہ ہی اِس زندگی کی خوشیوں سے۔ مَیں تو خدا کی روٹی چاہتا ہوں۔ وہ مسیح کا جسم ہے جو داؤد کی نسل سے ہے اور پانی کے بجائے اُس کے خون کا طلبگار ہوں جو غیر فانی محبت ہے +

وہ منّت کرتا ہے کہ تم مجھے مت روکو

۸۔ مَیں آگے کو آدمیوں کی طرح زندگی بسر کرنی نہیں چاہتا۔ لیکن اگر تم چاہو گے تو یہ وقوع میں آجائیگا۔ تم اُس کی آرزو کرو تاکہ تمہاری بھی آرزو کیجاوے۔ (۲) مَیں تھوڑے ہی سے لفظوں میں تم سے منّت کرتا ہوں میرا یقین کرو۔ اور یسُوع مسیح تم پر یہ باتیں ظاہر کر دیگا کہ مَیں سچ کہتا ہوں۔ یہ مسیح وہ سچا مُنہ ہے جس سے باپ نے سچ مچ کلام کیا۔ (۳) میری بابت عرض کرو کہ مَیں رُوح القدس کے ذریعہ سے منزلِ مقصود پر پہنچ جاؤں۔ مَیں نے تم کو جسم کے طور پر نہیں لکھا بلکہ خدا کی مرضی کے مطابق۔ اگر مَیں دُکھ سہوں گا تو یہ تمہاری آرزو ہی تھی۔ اور اگر میں رَد کر دیا جاؤں تو یہ تمہارا تنفر تھا +

سوریہ کی کلیسیا کے لئے دُعا کرنے کی التجا کرتا ہے اور جو کلیسیائیں رستہ پر اُسکو ملی تھیں اُن کا شکر کرتا ہے

۹۔ اپنی دُعا میں سوریہ کی کلیسیا کو یاد کیا کرو جس کا میری جگہ خدا نگہبان ہے۔ صرف یسُوع مسیح اور تمہاری محبت ہی اُس کی نگہبانی کریگی۔ (۲) مگر مجھے اِس بات سے شرم آتی ہے کہ مَیں اُن میں سے ایک کہلاؤں کیونکہ میں اِس لایق نہیں ہوں۔

اِس لئے کہ مَیں اُن میں سے سب سے کمتر اور ادھورے دنوں کا پیدا شدہ ہوں۔ مگر میں نے فضل پایا ہے۔ اگر میں خدا کے پاس پہنچ گیا تو میں اُن میں سے ایک ہو جاؤں گا۔ (۳) میری رُوح اور اِن کلیسیاؤں کی محبت تم کو سلام کہتی ہے۔ جنھوں نے یسُوع مسیح کے نام میں مجھ کو قبول کر لیا ہے۔ مگر راستہ پر نہیں کیونکہ وہ کلیسیائیں جو میرے اِس جسمانی راستہ پر واقع نہیں ہیں شہر بشہر مجھ سے آگے ہی ملتی رہیں +

خط کے لکھے جانے کے وقت اور مقام کے بارے میں

۱۰۔ یہ باتیں میں تمہیں سمرنا سے اُن افسیوں کے ذریعہ سے لکھتا ہوں جو مبارکبادی کے قابل ہیں۔ اور کروکس جس کا نام مجھے بڑا پیارا لگتا ہے مع دیگر بہت سے اشخاص کے میرے ساتھ ہے۔ (۲) مجھے یقین ہے کہ تم نے اُن لوگوں کا حال معلوم کر لیا ہوگا جو خدا کے جلال کے لئے مجھ سے پہلے سوریہ سے رُومہ کو گئے ہیں۔ اُن کو بھی بتلا دو کہ مَیں نزدیک ہوں۔ کیونکہ وہ خدا کے اور تمہارے لایق ہیں۔ لازم ہے کہ تم اُن کو ہر بات میں آرام دو۔ (۳) اور میں نے یہ باتیں تم کو ستمبر کی قلندس کی نویں تاریخ سے پہلے لکھی ہیں۔ یسُوع مسیح کے صبر میں آخر تک قایم رہو +

فیلاڈلفیوں کے نام پر خط

اغناطیوس جو تھیوفورس بھی ہے خدا باپ اور یسُوع مسیح کی اُس کلیسیا کو جو فیلاڈلفیہ واقع آسیا میں ہے اور جو خدا کی یکجہتی میں فضل یافتہ ہے اور ہمارے خداوند کے دُکھ اور اُس کی قیامت میں بلاشک وشبہ قایم ہے اور تمام رحمت سے کما ینبغی مطمئین ہے جن کو میں خداوند یسُوع مسیح کے خون میں سلام کہتا ہوں جو ازلی اور ابدی خوشی ہے۔ خصوصاً اگر وہ اپنے اُسقف اور اُن پریسبٹروں اور ڈیکنوں کے ساتھ ایک ہوں جو یسُوع مسیح کے ارادہ سے مقرر ہوئے ہیں جن کو اُس نے اپنی ہی مرضی کے مطابق اپنی رُوح پاک کے وسیلہ سے استحکام میں مضبوط کیا ہے +

اُن کے اُسقف کی تعریف

۱۔میں نے جان لیا ہے کہ تمہارے اُسقف نے اس خدمت عامہ کو نہ تو خود بخود اور نہ آدمیوں کی طرف سے اور نہ ہی جھوٹے فخر کی راہ سے بلکہ خدا باپ اور خداوند یسوع مسیح کی محبت میں حاصل کیا ہے۔ میں اس کے تحمل سے جو خاموش ہو کر بولنے والوں سے بھی زیادہ طاقت رکھتا ہے نہایت حیران ہوں۔ (۲) کیونکہ وہ بربط کی تاروں کی طرح احکام کے ساتھ ہم آہنگ ہے۔ اسی سبب سے میری روح اُس کی الٰہی طبیعت کو مبارکباد دیتی ہے کیونکہ وہ خوبی کا آدمی اور کامل ہے یعنی اپنی مستقل اور بے غصہ طبیعت سے خدا کے تمام تحمل میں زندگی بسر کرتا ہے ۔

تفرقہ اور مفسد تعلیم سے نفرت اور اپنے بشپ کی پیروی کرنے کی ترغیب دیتا ہے

۲۔پس نور اور سچائی کے فرزندوں کی طرح تفرقہ اور مفسد تعلیم سے احتراز کرو۔ اور جہاں تمہارا گڈریا ہے اسی جگہ تم بھیڑوں کی طرح اُس کی پیروی کرو۔ (۲) کیونکہ بہت سے نمائشی بھیڑیئے بُری خوشیوں کے ذریعہ سے الٰہی دوڑ میں دوڑنے والوں کو اسیر کر لیتے ہیں۔ مگر تمہاری یگانگت میں اُن کو جگہ نہ ملے گی ۔

بروں کی پیروی کا نتیجہ

۳۔بُرے پودوں سے پرہیز کرو جن کو یسوع مسیح نہیں بوتا اس لئے کہ وہ باپ کے لگائے ہوئے نہیں ہیں۔ نہ اس لئے کہ میں نے تمہارے درمیان تفرقہ پایا بلکہ اس لئے کہ نقاطر ہے۔ (۲) کیونکہ جتنے لوگ خدا کے اور یسوع مسیح کے ہیں وہ اپنے اُسقف کے ہمراہ ہیں اور جتنے توبہ کر کے کلیسیا کی یگانگت کے مطابق چلتے ہیں وہ بھی خدا کے ہونگے تاکہ وہ یسوع مسیح کے مطابق زندگی بسر کرنے والے ہوویں (۳) اے میرے بھائیو! فریب مت کھاؤ۔ اگر کوئی شخص تفرقہ انداز کی پیروی کرتا ہے تو وہ "خدا کی بادشاہت کا وارث نہ ہوگا"۔ اگر کوئی غیر تعلیم کے موافق چلتا ہے تو وہ دُکھوں کا شریک نہیں ہے ۔

ان کو یگانگت کی تعلیم دیتا ہے

۴۔پس تم ایک ہی ضیافت مناؤ۔ کیونکہ ہمارے خداوند یسوع مسیح کا ایک ہی جسم ہے اور یگانگت کے لئے اُس کے خون کا ایک ہی پیالہ ہے جس طرح سے کہ مع پرسبیٹری اور میرے ہم خدمت ڈیکنوں کے ایک ہی اُسقف

ہے اسی طرح ایک ہی قربان گاہ ہے تاکہ جو کچھ تم کرو خدا کی مرضی کے مطابق کرو ۔

وہ کہتا ہے کہ میں کامل نہیں۔ پرانے عہد نامہ کے انبیاء بھی مسیح کی انجیل کو مانتے تھے

۵۔اے میرے بھائیو! تمہاری محبت میرے دل میں بڑا جوش مارتی ہے۔ اور نہایت ہی خوش ہو کر میں تمہاری حفاظت کرتا ہوں۔ لیکن میں نہیں بلکہ یسوع مسیح جس کا میں بندھوا ہو کر خصوصاً خوف کھاتا ہوں کیونکہ میں ہنوز ناکامل ہوں۔ مگر تمہاری دُعا مجھے خدا کیلئے کامل بنا دیگی۔ تاکہ اُس انجیل میں گویا کہ وہ خداوند کا جسم ہے اور رسولوں میں بہ اپنی نظر کہ وہ کلیسیاؤں کی پرسبیٹری ہے پناہ گزین ہو کر اُس ورثہ میں پہنچ جاؤں جس کیلئے مجھ پر رحم ہوا ہے۔ (۲) اور ہم انبیاء سے بھی محبت رکھتے ہیں اس لئے کہ انہوں نے بھی انجیل کی خوشخبری دی ہے اور اُس کو اپنا معمول بنایا ہے اور اُس کے منتظر رہے ہیں جس پر وہ ایمان لا کر اور محبت اور تعجب کے قابل مقدس ہو کر یسوع مسیح کی یگانگت میں بچ بھی گئے ہیں۔ اور یسوع مسیح نے اُن پر شہادت بھی دیدی ہے۔ اور وہ ہماری مشترکہ انجیل کی اُمید میں شمار بھی کئے گئے ہیں ۔

یہودی تعلیم دینے والے اُستادوں سے پرہیز کرو اور یکدل ہو

۶۔پس اگر کوئی شخص تمہیں یہودیت کا خطاب دے تو تم اُس کی مت سنو کیونکہ نامختون شخص کے ذریعہ سے یہودیت کی بابت سُننے کی بہ نسبت مختون شخص سے مسیحیت کو سُننا بہتر ہے۔ اور اگر دونوں یسوع مسیح کی بابت نہ بولیں تو وہ میری نظر میں مُردوں کی قبریں اور اُن پر کے پتھر ہیں جن پر صرف لوگوں کا نام ہی لکھا ہوتا ہے۔ (۲) پس تم شرارت کے مجتروں اور اس دُنیا کے سردار کی سازشوں سے پرہیز کرو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ تم اُس کے منصوبوں سے تھک کر محبت میں ناطاقت ہو جاؤ۔ بلکہ تم سب کے سب یکدلی میں اکٹھا جمع ہوا کرو۔ (۳) اور میں اپنے خدا کا شکر کرتا ہوں کہ میری بابت تم حسن ظن رکھتے ہو۔ اور کوئی شخص نہ تو ظاہر میں اور نہ باطن میں کچھ لاف مار سکتا ہے کہ میں نے کسی چھوٹی یا بڑی بات میں کسی پر بوجھ ڈالا ہو۔ اور میں سبھوں کے لئے دُعا بھی کرتا ہوں کہ وہ اسکو اپنے برخلاف گواہی نہ بنا لیں ۔

جب میں تمہارے بیچ تھا تو میں نے تم کو یگانگت کی تعلیم دی تھی

۷ - کیونکہ اگرچہ بعضوں نے جسم کی راہ سے مجھے دھوکا دینا چاہا۔ مگر رُوح دھوکا نہیں کھاتی۔ اِس لئے کہ وہ خدا کی طرف سے ہے کیونکہ "وہ جانتی ہے کہ کہاں سے آتی اور کہاں کو جاتی ہے"۔ اور مخفی باتوں کو دریافت کر لیتی ہے۔ جبکہ میں تمہارے درمیان تھا تو مَیں چلّایا اور بلند آواز سے۔ خدا کی اپنی آواز سے۔ بولا کہ اپنے اُسقف اور پرسبیٹری اور ڈیکنوں ہی کی طرف مائل رہو۔ (۲) مگر بعض نے میرے اِس کہنے پر شک کیا۔ جیسے کہ مَیں نے بعض اشخاص کے تفرقہ کو قبل ازیں دیکھ بھی لیا تھا۔ اور وہ جس کا میں قیدی ہوں میرا گواہ ہے کہ مَیں نے اِس امر کو بوساطتِ جسمِ انسانی نہیں دیکھا تھا بلکہ رُوح نے یُوں کہکر اِسبات کا اعلان کر دیا تھا کہ۔ اُسقف کے بغیر کچھ مت کرو۔ اپنے جسم کو خدا کی ہیکل سمجھو۔ یگانگت کو پیار کرو۔ تفرقات سے دُور رہو۔ یسُوع مسیح کے پیرو بنو جیسے کہ وہ بھی اپنے باپ کا تھا +

اتحاد اور محبت کی نصیحت کرتا ہے اور کہتا ہے کہ خالص تعلیم سے لپٹے رہو

۸ - پس مَیں تو اُس شخص کی مانند جو یگانگت کے لئے تیار کیا گیا ہو اپنا کام کر چکا ہوں۔ لیکن جہاں تفرقہ اور غصہ ہے وہاں خدا نہیں بستا۔ پس خداوند سبھوں کو جو توبہ کرتے ہیں بخش دیتا ہے اگر وہ توبہ کر کے خدا کی یگانگت اور اُسقف کی مجلس کی طرف بازگشت کریں۔ مجھے یسُوع مسیح کے فضل پر بھروسہ ہے جو ہر ایک بیڑی کو تم پر سے اُتار ڈالیگا۔ (۲) اور مَیں تم سے منت کرتا ہوں کہ جھگڑے کی راہ سے کچھ مت کرو بلکہ مسیحی تعلیم کی راہ سے۔ کیونکہ مَیں نے بعضوں کو یہ کہتے سُنا ہے کہ جب تک مَیں اِس بات کو قدیم نوشتوں میں دیکھ نہ لوں تب تک میں انجیل پر بھی ایمان نہیں رکھتا۔ اور جب مَیں نے اُن سے کہا کہ لکھا ہُوا تو ہے تو اُنہوں نے مجھے جواب دیا۔ کہ بات تو یُوں ہی ہے۔ مگر میری نظر میں تو یسُوع مسیح ہی وہ قدیم نوشتہ ہے اور ناقابلِ فسخ۔ اور وہ قدیم امور اُس کی صلیب اور موت اور اُس کی قیامت اور ہمارا وہ ایمان ہیں جو اُس کے وسیلے سے ہے۔ جن میں مَیں چاہتا ہوں کہ تمہاری دُعا کے ذریعہ سے راستباز ٹھہر جاؤں +

ہمارا سردار کاہن مسیح ہے۔ انبیا اور رسول سب اسی سے داخل ہوتے ہیں

۹ - کاہن بھی اچھے ہیں۔ مگر وہ سردار کاہن جسے

تفویض میں قدس الاقداس آچکا ہے اُن سے بہتر ہے۔ صرف وہی خدا کی مخفی اشیاء کا امانتدار ہے۔ اور چونکہ باپ کا دروازہ وہی ہے۔ اِس لئے ابرہام اور اضحاق اور یعقوب اور انبیاء اور رُسل اور کلیسیا اُسی سے داخل ہوتے ہیں۔ یہ کُل امور خدا کی یگانگت میں ہیں۔ (۲) لیکن چیدہ انجیل جو کچھ ہے سو ہمارے نجات دہندے خداوند یسُوع مسیح کا ظہور اور اُس کا دُکھ اور قیامت ہے۔ کیونکہ پیارے نبیوں نے اُس کی بشارت دی ہے مگر انجیل بقا کی تکمیل ہے۔ اگر تم محبت کے ساتھ اُن پر یقین کرو تو تمام باتیں یکساں اچھی ہیں +

انطاکیہ کی کلیسیا میں کسی ڈیکن کو مقرر کرو

۱۰ - جب کہ مجھے تمہاری دُعاؤں اور اُس ہمدردی کے مطابق خبر مل گئی ہے کہ انطاکیہ واقع سوریا کی کلیسیا باسلامت ہے۔ تو بحیثیت خدا کی کلیسیا تم پر لازم ہے کہ تم کسی ڈیکن کو مقرر کرو کہ وہ خدا کا ایلچی ہو کر وہاں جاوے تاکہ جب وہ فراہم ہوں تو وہ بھی اُن کے ساتھ خوشی مناوے اور اُس نام کو جلال بخشے (۲) وہ یسُوع مسیح میں مبارک ہے جو ایسی خدمت کے لائق قرار دیا جاوے۔ اور تم جلال پاؤ گے۔ اگر تم چاہتے ہو تو خدا کے نام کی خاطر یہ امر تمہارے لئے ناممکن نہیں ہے۔ جیسا کہ اُن کے نزدیک کی کلیسیاؤں نے بھی اُسقف بھیجے ہیں اور دیگر کلیسیاؤں نے پرسبیٹر اور ڈیکن +

اُن کی مہربانی کا شکر کرتا ہے

۱۱ - لیکن کلکیہ کے ڈیکن فیلون کے بارے میں جو نیک نامی میں مشہور ہے اور اب خدا کے کلام میں میری خدمت کرتا ہے یہ ہے کہ اُس نے معہ اگاتھوپس کے جو چنا ہُوا شخص ہے اور زندگی کو خیرباد کہکے سُوریا سے میرا پیرو ہو گیا ہے وہ بھی تم پر شہادت دیتے ہیں۔ مَیں بھی تمہاری خاطر خدا کا شکر کرتا ہوں کہ تم نے اُن کو قبول کر لیا جیسا کہ خداوند تم کو بھی قبول کرے گا۔ لیکن وہ جنہوں نے اُن کو بے عزت کر ڈالا ہے یسُوع مسیح کے فضل سے رہا کئے جائینگے۔ (۲) تروآس کے بھائیوں کی محبت تم کو سلام کہتی ہے۔ جہاں سے میں تم کو یہ خط بدست بورہس لکھتا ہوں جسکو از راہِ تعظیم افسیوں اور سمرنیوں نے میرے ساتھ بھیجا ہے۔ خداوند یسُوع مسیح جس پر وہ ایمان اور محبت اور یکدلی کے ساتھ جسم جان اور رُوح سے اُمید رکھتے ہیں اُن کو عزت دیگا

مسیح یسوع میں جو ہماری اُمیدِ مشترکہ ہے قایم رہو ✚

سمرنیوں کے نام پر خط

اغناطیوس جو تھیوفورس بھی ہے خدا باپ اور پیارے یسوع مسیح کی کلیسیا کو جسے ہر قسم کی نعمتیں فضل سے پائی ہیں اور ایمان اور محبت میں بھرپور ہے اور کسی رحمت میں کم نہیں اور نہایت ہی معزز اور مقدس خزانوں سے معمور ہے اور جو سمرنا واقع آسیا میں رہتی ہے بے عیب رُوح اور خدا کے کلام میں بہت بہت سلام ✚

شکر کرتا ہے کہ تم مسیح میں قایم اور اُس میں مُوکّد رہتے ہو

۱۔ میں اُس خدا یسوع مسیح کا جس نے تم کو اِس طرح دانائی بخشی ہے جلال ظاہر کرتا ہوں۔ کیونکہ میں نے جان لیا ہے کہ تم مضبوط ایمان میں ایسے طور پر قایم ہو کہ گویا جسم اور رُوح ہر دو میں ہمارے خداوند یسوع مسیح کی صلیب پر کیلوں سے ٹھکے ہوئے ہو اور یسوع کے خون میں محبت کے ساتھ گڑے ہوئے ہو اور ہمارے خداوند کی بابت پورے پورے طور پر قایم ہو کہ جسم کی نسبت سے تو در اصل وہ داؤد کی نسل سے ہے مگر الہٰی مرضی اور قدرت کے لحاظ سے خدا کا بیٹا ہے۔ سچ مچ کنواری سے پیدا ہوا۔ یوحنا سے اُس نے بپتسمہ پایا تاکہ اُس کے ذریعہ سے "تمام راستبازی پوری ہو"۔ (۲) در اصل پنطوس پلاطس اور چوتھائی کے حاکم ہیرودیس کے عہد میں ہمارے واسطے جسم میں کیلوں سے جس کے ذریعہ سے ہم اُس کے نہایت مبارک دُکھوں کے ثمرے ہیں۔ تاکہ وہ اپنی قیامت کے ذریعہ سے اپنے مقدسوں اور ایمانداروں پر۔ خواہ وہ یہودی ہوں خواہ غیر قوم۔ اپنی کلیسیا کے ایک ہی نام میں ہمیشہ کے لئے "ایک علامت قایم کرے" ✚

متی ۳: ۱۵

یسعیاہ

اِس بدعت کے خلاف کہ مسیح نے نمائشی طور پر دُکھ سہا وہ مسیح کے دُکھ کا جو اُس نے واقعی سہا ذکر کرتا ہے

۲۔ کیونکہ اُس نے یہ تمام دُکھ اِس لئے سہے کہ ہم بچ جائیں۔ اور اُس نے سچ مچ سہے جیسا کہ اُس نے اپنے آپ کو جلا بھی دیا۔ اِس طرح نہیں جس طرح سے بعض بے ایمان کہتے ہیں کہ اُس نے نمائشی

طور پر دُکھ اُٹھایا جبکہ وہ خود ہی شکل سا گئے ہیں۔ اور جیسا وہ خیال کرتے ہیں ویسا ہی اُن پر عاید بھی ہوگا کیونکہ وہ بغیر جسم اور شکلِ بھوت کے ہیں ✚

یہ بدعت انجیل کے واضح بیان کے خلاف ہے

۳۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ وہ اپنی قیامت کے بعد جسم میں موجود تھا اور ایمان لاتا ہوں کہ وہ ویسا ہی ہے۔ (۲) اور جب وہ پطرس کے رفیقوں کے پاس آیا تو اُس نے اُنہیں کہا۔ "مجھے پکڑو اور ہاتھ لگاؤ اور دیکھو کہ میں کوئی بے جسم بھوت نہیں ہوں"۔ اور فوراً اُنہوں نے اُسے چھوا اور اُس کے جسم اور خون کے ساتھ لگ کر ایمان لائے اِس سبب سے اُنہوں نے موت کو حقیر جانا اور موت سے افضل پائے گئے۔ (۳) اور اپنی قیامت کے بعد اُس نے اُن کے ساتھ جسمانی طور پر کھایا پیا بھی اگرچہ روحانی طور پر باپ سے متحد تھا۔

بدعتیوں سے پرہیز کرو۔ اگر مسیح نے نمائشی طور پر دُکھ سہا تو میں بھی نمائشی طور پر دُکھ سہتا ہوں

۴۔ اے عزیزو! میں نے یہ جانکر کہ تم ایسا ہی جانتے بھی ہو اِن باتوں کی تمہیں آگاہی دیدی ہے۔ اور میں تم کو اُن درندوں سے جو انسان کی شکل میں ہیں بچاتا ہوں۔ جن کو لازم ہے کہ نہ صرف قبول ہی نہ کرو بلکہ اگر ممکن ہو تو اُن سے ملو بھی مت۔ لیکن صرف اُن کے واسطے دُعا کیا کرو تاکہ وہ توبہ کریں اگرچہ یہ بڑا مشکل ہے۔ مگر یسوع مسیح جو ہماری حقیقی زندگی ہے اِس کی قدرت رکھتا ہے (۲) کیونکہ اگر ہمارے خداوند نے یہ سب کام نمائشی طور پر کئے ہیں تو میں بھی نمائشی طور پر بندھا ہوا ہوں۔ اور میں نے اپنے آپ کو موت کے لئے آگ اور تلوار اور درندوں کے حوالہ کیوں کر دیا ہے؟ مگر جو تلوار کے نزدیک ہے وہ خدا کے نزدیک ہے۔ جو درندوں کے درمیان ہے وہ خدا کے درمیان ہے صرف یسوع مسیح کے نام سے تاکہ اُس کے ساتھ دُکھ اُٹھاوے۔ میں سب کچھ برداشت کر رہا ہوں کیونکہ وہ کامل انسان مجھے طاقت دیتا ہے ✚

یہ بدعتی لوگ اِس طرح کی تعلیم دیکھتے سے انکار کرتے ہیں

۵۔ بعض لوگ نادانی سے اس کا انکار کرتے ہیں۔ مگر وہ خود اِن کا انکار کرتا ہے کیونکہ وہ حق سے تجاوز کرکے موت کی حمایت کرتے ہیں۔ جن کی نہ تو نبیوں نے اور نہ موسیٰ کی شریعت نے اور نہ ہی تاہنوز انجیل نے تائید کی ہے اور

ہم میں سے منفرد اشخاص کی تکالیف سے اُن کی حمایت ہوتی ہے۔ (۲) کیونکہ ہماری بابت بھی وہ ویسا ہی خیال رکھتے ہیں۔ کیونکہ اگر کوئی میری تعریف کرے اور اِس بات کا انکار کرکے کہ خداوند جسم رکھتا تھا اُس پر کفر بکے تو مجھے کیا فائدہ ہے؟ لیکن وہ اِس بات کا انکار کرکے اُس کا قطعاً انکار کرتا ہے اِس لئے کہ وہ خود مُردار لئے پھرتا ہے۔ (۳) لیکن چونکہ اُس کا نام بے ایمان ہے اِس لئے مجھے اُن کا قلمبند کرنا اچھا معلوم نہ ہوا۔ بلکہ اُن کی یاد بھی مجھ سے دُور رہے تاوقتیکہ اُن کا رُجحان دُکھ کی طرف جو ہماری قیامت ہے نہ ہو +

جو مسیح کے خون پر ایمان نہیں لاتا وہ نقصان کے نیچے ہے

۶ا - کوئی شخص فریب نہ کھاوے خواہ آسمانی چیزیں ہوں خواہ فرشتوں کا جلال۔ خواہ دیدنی حکام ہوں خواہ نادیدنی اگر وہ یسوع مسیح کے جو خدا ہے خون پر ایمان نہ لادیں تو اُن کے لئے بھی فتویٰ موجود ہے "جو قبول کرتا ہے سو قبول کرے"۔ کیونکہ ایمان اور محبت ہی کل ہیں جن سے بڑھکر کوئی شے نہیں۔ (۲) مگر اجنبی خیال والوں کو یسوع مسیح کے فضل کی تعلیم جو بی دو جو ہمارے واسطے آیا ہے۔ وہ خدا کے ارادے کے کیسے برخلاف ہیں۔ محبت کی اُن کو کچھ پروا نہیں اور نہ ہی بیوہ اور یتیموں اور مصیبت زدہ اور قیدی یا آزاد اور نہ بھوکے اور نہ پیاسے کی بابت۔ وہ شکرگذاری اور دُعا سے اجتناب کرتے ہیں۔ اِس سبب سے کہ وہ ہمارے نجات دہندہ یسوع مسیح کے اُس بدن کو جس نے ہمارے گناہوں کی خاطر دُکھ سہا اور جس کو باپ نے اپنی رحمت سے زندہ کر دیا شکرگذاری کی ضیافت نہیں سمجھتے +

بدعتیوں سے پرہیز کرو انبیا اور انجیل سے رفاقت رکھو

۷ - پس وہ جو خدا کی بخشش کے برخلاف بولتے ہیں تلاش ہی کرتے کرتے مرجاتے ہیں۔ لیکن لازم تھا کہ وہ محبت کرتے تاکہ زندہ بھی رہتے۔ (۲) ایسوں سے دُور ہی رہنا اور نہ خلوت میں اور نہ جلوت میں اُن کا ذکر کرنا ہی مناسب ہے۔ مگر انبیاء کی اور خصوصاً انجیل کی رفاقت رکھنی لازم ہے جس میں ہم کو دُکھ دکھلایا اور قیامت مکمل کی جاتی ہے +

تفرقوں سے پرہیز کرو اور اسقف اور ڈیکنوں کے ساتھ متحد ہو

۸ - لیکن تفرقوں سے کنارہ کرو کیونکہ وہ بُرائیوں کا منبع ہے۔ تم سب اپنے اسقف کی ایسی پیروی کرو جیسی یسوع مسیح نے باپ کی

پیروی کی ہے۔ اور کل پریسبٹری کی ایسی پیروی کرو جیسی رسولوں کی۔ اور ڈیکنوں کی ایسی عزت کرو جیسی خدا کے حکم کی۔ کوئی شخص کلیسیا کی خاطر اپنے اُسقف سے علیحدہ کچھ نہ کرے۔ شکرگذاری کی وہی مستحکم ضیافت منائی جاوے جو اُسقف کے ماتحت ہوتی ہے یا جس کا اُس نے حکم دیا ہو۔ (۲) جہاں کہیں اُسقف نمودار ہو وہاں ہی جماعت بھی موجود ہو جس طرح سے کہ جہاں مسیح یسوع ہے وہاں ہی کلیسیائے جامع ہے۔ اُسقف کے بغیر نہ تو بپتسمہ دینا واجب ہے اور نہ ہی محبت کی ضیافت منانی۔ بلکہ جس بات کو وہ قبول کرے وہ خدا کو بھی پسندیدہ ہے۔ تاکہ جو کچھ تم کرتے ہو یقینی اور مضبوط ہو +

اسقف سے علیحدہ تمہارے سب کام نادرست ہیں۔ تم نے مجھ سے محبت کی خدا اس کا اجر تم کو دے۔

۹ - علاوہ ازیں مناسب ہے کہ تم نیند سے جاگو کیونکہ خدا کی طرف رجوع لانے کا ابھی بھی موقع ہے۔ خدا کو اور اُسقف کو پہچاننا قرین مصلحت ہے۔ جو اُسقف کی تعظیم کرتا ہے وہ خدا سے عزت پاتا ہے۔ جو شخص اُسقف سے خفیہ کچھ کرتا ہے وہ شیطان کی خدمت کرتا ہے۔ (۲) پس تم اپنے لئے سب کچھ فضل سے کرو۔ کیونکہ تم اِس لائق ہو۔ تم نے مجھے ہر بات میں آرام بخشا ہے یسوع مسیح تمہیں بھی آرام بخشے۔ تم نے میری موجودگی اور عدم موجودگی ہر دو میں مجھ سے محبت کی ہے۔ خدا تمہیں اُس کا اجر دے جس کے سبب سے سب کچھ برداشت کرتے ہوئے تم اُس تک پہنچ جاؤ +

شکر کرتا ہے کہ تم نے فیلون اور ریاوس اگاتھوپس کو قبول کرلیا ہے اور ان کو آرام بخشا ہے

۱۰ - تم نے اچھا کیا کہ فیلون اور ریاوس اگاتھوپس کو جو خدا کے کلام کے لئے میرے پیرو ہو گئے ہیں خدا (یسوع) کے خادموں کی طرح قبول کرلیا تھا۔ وہ بھی تمہاری طرح خداوند کا شکر کرتے ہیں کہ تم نے اُن کو ہر طرح سے آرام بخشا۔ تمہارے لئے کوئی شے ہرگز کبھی فروگذاشت نہ ہوگی۔ (۲) میری رُوح تم پر تصدق ہے اور میری زنجیریں بھی جن سے تم نے نہ تو نفرت کی اور نہ شرمندہ ہوئے۔ اور نہ ہی وہ کامل ایمانداری یعنی یسوع مسیح تم سے شرمندہ ہوگا +

وہ بتاتا ہے کہ انطاکیہ کی کلیسیا میں جو ایذا رسانی تھی وہ ختم ہو گئی۔ اور کہتا ہے کہ مبارکبادی دینے کیلئے کسی کو وہاں بھیجو

۱۱ - تمہاری دُعا اُس کلیسیا پر جا پہنچی ہے جو سوریہ کی انطاکیہ میں ہے جہاں سے میں نہایت ہی عمدہ زنجیروں

سے بندھا ہؤا سبھوں کو سلام کہتا ہوں۔ اور چونکہ میں اُن میں سے نہایت ہی کمترین ہوں اِس لئے مَیں لائق نہیں کہ وہاں کا کہلاؤں۔ یہ مرتبہ میرے لئے خدا کی مرضی کیمطابق محفوظ تھا۔ میری نیک نیتی کے سبب سے نہیں بلکہ خدا کے فضل سے جس کے لئے میں دُعا کرتا ہوں کہ وہ مجھے کامل طور پر عنایت ہو تاکہ تمہاری دُعا سے مَیں خدا تک پہنچ جاؤں۔ (۲) پس اِس لئے کہ تمہارا عمل ارض و سماء ہر دو میں کامل ہو جائے لازم ہے کہ تمہاری کلیسیا خدا کی عزت کی خاطر ایک الٰہی ایلچی مقرر کرے کہ وہ سُوریہ میں جا کر اُنہیں مبارکبادی دے کہ وہ امن میں ہیں اور اپنے پورے قد کو پہنچ گئے ہیں۔ اُن کو اپنی پوری جسامت حاصل ہو گئی ہے۔ (۳) پس مجھے مناسب معلوم ہؤا کہ تم اپنے خط کے ہمراہ اپنے میں سے کسی شخص کو بھی وہاں بھیجو تاکہ وہ اُن کے ساتھ خدا کے اُس امن کا جلال ظاہر کرے جو اُن کو ملا ہے کہ وہ تمہاری دعا کے وسیلہ سے بندرگاہ تک پہنچ گئے ہیں۔ چونکہ تم کامل ہو اِس لئے تمہاری باتیں بھی کامل ہوویں۔ کیونکہ اگر تم نیک عمل کرنا چاہتے ہو تو خدا وسائل بھی مہیا کرنے کو تیار ہے ✣

آخری سلام۔ خط کے لکھنے کا وقت اور مقام

۱۲۔ ترواس کے بھائیوں کی محبت تمہیں سلام کہتی ہے جہاں سے میں بُرہس کی معرفت تمہیں یہ خط لکھتا ہوں جسکو تم نے اپنے افسسی بھائیوں کے ہمراہ میرے ساتھ بھیجا تھا۔ وہ مجھے ہمیشہ تروتازہ کرتا رہا ہے اور واجب ہے کہ ہمیشہ اُس کی تقلید کیجاوے اِس لئے کہ وہ خدا کی خدمت کا ایک نمونہ ہے خدا کا فضل اُس کو ہمیشہ اُس کا اجر دے۔ (۲) مَیں تمہارے لائق اسقف اور معزز پرسبیٹری اور اپنے ہم خدمت ڈیکنوں کو۔ ہر ایک شخص کو فرداً فرداً۔ اور بالاشتراک کل کو مسیح کے نام اور اُس کے جسم و خون اور اُس کے روحانی و جسمانی دُکھ اور قیامت میں اور خدا اور تمہاری یگانگت میں سلام کہتا ہوں فضل رحم سلامتی اور برداشت تم پر ہو ✣

سلامات

۱۳۔ مَیں اپنے بھائیوں کے اہل خانہ کو معہ اُن کی بیویوں اور بچوں کے اور اُن کنواریوں کو جو بیوہ کہلاتی ہیں سلام کہتا ہوں۔ باپ کی قدرت میں مجھ پر سلامتی ہو فیلون جو میرے ساتھ ہے تمہیں سلام کہتا ہے۔ (۲) مَیں گاویا کے خاندان کو سلام کہتا

ہوں جس کے لئے میری دُعا ہے کہ وہ روحانی اور جسمانی ایمان اور محبت میں مضبوط ہو جائے۔ میں الکیس کو جس کا نام مجھے بڑا عزیز ہے اور دفنس کو جو لاثانی ہے اور یوٹیکس کو اور سبھوں کو نام بنام سلام کہتا ہوں۔ خدا کے فضل میں سلامت رہو ✣

پولوکارپ کے نام پر خط

اغناطیوس جو تھیوفورس ہے سمرنیوں کے اُسقف پولوکارپ کو خصوصاً اُس کو جو خدا باپ اور یسوع مسیح کی طرف سے اُسقفیت کر رہا ہے بہت بہت سلام ✣

پولوکارپ کی تعریف اور ایمانداری میں قائم رہنے کی اُس کو نصیحت

۱۔ مَیں تیرے اِس مزاج کو جو خداوند میں گویا کہ غیر متزلزل چٹان پر قائم ہے قبول کر کے اِس بات کا نہایت ہی فخر کرتا ہوں کہ میں تیرے بے عیب چہرے کو دیکھنے کے لائق ہؤا جس سے کہ میں خدا میں ترنم کرتا ہوں۔ (۲) میں اِس فضل میں جس سے کہ تو ملبس ہے منت کرتا ہوں کہ تو اپنی دَوڑ کو جاری رکھ اور سبھوں کو ترغیب دے کہ وہ بچ جاویں۔ اپنے منصب کو جسمانی اور روحانی ہر طرح کی کوشش سے استحکام بخش۔ یگانگت کی غور پرداخت کر جس سے بڑھ کر کوئی شے عمدہ نہیں ہے۔ سب کی برداشت کر جیسا کہ خداوند بھی تیری برداشت کرتا ہے محبت سے سبھوں کا متحمل ہو جیسا کہ تو کرتا بھی ہے۔ (۳) بلا ناغہ دعاؤں کیلئے فرصت نکال۔ اُس دانائی سے جو تو رکھتا ہے زیادہ دانائی کے لئے دُعا کر۔ ناسوفے والی رُوح حاصل کر کے جاگتا رہ۔ خدا کے یکساں طریق کے مطابق فرداً فرداً ہر ایک کے ساتھ کلام کر۔ پورے پہلوان کی طرح سبھوں کی کمزوری کی برداشت کر۔ جہاں زیادہ محنت ہے وہاں ہی زیادہ ثمرہ ہے ✣

دینداری میں اور زیادہ ترقی کرنے کی نصیحت

۲۔ اگر تو اچھے شاگردوں سے محبت رکھتا ہے تو یہ تیرے لئے کوئی شکر کے لائق بات نہیں ہے۔ اُن سخت دردوں کی جو تکلیف کرنے کے ذریعہ سے پیدا ہوتے ہیں برداشت کر۔ (۲) ہر بات میں سانپ کیطرح

متی ۱۶:۱۰

ہوشیار اور فاختہ کی مانند بے بد" ہو۔ اِسی سبب سے تو جسمانی اور روحانی ہر دو ہے
تاکہ تو اپنے سامنے کے تمام ظہورات کو بھالیوے۔ غیر مرئی اشیاء کی طلب کر تاکہ وہ تجھ
پر ظاہر ہو جاویں اور تو کسی بات میں قاصر نہ رہ جاوے۔ اور ہر قسم کی نعمتیں تجھ پر زیادہ
ہوں۔ (۳) جیسے کہ ناخدا موافق ہواؤں کا اور طلاطم زدہ شخص بندرگاہ کا آرزومند
ہوتا ہے اُسی طرح موسم تیری آرزو کرتا ہے تاکہ تو خدا کے پاس پہنچ جائے۔ خدا کے پہلوان
کی طرح پرہیز کر۔ اُس کا انعام بقا اور ہمیشہ کی زندگی ہے جس کی تو نے ترغیب بھی پائی
ہے۔ میں اور میری زنجیریں جنہیں تو نے پیار کیا ہے ہمیشہ تجھ پر فدا ہوں +

دُکھوں کے برداشت کرنے کی نصیحت

۳ ۔ وہ جو قابلِ اعتماد نظر آتے مگر اجنبی تعلیم دیتے ہیں تجھے سراسیمہ
نہ کر دیں۔ گڑی ہوئی میخ کی طرح قائم رہ۔ چوٹیں کھانا اور فتح پانا
بڑے پہلوان کا حصہ ہے۔ خصوصاً ہم کو لازم ہے کہ خدا کی خاطر تمام باتوں کی برداشت
کریں تاکہ وہ بھی ہماری برداشت کرے۔ (۲) جیساکہ تو اب ہے اُس سے بھی بڑھ کر گرم
ہو۔ موسموں پر بخوبی نگاہ رکھ۔ اُس کا منتظر رہ جو موسموں سے افضل اور زمانہ کی قید سے
باہر اور غیر مرئی ہے اور ہمارے لئے مرئی بنا۔ جو ٹٹولا نہیں جاتا اور دُکھ نہیں اُٹھا سکتا
اور جس نے ہمارے لئے ہر صورت سے برداشت کیا +

بیکسوں سے لاپرواہی نہ کر

۴ ۔ بیواؤں سے لاپرواہ مت ہو۔ خداوند کے بعد اُن کا حافظ تو ہے
تیری رائے کے بغیر کچھ بھی عمل میں نہ آوے۔ اور نہ ہی تو بلا خدا کی مرضی
کے کچھ کر۔ اور ایسا ہی تو کرتا بھی ہے۔ خوب مضبوط ہو۔ (۲) کیا اوقات جماعتیں ہوا
کریں۔ ہر ایک شخص کی نام بنام تلاش کیا کر۔ (۳) غلاموں اور لونڈیوں کو حقیر مت جان
اور نہ ہی اُن میں سے کوئی پھول جاوے بلکہ خدا کے جلال کے لئے اور زیادہ خدمت کریں
تاکہ خدا کی طرف سے اُن کو بہتر آزادگی حاصل ہو۔ قیمت مشترک سے آزاد ہو جانے کی
خواہش نہ کریں تاکہ وہ شہوتوں کے غلام نظر نہ آویں +

اور باتوں کی بابت نصیحت

۵ ۔ بُری تجاویز سے کنارہ کش ہو۔ مگر ایسوں کو خصوصاً وعظ کیا کر۔ میری
بہنوں کو کہہ کہ وہ خداوند کو پیار کیا کریں اور جسم و روح ہر دو سے اپنے

خاوندوں کے ساتھ قانع رہیں۔ اِسی طرح میرے بھائیوں کو حکم کر کہ وہ یسوع مسیح کے نام
سے اپنی بیویوں کو پیار کریں" جیسا کہ خداوند نے کلیسیا کو" پیار کیا ہے۔ (۲) اگر کوئی
شخص خداوند کے بدن کی عزت کی خاطر پاکیزگی میں رہ سکتا ہے تو وہ بلا فخر قائم
رہے۔ اگر وہ فخر کرے گا تو ہلاک ہوگا۔ اور اگر وہ شخص اپنے اُسقف سے بڑھ کر جانا
جائے تو وہ خراب ہو جائیگا۔ اُن مردوں اور عورتوں کو جو بیاہ کرتے ہیں لازم ہے
کہ وہ اپنے اُسقف کی رضامندی کے ساتھ اِس اتحاد کو عمل میں لاویں تاکہ شادی خداوند
کے مطابق ہو نہ کہ شہوت پرستی کے مطابق۔ ہر ایک بات خدا کی عزت کے لئے ہو +

آپس میں اتحاد رکھو اور اپنے اسقف کے تابع رہو

۶ ۔ اُسقف کی طرف توجہ دو تاکہ خدا بھی تمہاری طرف توجہ دے۔
میں اُن سے خاطر جمع ہوں جو اپنے اُسقف اور پریسبیٹروں اور ڈیکنوں
کے مطیع ہیں۔ خدا کے حضور اُن کے ساتھ میرا حصہ ہو۔ خدا کے مختار
کاروں اور مددگاروں اور خدمتگاروں کی طرح باہم جفاکشی کرو۔ اکٹھے کُشتی کرو۔ اکٹھے
دوڑو۔ اکٹھے دُکھ سہو۔ اکٹھے سو جاؤ۔ اکٹھے جاگ پڑو۔ (۲) اُس کو خوش کرو جس کے لئے
تم سپاہگری کرتے ہو جس سے تم تنخواہ بھی پاؤ گے۔ تم میں سے کوئی شخص بیوفائی کرنیوالا
نظر نہ آوے۔ تمہارا بپتسمہ مثل سپر کے۔ ایمان مثل خود کے۔ محبت مثل نیزہ کے۔ صبر مثل
کل اسلحہ کے ہو۔ تمہاری اشیاء امانت تمہارے کام ہوں تاکہ تم اپنی واجب جائداد حاصل
کرو۔ پس فروتنی سے ایک دوسرے کی برداشت کرو جیسے خدا نے بھی تمہاری برداشت
کی ہے۔ کاش کہ میں تمہارے ساتھ ہمیشہ خوشی کرتا رہوں +

انطاکیہ کی کلیسیا میں امن ہے تو کسی کو بھیج کہ وہ اُن کے ساتھ خوشی کرے

۷ ۔ چونکہ انطاکیہ واقع سوریہ کی کلیسیا۔ جیسا کہ مجھ پر ظاہر ہو
گیا ہے۔ تمہاری دعاؤں کے ذریعہ سے با امن و امان ہے۔ تو میں
بھی خدا کی بے فکری میں خاطر جمع ہو گیا ہوں۔ اگر دُکھ سہنے سے خدا
کے پاس پہنچ جاؤں تاکہ میں تمہاری دعاؤں کے وسیلہ سے شاگرد پایا جاؤں۔ (۲) اے
نہایت ہی مبارک پولوکارپ! لازم ہے کہ تو ایک نہایت ہی عمدہ مجلس فراہم کرے
اور کسی شخص کو جو بڑا عزیز اور غیرتمند ہو ہاتھ رکھ کر مقرر کرے جو خدا کے ساتھ چلنے والا

کہلا سکے۔ اُسی کو حکم کر کہ وہ سوریہ میں جا کر خدا کے جلال کے لئے تمہاری غیر متمند محبت کی تعریف کرے۔ (۲) مسیحی اپنا ہی اختیار نہیں رکھتا بلکہ خدا کے لئے وقت صرف کرتا ہے۔ یہ خدا کا کام ہے اور تمہارا بھی جبکہ تم اُس کو پورا کرتے ہو۔ خدا کے فضل میں مجھے یقین ہے کہ تم نیک کام کرنے کے لئے جو خدا کو منظور ہے مستعد ہو۔ تمہاری سچائی کے شوق کو دیکھ کر میں نے تھوڑے سے لفظوں میں تم کو نصیحت دیدی ہے +

دیگر کلیسیاؤں کو خط لکھنے کی ترغیب اور آخری سلام

۸۔ چونکہ میں تراؤس سے جہاز پر چڑھ کے دفعتہً نیاپلس کو جا رہا ہوں۔ جیسا کہ خدا کی مرضی ہے۔ اِسلئے تمام کلیسیاؤں کو خط نہ لکھ سکا۔ لہٰذا تو جیسا کہ تجھے خدا کی مرضی معلوم ہے۔ اگلی کلیسیاؤں کو خط لکھدے تاکہ وہ بھی یہی کام کریں۔ جو قاصد بھیج سکتے ہیں وہ قاصد بھیجدیں اور جو خط بھیج سکتے ہیں وہ اُن کے ذریعہ سے جو بھیجے گئے ہیں خط بھیجدیں تاکہ تم ہمیشہ کے یادگار کام کے وسیلہ سے جلال پاؤ۔ جیسا کہ لائق ہے۔ (۲) سبھوں کو نام بنام میرا سلام پہنچے اپیٹروپس کی بیوی کو مع اُس کے تمام خاندان اور بال بچوں کے سلام۔ میرے پیارے اٹلس کو میرا سلام۔ مَیں اُس کو بھی سلام کہتا ہوں جو سوریہ میں جانے کے لئے مخصوص کیا جائیگا۔ خدا کا فضل ہمیشہ اُس کے شاملِ حال رہے اور اُس کے بھیجنے والے پولوکارپ کے بھی۔ (۳) مَیں دُعا کرتا ہوں کہ تم ہمارے خدا یسوع مسیح میں مضبوط رہو جس میں تم خدا کی یگانگت اور اسقوفیت میں قایم بھی ہو۔ الکیس کو بھی میرا سلام پہنچے جو میرا بڑا عزیز ہے۔ خداوند میں مضبوط رہو +

پولوکارپ کا خط فلپیوں کے نام

پولوکارپ اور وہ پریسبٹر جو اُس کے ساتھ ہیں خدا کی اُس کلیسیا کو جو فلپی میں مسافر ہے قادرِ مطلق خدا اور ہمارے نجات دینے والے یسوع مسیح کی طرف سے فضل اور سلامتی تم پر بکثرت ہو[۱] +

[۱] یہوداہ کا خط ۲ آیت میں صرف لفظ "تم پر" نہیں ہیں باقی الفاظ بجنسہٖ یہی ہیں +

وہ اُن کی تعریف کرتا ہے کہ اُنہوں نے اُن کو قبول اور اُن کا استقبال کیا جو مسیح کی خاطر قید ہو کر جا رہے تھے

۱۔ مَیں ہمارے خداوند یسوع مسیح میں بڑا ہی خوش ہوں کہ تم نے (جیسا کہ تم پر واجب بھی تھا) اُن کو جو حقیقی محبت کی پیروی کرتے ہیں قبول کر لیا اور اُن کے استقبال کیلئے گئے جو مقدس زنجیروں سے جو اُن کا سرتاج ہیں جن کو خدا اور ہمارے خداوند نے سچ مچ چن لیا ہے محصور تھے۔ (۲) اور کہ تمہارے ایمان کی بیخ جو ابتدائی زمانوں سے مشہور اور اب تک قایم رہتی ہے مضبوط ہے اور ہمارے خداوند یسوع مسیح کے لئے پھل لاتی ہے جس نے ہمارے گناہوں کے واسطے دُکھ سہا اور موت تک مقابلہ کیا۔ "جس کو خدا نے موت کے دُکھ کی اذیتیں کھول کر زندہ کر دیا"۔ (۳) جس پر تم لابیان اور پُرجلال خوشی کے ساتھ بغیر دیکھے ایمان لاتے ہو۔ "جس خوشی میں داخل ہونے کے لئے بہت سے لوگ یہ دیکھ کر آرزومند ہیں کہ "تم فضل سے بچ گئے ہو نہ کہ عمل سے" مگر یسوع مسیح کے ذریعہ خدا کی مرضی سے +

[اعمال ۲: ۲۴] [افسیوں ۲: ۸] [۱ پطرس ۱: ۸]

قیامت اور آنیوالی عدالت کو مدِنظر رکھ کر دینداری اور ایمان میں قایم رہنے کی نصیحت

۲۔ "اِس سبب سے تم کمریں کس کر خوف" اور "سچائی" میں "خدا کی خدمت کرو"۔ اور خالی اور واہیات بک بک اور بہتوں کی گمراہی کو چھوڑ کر اور "اُس پر جس نے ہمارے خداوند یسوع مسیح کو مُردوں میں سے جلایا اور اس کو جلال" اور اپنے دہنے ہاتھ پر ایک تخت "بخشا ایمان لا کر"۔ "جس کے ماتحت اُس نے تمام آسمانی اور زمینی چیزیں کر دیں اور جس کی تمام متنفس عبادت کرتے ہیں اور جو" "زندوں اور مُردوں کا منصف" ہو کر آئے گا جس کے خون کا خدا اُن سے مطالبہ کرے گا جو اُس کے فرمانبردار نہیں ہوتے۔ (۲) "اور جس نے" "اُس کو مُردوں میں سے" "جلایا ہے ہم کو بھی جلاوے گا"۔ اور اگر ہم اُس کی مرضی بجا لاویں اور اُس کے حکموں پر چلیں اور اُن چیزوں کو پیار کریں جسے اُس نے پیار کیا ہے اور ہر طرح کی ناراستی۔ لالچ۔ زر کی دوستی۔ بدکلامی۔ اور جھوٹی گواہی سے محترز رہیں اور "بُرائی کے عوض میں بُرائی نہ کریں اور گالی کے عوض میں گالی نہ دیں" "مُکے کے عوض مُکا نہ لگائیں اور بددُعا کے عوض بددُعا

[۱ پطرس ۱: ۲۱] [۱ پطرس ۱: ۱۳] [زبور ۲: ۱۱] [اعمال ۱۰: ۴۲] [۲ کرنتھیوں ۴: ۱۴] [۱ پطرس ۳: ۹]

نہ کریں۔ (۳) لیکن اُن باتوں کو یاد رکھیں جن کی خداوند نے تعلیم دیکر یُوں فرمایا ہے کہ "عیب نہ لگاؤ کہ تم پر بھی عیب نہ لگایا جاوے۔ معاف کرو کہ تم کو بھی معاف کیا جاویگا۔ رحم کرو کہ تُم پر بھی رحم کیا جاویگا۔ جس پیمانہ سے تُم ناپتے ہو اُسی سے تمہارے لئے ناپا جائیگا" اور کہ "مبارک وہ جو غریب ہیں اور جو راستبازی کے سبب ستائے جاتے ہیں کیونکہ خُدا کی بادشاہت اُنہیں کی ہے"۔

پولس کی اس تعلیم کو یاد رکھنے اور اُس پر غور کرنے کی نصیحت جو اُس نے اُن کے درمیان رہکر اور پھر اپنے خط سے دی

۳۔ اَے بھائیو! مَیں راستبازی کی بابت یہ باتیں تمہیں اِس لئے نہیں لکھتا ہوں کہ مَیں نے اِس کو اپنا فرض سمجھ لیا ہے بلکہ اِس لئے کہ تم نے پہلے مجھ سے التجا کی تھی۔ (۲) کیونکہ نہ تو مَیں اور نہ ہی مثل میرے کوئی شخص مبارک اور صاحب جلال پولس کی دانائی کی تقلید کر سکتا ہے جو تمہارے درمیان ہوکر اپنے زمانہ کے لوگوں کے روبرو سچائی کے کلام کی بابت تحقیقی اور مستحکم طور پر تعلیم دیا کرتا تھا جِسنے اپنی عدم موجودگی میں بھی تمہیں ایک خط لکھا جس میں اگر تم غوض کرو تو تم اُس ایمان کی جو تمہیں عنایت ہوا ہے عمارت تعمیر کر سکتے ہو۔ (۳) "جو ہم سبھوں کی ماں ہے" جس کے پیچھے اُمید ہے اور آگے خدا اور مسیح اور پڑوسی کے ساتھ محبت کرنا۔ کیونکہ اگر کسی میں یہ باتیں ہوں تو اُس نے راستبازی کے حکم کی تعمیل کر لی ہے۔ کیونکہ جو شخص محبت رکھتا ہے وہ ہر ایک گناہ سے دُور ہے۔

تمام مسیحی مردوں اُن کی بیویوں اور بیواؤں کو نصیحت دیتا ہے کہ اُنہیں کس طرح رہنا چاہیئے

۴۔ "مگر تمام دُکھوں کی ابتدا زر ہے" پس یہ جانکر کہ "ہم دُنیا میں نہ تو کچھ لائے ہیں اور نہ ہمارے پاس کچھ لیجانے کو ہے" ہم اپنے آپ کو راستبازی کے ہتھیاروں سے مسلح کریں اور پہلے اپنے آپ کو خداوند کے حکموں پر چلنا سکھلا دیں۔ (۲) پھر اپنی بیویوں کو اُن کے اُس ایمان اور محبت اور پاکیزگی میں چلنا سکھلا دیں جو اُن کو عطا ہوا ہے کہ وہ اپنے خاوندوں کو کمال سچائی سے پیار کریں اور سبھوں کے ساتھ ہر طرح کے اعتدال سے محبت کریں اور بچوں کو خدا کے خوف میں تربیت دیں۔ (۳) اور بیوائیں

خداوند کے ایمان کی بابت نرم الطبع ہوکر اور ہر طرح کے الزام اور خلاف گوئی اور جھوٹی گواہی اور زر کی دوستی اور سب طرح کی بُرائی سے گریز کرکے سب آدمیوں کیلئے بلا ناغہ سفارش کریں۔ یہ جانکر کہ ہم خدا کی قربان گاہ ہیں اور کہ ہر ایک قربانی کا بڑی ہوشیاری کے ساتھ ملاحظہ کیا جاتا ہے اور نہ تو خیال اور نہ ارادہ اور نہ ہی "دل کی پوشیدہ بات" اس سے مخفی ہے۔

ڈیکنوں۔ جوانوں۔ کنواریوں اور تمام مسیحیوں کو پاکیزہ زندگی بسر کرنے کی نصیحت

۵۔ پس یہ جانکر کہ "خُدا ٹھٹھوں میں اُڑایا نہیں جاتا"۔ واجب ہے کہ ہم لائق طور پر اُس کے حکم اور جلال پر عمل کریں (۲) اسی طرح ڈیکن بھی اُس کی راستبازی کے حضور بے عیب ہوویں یہ اِس لحاظ کہ وہ خدا اور مسیح کے خادم ہیں نہ کہ آدمیوں کے نہ کہ الزام لگانے والے اور دو زبان اور زر دوست بلکہ ہر بات میں معقول اور ترس کھانے والے اور فکر کرنے والے اور خداوند کی جو "سبھوں کا خادم" (ڈیکن) بنا سچائی کے مطابق چلنے والے بنیں جسکو اگر ہم اِس دنیا میں خوش کریں تو آیندہ دنیا کو بھی ہم صلہ میں پائینگے جیسا کہ اُس نے ہم کو مُردوں میں سے اُٹھانے کا ہم سے وعدہ کیا ہے اور اگر ہم اُس کے مناسب چال چلیں[1] "تو ہم اُس کے ساتھ بادشاہت بھی کرینگے" اگر ہم فی الحقیقت ایمان رکھیں (۳) اسی طرح جوان بھی سب سے پہلے پاکیزگی کی فکر کرکے اور ہر قسم کی برائی سے اپنے آپ کو پھیر کر ہر بات میں بے عیب ہوویں۔ کیونکہ اِس دُنیا میں شہوات سے احتراز کرنا ہی اچھا ہے اِس لئے کہ ہر طرح کی "شہوت رُوح کے مقابل میں جنگ کرتی ہے" اور "نہ تو زناکار نہ عیاش اور نہ لونڈے باز خُدا کی بادشاہت کے وارث ہونگے" اور نہ وہ جو نامناسب کام کرتے ہیں۔ لہذا اِن باتوں سے کنارے ہی رہنا لازم ہے اور پرسبیٹروں اور ڈیکنوں کے ایسے ہی تابع رہو جیسے خدا اور مسیح کے اور کنواریوں کو چاہیئے کہ بے عیب اور پاکیزہ تمیز سے چلیں۔

[1] اصل لفظ کے معنی ہیں کسی سلطنت کے قوانین اور دستورات کے مطابق اپنے چال چلن کو درست بنانا یا اُس کے مطابق زندگی بسر کرنا۔ یہ خیال خدا کی بادشاہت کے خیال سے جس کا بیان پر ہوکر ہے نکلا اور اُس کے لئے مناسب ہے یعنی ہم اُس سلطنت کے لائق باشندے نہیں۔

پرسبیٹروں کو کیسا ہونا لازم ہے

۶۔ اور پرسبیٹروں کو بھی چاہئے کہ وہ ترس کھانے اور سبھوں پر رحم کرنے اور "گم گشتہ بھیڑوں کو بحال کرنیوالے" اور تمام بیماروں کی خبرگیری کرنے والے بنیں اور بیواؤں اور غریبوں اور یتیموں کی طرف سے بیفکر نہ ہوویں بلکہ "اس بات کی تجویز کرنیوالے جو خدا اور آدمیوں کے سامنے بھلی ہیں" اور ہر قسم کے غیظ و غضب اور طرفداری اور ناراست فیصلہ سے محترز رہیں اور ہر قسم کی زر کی دوستی سے کنارہ کش ہو کر کسی کے خلاف بعجلت اعتقاد کر لینے والے اور عدالت میں کاٹ کوٹ کرنے والے نہ ہوویں یہ جانکر کہ ہم سب گناہ کے مقروض ہیں۔ (۲) پس اگر ہم خداوند سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ ہمیں معاف کرے تو لازم ہے کہ ہم بھی معاف کریں۔ کیونکہ ہم خداوند اور خدا کی نظروں میں ہیں اور ضرور ہے کہ "ہم سب مسیح کی مسند عدالت کے روبرو حاضر ہوویں" اور "ہر ایک شخص اپنا اپنا حساب دیوے"۔ (۳) پس ہم خوف اور کمال نیک نیتی کے ساتھ اُس کی اُس طرح خدمت کریں جیسا کہ اُس نے اور رسولوں نے جنھوں نے ہمیں منادی کی اور انبیا نے ہمیں حکم دیا جنھوں نے ہمارے خداوند کی آمد کی پہلے سے خبر دی اور بھلائی کی بابت غیرتمند اور ٹھوکر کھلانے والوں اور جھوٹے بھائیوں اور اُن سے کنارے رہے جو ریاکاری سے ہمارے خداوند کے نام سے کہلاتے اور جو بیمغز آدمیوں کو گمراہ کر دیتے ہیں ✦

مخالف مسیح کی بُری تعلیمات اور شرارت سے محفوظ رہنے کی تعلیم

۷۔ کیونکہ ہر ایک "جو اقرار نہیں کرتا کہ مسیح جسم میں آیا وہ مخالف مسیح ہے" اور جو صلیب کی گواہی کا مقر نہیں وہ ابلیس سے ہے۔ اور جو شخص اپنی شہوتوں کے لئے خداوند کے کلام کو بگاڑے اور کہے کہ نہ تو قیامت ہے اور نہ عدالت تو وہی شیطان کا پلوٹھا ہے۔ (۲) اس لئے بہتوں کی اور اُن کی جھوٹی تعلیموں کی بطالت کو ترک کر کے اور "دُعا کے لئے سنجیدہ ہو کر" اور روزہ میں مرغوبی سے مشغول ہو کر اور تمام چیزوں کے دیکھنے والے خدا سے التجائیں کر کے کہ وہ "ہمیں امتحان میں نہ ڈالے" اُس کلام کی طرف متوجہ ہوویں جو ہم کو ابتدا ہی میں دیا گیا جیسا کہ خداوند نے کہا ہے کہ "روح تو مستعد ہے مگر جسم سست" ✦

[حاشیہ: خرو ۳۴: ۴ ؛ ۲ قر ۸: ۲۱ ؛ رومی ۱۴: ۱۰، ۱۲ ؛ ۱ یوحنا ۴: ۳ ؛ ۱ پطر ۴: ۷ ؛ متی ۶: ۱۳ ؛ متی ۲۶: ۴۱]

مسیح سے چمٹے رہنے اور اُس کی خاطر دُکھ سہنے کی نصیحت

۸۔ پس ہم اپنی اُمید اور اپنی راستبازی کے جو یسوع مسیح ہے بیعانہ کے ساتھ بلاناغہ چمٹے رہیں "جسنے کاٹھ پر ہمارے گناہوں کو اُٹھا لیا۔ جسنے گناہ نہ کیا اور نہ اُس کے مُنہ میں چھل پایا گیا" بلکہ ہماری خاطر اُس نے سب کچھ سہا تاکہ ہم اُس میں جیئیں۔ (۲) پس ہم اُس کی برداشت کے مقلد بنیں۔ اور اگر ہم اُس کے نام کی خاطر دُکھ سہیں تو ہم اُس کو بزرگی دیتے ہیں۔ کیونکہ اُس نے اپنے ہی وسیلہ سے ہمیں یہ نمونہ دیا ہے اور ہم اِس پر ایمان لائے ہیں ✦

رسول اور دیگر مسیحیوں کے نمونہ پر راستبازی میں قائم اور ایمان میں مضبوط رہنے کی نصیحت

۹۔ پس میں تم سب کو نصیحت کرتا ہوں کہ راستبازی کے کلام کے مطیع بنو اور ہر قسم کی برداشت کو عمل میں لاؤ جس کو تم نے صرف مبارک لوگوں اغناطیوس اور زوسیمس اور روفس ہی میں بلکہ اُن دیگروں میں بھی جو تمہارے درمیان سے ہیں اور خود پولس اور دیگر رسولوں میں بھی بچشم خود دیکھتے ہو۔ (۲) اور یقین کر چکے ہو کہ یہ سب "بیفائدہ نہیں دوڑ چکے" مگر ایمان اور راستبازی میں۔ اور کہ وہ خداوند کے پاس جس نے دُکھ سہا اپنی اپنی مناسب جگہوں میں موجود ہیں۔ کیونکہ اُنھوں نے "اس جہان کو پیار" نہیں کیا بلکہ اُس کو پیار کیا جو ہماری خاطر موا اور ہمارے ہی لئے خدا نے اُس کو جلایا ✦

دیگر نصیحتیں

۱۰۔ پس تم اِن باتوں میں ثابت قدم رہو اور خداوند کے نمونے کی پیروی کرو۔ "ایمان میں مضبوط" اور "مستحکم" اور برادرانہ اُلفت سے ایک دوسرے کے ساتھ سرگرم رہو" اور سچائی میں شریک اور خداوند کی سنجیدگی میں "ایکدوسرے کو بہتر سمجھو"۔ (۲) "جب تو نیکی کر سکے رُک مت" تو اِس سے پہلوتہی مت کر کیونکہ "ترس کھانا موت سے بچاتا ہے"۔ غیر قوموں کے درمیان اپنی بول چال کو "بے عیب" رکھکر تم سب ایکدوسرے کے مطیع ہوؤ تاکہ تم اپنے نیک کاموں سے "تعریف حاصل کرو" اور تمہارے درمیان خداوند پر کفر بھی نہ بکا جاوے۔ (۳) مگر "افسوس اُس پر جس کے ذریعہ سے خداوند کے نام پر کفر بکا جاتا ہے"۔ اِس لئے سب آدمیوں کو پرہیزگاری سکھلاؤ جس میں تم خود بھی چلتے ہو ✦

[حاشیہ: ۱ پطر ۲: ۲۲، ۲۴ ؛ فلپی ۲: ۱۶ ؛ ۲ تمط ۴: ۱۰ ؛ ۱ قر ۱۵: ۵۸ ؛ ۱ پطر ۵: ۵ ؛ رومی ۱۲: ۱ ؛ امثال ۳: ۲۸ ؛ طوبیاہ ۴: ۱۰ ؛ اغناطیوس کا خط ترلیوں کو ۸ باب]

والنتس اور اُس کی بیوی کی برگشتگی کے بارے میں افسوس ظاہر کرتا ہے۔

۱۱۔ مجھے والنتس کی طرف سے نہایت ہی غم ہے جو پہلے ایام میں تمہارا پریسبٹر تھا۔ کیونکہ وہ اپنے منصب سے جو اُس کو دیا گیا تھا ایسا بے خبر ہے۔ پس میں تمہیں متنبہ کرتا ہوں کہ لالچ سے پرہیز کرو اور کہ تم خالص اور سچے بنو۔ تمام برائی سے پرہیز کرو۔ (۲) لیکن وہ جو اِن باتوں میں اپنے آپ پر قابض نہیں تو کس طرح سے وہ اِن باتوں کی دوسرے کو نصیحت کر سکتا ہے؟ اگر کوئی شخص لالچ سے پرہیز نہیں کرتا تو وہ بُت پرستی سے آلودہ ہو جائے گا اور غیر قوموں کی طرح اُس کا انصاف ہوگا جو "خداوند کے فیصلہ سے ناواقف ہیں۔ ہاں وہ نہیں جانتے کہ مقدس لوگ دُنیا کی عدالت کرینگے؟" جیسا کہ پولس ہمیں سکھلاتا ہے۔ (۳) مگر میں نے تمہارے درمیان کوئی ایسی بات نہیں پائی اور نہ ہی اُن کی بابت جن کے درمیان مبارک پولس نے خدمت کی کچھ سُنا ہے اور تم ابتدا ہی میں اُس کے "خطوط" تھے۔ کیونکہ "وہ" اُن تمام "کلیسیاؤں میں تمہاری بابت فخر کرتا ہے" صرف وہی اُس وقت خدا کو جانتی تھیں۔ کیونکہ ہم اُس کو ابتک نہ جانتے تھے۔ (۴) پس اے بھائیو! میں اُس کی اور اُس کی بیوی کی بابت نہایت ہی غمگین ہوں۔ خداوند اُن کو سچی توبہ بخشے۔ پس اِن باتوں میں تم بھی پرہیزگار رہو اور "ایسوں کو دشمن مت جانو" بلکہ اُن کو کمزور اور بھٹکے ہوئے عضو جانو تاکہ تم اپنے تمام جسم کو بچا لو۔ کیونکہ ایسا کرنے سے تم ایک دوسرے کی ترقی کرتے ہو ۔

اُن کی خوبیوں کی تعریف کرتا ہے اور مخالفوں سے دشمنی نہ رکھنے کی نصیحت

۱۲۔ کیونکہ مجھے یقین ہے کہ تم مقدس نوشتوں میں بخوبی ماہر ہو اور تم سے کوئی بات پوشیدہ نہیں ہے۔ مگر مجھے یہ انعام نہیں ملا۔ صرف جیسا کہ اِن نوشتوں میں مرقوم ہے کہ "غصہ تو ہو پر گناہ نہ کرو" اور "سورج کے ڈوبنے تک تمہاری خفگی نہ رہے۔" مبارک وہ جو اِس بات کو یاد رکھتا ہے۔ اور مجھے بھروسہ ہے کہ یہ صفت تم میں ہے۔ (۲) اب خدا اور ہمارے خداوند یسوع مسیح کا باپ اور ابدی سردار کاہن خود یعنی خدا کا بیٹا یسوع مسیح تم کو ایمان اور سچائی میں اور تمام فروتنی میں اور غصہ کی ہر قسم کی نفرت میں اور

برداشت اور صبر میں اور با صبر تحمل اور خلوصیت میں بڑھاتا جاوے۔ اور وہ تم کو اپنے مقدسوں کے درمیان حصہ اور بخرہ دیوے اور تمہارے ساتھ ہم کو اور سبھوں کو بھی جو آسمان کے نیچے ہیں جو ہمارے خداوند یسوع مسیح اور اُس کے باپ پر ایمان لاوینگے کہ "جسنے اُس کو مُردوں میں سے جلایا ہے۔" (۳) تمام مقدسوں کیلئے دُعا مانگو "نیز" "بادشاہوں کیلئے" اور قدرتوں اور اختیار والوں اور "اُن کے لئے جو تم کو ستاتے" اور حقیر جانتے اور "صلیب کے دشمنوں" کے لئے دُعا کرو تاکہ تمہارے "پھل" "تمام لوگوں میں ظاہر ہو دیں" "تاکہ تم اُس میں کامل بنو ۔"

فلپی کی کلیسیا کی درخواست پر اِس خط کے ساتھ دیگر خطوط روانہ کرنیکا ذکر

۱۳۔ تم نے بھی اور اغناطیوس نے بھی مجھے لکھا تھا کہ اگر کوئی شخص سوریا کو جانے والا ہو تو تمہاری طرف سے بھی خطوط لیتا جاوے۔ اگر مجھے مناسب موقع ملا تو خواہ میں خود خواہ جس کسی کو میں تمہاری خاطر بھیجوں ایسا ہی کروں گا۔ (۲) جیسا کہ تم نے کہا تھا میں تمہارے پاس اغناطیوس کے خطوط جو اُس نے ہمارے پاس بھیجے تھے اور دیگر خطوط جس قدر کہ ہمارے پاس ہیں جو اِس خط کے ساتھ منسلک ہیں۔ جن سے کہ تم بہت سا فائدہ اُٹھا سکو گے۔ کیونکہ اُن میں ایمان اور صبر اور ہر قسم کی ترقی موجود ہے جو ہمارے خداوند کے حسب حال ہے۔ علاوہ ازیں اگر خود اغناطیوس اور اُس کے رفیقوں کی بابت تمہارے پاس کوئی یقینی خبر ہے تو ہم کو لکھ بھیجو ۔

حامل خط کا ذکر اور سلام آخری

۱۴۔ یہ باتیں میں قرسقنس کے ذریعہ تم کو لکھتا ہوں جس کی بابت تھوڑا ہی عرصہ ہوا کہ میں نے تم سے سفارش کی تھی اور پھر تم سے اس کی سفارش کرتا ہوں۔ کیونکہ وہ میرے ساتھ بے عیب چال چلتا رہا اور میں یقین کرتا ہوں کہ تمہارے ساتھ بھی وہ ایسا ہی رہا۔ مگر جب اُس کی ہمشیرہ تمہارے پاس آویگی تو تم اُس کو قبول کر لوگے۔ تم اور سب جو تمہارے ساتھ تعلق رکھتے ہیں فضل میں خداوند یسوع مسیح کے ساتھ خوش رہو ۔

پولوکارپ کی شہادت

خدا کی کلیسیا جو سمرنا میں مسافر ہے اُس کلیسیا کو جو فیلومیلیس میں مسافر ہے۔ مقدس اور جامع کلیسیاؤں کے جو ہر مقام میں ہے تمام بھائیوں کو خدا باپ اور ہمارے خداوند یسوع مسیح کا فضل اور سلامتی اور محبت بہتایت کے ساتھ ہو ۔

دیباچہ

۱۔ اے بھائیو! ہم اُن حادثوں کا ذکر تم سے کرتے ہیں جو شہیدوں اور مبارک پولوکارپ پر گذرے جس نے اپنی شہادت سے گویا مُہر کرکے ایذا رسانی کو موقوف کر دیا کیونکہ تمام واقعات جن کو گذرے تھوڑا ہی عرصہ ہُوا اِس لئے ظہور میں آئے تا کہ خداوند اُس شہادت کو جو انجیل کے مطابق ہے از سر نو ہم پر ظاہر کرے۔ (۲) کیونکہ اُس نے اِس لئے دیر کی تا کہ وہ حوالہ کر دیا جاوے جیسا کہ خداوند نے بھی کیا تا کہ ہم بھی اُس کے پیرو بنیں۔ صرف "اپنے ہی احوال پر خیال نہ رکھیں بلکہ اپنے پڑوسیوں کے احوال پر بھی" کیونکہ سچی اور قائم محبت یہ چاہتی ہے کہ صرف ہم ہی بچ جاویں بلکہ یہ کہ تمام بھائی بھی بچ جاویں ۔

فلپی ۲: ۴

شہیدوں کے ایمان اور صبر کی تعریف

۲۔ پس تو وہ تمام شہادتیں مبارک اور شریف ہیں جو خدا کی مرضی کے مطابق واقع ہوئیں۔ کیونکہ لازم ہے کہ ہم نہایت ہی محتاط ہو کر تمام اشیاء کے اختیار کو خدا سے منسوب کریں۔ (۲) کیونکہ کون شخص ہے جس نے اُن کی شرافت اور صبر اور اپنے آقا کی محبت کو تعجب کی نظر سے نہیں دیکھا؟ وہ تو کوڑوں سے گھائل ہو کے بھی۔ یہاں تک کہ اُن کے اندر کی رگیں اور شرائین اور اُن کے جسم کی بناوٹ بھی نظر آتی تھی۔ صبر سے برداشت کرتے تھے۔ ایسا کہ حاضرین کو بھی رحم آجاتا اور وہ رونے لگ پڑتے تھے۔ لیکن وہ شرافت کی اِس حد تک پہنچ گئے تھے کہ اُن میں سے کوئی بھی نہ تو ہائے ہائے کرتا تھا اور نہ ہی آہیں بھرتا تھا۔ اور ہم سبھوں پر ایسا ظاہر کرتے تھے گویا کہ مسیح کے شہید اُس وقت دُکھ پاتے ہوئے اپنے جسم سے باہر ہیں یا اُس سے

بڑھکر یہ کہ خداوند اُن کے پاس کھڑا ہو کر اُن سے باتیں کر رہا ہے۔ (۳) اور خداوند کے فضل کی طرف توجہ کرکے دنیاوی اذیتوں سے نفرت کرتے اور ایک ساعت کی قیمت پر ابدی سزا کی رہائی کو خرید رہے تھے۔ اور انسانیت سے بعید ایذاؤں کی آگ اُن کے لئے سرد پڑی ہوئی تھی۔ کیونکہ اُن کی نظروں کے سامنے ابدی آگ سے جو کبھی نہیں بجھتی رہائی موجود تھی۔ اور وہ اپنی دِل کی آنکھوں سے اُن اچھی چیزوں کو دیکھ رہے تھے جو صبر سے برداشت کرنے والوں کے لئے محفوظ ہیں جن کو "نہ تو کانوں نے سُنا اور نہ آنکھوں نے دیکھا اور نہ انسان کے دِل پر آئیں" مگر خداوند کی طرف سے اُن پر ظاہر ہو گئیں جو اب آگے کو آدمی نہیں بلکہ فرشتے ہیں۔ (۴) اِسی طرح سے وہ بھی جن پر جنگلی جانوروں سے لڑنے کا فتویٰ لگا تھا دہشت ناک سزائیں سہتے تھے۔ اور تیز چیزوں پر لٹائے اور دیگر گوناگون اذیتوں سے ستائے جاتے تھے تا کہ اگر ممکن ہو تو شیطان متواتر سزاؤں سے اُن کو اپنے ایمان کے انکار کی طرف پھیر دیوے۔ کیونکہ شیطان نے اُن کے برخلاف بہت سی سازشیں کیں ۔

یسعیا ۶۴ ۱ کر ۲:

جرمانیکس کی مثال

۳۔ مگر شکر خدا کا۔ کیونکہ شیطان سبھوں کے برخلاف اپنا اثر نہ ڈال سکا۔ کیونکہ شریف جرمانیکس نے اپنے اُس صبر سے جو اُس میں تھا اُن کی بزدلی کو زائل کر دیا جس نے جنگلی جانوروں کے ساتھ علانیہ جنگ کیا۔ کیونکہ جب حاکم[1] اُس کو ترغیب دینا چاہتا تھا اور اُس کو کہہ رہا تھا کہ اپنی جوانی پر ترس کھا تو اُس نے اُن کی ناراستی اور بے شرع روش سے جلد تر رہائی پا جانے کی خواہش سے جنگلی درندے پر جبر کرکے اُسکو اپنے اوپر حملہ آور کیا۔ پس اِن باتوں سے تمام گروہ مسیحیوں کی خدا دوست اور خدا ترس جماعت کی شریف نژادی پر تعجب کرتی ہوئی یُوں چلا اُٹھی "ناستکوں کو لیجاؤ۔ پولوکارپ کی تلاش کرو"۔

[1] رومی شہنشاہ اگستس نے رومی سلطنت کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا تھا۔ کچھ صوبے تو براہ راست شہنشاہ سے متعلق تھے اور کچھ سینیٹ یا مجلس سے تعلق رکھتے تھے۔ سینیٹ اپنی طرف کے متعلقہ صوبجات میں صرف ایک سال کیلئے ایک حاکم بھیجا کرتی تھی اِس کا لقب انتھوپٹاس [illegible] ہوا کرتا تھا۔ اِس کا صرف ملکی اختیار ہوتا تھا فوجی یا محصول وغیرہ کے متعلق معاملات سے اُس کو کچھ سروکار نہ ہوتا تھا اِن معاملات کا تعلق اُس حاکم سے ہوتا تھا جس کو شہنشاہ خود بھیجا کرتا تھا ۔

کوئنٹس کی بزدلی

۴ ۔ مگر ایک شخص جس کا نام کوئنٹس تھا اور فروگیہ کا باشندہ اور تھوڑا ہی عرصہ ہوا کہ فروگیہ سے آیا تھا جنگلی جانوروں کو دیکھکر بزدل ہوگیا۔ لیکن وہ خود اپنے اوپر جبر کرکے اور بعض دیگر اشخاص بھی اپنی مرضی سے آئے تھے۔ حاکم نے اُس کو بہت سی منت و سماجت کرکے قسم کھانے اور قربان گاہ پر خوشبو جلانے کیلئے ترغیب دیدی پس اَے بھائیو! اِس سبب سے ہم اِن کی تعریف نہیں کرتا جو اپنے آپکو حوالے کر دیتے ہیں۔ کیونکہ انجیل ہم کو ایسا نہیں سکھلاتی ۔

پولوکارپ کھلیاں میں چھپا ہے

۵ ۔ لیکن جلیل القدر پولوکارپ پہلے تو یہ سُنکر نہ ڈرا بلکہ چاہا کہ میں شہر ہی میں رہوں مگر بہتوں نے اُسے ترغیب دی کہ شہر سے نکل جا۔ وہ شہر سے نکلکر ایک کھلیان میں جو شہر سے دُور نہ تھا چلا گیا اور چند رفیقوں کے ساتھ وہاں ہی رہا۔ اور رات دن کچھ نہ کرتا مگر تمام آدمیوں کیلئے اور ملک کی کلیسیاؤں کے لئے دُعا کرتا رہا جیسا کہ اُس کا دستور تھا۔ (۲) اور جب وہ دُعا کر رہا تھا تو اپنے پکڑے جانے سے تین دن پہلے اس کو ایک خواب آیا اور اُس نے دیکھا کہ میرا تکیہ آگ سے جل رہا ہے۔ اُس نے نیند سے جاگ کر اپنے رفیقوں سے کہا۔ "بالضرور میں زندہ جلایا جاؤں گا" ۔

ایک لڑکا پولوکارپ کا پتہ بتاتا ہے

۶ ۔ جب اُس کے تلاش کرنے والے اُس کو ڈھونڈ رہے تھے تو وہ دوسرے کھلیان میں جا رہا۔ فوراً ہی اُس کے تلاش کنندگان اُس پر جا پڑے۔ مگر اُسے وہاں نہ پاکر اُنہوں نے دو چھوٹے لڑکوں کو پکڑ لیا۔ اُن میں سے ایک لڑکے نے جب سپاہی اُس پر سختی کرنے لگے اقرار کر دیا۔ کیونکہ اُس کا پوشیدہ رہنا نا ممکن تھا۔ اس لئے کہ جنھوں نے اُسے پکڑوا دیا اُس کے اپنے ہی گھر کے لوگ تھے (۳) اور حاکم پولیس[۵] جس کا وہی نام تھا یعنی جو ہیرودیس کہلاتا تھا اس بات کا نہایت مشتاق تھا کہ وہ تماشہ گاہ میں جلد لایا جاوے۔ تاکہ وہ مسیح کا شریک ہوکر اپنا ورثہ حصہ پورا کرے مگر اُس کے پکڑوانے والے خود یہوداہ کی سزا پاویں ۔

ٹ۵ یا ہقانی دار۔ لفظی معنی اس لفظ کے ہیں "امن کا سردار" ۔

پولوکارپ گرفتار ہوتا ہے ۔ وہ اپنے گرفتار کرنے والوں کی تواضع کرتا اور دُعا مانگتا ہے

۷ ۔ پس اُس کے تعاقب کرنے والے اور سوار اپنے معمولی اسلحہ زیب تن کئے ہوئے اُس لڑکے کو ہمراہ لیکر جمعہ کے دن شام کے کھانے کے وقت جیسے کہ "ڈاکو" کو پکڑنے جاتے ہیں روانہ ہوئے شام کے وقت اُنہوں نے اُس کو ایک گھر میں بالاخانہ پر بستر میں لیٹا ہوا پایا۔ اور اگرچہ وہ وہاں سے کسی دوسری جگہ چلا جا سکتا تھا مگر اُس نے یہ کہکر کہ "خدا کی مرضی بر آوے"۔ وہاں سے چلا جانا نہ چاہا۔ (۲) پس جب اُس نے سُنا کہ میرے پکڑنے والے آئے ہوئے ہیں تو اُتر کر اُن سے ہمکلام ہوا۔ وہ جو اُس کے پاس کھڑے تھے اُس کی عمر اور استقلال کو اور اُس سرگرمی کو جو ایسے بوڑھے آدمی کے پکڑے جانے میں کی جا رہی تھی دیکھکر تعجب کرتے تھے۔ فوراً اُس نے حکم دیا کہ اُن کے سامنے اسی گھڑی جس قدر کہ چاہیں کھانے پینے کی چیزیں رکھی جاویں۔ اور اُن سے عرض کی کہ مجھے ایک گھنٹہ عنایت ہو کہ میں بلاخوف دُعا کروں۔ جب اُنہوں نے اُسے اجازت دیدی تو وہ کھڑے ہوکر خدا کے فضل سے بھرپور ہوکے ایسی دُعا مانگنے لگا کہ دو گھنٹے تک دُعا مانگتا رہا اور سُننے والے نہایت ہی حیران ہوگئے اور بہتوں نے اِس بات سے توبہ کی کہ ہم ایسے معزز بزرگ پر کیوں چڑھ آئے ۔

پولوکارپ گرفتار ہوکر شہر کو جاتا ہے

۸ ۔ جب وہ اُن سبھوں کو جو اُس سے کسی وقت ملے تھے چھوٹوں اور بڑوں۔ ادنیٰ اور اعلیٰ کو۔ اور ملک کی ساری جامع کلیسیا کو یاد کرکے دُعا مانگ چکا اور روانہ ہونے کا وقت بھی آگیا۔ اور وہ بڑا سبت تھا۔ تو اُنہوں نے اُس کو ایک گدھے پر سوار کیا اور شہر کو لے چلے۔ (۲) راہ میں اُس کو حاکم پولیس ہیرودیس اور اُس کا والد نکیتیس ملے اُنہوں نے بھی اُسکو اپنے ساتھ گاڑی میں چڑھا لیا اور پاس بٹھا کر یُوں کہتے ہوئے اُسے ترغیب دینے لگے۔ کہ قیصر خداوند ہے کہنے اور بخور جلانے میں اور اپنے آپ کو بچا لینے میں کیا بُرائی ہے؟ اسی طرح کی اُنہوں نے اور بہت سی باتیں بھی کہیں۔ مگر اُس نے پہلے تو اُنہیں کچھ جواب نہ دیا۔ لیکن جب وہ پوچھتے ہی رہے تو اُس نے کہا۔ "جس بات کی تم مجھے

مشورت دے رہے ہو وہ میں نہ کروں گا۔ (۲) مگر جب وہ اُسے ترغیب دینے میں کامیاب نہ ہوئے تو سخت کلامی کرنے اور کہنے لگے کہ جلدی اُتر جا۔ اور جب وہ گاڑی سے اُتر رہا تھا تو رگڑ سے اُس کی ران چھِل گئی۔ اور بغیر کسی توجہ کے گویا کہ اُس کو کچھ بھی نہیں ہؤا وہ بڑی مستعدی اور تیزی سے گاڑی کے ساتھ ساتھ چلنے لگا اور تماشہ گاہ کی طرف رُخ کیا۔ تماشہ گاہ میں اِس قدر شوروغل مچا ہؤا تھا کہ کوئی سُن نہ سکتا تھا ✣

پولوکارپ کو مسیح سے انکار کرنے کی ترغیب دیجاتی ہے

۹۔ جب پولوکارپ تماشہ گاہ میں داخل ہؤا تو آسمان سے اُسے ایک آواز ہوئی "اے پولوکارپ مضبوط ہو اور مرد بن۔" کلام کرنے والے کو تو کسی نے نہیں دیکھا مگر آواز کو ہم میں سے اُنہوں نے جو اُس کے ساتھ تھے سُنا۔ علاوہ ازیں جب اُس کو تماشہ گاہ میں لیجا رہے تھے تو اُس وقت بڑا غوغا مچا ہؤا تھا کیونکہ اُنہوں نے سُن لیا تھا کہ پولوکارپ پکڑا گیا۔ (۲) جب وہ پیش کیا گیا تو حاکم نے پوچھا۔ کیا تو وہی شخص ہے؟ اور جب اُس نے اقرار کیا کہ ہاں میں وہی ہوں۔ تو وہ یہ کہکر اُس کو ترغیب دینے لگا۔ "اپنی عمر کی تعظیم کر۔ قیصر کی دانائی کی قسم کھا۔ توبہ کر۔ کہدے کہ اِن ناستکوں کو لیجاؤ۔" ایسی قسم کی اُنہوں نے اور بہت سی باتیں کہیں جیسا کہ اِن کا دستور ہے۔ لیکن پولوکارپ نے بارونق چہرہ سے بے شرع بت پرستوں کی اُس تمام گروہ پر جو تماشہ گاہ میں موجود تھی دیکھکر اور اپنے ہاتھ سے اشارہ کرکے، اور آہ مار کے اور آسمان کی طرف دیکھکے کہا۔ "اِن ناستکوں کو لیجاؤ۔" لیکن جب حاکم اُس پر جبر کر رہا تھا اور کہہ رہا تھا کہ "قسم کھا لے۔ اور میں تجھ کو رہا کر دوں گا۔ اور مسیح کو گالی دے۔" تو پولوکارپ نے جوابدیا۔ "چھیاسی برس تک میں نے اُس کی خدمت کی ہے اور اُس نے مجھ سے کچھ بھی بدی نہیں کی۔ اور کس طرح میں اپنے بادشاہ اور اپنے بچانے والے پر کفر بکوں؟"

پولوکارپ کا علانیہ اقرار

۱۰۔ جب وہ اُس کو پھر مجبور کر رہا تھا اور کہہ رہا تھا کہ "قیصر کی حیات کی قسم کھا" تو اُس نے جواب دیا کہ "اگر تو خام خیالی کر رہا ہے کہ جیسا

تو کہتا ہے کہ میں قسم کھالوں۔ اور تو یہ بہانہ کرتا ہے گویا کہ تو نہیں جانتا کہ میں کون ہوں۔ تو تو علانیہ سُن لے کہ میں تو مسیحی ہوں۔ اور اگر تو مسیحی تعلیم سیکھنا چاہتا ہے تو ایک دن معین کر اور سُن لے۔" (۳) حاکم نے کہا۔ "لوگوں کو ترغیب دے۔" پولوکارپ نے کہا۔ "میں تو تجھے قابلِ تعلیم سمجھتا ہوں۔ کیونکہ ہمیں تو تعلیم دیگئی ہے کہ حاکموں اور اختیار والوں کی جو خدا کی طرف سے مقرر ہوئے ہیں جہاں تک مناسب ہے اور ہمارا نقصان نہیں عزت کریں۔ لیکن میں اِن کو اِس لائق نہیں سمجھتا کہ اِن کے سامنے میں معذرت کروں۔"

پولوکارپ کا دلیرانہ جواب

۱۱۔ حاکم نے کہا۔ "میرے پاس درندہ جانور ہیں۔ اگر تو توبہ نہ کرے گا تو میں تجھے اِن کے سامنے ڈالدوں گا۔" اُس نے کہا۔ "منگوا۔ کیونکہ ہمارے لئے نامناسب ہے کہ ہم بہتر شئے کو بدترین شئے سے تبدیل کرلیں۔ لیکن یہ عمدہ بات ہے کہ تکلیفات کو راستبازی سے تبدیل کرلیں۔" (۲) حاکم نے پھر اُس سے کہا۔ "اگر تو جنگلی درندوں کو ناچیز سمجھتا ہے تو میں تجھے آگ سے جلا ڈالونگا اگر تو توبہ نہ کریگا۔" پولوکارپ نے کہا۔ "تو مجھے اُس آگ سے ڈراتا ہے جو صرف گھڑی بھر جلتی ہے اور تھوڑی دیر بعد بجھ جاتی ہے۔ کیونکہ تو آنے والی عدالت کی اور ابدی سزا کی اُس آگ سے ناواقف ہے جو بیدینوں کے لئے دھری ہے۔ لیکن تو دیر کیوں کرتا ہے؟ کرلے جو کچھ تو کرنا چاہتا ہے ✣"

لوگوں کا شوروغل

۱۲۔ اُس نے یہ اور دیگر باتیں بھی کہیں اور دلیری اور خوشی سے معمور ہوگیا اور اُس کا چہرہ فضل سے بھر گیا ایسا کہ نہ صرف اُس کا چہرہ اُسکے برخلاف کہنے والوں کی باتوں سے مرجھا ہی نہیں گیا بلکہ برعکس اِس کے حاکم بیخود ہوگیا اور اپنے ہی منادی کو بھیجا کہ تماشہ گاہ میں جاکر تین دفعہ منادی کردے کہ "پولوکارپ کہتا ہے کہ میں مسیحی ہوں۔" (۲) منادی کے یہ کہتے ہی اُن غیر قوموں اور یہودیوں کی جو سمرنا میں رہتے تھے کُل گروہ نے بے لگام غضب اور بلند آواز سے نعرہ مارا۔ "یہی آسیا کا اُستاد۔ مسیحیوں کا باپ۔ ہمارے دیوتاؤں کا ڈھانیوالا۔ اور بہتوں کو سکھلاتا ہے کہ تم نہ تو قربانی کرو اور نہ اُن کی عبادت کرو۔" یہ کہکر وہ بلند آواز سے چلائے

اور آسیا[1] کے حاکم فلپس کو کہا کہ پولوکارپ پر ایک شیر چھوڑ دو۔ مگر اُس نے جواب دیا کہ "میری رائے میں یہ مناسب نہیں ہے کیونکہ میں کھیل بند کر چکا ہوں"۔ (۳) تب اُنہوں نے یک زبان ہو کر چلا چلا کر یہ کہنا مناسب جانا کہ "پولوکارپ کو زندہ جلا دو"۔ کیونکہ ضرور تھا کہ اُس کے تکیہ کا خواب پورا ہو جسکو اُس نے اُس وقت جلتا ہُوا دیکھا تھا جبکہ وہ دُعا مانگ رہا تھا اور اپنے ایماندار رفیقوں کی طرف متوجہ ہو کر نبوّت کی راہ سے کہا تھا کہ "ضرور ہے کہ مَیں زندہ جلایا جاؤں" +

چتا تیار کی گئی اور وہ اُس میں رکھا جاتا ہے

۱۳۔ پس یہ باتیں اِس قدر سرعت کے ساتھ وقوع میں آئیں کہ بات کرنے میں تو ذرا دیر لگتی ہے۔ بھیڑ فوراً کارخانوں اور حماموں سے لکڑیاں اور گھاس پھوس جمع کرنے لگ پڑی۔ اور یہودی[2] تو خصوصاً اپنی عادت کے مطابق اِس کام میں بہت ہی مشغول تھے۔ (۲) جب چتا تیار ہو چکی تو اُس نے اپنی تمام بالائی پوشاک اُتار کر اور کمر بند کھول کے اپنی جوتیاں بھی اُتارنے کی کوشش کی اگرچہ وہ پہلے ایسا کبھی نہ کیا کرتا تھا۔ اِس لئے کہ تمام دیندار لوگوں میں سے ہر ایک جو اسبات کا مشتاق تھا کہ میرا جسم جلدی باندھا جائے ایسا ہی کرتا تھا۔ کیونکہ بڑھاپا آنے سے پہلے ہی اُن کے نیک چال چلن کے سبب سے ہر بات میں اُن کے ساتھ نیک سلوک کیا جاتا

[1] اصل میں ہے Asiarchs (آسیارخیس) یعنی آسیا کا سردار یا حاکم۔ رومی سلطنت کے مشرقی صوبجات میں اہل دول عموماً مندروں میں پوجا پاٹھ کے کام اور کھیل تماشوں میں جو دیوتاؤں کی شان میں رومی دستورات کے مطابق ہوا کرتے تھے بطور پریذیڈنٹ مقرر ہوتے اور کل خرچ اپنی گرہ سے کیا کرتے تھے۔ ان حاکموں کو اپنے اپنے صوبوں کی طرف سے خطابات ملا کرتے تھے۔ مثلاً کپرس ارخیس یعنی کپرس کا حاکم (۲ مکابیں ۱۲: ۲) لوکی ارخیس یعنی لوکیہ کا حاکم وغیرہ علیٰ ہذا آسیا کے حاکم کا لقب آسیا کے صوبہ کیطرف سے اِس فلپس کو ملا تھا۔ کل صوبہ میں دس حاکم عوام کی طرف سے چنے اور صوبجات کے اعلیٰ حاکم کیطرف سے منظور کئے جاتے تھے۔ انہیں سے ایک چیف آسیارخ ہوا کرتا تھا جو دارالسلطنت افسس میں رہتا تھا۔

[2] اِس زمانہ میں یہودی کو مسیحیوں کی ایذا رسانیوں میں جو غیر اقوام کی طرف سے اُن پر وارد ہو رہی تھی اُن سے یعنی رومیوں کے ساتھ شریک ہونے سے اپنے اُس بغض دیرینہ کو جو وہ مسیحیوں کے ساتھ رکھتے تھے اور رومی بادشاہ کے ساتھ اپنی ظاہری (باطنی نہیں) نمکحلالی اور خیر اندیشی کو عمل میں لا رہے تھے اور اُس کو وہ اپنے بچاؤ کی ایک عمدہ صورت تصور کرتے تھے۔

تھا۔ (۳) پس وہ لوازمات جو چتا کے لئے تیار کئے گئے تھے فوراً اُس کے سامنے لا کر رکھے گئے۔ اور جب وہ اُس کو کاٹھ پر کیلوں سے گاڑنے لگے تو اُس نے کہا۔ "مجھے یونہی رہنے دو کیونکہ جس نے مجھے آگ برداشت کرنے کی طاقت دی ہے تو وہ تمہاری کیلوں کی حفاظت کے بغیر بھی مجھ کو آگ میں رہنے کی طاقت دے گا" +

چتا میں پولوکارپ کی دُعا

۱۴۔ اُنہوں نے اُس کو کاٹھ پر کیلوں سے تو نہ ٹھونکا مگر ایک لکڑی کے ساتھ باندھ دیا۔ جب اپنے ہاتھ پیچھے کو کئے ہوئے وہ لکڑی کے ساتھ اِس طرح بندھا ہُوا تھا جس طرح کہ ایک بڑے گلّے میں سے ایک شاندار مینڈھا قربانی کے لئے بندھا ہو یا ایک تیار شدہ اور مقبولِ خدا سوختنی قربانی۔ تو اُس نے آسمان کی طرف دیکھ کر کہا۔ "اے قادرِ مطلق خدا وند خدا۔ اپنے پیارے اور مبارک بیٹے یسوع مسیح کے باپ جس کے ذریعہ سے ہم نے تیرا علم حاصل کیا ہے۔ اے فرشتوں اور قدرتوں اور تمام خلقت کے اور تمام راستباز نسلوں کے خدا جو تیرے حضور زندہ ہیں۔ (۲) مَیں تیری تعریف کرتا ہوں کہ تُو نے مجھے اِس دن اور گھڑی کے لائق کیا ہے۔ تاکہ مَیں رُوح القدس کی بقا میں جسم اور رُوح ہر دو کی ابدی "زندگی کی قیامت کے لئے" یسوع مسیح کے پیالہ میں شہیدوں کے شمار کے درمیان حصہ لُوں جن میں آج کے دن تیرے حضور موٹی تازی اور مقبول قربانی کی طرح تیرا منظورِ نظر ہو جاؤں جیسا کہ تُو نے پیشتر سے تیار اور ظاہر کیا اور اب اُس کو مکمل کر دیا ہے۔ تُو سچا اور حقیقی خدا ہے۔ (۳) اِسی سبب سے اور تمام باتوں کے لئے مَیں ابدی اور آسمانی سردار کاہن تیرے عزیز بیٹے یسوع مسیح کے ذریعہ سے تیری حمد کرتا ہوں۔ تجھے مبارک باد دیتا ہوں۔ تیرا جلال ظاہر کرتا ہوں جس کے ذریعہ اُس کے اور رُوح القدس کے ساتھ تجھ کو اب اور ہمیشہ تک اور آنے والے زمانوں تک ستائش ہو۔ آمین" +

یوحنا ۵: ۲۹

پولوکارپ چتا میں نہ جلا

۱۵۔ جب اُس کی زبان سے آمین نکلی اور وہ دُعا ختم کر چکا تو آگ جلانے والوں نے آگ جلا دی اور بڑا شعلہ اُٹھنے لگا اور ہم لوگوں نے جنہیں دیکھنے کی اجازت ملی ہوئی تھی ایک عجوبہ دیکھا اور ہم نے اُن واقعات کو جو ظہور میں

آئے تھے اوروں تک پہنچا دینے کے لئے محفوظ رکھا۔ (۲) کیونکہ جس طرح سے جہاز کا بادبان ہوا سے بھر جاتا ہے اُسی طرح سے آگ نے محراب[51] کی صورت پکڑی اور شہید کے جسم کو چاروں طرف سے دیوار کی طرح محیط کر لیا۔ اور وہ اُس کے درمیان اُس جسم کی طرح نہ تھا جو جل رہا ہو بلکہ روٹی کی طرح جو تنور میں ہو یا سونے چاندی کی مثل جو آگ کی بھٹی میں ہو۔ اور ہمیں اُس کی خوشبو ایسی آئی جیسے کہ لوبان کی یا کسی بیش قیمت خوشبودار مصالح کی لپیٹ آتی ہے +

اِس کو چتا ہی میں نیزے سے چھید دیا گیا

۱۶ - پس آخر الامر جب اُن بے شرع لوگوں نے دیکھا کہ اُس کا جسم آگ سے نہیں جلتا تو ایک جلاد کو حکم دیا کہ اُس کو نیزے سے ہُول مارے۔ ہُول مارتے ہی اُس میں سے ایک فاختہ نکلی اور اِس قدر خون بہا کہ آگ بجھ گئی اور تمام بھیڑ نے تعجب کیا کہ بے ایمانوں اور چنے ہوؤں میں اِس قدر فرق ہے۔ (۲) جن میں سے ایک یہ شخص ہے۔ نہایت ہی عجیب پولوکارپ۔ ہمارے زمانہ کا رسولی اُستاد اور نبی۔ سمرنا کی مقدس کلیسیا کا اُسقف۔ کیونکہ ہر ایک بات جو اُس کے مُنہ سے نکلی پوری ہو گئی اور پوری ہو گی +

پولوکارپ کی لاش سمرنا کی کلیسیا کو نہ ملی

۱۷ - لیکن اُس حاسد اور بغض کرنے والے اور شریر[52] اور راستبازوں کے خاندان کے مخالف نے اُس کی شہادت کی عظمت اور اُس کی طرزِ معاشرت کو جو ابتدا ہی سے بے عیب تھی اور اِس بات کو دیکھ کر کہ اُس نے بقا کے تاج کو پہن لیا اور وہ اجر حاصل کر لیا جس کے برخلاف کچھ نہیں کہا جا سکتا ویسا انتظام کیا کہ اُس کا غریب جسم بھی ہم لیجا نہ سکیں اگرچہ اُس کو لیجانے کی خواہش بہتوں نے کی تاکہ اُس کے مقدس گوشت کو چھوئیں۔ (۲) پس اُنہوں نے ہیرودیس کے والد اور الکیس کے بھائی نکیتیس کو مقرر کیا تاکہ وہ حاکم پاس جا کر عرض کرے کہ اُس کا جسم دیا نہ جاوے۔ کیونکہ اُنہوں نے کہا "کہیں ایسا نہ ہو کہ اُس مصلوب

[51] اس مقام پر یسعیاہ کا ۴۳ باب ۲ آیت یاد آتی ہے جہاں لکھا ہے کہ "جب تو آگ کے درمیان چلے گا تو تجھے آنچ نہ لگے گی اور شعلہ تجھے نہ جلا دے گا"۔

[52] یہ الفاظ شیطان کے ہیں +

کو چھوڑ کر وہ اِس کی عبادت کرنے لگ جاویں۔" یہ اُنہوں نے یہودیوں کی تحریک اور زور دینے سے کہا تھا جو اُس وقت حفاظت کر رہے تھے جبکہ ہم اُس کو آگ میں سے نکال کر لیجانے کو تھے۔ وہ یہ نہیں جانتے تھے کہ ہم مسیح کو جس نے نجات یافتگان کی کل دُنیا کی نجات کے لئے یعنی بے گناہ نے گنہگاروں کے لئے دکھ سہا نہ تو چھوڑ سکتے ہیں اور نہ ہی کسی دوسرے کی پرستش کر سکتے ہیں۔ (۳) کیونکہ اُس کی تو ہم اِس لئے عبادت کرتے ہیں کہ وہ خدا کا بیٹا ہے مگر شہیدوں کو مثل خداوند کے شاگردوں اور مقلدوں کے اُن کی اُن لاثانی نیک طینتوں کے سبب سے لائق طور پر پیار کرتے ہیں جو وہ اپنے بادشاہ اور اُستاد کی نسبت رکھتے ہیں۔ کاشکہ ہم بھی اُس کے شریک اور ہم مکتب ہو جاویں +

پولوکارپ کی ہڈیاں محفوظ ہوتی ہیں

۱۸ - پس صوبہ دار نے یہودیوں کی یہ مخالفت دیکھ کر اپنے دستور کے مطابق اُس کو درمیان میں رکھ کے جلا ڈالا۔ ایسا کہ ہم نے بھی بعد ازاں اُس کی ہڈیوں کو جو بیش قیمت پتھروں اور تائے ہوئے سونے سے بھی کہیں بڑھ کر قیمتی تھیں لیکر مناسب جگہ میں رکھ دیا۔ (۲) جہاں پر خداوند ہمیں حتی الوسع خوشی اور خرمی کے ساتھ فراہم ہونے کی اجازت دے گا تاکہ ہم اُس کی شہادت کا جشن روز منا دیں۔ تاکہ اُن کی یاد ہو جو اِس سے پہلے کشتی کر چکے ہیں اور اُن کی تربیت و تیاری ہو جو اِس کے بعد ایسی لڑائی لڑینگے +

پولوکارپ کی شہادت کا نتیجہ

۱۹ - یہ واقعات مبارک پولوکارپ پر وقوع میں آئے جو فیلادلفیہ کے بارہ بھائیوں کے ساتھ سمرنا میں شہید ہوا اور صرف اُسی کی سب سے بڑھ کر لوگ یاد کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ غیر قوموں میں بھی ہر جگہ اُس کا تذکرہ ہوتا رہتا ہے۔ نہ صرف اسلئے کہ وہ ایک عالم اُستاد تھا بلکہ اِس لئے بھی کہ وہ ایک لائق شہید تھا جس کی شہادت کی سب لوگ پیروی کرنا چاہتے ہیں کیونکہ یہ شہادت مسیح کی انجیل کے مطابق تھی۔ (۲) وہ دُکھوں کی برداشت کے ذریعہ سے اُس ناراست حاکم پر غالب ہو کر اور یُوں غیر فانیت کا تاج حاصل کر کے رسولوں اور تمام راستبازوں کے ساتھ خوشی کرتے ہوئے خدا اور قادر مطلق باپ کو جلال دیتا اور ہماری رُوحوں کے نجات دہندے اور ہمارے

جسموں کے ناخدا اور تمام دُنیا کی کلیسیائے جامع کے شُبان ہمارے خداوند یسوع مسیح کی تعریف کرتا ہے ✣

آخری باتیں

۲۰ - پس تم نے تو درخواست کی تھی کہ جو کچھ وقوع میں آیا ہے اُس کا مفصل بیان تم سے کیا جاوے۔ مگر ہم نے فی الحال اپنے بھائی مرقیانس کے ذریعہ سے بالاختصار بیان کر دیا ہے۔ پس تم یہ باتیں معلوم کر کے یہ خط اُن بھائیوں پاس بھی بھیجدینا جو تم سے بھی آگے ہیں تاکہ وہ بھی اُس خداوند کی بزرگی کریں جو اپنے بندوں کا چن لینے والا ہے۔ (۲) اب اُس کو جو اپنے فضل اور بخشش سے ہم کو اپنی آسمانی بادشاہت میں لیجانے پر قادر ہے اُس کے اکلوتے بیٹے یسوع مسیح کے ذریعہ سے جلال۔ عزت۔ قدرت۔ عظمت ابد تک ہو۔ سب مقدسوں کو سلام کہو۔ وہ سب جو ہمارے ساتھ ہیں تم کو اور اس خط کے لکھنے والے یوآرستاس کو معہ اُس کے تمام خاندان کے سلام کہتے ہیں ✣

پولوکارپ کی شہادت کی تاریخ

۲۱ - مبارک پولوکارپ زانتھیکس کے پہلے حصّہ کی دوسری تاریخ کو مارچ کی تقویم کی ساتویں تاریخ سے پہلے بڑے سبت کو آٹھویں گھنٹے شہید ہوا فلپس ترالیانوی کی کہانت کے وقت جبکہ استاٹیوس قودراتس حاکم تھا اور یسوع مسیح کی ازلی بادشاہت میں ہیرودیس نے اُس کو پکڑ دیا تھا۔ اُس کو (یسوع مسیح کو) جلال اور عزت اور عظمت اور ابدی تخت پشت در پشت ہو۔ آمین ✣

اس خط کا اختتام اور اُس کی کتابت کا ذکر

۲۲ - اے بھائیو! ہم دُعا کرتے ہیں کہ جب تم کلام کے مطابق جو یسوع مسیح کی انجیل کے بموجب ہے چلتے ہو تو اُس میں تیز روی بھی کرو جس کے ساتھ خدا کو اُس کے مقدس چنے ہوؤں کی نجات کے لحاظ جلال ہو۔ جیسا کہ مبارک پولوکارپ نے شہادت دی ہے جس کے نقش قدم پر ہم بھی چلیں تاکہ یسوع مسیح کی بادشاہت میں پائے جاویں۔ (۲) یہ باتیں غیوس نے تو پولوکارپ کے شاگرد آیرینیوس کے کاغذات میں سے نقل کی ہیں۔ وہ بھی آیرینیوس کا ہمعصر تھا۔ (۳) مگر مجھ سقراط نے کرنتھس میں ہو کر غیوس کے کاغذات سے نقل کر کے لکھا ہے۔ فضل سب لوگوں پر ہو۔ (۴) اور پھر مجھ کو پیونیاس نے مبارک پولوکارپ کے مکاشفہ

کے بموجب جو مجھے ہوا جیسا کہ میں ذیل میں ظاہر کروں گا۔ مذکورہ بالا بیان سے اُن کاغذات کو تلاش اور جمع کر کے لکھا جو زمانہ کے باعث سے بوسیدہ ہو جانے کے قریب تھے تاکہ یسوع مسیح مجھ کو بھی اپنے چنے ہوؤں کے ساتھ اپنی آسمانی بادشاہت میں شامل کرے جس کو باپ اور رُوح القدس کے ساتھ زمانوں کے زمانوں تک جلال ہوتا رہے۔ آمین ✣

(تین گذشتہ پیراگرافات ماسکو کے قلمی نسخے میں یُوں آئے ہیں)

(۲) یہ باتیں غیوس نے تو آیرینیوس کے کاغذات میں سے نقل کی ہیں وہ آیرینیوس کا ہمعصر تھا جو مقدس پولوکارپ کا شاگرد تھا۔ کیونکہ یہ آیرینیوس اسقف پولوکارپ کی شہادت کے وقت روم میں ہو کر بہتوں کو تعلیم دیتا تھا۔ اُس کے بھی بہت سے عمدہ عمدہ اور صحیح تعلیم کے رسالے رائج ہیں۔ اُن میں وہ پولوکارپ کا ذکر کرتا ہے کہ میں نے اُس سے تعلیم پائی ہے۔ اُس نے تمام بدعتوں کی کماحقہ تردید کی ہے اور کلیسیائی اور جامع قوانین جیسا کہ اُس نے اُس مقدس سے پائے کلیسیا کے حوالہ کئے۔ مگر وہ یہ بھی کہتا ہے کہ جب ایک موقع پر مارکیون جس سے کہ اُس کے پیرو مارکیونی کہلاتے مقدس پولوکارپ کو ملا اور اُس سے پوچھا "اے پولوکارپ اُتو ہمیں پہچانتا ہے؟" تو اُس نے مارکیون کو جواب دیا "پہچانتا ہوں شیطان کے پلوٹھے کو میں پہچانتا ہوں"۔ اور آیرینیوس کے نوشتوں (یا کاغذات) میں یہ بھی لکھا ہے کہ عین اُسی دن اور گھڑی جبکہ پولوکارپ سمرنا میں شہید ہوا تو شہر روم میں آیرینیوس نے بھی ایک آواز سنی جو ترہی کی طرح یوں بول رہی تھی کہ "پولوکارپ شہید ہو گیا"۔ (۳) پس آیرینیوس کے ان کاغذات سے جیسا کہ ذکر ہو چکا غیوس نے نقل کی اور غیوس کی نقلوں سے کرنتھس میں ایسوقراط نے نقل کی۔ (۴) اور پھر ایسوقراط کی نقلوں سے مجھ پیونیاس نے مقدس پولوکارپ کے مکاشفہ کے بموجب اُن کاغذات کو جو زمانہ کے باعث بوسیدہ ہو جانے کے قریب تھے فراہم کر کے یہ باتیں لکھیں تاکہ خداوند یسوع مسیح مجھکو بھی اپنے چنے ہوؤں کے ساتھ اپنی آسمانی بادشاہت میں شامل کرے۔ جس کو باپ اور بیٹے اور رُوح القدس کے ساتھ زمانوں کے زمانوں تک جلال ہوتا ہے۔ آمین ✣

تعلیم الرّسل

غیر قوموں کے لئے خداوندکی تعلیم بارہ رسولوں کے ذریعہ سے ❖

دو رستوں کا بیان

۱ - رستے دو ہیں - ایک زندگی کا اور ایک موت کا - مگر ان دونوں راہوں کے درمیان بہت فرق ہے - (۲) پس "زندگی کی راہ" تو یہ ہے - پہلے تو "خدا کو پیار کر" جو تیرا خالق ہے - دوسرے "اپنے پڑوسی کو جیسا آپ کو" اور "سب جو کچھ تو چاہتا ہے کہ تجھ پر وارد نہ ہو تو دوسرے کے ساتھ بھی ویسا نہ کر" - (۳) اور ان باتوں کی تعلیم یہ ہے - "جو تم پر لعنت کرتے ہیں ان کے لئے برکت چاہو" اور "اپنے دشمنوں کے لئے" "دعا کرو" اور "اپنے ستانیوالوں کیلئے" روزہ رکھو" کیونکہ اگر تم انکو پیار کرو جو تم کو پیار کرتے ہیں تو احسان کیا ہے ؟ کیا غیر قومیں بھی ایسا ہی نہیں کرتے؟ لیکن تم اپنے کینہ رکھنے والوں کو پیار کرو" تو تمہارا کبھی کوئی دشمن نہ ہوگا - (۴) نفسی اور جسمانی شہوتوں سے پرہیز کر - "اگر کوئی تیری دھنی گال پر طمانچہ مارے تو دوسری بھی اس کی طرف پھیر دے" اور تو کامل ہوگا "اگر کوئی تجھے ایک میل بیگار لیجاوے تو تو اس کے ساتھ دو میل چلا جا - اگر کوئی تیرا کُرتہ مانگے تو اسکو چوغا بھی دیدے - اگر کوئی شخص تجھ سے تیری اپنی شے مانگے تو تو اس سے پھر مت مانگ" - کیونکہ کوئی بات تیرے لئے ممکن نہیں ہے - (۵) "ہر ایک جو تجھ سے مانگتا ہے تو اُسے دے اور پھر مت مانگ" کیونکہ باپ سبھوں کو اپنی ہی نعمتوں میں سے دینا چاہتا ہے - مبارک ہے وہ جو حکم کے مطابق دیتا ہے - کیونکہ وہ بری ہے - لینے والے پر افسوس ہے - کیونکہ اگر کوئی شخص حاجتمند ہو کر لیتا ہے تو وہ بے جرم ہے - لیکن جو حاجتمند نہیں وہ حساب دیگا کہ اُس نے کیوں اور کس لئے لیا - اور قید میں پڑ کر اُن کاموں کی بابت جو اُس نے کئے ہیں آزمایا جاوے گا اور "وہاں سے ہرگز نہ رہا ہوگا جبتک کہ کوڑی کوڑی ادا نکرے" - بلکہ اس کی بابت بھی کہا گیا ہے - "تیری خیرات تیرے ہاتھوں میں پسیج جائے تاوقتیکہ تو

جان لے کہ کس کو دینا ہے ❖

تعلیم کا دوسرا حکم

۲ - تعلیم کا دوسرا حکم یہ ہے - (۲) تو خون نکر - تو زنا نکر - "تو لڑکوں کو خراب مت کر - تو حرامکاری مت کر - "تو چوری مت کر" - جادوگری مت کر - زہر مت دے - حمل میں بچہ کو مار نہ ڈال اور نہ جب وہ پیدا ہو اُسے قتل کر - "پڑوسی کے مال کی خواہش نکر - (۳) تو قسم نہ کھا - تو جھوٹی گواہی نہ دے - "بُری باتیں نہ بول - تو بغض نہ رکھ (۴) نہ تو دو دلا ہو اور نہ دو زبان - کیونکہ دو زبانی موت کا پھندا ہے - (۵) تیری بات جھوٹی نہ ہو اور نہ خالی بلکہ عمل سے بھرپور ہو - (۶) تو لالچی نہ بن اور نہ لٹیرا اور نہ مکار اور نہ بدمزاج اور نہ مغرور ہو - اپنے پڑوسی کے خلاف بد ارادہ مت کر (۷) کسی آدمی کو "حقیر نہ جان بلکہ بعضوں کو تو تو ملامت کر - "مگر بعضوں کے لئے دعا کر اور اپنی جان سے بھی زیادہ - "بعضوں کو پیار کر" ❖

ہر طرح کی برائی سے پرہیز کرنے کی نصیحت

۳ - اے میرے بچے ! ہر قسم کی برائی اور ہر ایک بات سے جو اُس کے مشابہ ہے گریز کر - (۲) غصہ ور نہ بن - کیونکہ غصہ قتل تک پہنچاتا ہے - اور نہ حاسد اور جھگڑالو اور نہ غضب کرنے والا بن - کیونکہ ان سب باتوں سے قاتل پیدا ہوتے ہیں - (۳) اے میرے بچے ! شہوت پرست نہ بن - کیونکہ شہوت زناکاری کی ہدایت کرتی ہے - اور نہ بیہودہ گو بن اور نہ بلند نظر - کیونکہ ان سبھوں سے زناکار پیدا ہوتے ہیں - (۴) اے میرے بچے ! "شگونیہ مت بن" - کیونکہ یہ بت پرستی تک پہنچاتا ہے - اور نہ ساحر اور نہ رمّال اور نہ جادوگر بن اور نہ ہی ان کی دیکھنے کی خواہش کر - کیونکہ ان سبھوں سے بت پرستی پیدا ہوتی ہے - (۵) اے میرے بچے ! کاذب مت بن - کیونکہ کذب چوری تک نوبت پہنچاتی ہے - اور نہ ہی زر دوست اور نہ ہی جھوٹا فخر کرنے والا بن - کیونکہ ان سبھوں سے چوریاں اُپجتی ہیں - (۶) اے میرے بچے ! کُڑکُڑانے والا مت بن کیونکہ یہ کفر تک ہدایت کرتا ہے اور نہ خودرائے ہو اور نہ بدخیال کیونکہ ان تمام باتوں سے کفر پیدا ہوتے ہیں - (۷) مگر حلیم ہو کیونکہ "حلیم زمین کے وارث ہونگے" - (۸) تو بُردبار اور رحیم اور بے عیب اور "شکستہ دل" اور نیک اور

ہمیشہ اُس "کلام کے سبب کانپ جانیوالا" بن جیسے تو نے سُنا ہے۔(۹) اپنے آپ کو بلند مت کر اور نہ گستاخی کو اپنی رُوح پر قبضہ دے۔ تیری رُوح سربلندوں کے ساتھ متحد نہ ہو بلکہ راستبازوں اور فروتنوں کی مانند چلے۔(۱۰) حادثات جو تجھ پر واقع ہوں اُن کو بھلا سمجھ کے قبول کر یہ جانکر کہ کوئی بات خدا کے بغیر واقع نہیں ہوتی +

عبرانی ۷:۱۳

مختلف نصیحتیں ۴ ۔ اَے میرے بچے! رات دن "اُسکو یاد کر جو تجھ سے خدا کا کلام کہتا ہے" اور خداوند کی مثل اُس کی عزت کر۔ کیونکہ جہاں خداوندی بولتی ہے وہیں خداوند ہے۔(۲) اور روز بروز مقدسوں کے چہروں کا جویاں رہ تاکہ تو اُن کے کلام سے آرام پاوے۔(۳) تفرقہ مت ڈال بلکہ لڑنے والوں کے درمیان صلح کروا۔ راستی سے انصاف کر۔ گناہوں پر ملامت کرنے کے لئے کسی کی طرفداری مت کر۔

اکلیسیاٹیس ۳۱:۴

(۴) دودلا مت ہو کہ آیا فلاں بات ہوگی یا نہیں (۵) "لینے کے لئے تو ہاتھ پھیلانیوالا مگر دینے کیلئے ہاتھ کھینچ لینے والا مت بن۔" (۶) اگر کوئی بات تیرے قابو (یا ہاتھوں) سے نکل جائے تو تو اپنے گناہوں کا فدیہ دے۔(۷) دینے میں پس وپیش نہ کر اور جب تو دے چکا ہے تو مت کُڑکُڑا۔ کیونکہ تو جانتا ہے کہ نیک اجر دینے والا کون ہے (۸) محتاج سے روگردانی نہ کر مگر بھائی کو سب باتوں میں شریک کرلے اور کسی شے کو یہ کہ "میری ہے۔" کیونکہ اگر تم غیرفانی شے میں شریک ہو تو فانی چیزوں میں کس قدر زیادہ ہوگے؟ (۹) اپنے بیٹے یا اپنی بیٹی سے دست بردار نہ ہو بلکہ اُن کی جوانی ہی سے اُن کو خدا کے خوف کی تعلیم دے۔(۱۰) تو اپنی تلخ مزاجی سے اپنے غلام یا اپنی لونڈی پر جو اُسی خدا پر امید رکھتے ہیں جس پر تو رکھتا ہے دست درازی مت کر کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ اُس خدا سے جو تم دونوں پر حکمران ہے خوف نہ کریں۔ کیونکہ وہ لوگوں کو طرفداری کے ساتھ بلانے نہیں آتا بلکہ اُن پر آتا ہے جنہیں رُوح نے تیار کیا ہے۔(۱۱) لیکن تم جو نوکر ہو خوف اور حیا کے ساتھ اپنے اپنے مالکوں کے جو خدا کے نمونے ہیں تابع رہو۔(۱۲) ہر قسم کی ریاکاری اور اُس سے جو خداوند کو نہیں بھاتی نفرت رکھ۔(۱۳) خداوند کے حکموں کو ترک مت کر۔ لیکن جو باتیں تو نے پائی ہیں اُنہیں بلا کسی قسم کی کمی و بیشی کے محفوظ رکھ۔(۱۴) کلیسیا

اعمال ۳۲:۴

ے درمیان اپنی خطاؤں کا اقرار کر اور بدتمیزی کے ساتھ دُعا کے لئے مت جا۔ یہی ندگی کی راہ ہے +

موت کے راستہ کا بیان ۵ ۔ مگر موت کا راستہ یہ ہے۔ سب سے پہلے یہ راستہ بُرا اور لعنت سے معمور ہے۔ خون۔ زناکاریاں۔ شہوتیں۔ حرامکاریاں۔ چوریاں۔ بُت پرستیاں۔ جادو گریاں۔ زہر دینا۔ قزاقیاں۔ جھوٹی گواہیاں۔ ریاکاریاں۔ دودلیاں۔ دھوکا۔ غرور۔ خرابیاں۔ سرکشیاں۔ لالچ۔ بُری باتیں بولنا۔ حسد۔ بیجا دلیر ہونا۔ بیجا فخر۔ لاف زنی۔(۲) نیکوں کو ستانیوالے۔ سچائی سے نفرت کرنے والے۔ جھوٹ کو پیار کرنے والے۔ راستبازی کے اجر سے ناواقف لوگ۔ وہ جو نہ تو راست عدالتوں سے اور نہ "نیکی سے لپٹے رہتے ہیں۔" وہ جو نیک بات کے لئے نہیں بلکہ بُری بات کے لئے جاگتے رہتے ہیں۔ جن سے فروتنی اور برداشت کوسوں دُور ہیں۔ بطالت کے پیار کرنے والے۔ بدلے کے تعاقب کرنے والے۔ غریبوں پر رحم نہ کرنے والے۔ اُن کے لئے جو محنت کرتے کرتے عاجز ہو گئے ہیں محنت نہ کرنے والے۔ اپنے خالق کو نہ جاننے والے۔ بچوں کے قاتل۔ خدا کی خلقت کے بگاڑنیوالے۔ محتاج سے روگردانی کرنے والے۔ مصیبت زدہ کو دُکھ دینے والے۔ تونگروں کے حامی۔ غریبوں کے ناراست منصف۔ بالکل گنہگار۔ اَے میرے بچو! ان سبھوں سے بچے رہو +

رومی ۹:۱۲

ہوشیار رہنے کی تعلیم ۶ ۔ خبردار۔ کوئی تمہیں اِس تعلیم کی راہ سے گمراہ نہ کر دے۔ کیونکہ وہ خدا سے علیحدہ تجھے سکھلاتا ہے۔(۲) کیونکہ اگر تو خداوند کا پورا جُوا اُٹھا سکے تو تو کامل ہوگا۔ اور اگر نہیں تو اِس قابل نہیں ہے تو جسقدر تو کر سکتا ہے کر۔(۳) کھانے پینے کی بابت جسقدر بوجھ تو اُٹھا سکتا ہے۔ اُٹھا۔ مگر بتوں کے چڑھاوں سے تو بہت ہی پرہیز کر۔ کیونکہ یہ مردہ دیوتاؤں کی عبادت ہے +

بپتسمہ دینے کی بابت ۷ ۔ لیکن بپتسمہ کی بابت۔ سو تم یوں بپتسمہ دو۔ یہ تمام الفاظ "باپ اور بیٹے اور رُوح القدس کے نام میں" پہلے کہکر بہتے پانی میں بپتسمہ دو۔(۲) لیکن اگر بہتا پانی میسر نہ ہو تو کسی اور پانی سے بپتسمہ دے۔ اور اگر تو سرد پانی سے بپتسمہ نہیں دے سکتا تو گرم پانی سے دے۔(۳) اور اگر پانی تیرے پاس نہ سرد ہے اور نہ گرم تو باپ اور بیٹے

متی ۱۹:۲۸

اور رُوح القدس کے نام سے سر پر تین دفعہ پانی ڈال۔ (۴) مگر بپتسمہ دینے سے پہلے بپتسمہ دینے والا اور بپتسمہ پانے والا دونوں اور جو روزہ رکھ سکیں روزہ رکھیں۔ اور بپتسمہ پانے والے کو حکم کرو کہ ایک دو دن پہلے روزہ رکھے ۔

دُعا کی بابت

۸۔ اور تمہارے روزے ریاکاروں کے ساتھ نہ ہوویں کیونکہ وہ ہفتہ کے دوسرے اور پانچویں دن روزہ رکھتے ہیں۔ مگر تم چوتھے اور تیاری کے دن روزہ رکھو۔ (۲) اور نہ ہی ریاکاروں کی طرح" دعا کرو بلکہ جسطرح خداوند نے اپنی انجیل میں کہا ہے "تم اِس طرح دُعا مانگو۔ اے ہمارے باپ جو آسمان پر ہے تیرا نام پاک مانا جائے۔ تیری بادشاہی آئے تیری مرضی جیسی آسمان میں پوری ہوتی ہے زمین پر بھی پوری ہو ہماری روز کی روٹی آج ہمیں دے۔ اور جسطرح ہم اپنے قرضداروں کو بخشتے ہیں تو ہمارے قرض ہمیں بخشدے۔ اور ہمیں آزمایش میں نہ لے آ بلکہ ہمیں اُس شریر سے رہائی دے۔ کیونکہ قدرت اور جلال تا ابد تیرا ہی ہے"۔ (۳) تم دن میں تین بار اِس طرح دُعا مانگا کرو ۔

متی ۶: ۹-۱۳ لوقا ۱۱: ۲-۴

عشاءِ ربانی کی بابت

۹۔ اور شکر گذاری کی بابت یہ ہے کہ تم یُوں شکر گذاری کیا کرو۔ (۲) پہلے پیالہ کے بارے میں۔ اَے ہمارے باپ! ہم تیرے بیٹے داؤد کے مقدس انگور کی خاطر تیرا شکر کرتے ہیں جسے تُو نے اپنے بیٹے یسُوع کے ذریعہ سے ہمیں بتلا دیا۔ تجھے تا ابد جلال ہو۔ (۳) اور توڑی ہوئی روٹی کے بارے میں۔ اے ہمارے باپ! ہم زندگی اور عرفان (علم) کی خاطر تیرا شکر کرتے ہیں جسے تُو نے اپنے بیٹے یسُوع کے ذریعہ سے ہمیں بتلا دیا۔ تجھے تا ابد جلال ہو۔ (۴) جس طرح سے یہ توڑی ہوئی روٹی پہاڑوں پر بکھری ہوئی تھی اور یکجا فراہم ہو کر ایک ہوگئی تھی اُسی طرح سے تیری کلیسیا زمین کی حدوں سے تیری بادشاہت میں فراہم ہو۔ کیونکہ یسُوع مسیح کے ذریعہ سے قدرت اور جلال تا ابد تیرا ہے۔ (۵) اور تمہاری شکر گذاری میں سے کوئی نہ کھاوے اور نہ پیئے مگر وہی جنھوں نے خداوند کے نام پر بپتسمہ پایا ہے۔ کیونکہ خداوند نے بھی اِس کی بابت کہا ہے "پاک چیز کتّوں کو نہ دو" ۔

متی ۷: ۶

عشاءِ ربانی کے آخر میں شکر کرنے کے بارے میں

۱۰۔ اور جب یہ عمل مکمل ہو جائے تو تم یُوں شکر کرو۔ (۲) اَے مقدس باپ! ہم تیرے مقدس نام کا شکر کرتے ہیں جسے تُو نے ہمارے دلوں میں بسایا ہے۔ اور اُس علم اور ایمان اور غیر فانیت کا جو تُو نے اپنے بیٹے یسُوع مسیح کے ذریعہ ہمیں بتلا دیا۔ تجھے تا ابد جلال ہو۔ (۳) اَے قادرِ مطلق مالک! تُو نے تمام چیزیں اپنے نام کی خاطر خلق کی ہیں۔ اور آدمیوں کو کھانے پینے کی چیزیں عطا کیں تاکہ وہ لطف اُٹھائیں اور تیرا شکر کریں۔ مگر تُو نے ہمیں روحانی کھانے پینے کی چیزیں اور ہمیشہ کی زندگی اپنے بیٹے کے ذریعہ دی ہے۔ (۴) سب سے پہلے ہم تیرا شکر اِس لئے کرتے ہیں کہ تو طاقتور ہے تجھے تا ابد جلال ہو۔ (۵) اَے خداوند! تو اپنی کلیسیا کو ہر قسم کی بُرائی سے چھڑانے اور اُس کو اپنی "محبت میں کامل کرنے" اور اُس کو "چاروں ہواؤں سے باہم جمع کرنے" کے لئے۔ ہاں اُس مقدس کلیسیا کو اپنی بادشاہت کے لئے یاد کر جو تُو نے اُس کے لئے تیار کی ہے۔ کیونکہ قدرت اور جلال تا ابد تیرا ہی ہے۔ (۶) کاش کہ فضل آوے اور یہ جہان گذر جاوے۔ داؤد کے خدا کو ہوشعنا۔ اگر کوئی پاک ہے تو وہ آوے اور اگر کوئی پاک نہیں تو وہ توبہ کرے۔ "خداوند آتا ہے"۔ آمین۔ (۷) مگر نبیوں کو اجازت دو کہ جس قدر چاہیں شکر گذاری کریں ۔

متی ۲۴: ۳۱ ۱ کرنتھیوں ۱۶: ۲۲

کلیسیا میں جھوٹے اور سچے نبی کی شناخت

۱۱۔ پس جو شخص تمہیں متذکرہ بالا باتیں سکھلانے آوے تم اُسے قبول کرو۔ (۲) لیکن اگر سکھلانے والا خود برباد کرنے کیلئے کوئی اور تعلیم سکھلاوے تو تم اُس کی مت سُنو۔ لیکن اگر وہ خداوند کی راستبازی اور علم کو ترقی دینے کے لئے سکھلاوے تو تم اُسے ایسا قبول کرو جیسا خداوند کو۔ (۳) اور تم رسولوں اور نبیوں کی بابت انجیل کے حکم کے مطابق اِس طرح عمل کرو۔ (۴) اور ہر ایک رسول جو تمہارے پاس آوے تم اُس کو ایسا قبول کرو جیسا خداوند کو۔ (۵) مگر وہ تمہارے درمیان صرف ایک ہی دن رہے۔ اور اگر ضرورت ہو تو دوسرے دن بھی۔ لیکن اگر وہ تیسرے دن رہے تو وہ جھوٹا نبی ہے۔ (۶) اور جب وہ روانہ ہووے تا وقتیکہ وہ کہیں رات کو ٹکے روٹی کے سوائے اور کچھ نہ پاوے۔ اور اگر وہ روپیہ مانگے تو وہ جھوٹا نبی ہے

(۷) اور ہر ایک نبی جو رُوح سے بولتا ہے تم اُسے نہ تو آزماؤ اور نہ اُس کی نکتہ چینی کرو کیونکہ ہر ایک گناہ تو معاف ہو جائیگا مگر یہ گناہ معاف نہ کیا جائے گا۔ (۸) تسپر بھی نہ ہر ایک جو رُوح سے بولتا ہے نبی ہے مگر وہی جو خداوند کی راہیں رکھے۔ پس انہیں راہوں سے نبی اور جھوٹا نبی پہچانا جائے گا۔ (۹) اور ہر ایک نبی جو رُوح سے میز کو آراستہ کرتا ہے اُس سے نہ کھاوے گا۔ اور اگر کھاتا ہے تو وہ جھوٹا نبی ہے۔ (۱۰) اور ہر ایک نبی جو سچائی کی تعلیم دیتا ہے اگر اُس پر جسکی وہ تعلیم دیتا ہے وہ عمل نہیں کرتا تو وہ جھوٹا نبی ہے۔ (۱۱) اور ہر ایک مقبول اور سچا نبی جو کلیسیا کے دُنیاوی بھید پر عمل کرتا ہے۔ اور جو کچھ کہ وہ خود کرتا ہے اُس پر عمل کرنے کی تعلیم نہیں دیتا تو تم اُس کی عدالت نہ کرو کیونکہ اُسکی عدالت خدا کے سامنے ہے۔ کیونکہ اسی طرح سے قدیم زمانہ کے نبیوں نے بھی کیا ہے۔ (۱۲) لیکن جو رُوح سے کہے کہ مجھے روپیہ یا کوئی اور شے دو تو تم اُس کی مت سُنا لیکن اگر وہ دیگر محتاجوں کے لئے کچھ مانگے تو تم میں سے کوئی اُس پر الزام نہ لگاوے ۔

حقیقی مسافروں کی مہمان نوازی کی نصیحت

۱۲۔ لیکن ہر ایک کو جو "خداوند کے نام پر آتا ہے" اُسے قبول کرلو۔ کیونکہ جب تم نے اُسے آزما لیا تم اُس کو جان لوگے۔ کیونکہ تم دہنے اور بائیں ہر دو طرف امتیاز رکھو گے۔ (۲) اگر وہ جو تمہارے پاس آیا ہے مسافر ہے تو تم اُس کی حتی الامکان مدد کرو۔ لیکن وہ تمہارے پاس اگر ضرورت ہو تو دو تین دن سے زیادہ نہ رہے۔ (۳) اور اگر وہ چاہتا ہے کہ تمہارے درمیان دستکار ہو کر رہے تو وہ خود کمائے کھائے۔ (۴) اور اگر وہ کوئی ہنر نہیں رکھتا تو تم اپنی دانائی کے مطابق دور اندیشی کرو کہ وہ کس طرح بطور مسیحی کے تمہارے درمیان رہ سکتا ہے۔ مگر بیکار نہ رہے۔ (۵) اگر وہ ایسا کرنا نہیں چاہتا ہے تو وہ مسیح کی سوداگری کرنے والا ہے۔ ایسوں سے خبردار رہو ۔

جو نبی تمہارے درمیان رہنا چاہے وہ پرورش کا حقدار ہے

۱۳۔ لیکن ہر ایک سچا نبی جو تمہارے درمیان رہنا چاہتا ہے تو "وہ اپنی خوراک کا حقدار ہے"۔ (۲) علی ہذا القیاس سچا اُستاد بھی مثل "مزدور اپنی خوراک کا حقدار ہے"۔ (۳) پس انگور کے کولھو اور کھلیان کے اور اپنے بیلوں اور بھیڑوں کا پہلا پھل نبیوں کو دے کیونکہ وہ تمہارے

سردار کاہن ہیں۔ (۴) اگر نبی تمہارے درمیان نہیں ہیں تو غریبوں کو دے۔ (۵) اگر تو غلہ بنا دے تو پہلا پھل لیکر حکم کے مطابق دے۔ (۶) اسی طرح جب تو مے کا یا تیل کا مرتبان کھولے تو پہلا پھل لیکر نبیوں کو دے۔ (۷) اور روپیہ اور پوشاک اور ہر ایک مال کا بھی جیسا تجھے اچھا معلوم ہو پہلا پھل لیکر حکم کے مطابق دیدے ۔

جو عشاء ربانی میں شریک ہوتے ہیں وہ پہلے باہمی شکر رنجی دور کر لیا کریں

۱۴۔ اور خداوند کے دن پر باہم جمع ہو کے اپنی خطاؤں کا اقرار کرتے ہوئے روٹی توڑو اور شکر کرو تاکہ تمہاری قربانی مقدس ہو۔ (۲) لیکن ہر ایک جس کو اپنے بھائی سے کچھ شکر رنجی ہو وہ تمہارے ساتھ داخل نہ ہو تاوقتیکہ وہ باہم مل نہ جاویں تاکہ تمہاری قربانی ناپاک نہ ہو۔ (۳) کیونکہ یہ وہ قربانی ہے جسکی بابت خداوند نے کہا ہے۔ "ہر ایک مکان اور زمان میں مقدس قربانی چڑھاویں کیونکہ میں بڑا بادشاہ ہوں۔ خداوند فرماتا ہے اور قوموں میں میرا نام عجیب ہے"۔

ملاکی ۱: ۱۱ و ۱۴

اپنے درمیان اُسقفوں اور ڈیکنوں کو مقرر کرو باہمی قصور معاف کرو

۱۵۔ پس اپنے لئے خداوند کے لائق اُسقفوں اور ڈیکنوں کو مقرر کرو۔ ایسے آدمیوں کو جو حلیم اور سچے اور مقبول شدہ ہوں اور زردوست نہوں۔ کیونکہ وہ بھی نبیوں اور اُستادوں والی خدمت تمہارے لئے عمل میں لاتے ہیں۔ (۲) پس تم اُنہیں حقیر مت جانو کیونکہ وہ نبیوں اور رسولوں کے ساتھ تمہارے معزز ترین ہیں۔ (۳) تم ایک دوسرے کو ملامت کرو۔ غصہ سے نہیں بلکہ سلامتی سے جیسا کہ انجیل میں تم پاتے ہو۔ اور کسی شخص سے جسنے اپنے پڑوسی کا بگاڑ کیا ہے کوئی شخص نہ تو اُس کا ذکر کرے اور نہ وہ تم سے سُنے تاوقتیکہ وہ توبہ کرلے۔ (۴) مگر اپنی دعائیں اور خیرات اور تمام کام اُس طرح سے کرو جس طرح ہمارے خداوند کی انجیل میں تم پاتے ہو ۔

قیامت کی علامات ہوشیار رہنے کی نصیحت

۱۶۔ اپنی زندگی کی خاطر "جاگتے رہو۔ تمہارے چراغ گل نہ ہو جائیں۔ اور تمہاری کمریں کھل نہ جائیں۔ بلکہ تیار رہو۔ کیونکہ تم اُس گھڑی کو نہیں جانتے جس میں تمہارا خداوند آتا ہے"۔ (۲) اُن باتوں کی جو تمہاری روحوں کے حسب حال ہیں تلاش کرتے ہوئے بسا اوقات فراہم ہوا کرو۔ کیونکہ اگر

متی ۲۴: ۴۲ لوقا ۱۲: ۳۵ و ۴۰

تم آخری وقت میں کامل نہ ہو جاؤ تو تمہارے ایمان کا کل زمانہ تمہیں فائدہ نہ پہنچائے گا۔ (۳) کیونکہ آخری دنوں میں "جھوٹے نبی" اور بگاڑنے والے بہت ہو جائینگے۔ اور بھیڑیں بھیڑیوں میں تبدیل ہو جائینگی اور محبت حقارت میں بدل جائیگی۔ (۴) کیونکہ جوں جوں بے شرعی بڑھتی جائیگی توں توں لوگ "ایکدوسرے سے عداوت رکھینگے اور ستائینگے اور پکڑوا دینگے۔ اور تب "جہان کو دھوکا دینے والا خدا کے بیٹے کی طرح ظاہر ہوگا" اور "نشانیاں اور اچنبے کریگا"۔ اور زمین اُسکے ہاتھوں میں کر دیجائیگی۔ اور وہ ناپاک کام کرے گا۔ جو ابتدا سے کبھی بھی نہیں ہوئے۔ (۵) تب بنی آدم کو پرکھنے والی آگ کی آزمائش آئیگی اور بہت سے لوگ ٹھوکر کھا اور برباد ہو جائینگے۔ "مگر وہ جو" اپنے ایمان میں "برداشت کرینگے" وہ خود اُس لعنت سے "بچ جائینگے"۔ (۶) سچائی کے "نشان تب ظاہر ہونگے"۔ پہلے تو آسمان میں ایک رخنہ کا نشان ظاہر ہوگا۔ پھر نرسنگے کی آواز کا نشان۔ اور تیسرا مُردوں کی قیامت۔ تمام مُردوں کی نہیں بلکہ جیسا کہ کہا گیا ہے۔ "خداوند آئیگا اور تمام مقدس اُس کے ساتھ۔ تب "جہان خداوند کو" "آسمان کے بادلوں پر آتے ہوئے دیکھے گا" ✣

متی ۲۴: ۱۱ و ۱۲
متی ۲۴: ۱۰ و ۲۴؛ لوقا ۲۱: ۱۶
متی ۲۴: ۱۳
متی ۲۴: ۳۰
زکریا ۱۴: ۵
متی ۲۴: ۳۰

برنباس کا خط

خط کے مخاطبین کی تعریف خدا کے تین قانون نصیحت کی باتیں لکھنے کا ذکر۔

۱۔ اے بیٹو اور بیٹیو! ہمارے پیار کرنے والے خداوند کے نام سے صلح کے ساتھ تمہیں سلام پہنچے ✣

(۲) یہ دیکھکر کہ خدا کے قانونوں کی تمہارے لئے بڑی عظمت اور کثرت ہے۔ میں تمہاری مبارک اور پُرجلال روحوں کی طرف سے نہایت ہی خوش ہوں۔ کہ روحانی بخشش کا فضل جو تمہیں ملا ہے تمہارے اندر ایسا طبعی ہے۔ (۳) اسی سبب سے میں یہ امید رکھ کے کہ میں بچ جاؤں گا اپنے آپ میں خوشی کرتا ہوں۔ کیونکہ میں تم میں فی الحقیقت دیکھتا ہوں کہ خداوند کے چشمہ کی کثرت سے تم پر روح انڈیلی ہوتی ہے۔ تمہارے دیدار کی آرزوئے دیرینہ نے تمہاری بابت مجھے نہایت ہی حیرت میں ڈال رکھا ہے۔ (۴) پس اِن باتوں سے قائل ہوکے اور اپنے آپ میں جان کر کہ میں تمہارے درمیان بہت کچھ کہکر اِس بات سے واقف ہوں کہ خداوند راستبازی کی راہ میں میرے ساتھ چلتا رہا تو میں خود بھی اس پر کلیتہً مجبور ہوں کہ میں تم کو اپنی جان سے بھی بڑھکر پیار کروں کیونکہ اُس کی زندگی کی امید کے ذریعہ سے بڑا ایمان اور محبت تمہارے درمیان سکونت کرتی ہے۔ (۵) پس میں نے یہ خیال کرکے کہ اگر مجھے تمہاری بابت فکر ہو کہ جو کچھ میں نے حاصل کیا ہے اُس میں سے کچھ حصہ تمہیں دیدوں تاکہ مجھے جو ایسی روحوں کی خدمت کرتا ہوں اُس کا اجر ملے میں نے کوشش کی کہ تھوڑا سا تمہیں بھیجدوں تم اپنے ایمان کے ساتھ کامل عرفان بھی حاصل کرو۔ (۶) پس خداوند کے تین قانون ہیں۔ زندگی کی امید جو ہمارے ایمان کی ابتدا اور انتہا ہے۔ اور راستبازی جو عدالت کی ابتدا اور انتہا ہے۔ خوشی اور خرمی کی محبت جو راستبازی کے کاموں کی شہادت ہے۔ (۷) کیونکہ مالک نے اپنے نبیوں کے ذریعہ ماضی اور حال کی باتیں ہمیں بتلادی ہیں۔ اور آئندہ باتوں کے مزے کے پہلے پھل بھی ہم کو عطا کئے ہیں۔ اِن میں

سے ہر ایک کو وقوع میں آتے ہوئے دیکھکر۔ جیسا کہ اُس نے کہا۔ لازم ہے کہ ہم اُسکے خوف کے حضور سوختنی اور افضلتر قربانی چڑھاویں۔ (۸) مگر میں اُستاد کی طرح نہیں بلکہ جیسے کہ تم میں سے ایک ہوں تھوڑی سی باتیں بتلا دوں گا جن سے کہ تم فی الحال خوش ہو جاؤ گے ٭

خدا ظاہری باتوں سے نفرت رکھتا ہے۔ خدا کی مرضی کے مطابق چلنا لازم ہے

۲ — پس چونکہ دن بُرے ہیں۔ اور خود وہ عامل اختیار رکھتا ہے۔ اس لئے لازم ہے کہ ہم اپنی بڑی خبرداری کر کے خداوند کے قانون کے جویاں ہوں۔ (۲) پس خوف اور صبر ہمارے ایمان کے مددگار ہیں اور برداشت اور خود ضبطی ہمارے رفیق جنگ ہیں۔ (۳) جب یہ باتیں اُن امور میں جو خداوند سے متعلق ہیں خلوص کے ساتھ موجود ہیں تو دانائی۔ عقل۔ سائنس اور علم اُن کے ساتھ خوش ہونگے۔ (۴) کیونکہ اُس نے اپنے تمام نبیوں کی معرفت کسی موقع پر یہ کہکر ہم پر ظاہر کر دیا ہے کہ نہ تو قربانی اور نہ سوختنی قربانی اور نہ ہدیوں کی ضرورت ہے۔ "خداوند کہتا ہے۔ تمہارے ذبیحوں کی کثرت سے مجھے کون کام۔ میں سوختنی قربانیوں سے سیر ہوں۔ بکروں کی چربی اور بیلوں اور بکروں کا خون میں نہیں چاہتا۔ اور نہ ہی یہ کہ تم میرے سامنے اپنے آپ کو دکھلاؤ۔ کیونکہ یہ چیزیں تمہارے ہاتھوں سے کس نے طلب کی ہیں؟ تم میری بارگاہوں کو آیندہ مت روندو۔ اگر تم ہدیہ لاؤ تو یہ بیفائدہ ہے۔ لوبان میرے لئے مکروہ ہے۔ تمہارے نئے چاند اور سبتوں کی میں برداشت نہیں کر سکتا۔" پس اُس نے اِن چیزوں کو بے اثر ٹھیرا دیا تاکہ ہمارے خداوند یسوع مسیح کی نئی شریعت جبر کے جوئے سے علیحدہ ہو کر وہ ہدیہ ہو جو انسانی ہاتھوں سے تیار نہیں ہوا۔ (۷) اور وہ اِن کی بابت پھر کہتا ہے۔ "جب تمہارے باپ دادے زمین مصر سے نکلے تھے تو کیا میں نے تمہیں سوختنی قربانیوں اور ذبیحے گذراننے کو کہا تھا؟ (۸) بلکہ میں نے اُنہیں یہ کہا تھا۔ تم میں سے ہر ایک اپنے پڑوسی کے برخلاف اُسکی بدی کو اپنے دل میں نہ لاوے اور جھوٹی قسم کو عزیز نہ رکھو

[illegible]

یسعیاہ ۱۲۰

یرمیاہ ۲۲۰

زکریاہ ۱۷

کو معلوم کریں۔ کیونکہ وہ ہمیں کہتا ہے اور چاہتا ہے کہ ہم اُن کی طرح گمراہ نہ ہو جاویں بلکہ اِس بات کی جستجو کریں کہ ہماری اُس تک رسائی کس طرح ہو۔ (۱۰) پس وہ ہمیں یُوں فرماتا ہے "شکستہ دل خدا کیلئے قربانی ہے۔ خداوند کیلئے خوشنودی کی بُو وہ دل ہے جو اپنے خالق کو بزرگی دیتا ہے۔" پس اے بھائیو! ہمیں اپنی نجات کی بابت بڑی تحقیق کرنی چاہیئے تاکہ وہ شریر ہمارے درمیان گمراہی کا داخل خفیہً کر کے ہم کو ہماری زندگی سے نکال نہ پھینکے ٭

زبور ۵۱:۱۷

ظاہری اور حقیقی روزوں کے بیان میں

۳ — پس وہ اِن باتوں کی بابت اُن سے پھر کہتا ہے۔ "تم میرے لئے کیوں روزہ رکھتے ہو خداوند فرماتا ہے کیا اِسلئے کہ تمہاری آواز آج شور کے ساتھ سُنی جائے؟ میں نے اِس روزہ کو نہیں چُنا خداوند فرماتا ہے جس میں آدمی اپنی جان کو فروتن نہیں کرتا۔ (۲) اور خواہ تم اپنی گردن کو حلقہ کی مانند کیوں نہ جھکاؤ اور ٹاٹ پہنو اور خاک کو اپنا بستر بناؤ۔ ایسے کو بھی تم مقبول روزہ نہ کہو گے۔" (۳) مگر وہ ہم سے کہتا ہے۔ "دیکھو! یہ وہ روزہ ہے جسے میں نے چُنا ہے۔ خداوند فرماتا ہے۔ ناراستی کا بندھن کھولو۔ جبری معاملات کے بندھن توڑ دو کچلے ہوؤں کو آزاد کر دو۔ اور ہر ایک ناراست عہد نامہ کو پھاڑ ڈالو۔ اپنی روٹی بھوکے کے لئے توڑ۔ اور اگر تو ننگے کو دیکھے تو اُسے کپڑا پہنا۔ بے پناہوں کو اپنے گھر میں لا۔ اور اگر تو کسی غریب کو دیکھے تو اُسے حقیر مت جان نہ تو اور نہ تیری اولاد اور نہ خاندان میں کوئی۔ (۴) تب صبح کو تیری روشنی نمودار ہو گی۔ اور تیری شفا جلد طلوع ہو گی اور تیری راستبازی تیرے آگے آگے چلیگی۔ اور خدا کا جلال تیرا احاطہ کریگا (۵) تب تو پکارے گا اور خُدا تیری سُن لیگا۔ ابھی تو کہتا ہی ہو گا کہ وہ بول اُٹھیگا۔ دیکھ میں حاضر ہوں۔ اگر تُو اپنے اوپر بندھن کو اور ہاتھ پھیلانے کو اور بڑبڑاہٹ کی باتوں کو پھینکدے گا۔ اور بھوکے کو اپنی روٹی دے دیگا غریب رُوح پر رحم کرے گا۔" (۶) پس اے بھائیو! اِس مقصد کے لئے اُس نے جو برداشت کرنے والا ہے پیشتر سے یہ دیکھکر کہ وہ لوگ جن کو اُس نے اپنے محبوب میں تیار کیا ہے سادگی سے ایمان لاوینگے

یسعیاہ ۵۸:۴

اُن سب باتوں کو ہم پر پہلے ہی منکشف کر دیا ہے تاکہ ہم اجنبیوں کی طرح ٹکرا کر ٹکڑے ٹکڑے نہو جاویں ⁂

آخری زمانہ نزدیک ہے اس لئے پرہیز کرو بیدینی سے دور رہو

۴ - پس لازم ہے کہ ہم حال کی بابت نہایت ہی تدقیق کرتے ہوئے اُن باتوں کی تلاش کریں جو ہم کو بچا سکتی ہیں۔ پس آؤ ہم غیر شرعی کاموں سے دُور بھاگیں۔ کہیں ایسا نہو کہ وہ غیر شرعی کام ہم پر غالب ہو جاویں۔ اور ہم موجودہ زمانہ کی غلطی سے نفرت کریں تاکہ آیندہ زمانہ کے لئے ہم پیار کئے جاویں (۲) ہم اپنی روحوں کو آزادگی نہ دیں کہ وہ گنہگاروں اور شریروں میں شریک نہو جاویں تاکہیں ہم اُن کے ہمشکل نہ بنجاویں - (۳) آخری ٹھوکر نزدیک ہے جسکی بابت مسطور ہے - جیساکہ حنوک کہتا ہے - کیونکہ مالک نے زمانوں اور دِنوں کو اِسی لئے قطع کر دیا ہے تاکہ اُس کا محبوب جلدی کرے اور اپنی میراث پر آجاوے - (۴) اور نبی بھی یُوں فرماتا ہے - "دس بادشاہ زمین پر بادشاہت کرینگے - اور اُن کے بعد ایک چھوٹا بادشاہ اُٹھیگا جو اُن تینوں بادشاہوں کو ایک کے ماتحت زیر کرے گا" (۵) اِسی طرح اُسکی بابت دانیل کہتا ہے - "اور مَیں نے زمین کے تمام درندوں سے چوتھے درندے کو زیادہ شریر اور قوی اور تند دیکھا - اور کس طرح اُس میں سے دس سینگ نکلے - اور اُن میں سے ایک چھوٹا سا سینگ پیدا ہوا - اور کہ کس طرح سے اِن بڑے سینگوں میں سے تین ایک کے ماتحت ہو گئے" (۶) پس لازم ہے کہ تم اس کو سمجھو - تسپر بھی میں تم سے ایک بات پوچھتا ہوں کیونکہ میں بھی تم میں سے ایک ہوں اور خصوصاً اس لئے کہ میں تم کو اپنی جان سے زیادہ عزیز سمجھتا ہوں - پس اپنے سے خبردار رہو اور اپنے گناہ پر گناہ جمع کرتے ہوئے اُن آدمیوں کی طرح مت بنو جو کہتے ہیں کہ ہمارا عہد اُن کے لئے بھی قایم ہے - بلکہ جب موسیٰ اُس عہد کو پاچکا تو اُنہوں نے اُس کو اس طرح سے آخرکار برباد کر دیا - (۷) کیونکہ نوشتہ کہتا ہے - "اور موسیٰ نے پہاڑ پر چالیس دن اور چالیس رات روزہ رکھا اور خداوند سے عہد یعنی پتھر کی تختیاں پائیں جن پر خداوند کے ہاتھ کی انگلیوں سے لکھا ہوا تھا" (۸) مگر اُنہوں نے بتوں کی طرف متوجہ ہو کر اُسے برباد

دانیل [illegible]

خروج [illegible]

کر دیا - کیونکہ خداوند یوں فرماتا ہے - "اَے موسیٰ! اَے موسیٰ! جلدی اُتر جا کیونکہ تیری قوم نے جسے تو زمین مصر سے نکال لایا ہے خطا کی ہے" - اور موسیٰ نے اس بات کو سمجھ لیا اور دونوں تختیاں اپنے ہاتھ سے ٹپک دیں - اور اُن کا عہد ٹوٹ گیا تاکہ پیارے یسوع کے عہد پر ہمارے دلوں میں اُس اُمید سے مہر ہو جاوے جو اُس پر ایمان لانے سے پیدا ہوتی ہے - (۹) لیکن چونکہ میں بہت کچھ لکھنا چاہتا ہوں - نہ اُستاد کے طور پر بلکہ جیسا اُس کو مناسب ہے جو تمہیں پیار کرتا ہے تاکہ جو کچھ ہمارے قبضے میں ہے وہ ہم سے جاتا نہ رہے - میں نے جو تمہاری جھاڑن ہوں لکھنے میں سرگرمی کی - پس ہم اِن آخری دِنوں میں خبردار رہیں - کیونکہ اگر ہم اِس بے شرع زمانہ میں اور آنے والی ٹھوکروں میں مقابلہ نہ کریں جیساکہ خدا کے فرزندوں کو مناسب ہے تاکہ وہ سیاہ نام اندر دخل نہ پاوے تو ہمارے ایمان کا کل زمانہ ہمیں کچھ فائدہ نہ دیگا - (۱۰) ہم ہر طرح کی بطالت سے پرہیز کریں اور بُری راہ کے کاموں سے نفرت کریں - تم فرداً فرداً ایک دوسرے سے علیحدگی تلاش مت کرو یہ خیال کر کے کہ ہم راستباز ہو گئے ہیں بلکہ یکجا فراہم ہو کر رفاہیت مشترکہ کی جستجو کرو - (۱۱) کیونکہ نوشتہ کہتا ہے کہ "واویلا اُن پر جو اپنے آپ میں دانا ہیں اور اپنے زعم میں صاحبِ امتیاز" - آؤ ہم روحانی بنیں اور خدا کے لئے کامل ہیکل ہو ویں - حتی الامکان ہم خدا کے خوف میں عمل کریں اور اُس کے احکام کی حفاظت میں جدوجہد کریں تاکہ ہم اُس کے قوانین میں خوشی کریں - (۱۲) خداوند بے رورعایت دُنیا کی عدالت کرتا ہے - ہر ایک جیساکہ اُس نے کیا ہے ویسا ہی اجر پائیگا اگر اُس نے نیکی کی ہے تو اُس کی راستبازی اُس کے آگے آگے جائے گی اور اگر بدی کی ہے تو اُس کی مزدوری اُس کے سامنے ہوگی - (۱۳) کہیں ایسا نہو کہ ہم بلائے ہوؤں کی طرح بھروسہ کر کے اپنے گناہوں سے غافل ہو جاویں اور وہ شریر آکر اور ہم پر قابو پاکر ہم کو خداوند کی بادشاہت سے دھکیل دے - (۱۴) تسپر بھی اَے بھائیو! اس کو بھی جان لو - جبکہ تم دیکھتے ہو کہ اگرچہ اسرائیل میں اس قدر نشانات اور عجائبات ظاہر ہوئے تو بھی وہ ترک کر دیئے گئے تو آؤ ہم ہوشیار رہیں کہیں ایسا نہو کہ ہم ویسے

ہی پائے جاویں جیسا کہ لکھا ہے کہ "بلائے ہوئے بہت ہیں مگر چنے ہوئے تھوڑے ہیں"۔ (متی ۲۲:۱۴)

مسیح کے دُکھ سہنے کی بابت پیشینگوئیوں کا ذکر

۵- کیونکہ خداوند نے اِسی سبب سے برداشت کیا کہ اپنا جسم برباد ہونے کے لئے دے ڈالے تاکہ ہم گناہوں کی معافی کے ذریعہ سے صاف ہو جاویں جو اُس کے خون کے چھڑکے جانے سے ہے۔ (۲) کیونکہ اسکی بابت بعض باتیں تو اسرائیل کے بارے ہیں اور بعض باتیں ہمارے بارے میں لکھی ہوئی ہیں۔ اور وہ یُوں کہتا ہے۔ "وہ ہمارے گناہوں کے سبب گھائل کیا گیا۔ اور ہماری بدکاریوں کے باعث کچلا گیا۔ اور اُسکے مار کھانے سے ہم چنگے ہوئے۔ جس طرح بھیڑ ذبح کیلئے لیجاتی ہے اور بڑہ اپنے بال کترنے والے کے سامنے بے زبان ہے۔" (یسعیاہ ۵۳:۵-۷) (۳) پس لازم ہے کہ ہم خداوند کے نہایت ہی شکر گذار ہوں کیونکہ اُس نے گذشتہ باتیں ہم پر ظاہر کر دیں اور حال کی باتوں میں ہمیں دانا بنا دیا اور آیندہ باتوں کی بابت بھی ہم جاہل نہیں ہیں (۴) اور نوشتہ کہتا ہے۔ "پرندوں کیلئے نادرست طور پر جال بچھایا نہیں جاتا"۔ (امثال ۱:۱۷) اِس کا مطلب ہے کہ وہ شخص واجباً ہلاک ہوگا جو راستبازی کی راہ کا علم رکھکر اپنے آپ کو تاریکی کی راہ میں لیجاتا ہے۔ (۵) اور اے بھائیو! بات یہہ بھی ہے کہ اگر خداوند نے تمام دُنیا کا مالک ہو کر ہماری روحوں کے عوض میں دُکھ کی برداشت کی۔ جس سے خدا نے بنائے عالم سے کہا تھا کہ "آؤ ہم اِنسان کو اپنی صورت پر اور اپنی مانند بناویں"۔ (پیدائش ۱:۲۶) پس کس طرح سے اُس نے انسان کے ہاتھ سے دُکھ اُٹھانے کی برداشت کی؟ ذرا سمجھو۔ (۶) نبیوں نے اُس سے فضل حاصل کرکے اُس کی بابت نبوت کی۔ اور اُس نے دُکھ سہا تاکہ موت کو نیست کرے اور مُردوں کی قیامت کو ظاہر کرے تاکہ وہ بالضرور جسم میں ظاہر ہو جاوے۔ (۷) اور تاکہ باپ دادوں کو بھی وعدہ دیوے اور جبکہ زمین پر تھا اپنے ہی واسطے ایک نئی قوم تیار کرے تاکہ وہ قیامت کو عمل میں لاکر عدالت کرے۔ (۸) علاوہ ازیں اُس نے اسرائیل کو تعلیم دیکر اور اِس قدر اچنبھے اور نشان دکھلاکے اُس کو منادی کی اور نہایت ہی پیار کیا۔ (۹) اور جب اُس نے اپنے رسولوں کو چُن لیا تاکہ جنہوں نے اُس کی انجیل کی اِن لوگوں کو منادی کرنی تھی جو نہایت ہی گنہگار

تھے تاکہ یہہ بتلا دے کہ "میں راستبازوں کو نہیں بلکہ گنہگاروں کو بُلانے کیلئے آیا ہوں"۔ (متی ۹:۱۳) تب اُس نے اپنے آپ کو خدا کا بیٹا ظاہر کر دیا۔ (۱۰) کیونکہ جب لوگ اِس آفتاب کو جو نیست ہو جانے والا اور اُسکے ہاتھوں کی کاریگری ہے دیکھکر اُس کی شعاعوں سے اپنی نظر لڑا نہیں سکتے تو اگر وہ (مسیح) جسم میں نہ آتا تو اغلب ہے کہ لوگ اُس پر بھی نظر کرکے بچ نہ سکتے۔ (۱۱) پس خدا کا بیٹا جسم میں اِس لئے آیا کہ گناہوں کا اندازہ اُن لوگوں کے حق میں مکمل کرے جنہوں نے اُس کے نبیوں کو ستایا اور قتل کر ڈالا تھا۔ (۱۲) پس اِسی مقصد سے تو اُس نے دُکھ بھی سہا۔ کیونکہ خدا اُس کے جسم کے زخموں کی بابت فرماتا ہے کہ یہ زخم اُنہوں نے لگائے تھے۔ "جب وہ اپنے گڈریے کو مارینگے تب گلّہ کی بھیڑیں گمراہ ہو جائینگی"۔ (زکریاہ ۱۳:۷؛ متی ۲۶:۳۱) (۱۳) مگر اُس نے اِسی طرح دُکھ سہنا چاہا۔ کیونکہ ضرور تھا کہ وہ کاٹھ پر دُکھ سہے۔ اِس لئے کہ نبوت کرنے والا اُس کی بابت یُوں فرماتا ہے۔ "میری جان کو تلوار سے بچا"۔ (زبور ۲۲:۲۰) اور "میرے جسم کو کیلوں سے چھید۔ شریروں کی گروہ میرے برخلاف اُٹھتی تھی"۔ (زبور ۲۲:۱۶) (۱۴) اور پھر وہ کہتا ہے۔ "دیکھ میں نے اپنی پیٹھ کوڑوں کیلئے حوالہ کر دی اور اپنے رُخسارے طمانچوں کیلئے اور اپنا چہرہ سخت چٹان کی مانند بنایا"۔ (یسعیاہ ۵۰:۶-۷)

مسیح کی بابت اور پیشگوئی ۔ موت کا اور نئی زندگی کا وعدہ

۶- پس جب اُس نے حکم دیا تو وہ کیا فرماتا ہے؟ "وہ کون ہے جو مجھ پر الزام لگاتا ہے؟ وہ میرے مقابل میں کھڑا ہو۔ یا وہ کون ہے جو مجھ پر دعویٰ کرتا ہے؟ وہ خداوند کے فرزند کے نزدیک آوے۔ (یسعیاہ ۵۰:۸-۹) (۲) واویلا تم پر کہ تم سب کپڑے کی مانند پُرانے ہو جاؤ گے اور کیڑا تم کو کھا جائیگا"۔ اور جب مضبوط پتھر کی طرح رکھا گیا تاکہ چکنا چور کر ڈالے تو نبی پھر فرماتا ہے کہ "دیکھو میں صیحون کی بنیاد کیلئے ایک بڑا قیمتی۔ چنا ہوا۔ کونے کے سرے کا قابلِ احترام پتھر رکھتا ہوں"۔ (یسعیاہ ۲۸:۱۶) (۳) پھر وہ کیا کہتا ہے؟ "اور جو اُس پر ایمان لائیگا ابد تک جیتا رہیگا"۔ پس کیا ہمارا ایمان پتھر پر ہے؟ ایسا نہ ہو۔ بلکہ اِس لئے کہ خداوند نے اُس کے جسم کو قدرت کے ساتھ قائم کیا ہے۔ چنانچہ وہ کہتا ہے۔ "اور اُس نے مجھے سخت پتھر کی مانند قائم کیا ہے"۔ (یسعیاہ ۵۰:۷) (۴) لیکن نبی پھر فرماتا ہے۔ "وہ پتھر جسے معماروں نے رد کیا (زبور ۱۱۸:۲۲)

وہی کونے کا سرا ہوا۔" اور پھر کہتا ہے۔ "یہ بڑا اور عجیب دن ہے جسکو خداوند نے مقرر کیا۔" (۵) میں جو تمہاری محبت کی جھاڑن ہوں تمہیں زیادہ سادگی کے ساتھ لکھتا ہوں تاکہ تم اُس کو سمجھو۔ (۶) پس نبی پھر کیا کہتا ہے؟ "شریروں کی گروہ نے میرا احاطہ کیا ہے۔ اُنھوں نے ایسے گھیرا ہے جیسے شہد کی مکھیاں چھتے کو گھیرتی ہیں۔" اور "میرے کپڑوں پر اُنھوں نے چٹھیاں ڈالیں۔" (۷) پس جبکہ وہ جسم میں ظاہر ہونے اور دکھ سہنے کو تھا تو اُس کا دکھ پہلے ہی سے ظاہر کر دیا گیا تھا۔ کیونکہ وہ نبی اسرائیل کے بارے میں کہتا ہے۔ "اُن کی جان پر واویلا کیونکہ وہ اپنے ہی برخلاف یہ کہہ کر بُری تجویز کرتے ہیں کہ آؤ ہم اُس راستباز کو باندھیں کیونکہ وہ ہمارے حق میں غیر مفید ہے۔" (۸) اور دوسرا نبی موسیٰ اِن کی بابت کیا کہتا ہے؟ "دیکھو خداوند خدا یوں فرماتا ہے۔ اُس عمدہ سرزمین میں داخل ہو جسکی خداوند نے ابرہام اور اضحاق اور یعقوب سے قسم کھائی ہے۔ اور تم اُسکے وارث بنو۔ وہ سرزمین جس میں دودھ اور شہد بہتا ہے۔" (۹) مگر علم کیا کہتا ہے؟ یہ کہ تم سمجھو۔ تم اُس یسوع پر امید رکھو جو جسم میں ظاہر ہونے والا ہے۔ کیونکہ آدمی دکھ سہنے والی زمین ہے۔ اِس لئے کہ سطح زمین سے آدم کی خلقت ہوئی ہے۔ (۱۰) پس وہ کیا فرماتا ہے؟ "اُس عمدہ زمین میں (یعنی) وہ زمین جس میں دودھ اور شہد بہتا ہے۔" اَے بھائیو! ہمارا خداوند مبارک ہے جس نے اپنے مخفیات کی دانائی اور سمجھ ہمارے درمیان قائم کی۔ کیونکہ نبی خداوند کی بابت ایک تمثیل کہتا ہے۔ کون سمجھیگا؟ مگر صرف دانا اور عالم اور اُس کے خداوند سے محبت رکھنے والا۔ (۱۱) پس جبکہ اُس نے گناہوں کی معافی کے ذریعہ سے ہمیں نیا بنایا تو ہماری اور ہی صورت وضع کی تاکہ ہم بچوں کا سا مزاج رکھیں کیونکہ ہم اُسکی نئی خلقت ہیں۔ (۱۲) کیونکہ نوشتہ ہماری بابت کہتا ہے جیسا کہ وہ بیٹے کی بابت کہتا ہے۔ "آؤ ہم انسان کو اپنی صورت پر اور اپنی مانند بناویں۔ اور وہ زمین کے چرندوں اور آسمان کے پرندوں اور سمندر کی مچھلیوں پر حکومت کریں۔" اور خداوند نے ہماری عمدہ بناوٹ کو دیکھکر کہا۔ "بڑھو اور بہت ہو جاؤ اور زمین کو معمور کرو۔" یہ باتیں بیٹے

کی نسبت ہیں۔ (۱۳) پھر میں تجھکو بتلاؤنگا کہ خداوند ہماری بابت کیا فرماتا ہے۔ یہ سب آخر میں اُس نے دوسری خلقت بنائی۔ اور خداوند فرماتا ہے۔ "دیکھ میں آخری چیزوں کو مثل پہلی چیزوں کے بناتا ہوں۔" پس اِسی سبب سے نبی نے اعلان کیا ہے کہ "اُس زمین میں داخل ہو جس میں دودھ اور شہد بہتا ہے اور اُس پر حکمرانی کرو۔" (۱۴) پس دیکھو ہم نئے بنگئے ہیں جیسا کہ وہ ایک اور نبی کی معرفت فرماتا ہے۔ "خداوند فرماتا ہے۔ دیکھ۔ میں اِن میں سے" یعنی اُن میں سے جنھیں خداوند کی رُوح کے وسیلہ سے پیشتر سے دیکھ لیا۔ "پتھر دل نکال ڈالونگا اور گوشتین دل ڈالدونگا۔" کیونکہ وہ جسم میں ظاہر ہونے اور ہمارے درمیان سکونت کرنے کو تھا۔ (۱۵) کیونکہ اَے میرے بھائیو! ہمارے دل کا مسکن خداوند کی مقدس ہیکل ہے۔ (۱۶) کیونکہ خداوند پھر فرماتا ہے۔ "اور کس بات میں میں خداوند اپنے خدا کے حضور حاضر ہونگا اور اُس کا جلال ظاہر کرونگا؟ میں تیری تعریف اپنے بھائیوں کے مجمع میں کرونگا اور مقدسوں کی جماعت میں تیری ثنا گاؤنگا۔" پس ہم وہی ہیں جن کو اُس نے نفیس سرزمین میں داخل کیا ہے۔ (۱۷) پس اب دودھ اور شہد سے کیا مراد ہے؟ کیونکہ بچہ پہلے شہد سے اور پھر دودھ سے زندگی پاتا ہے۔ پس اِس طرح ہم بھی اُس ایمان کے ذریعہ سے جو وعدے پر ہے اور تیز کلام کے ذریعہ سے زندہ رہکر زمین پر حکمرانی کرتے ہوئے زندگی بسر کرینگے۔ (۱۸) لیکن ہم نے اوپر پہلے ہی ذکر کر دیا ہے۔ "بڑھو اور بہت ہو جاؤ اور مچھلیوں پر حکمرانی کرو۔" پس اب وہ کون ہے جو چرندوں یا مچھلیوں یا آسمان کے پرندوں پر حکمرانی کرنے کے قابل ہے؟ پس لازم ہے کہ ہم جانیں کہ حکومت کرنے سے مراد ہے اختیار رکھنا تاکہ انسان بالترتیب حکومت کرے۔ (۱۹) پس اگر یہ بات اب عمل میں نہیں آتی ہے تو یقین جانو کہ اُس نے یہ بات ہم سے کسی اور وقت کے لحاظ سے کہی ہے جبکہ ہم خود بھی کامل ہو جائینگے تاکہ خداوند کے عہد کے وارث بنیں۔

بعض پیشگوئیوں اور موسوی شرع کی قربانیوں کے معنے

۷۔ پس اَے فرزندانِ مسرت! جان لو کہ خداوند نے جو بھلا ہے ہر ایک شئے ہمارے لئے پیشتر ہی سے ظاہر کر دی ہے تاکہ

ہم معلوم کر لیں کہ ہر بات میں کس کی شکر گزاری اور ستائش کرنی واجب ہے۔ (۲) پس اگر خدا کے بیٹے نے (جو اس لئے کہ خداوند ہے زندوں اور مُردوں کا منصف بنے گا) دُکھ سہا تاکہ اُس کا زخم ہم کو چنگا کرے۔ پس ہم ایمان لاویں کہ خدا کے بیٹے نے صرف ہمارے ہی سبب سے دُکھ سہا۔ (۳) علاوہ ازیں جب وہ مصلوب ہوا تھا تو سرکا اور پت اُس کو پینے کے لئے دیا گیا تھا۔ سنو کہ ہیکل کے کاہنوں نے اس امر کے بارے میں کس طرح منکشف کر دیا۔ کیونکہ حکم یُوں مسطور ہے۔ "جو شخص یہ روزہ نہ رکھیگا یقیناً قتل کیا جائیگا۔" یہ خداوند نے فرمایا ہے۔ کیونکہ وہ بھی ہمارے گناہوں کی خاطر اپنے رُوح کے برتن کی قربانی گذراننے کو تھا تاکہ وہ علامت بھی پوری ہو جائے جو اضحاق میں مذبحہ پر گذرانی گئی تھی۔ (۴) پس وہ نبی کی معرفت کیا فرماتا ہے؟ "وہ اس بکرے میں سے کھاویں جو اُن کے گناہوں کے لئے روزہ کے وقت گذرانا گیا تھا۔" پس خوب ہوشیار رہو۔ "اور صرف کاہن ہی اُن اندرونی چیزوں[۱] کو کھاویں جو سرکا سے دھوئی نہیں گئیں۔" (۵) کیوں؟ جبکہ میں اپنی نئی قوم کے گناہوں کی خاطر اپنا بدن دینے کو تیار تھا تو تم مجھے سرکا اور پت دینے لگے تھے تو تم ہی اکیلے کھاؤ۔ جبکہ قوم روزہ رکھتی اور ٹاٹ اور راکھ میں بیٹھکر ماتم کرتی ہے۔ تاکہ وہ واضح کر دے کہ مجھے اُن کی خاطر دُکھ سہنا ہے۔ (۶) جو کچھ اُس نے حکم دیا ہے اس کی تعمیل کرو۔ "دو عمدہ اور ایک جیسے بکرے لو اور اُن کو گذرانو۔ اور کاہن اُن میں سے ایک کو گناہوں کی قربانی کیلئے لیوے۔" (۷) مگر دوسرے کے ساتھ وہ کیا کریں؟ وہ اس کی بابت وہ یوں کہتا ہے۔ "وہ ایک ملعون ہے۔" غور کرو کہ یسوع کی علامت اس میں کس طرح نمایاں ہے۔ (۸) "اور تم سب اُس پر تھوکتے ہو اور اُس کو چھیدتے ہو۔ اُس کے سر کے گرد قرمزی اُون باندھتے ہو اور اس طرح اس کو جنگل میں چھوڑ دو۔" اور جب یہ عمل میں آچکتا ہے تو وہ شخص جو بکرے کو اُٹھاتا ہے اُسے جنگل میں لیجاتا ہے اور اُس اُون کو اُتار کر اس شاخ پر رکھتا ہے جو خراخیا کہلاتی ہے۔ جسکی کونپلیں ملک میں تلاش کر کے ہم کھایا کرتے ہیں۔ صرف اسی شاخ کے

احبار ۲۳: ۲۹

احبار ۱۶: ۷-۹

احبار ۱۶: ۸

[۱] جانور کی اندرونی چیزوں سے جگر اور پھیپھڑا اور دل وغیرہ مراد ہے۔

پھل ایسے شیریں ہوتے ہیں۔ (۹) پس اس کا مطلب کیا ہے؟ ذرا اس پر سوچو۔ "ایک تو مذبحہ پر ہے اور دوسرا ملعون ہے۔" اور کہ وہ ملعون شدہ بکرے کے سر پر تاج ہے تب وہ اُس کو اُس دن اپنے بدن پر قرمزی لباس وہ پہنے ہوئے دیکھینگے اور کہینگے۔ کیا یہ وہ نہیں ہے جسکو ہم نے کسی وقت مصلوب کیا اور اُس پر تھوک کر اُسے ناچیز سمجھا تھا؟ الحق! یہ وہی ہے جو اپنے آپ کو خدا کا بیٹا کہا کرتا تھا۔ (۱۰) مگر وہ اُس بکرے کے مشابہ کس طرح ہے؟ "وہ بکرے یکساں اور عمدہ ہوں" تاکہ جب وہ اُسے آتا ہوا دیکھیں تو وہ بکرے کی مشابہت پر متحیر ہوویں۔ پس یسوع کی جو دُکھ سہنے کو تھا علامت کو دیکھو (۱۱) مگر اس کے کیا معنے ہیں جبکہ وہ اُس اُون کو کانٹوں میں رکھدیتے ہیں؟ یہ یسوع کی علامت ہے جو کلیسیا کے لئے مقرر ہے۔ کہ جو شخص قرمزی اُون کو نکال لینا چاہے تو لازم ہے کہ وہ خطرناک کانٹوں کے سبب سے بہت دُکھ اُٹھاوے۔ اور دُکھ پاتا ہوا اُس پر فتح پائے۔ وہ کہتا ہے کہ اس طرح سے جو مجھے دیکھنے اور میری بادشاہت میں پہنچنے کے خواستگار ہیں اُن پر واجب ہے کہ دُکھ اور مصیبت کی برداشت کرتے ہوئے مجھ پر قابض ہوں۔

احبار ۱۶: ۸

کلور کی راکھ وغیرہ کی تشریح و مطلب

۸۔ لیکن تم اس علامت کا کیا مطلب خیال کرتے ہو جبکہ اسرائیل کو حکم دیا جاتا ہے کہ وہ لوگ جن کے گناہ پایۂ تکمیل کو پہنچ گئے ہیں ایک بچھیا گذرانیں اور جلانے کے لئے اُسے ذبح کریں اور تب لڑکے اسکی راکھ کو اُٹھاویں اور برتن میں ڈالیں اور اُس قرمزی اُون کو لکڑی پر لٹکا دیں (دیکھ اب صلیب کی اور قرمزی اُون کی علامت کو دیکھ) اور زوفہ کو۔ اور اس طرح پر وہ لڑکے اس راکھ کو قوم پر یکے بعد دیگرے فرداً فرداً چھڑکیں تاکہ وہ اپنے گناہوں سے پاک ہو جاویں؟ (۲) غور کرو! کیسی صفائی کے ساتھ تمہیں بتلایا جاتا ہے۔ بچھڑا یسوع ہے اور گذراننے والے وہ گنہگار لوگ ہیں جنہوں نے اُس کو قتل کے لئے پیش کیا۔ بعد ازاں یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اس کو گذرانا۔ آیندہ کو یہ جلال گنہگاروں کا نہیں ہے۔ (۳) چھڑکنے والے لڑکے وہ ہیں جو تم کو گناہوں کی معافی کی اور دل کی تقدیس کی بشارت دیتے ہیں۔

جن کو اُس نے انجیل کا اختیار عطا فرمایا ہے۔ وہ فرقوں کی گواہی دینے اور منادی کرنے کے لئے تعداد میں بارہ ہیں۔ (اس لئے کہ اسرائیل کے بھی بارہ ہی فرقے ہیں)۔ (۴) مگر وہ لڑکے جو چھڑکتے ہیں تعداد میں تین کیوں ہیں؟ اس لئے کہ وہ ابرہام۔ اضحاق اور یعقوب پر گواہی دیں کیونکہ وہ خدا کے حضور بزرگ ہیں۔ (۵) اور پھر اُون کا لکڑی پر رکھا جانا ہے اور اس کا مطلب یہ ہے کہ مسیح کی بادشاہت صلیب پر ہے اور کہ اُس پر اُمید رکھنے والے ابد تک زندہ رہیں گے۔ (۶) مگر اُون اور زوفا اکٹھے کیوں ہیں؟ اس لئے کہ اُس کی بادشاہت میں بُرے اور گندے ہونگے جن میں ہم بچ جائیں گے تاکہ وہ جو جسم میں دُکھ پا رہا ہے زوفا کی گندگی کے ذریعے سے شفایاب ہو جاوے۔ (۷) ہم پر تو روشن ہے کہ اسی سبب سے ایسا واقع ہوا ہے مگر اُن کے لئے یہ باتیں تاریک ہیں۔ کیونکہ انہوں نے خداوند کی آواز نہیں سُنی۔

ختنہ کا اور تعداد تین سو اٹھارہ کا مطلب

۹ — کیونکہ وہ کانوں کی بابت پھر کہتا ہے کس طرح سے اُس نے ہمارے دل کا ختنہ کیا۔ خداوند نبی کی معرفت فرماتا ہے۔ "کان کی شنوائی کے ساتھ انہوں نے میری سُن لی۔" اور پھر فرماتا ہے۔ "وہ جو دور ہیں اپنے کان سے سُنیں گے۔ اور جو کچھ میں نے کیا ہے دریافت کریں گے۔" اور خداوند فرماتا ہے۔ "تم اپنے دلوں کا ختنہ کرو۔" (۲) اور پھر کہتا ہے "اے اسرائیل سُن کیونکہ خداوند تیرا خدا فرماتا ہے۔ کون ہے جو ابد تک زندہ رہنا چاہتا ہے؟ تم اپنے کانوں سے میرے بیٹے کی آواز سُنو۔" (۳) اور پھر فرماتا ہے۔ "اے آسمان سُن اور اے زمین کان دھر کیونکہ خداوند نے یہ باتیں گواہی کیلئے کہی ہیں۔" اور پھر فرماتا ہے۔ "اے اس قوم کے حاکمو خداوند کا کلام سُنو۔" اور پھر کہتا ہے۔ "اے بچو! جنگل میں پکارنے والے کی آواز سُنو۔" (۴) پس اُس نے ہمارے کانوں کا ختنہ کیا تاکہ ہم اُس کے کلام کو سُن کر اُس پر ایمان لاویں۔ مگر یہ ختنہ بھی جس پر وہ بھروسہ رکھتے تھے نابود ہو گیا۔ کیونکہ وہ کہہ چکا ہے کہ جسم کا ختنہ نہ ہونا چاہیئے۔ مگر انہوں نے اُس سے عدول کیا کیونکہ ایک شریر فرشتہ نے اُن کو تعلیم دی تھی۔ (۵) وہ اُن کی بابت فرماتا ہے "خداوند تمہارا خدا یہ باتیں فرماتا ہے (یسعیا

ہی حکم میں پاتا ہوں) کانٹوں پر مت بوؤ۔ خداوند کیلئے اپنے ختنہ کرو۔" اور وہ کیا فرماتا ہے۔ "تم دل کی سختی کا ختنہ کرو اور اپنی گردنوں کو سخت مت کرو۔" پھر لو۔ "خداوند فرماتا ہے۔ دیکھو۔ تمام غیر قومیں تو غیر مختون ہیں (اُنکے چمڑے کا ختنہ نہیں ہوا) مگر یہ قوم دل کی نامختون ہے۔" (۶) مگر تو کہے گا۔ فی الحقیقت اس قوم کا ختنہ تو مُہر کے طور پر تھا۔ بلکہ تمام اہل صور اور اہل عرب اور بتوں کے تمام کاہن بھی تو ایسے ہی ہیں پس تو کیا وہ بھی اپنے عہد کے ساتھ علاقہ رکھتے ہیں؟ مگر اہل مصر بھی تو ختنہ میں شامل ہیں۔ (۷) پس اے فرزندان محبت! تمام باتوں کی بابت بہتایت سے سیکھو کہ ابرہام نے جس نے سب سے پہلے ختنہ کی رسم مقرر کی مسیح کی طرف رُوح میں پہلے ہی سے دیکھکر اور تین حرفی قانون پاکر ختنہ کیا۔ (۸) کیونکہ وہ کہتا ہے "اور ابرہام نے اپنے گھر کے اٹھارہ اور تین سو مردوں کا ختنہ کیا۔" پس وہ کونسا علم ہے جو اُسے دیا گیا تھا؟ غور کرو کہ اٹھارہ کا پہلے ذکر کرتا ہے اور تھوڑا سا فاصلہ دیکر پھر تین سو کہتا ہے۔ اٹھارہ میں (ایوٹا) I دس کے لئے ہے اور H (ایٹا) آٹھ کے لئے۔ اس سے مراد یسوع ہے۔ اور چونکہ T (تاؤ) صلیب ہے جس میں فضل قایم ہونے والا تھا اس لئے وہ تین سو کہتا ہے۔ پس دو حرفوں سے تو یسوع ظاہر ہوتا ہے اور ایک حرف سے اُس کی صلیب۔ (۹) وہ جس نے ہمارے اندر اپنے عہد کی بخشش قایم کی ہے اس بات کو جانتا تھا۔ مجھ سے زیادہ تحقیقی لفظ کسی نے نہیں سیکھے مگر میں جانتا ہوں کہ تم اس لائق ہو۔

پاک اور ناپاک جانوروں کا مطلب اور روحانی معنے

۱۰ — اور کہ موسیٰ نے کہا ہے۔ "تم نہ تو سُور کھانا اور نہ عقاب اور نہ نسر نہ کوا اور نہ کوئی مچھلی جسکے چھلکے نہ ہوں۔" اُس نے اپنی سمجھ میں تین قواعد حاصل کئے۔ (۲) آگے چلکر وہ استثنا میں اُن سے کہتا ہے۔ "میں اپنے قوانین اس قوم کے روبرو رکھونگا۔" پس تو خدا کا حکم یہ نہ تھا کہ مت چباؤ۔ بلکہ موسیٰ نے یہ بات رُوح میں کہی تھی۔ (۳) پس سُور کا ذکر اُس نے اس لئے کیا کہ تم (اُس نے کہا) ایسے آدمیوں کے ساتھ علاقہ مت رکھو جو سُوروں کی مثل ہیں۔ یعنی جب وہ عیش و عشرت میں غرق ہوتے ہیں تو خداوند کو بھول جاتے ہیں اور جب

وہ محتاج ہوتے ہیں تو خداوند کو بھول جاتے ہیں۔ جیسے کہ سُور بھی جب کھاتا ہے تو اپنے
مالک کو نہیں جانتا مگر جب بھوکا ہوتا ہے تو چلاتا ہے اور جب خوراک پا لیتا ہے تو پھر خاموش
ہو جاتا ہے۔ (۴) "تُم نہ تو خفاش کھانا اور نہ نسر اور نہ چیل اور نہ کوا"۔ وہ کہتا ہے کہ
تم ایسے آدمیوں سے نہ تو صحبت رکھنا اور نہ اُن کی مثل بننا جو اپنے لئے محنت اور عرق
ریزی سے معاش پیدا کرنا نہیں جانتے مگر ناواجب طور پر دوسروں کا مال لوٹتے ہیں
اور گویا سادہ دلی سے اِدھر اُدھر پھرتے ہوئے اُن کی نگہبانی کرتے ہیں اور طمع سے کسی کو
لوٹ لینے کی نیت سے اِدھر اُدھر دیکھتے پھرتے ہیں۔ اور کہ صرف یہی پرندے اپنی خوراک
مہیا ہی نہیں کرتے بلکہ اپنے بُرے کاموں میں ایک مرض ہو کر بیکار بیٹھے رہتے ہیں اور
تلاش کرتے ہیں کہ کس طرح دوسرے کا گوشت کھا لیں۔ (۵) وہ کہتا ہے کہ "تُم نہ تو
تنبو مچھلی کھانا اور نہ خنزیر اور نہ ہی سیپیاں کھانا۔" وہ کہتا ہے کہ ایسے آدمیوں
کی مانند نہ بننا جو بالکل بیدین ہیں اور اُن پر موت کا فتویٰ ہو چکا ہے۔ کیونکہ صرف
یہی مچھلیاں ملعون ہیں اور قعر میں تیرتی ہیں اور باقی مچھلیوں کی طرح سطح پر نہیں رہتیں
بلکہ سمندر کی تہ پر زمین میں رہتی ہیں۔ (۶) علاوہ ازیں "اور تم خرگوش بھی نہ کھانا۔"
کیوں؟ تو ہرگز بچوں کا خراب کرنے والا نہ ہونا۔ اور نہ ایسوں کی مانند بننا۔ کیونکہ خرگوش
کا گوشت ہر سال جسم میں زیادہ کرتا رہتا ہے۔ اِس لئے کہ جتنے برسوں تک وہ جیتا
رہتا ہے اسی قدر وہ سوراخ کرتا ہے۔ (۷) اور "تو چرغ بھی نہ کھانا۔" وہ کہتا ہے نہ
تو تو حرامکار بننا اور نہ زناکار اور نہ ایسوں کی ہمشکل ہونا۔ کیوں؟ اِس لئے کہ یہ جانور
سال بسال اپنی فطرت بدلتا رہتا ہے۔ کبھی تو وہ مذکر اور کبھی مؤنث بنجاتا ہے۔ (۸) بلکہ
اُس نے نیولے سے بھی مناسب طور پر نفرت کی ہے کہتا ہے تو اُن کی مانند مت بن جن کی
بابت ہم سُنتے ہیں کہ وہ اپنی ناپاکی کے سبب سے اپنی زبان کے وسیلہ سے بُرائی کرتے
ہیں۔ اور نہ ہی تو ناپاکوں کے ساتھ رفاقت رکھ جو زبان سے خلاف شرع کرتے ہیں
کیونکہ یہ جانور مُنہ سے حاملہ ہوتا ہے۔ (۹) خوراکوں کی بابت تو موسیٰ نے تین قانون پاکر
اُن کے روحانی معنے یُوں بیان کر دیئے مگر اُنہوں نے اپنی جسم کی خواہش کے مطابق اُنکو

احبار ۱۱: ۱۳ و ۱۵ استثنا ۱۴: ۱۲
احبار ۱۱: ۵

خوراک کی بابت سمجھ لیا۔ (۱۰) داؤد بھی تین ہی قانون پا کر کہتا ہے۔ "مبارک ہے وہ
آدمی جو بیدینوں کی مشورت میں نہیں گیا۔" جس طرح مچھلیاں سمندر کے قعر میں
تاریکی کے درمیان پھرتی رہتی ہیں۔ "اور گنہگاروں کی راہ میں کھڑا نہیں ہوا"۔
جیسا کہ وہ جو خیال کرتے ہیں کہ ہم خدا سے ڈرتے ہیں سُوروں کی طرح گناہ کرتے ہیں۔ "اور
ہلاک کرنیوالوں کی مسند پر نہیں بیٹھا۔" جیسے کہ شکاری پرندے غنیمت پر جا
بیٹھتے ہیں۔ کھانے پینے کی بابت بھی تم پوری سمجھ رکھتے ہو۔ (۱۱) موسیٰ پھر کہتا ہے۔
"تم ہر ایک جانور کھاؤ جسکے کھُر چِرے ہوئے ہوں اور جگالی کرتا ہے"۔ اِس کا کیا
مطلب ہے؟ وہ خوراک پا کر اپنے خوراک دہندے کو پہچان لیتا ہے۔ اور خوراک
سے استراحت حاصل کرکے خوش معلوم ہوتا ہے۔ حکم پر نظر کرکے اُس نے خوب کہدیا
پس وہ کیا کہتا ہے؟ یہ کہ اُن سے لپٹے رہو جو خداوند سے ڈرتے ہیں۔ اور اپنے دل میں
اُس کلام کے امتیاز پر جو اُن کو دستیاب ہوا ہے غور اور خداوند کے حکموں پر گفتگو
اور عمل کرتے رہتے ہیں۔ اور جو جانتے ہیں کہ اُن پر فکر کرنا مسرت بخش کام ہے۔ اور خداوند
کے کلام کو چباتے رہتے ہیں۔ مگر کھُر چِرے ہوؤں سے کیا مُراد ہے؟ کہ راستباز اِس دُنیا
میں بھی چلتا رہتا ہے اور آیندہ کی مقدس دُنیا کا بھی منتظر رہتا ہے۔ دیکھو موسیٰ نے
کیسی عمدگی کے ساتھ تعلیم دی ہے۔ (۱۲) لیکن اِن باتوں کا علم یا سمجھ اُن کو کہاں سے
ملیگی؟ مگر ہم اِن باتوں کو لائق طور پر جا کر ویسا ہی بولتے ہیں جیسی خداوند کی مرضی تھی
اِسی سبب سے اُس نے ہمارے کانوں اور دلوں کا ختنہ کر دیا تاکہ ہم اِن باتوں کا مطلب
جان لیں۔

پانی اور صلیب کی تشریح

۱۱۔ اور اگر خداوند کو یہی فکر ہوئی کہ پانی اور صلیب کی بابت
پیشتر ہی سے منکشف کر دے۔ تو آؤ۔ ہم اُس کی تحقیق کریں۔ پانی کی بابت تو اسرائیل
کے حق میں لکھا ہے کہ وہ کس طرح سے بپتسمہ کو جس سے گناہوں کی معافی ہوتی ہے قبول
نہ کرینگے بلکہ اپنے ہی لئے تجویز کرینگے۔ (۲) کیونکہ نبی فرماتا ہے۔ "اے آسمان! متعجب
ہو۔ اور اے زمین! تو لرزاں ہو کیونکہ اِس قوم نے دو گناہ کئے ہیں۔ اُنہوں نے

زبور ۱: ۱
احبار ۱۱: ۳ و استثنا ۱۴: ۶
یرمیا ۲: ۱۲-۱۳ یسعیا ۱: ۲

مجھ زندگی کے چشمہ کو ترک کر دیا اور اپنے لئے موت کا گڑھا کھودا۔ (۳) کیا میرا کوہِ مقدس سینا بیابان چٹان ہے؟ کیونکہ تو چڑیا کے بچوں کی مانند ہو جو گھونسلے سے گر کر پھڑپھڑاتے ہیں۔" (۴) اور نبی فرماتا ہے۔ "میں تیرے آگے آگے چلوں گا۔ اور پہاڑوں کو ہموار کر دوں گا۔ اور تجھے تاریکی کے مخفی اور نادیدنی خزانے عطا کروں گا۔ تاکہ وہ جان لیں کہ میں خداوند خدا ہوں۔" اور "تو محکم چٹان کی بلند غار میں سکونت کریگا۔" (۵) اور "اُسکے پانی یقینی ہونگے۔ تم بادشاہ کو جلال کے ساتھ دیکھوگے اور تمہاری روح خداوند کے خوف پر ملاحظہ کریگی۔" (۶) اور پھر دوسرے نبی کی معرفت کہتا ہے۔ "وہ جو یہ کام کرتا ہے اُس درخت کی مانند ہوگا جو پانیوں کے منفصلہ چشموں پر لگایا گیا ہو جو اپنے موسم پر اپنا میوہ دیگا اور اُسکے پتے جھڑ نہ جائینگے اور وہ ہر ایک کام میں کامیاب ہوگا۔ (۷) مگر بیدین ایسے نہیں۔ ایسے نہیں بلکہ وہ اُس گرد کی مانند ہیں جسے ہوا سطح زمین پر سے منتشر کر دیتی ہے اس لئے بیدین لوگ عدالت میں کھڑے نہ ہونگے۔ اور نہ خطاکار راستبازوں کی مجلس میں۔ کیونکہ خداوند راستبازوں کی راہ جانتا ہے۔ اور بیدینوں کی راہ نیست و نابود ہوگی۔" (۸) سمجھ لو کہ اُس نے کس طرح سے پانی اور صلیب کا ایک ہی وقت ذکر کر دیا ہے۔ کیونکہ وہ یہ کہتا ہے کہ مبارک ہیں وہ جو صلیب پر امید رکھکر پانی تک اُتر گئے ہیں۔ کیونکہ اجر کی بابت تو وہ کہتا ہے کہ "اپنے موسم میں" اور پھر کہتا ہے کہ میں اُس کا عوض دونگا۔ مگر اب وہ کہتا ہے "اُسکے پتے جھڑ نہ جائینگے۔" وہ یہہ اس لئے کہتا ہے کہ ہر ایک بات جو تم سے تمہارے منہ کے وسیلہ سے امید اور محبت کے ساتھ نکلیگی بہتوں کے رجوع لانے اور امید کا باعث ہوگی۔ (۹) اور پھر دوسرا نبی یوں فرماتا ہے۔ "اور یعقوب کی زمین تمام زمین سے زیادہ ستودہ ہوگی۔" اسکا مطلب یہ ہے کہ وہ اپنے روح کے برتن کو جلال دیتا ہے۔ (۱۰) پھر وہ کیا کہتا ہے؟ "اور ایک دریا اُسکے دہنے ہاتھ سے نکلتا تھا اور اس میں سے ایک خوبصورت درخت نکلا اور جو شخص اُس میں سے کھائے تا ابد زندہ رہیگا۔" (۱۱) یہ وہ اس لئے کہتا ہے کہ ہم

یسعیاہ — یسعیاہ — زبور — صفنیاہ

گناہوں اور گندگی سے لدے ہوئے پانی تک اُتر جاویں اور دل میں پھل لاتے ہوئے اور روح میں خوف اور یسوع پر امید رکھتے ہوئے اوپر آجاویں۔" "اور ان میں سے کھائے تا ابد زندہ رہیگا۔" کے یہی معنے ہیں۔ وہ کہتا ہے کہ جو شخص اِن باتوں کا تذکرہ سُنے اور اُن پر ایمان لاوے تا ابد زندہ رہیگا۔

صلیب پر پیتل کا سانپ یشوع بن نون کا روحانی مطلب

۱۲- اسی طرح وہ پھر دوسرے نبی کی معرفت صلیب کی تعریف کرتا ہے یوں کہکر کہ "خداوند فرماتا ہے کہ یہ باتیں کب تکمیل کو پہنچینگی؟ جب کبھی درخت لٹایا اور اوپر اُٹھایا جاوے۔ اور جب درخت سے خون ٹپکیگا۔" پھر صلیب اور مصلوب ہونے والے کی بابت تو جانتا ہے۔ (۲) اور پھر وہ موسیٰ کی معرفت فرماتا ہے جبکہ دوسری قومیں اسرائیل کے ساتھ جنگ کر رہی تھیں اور تاکہ جب جنگ کر رہے تھے اُن کو یاد دلاوے کہ تمہارے گناہوں کے سبب سے اُس نے تم کو موت کے حوالہ کر دیا ہے۔ روح موسیٰ کے دل سے کہتی ہے تاکہ وہ صلیب کا اور اُس کا جو دُکھ سہنے کو تھا نمونہ بنا دے تاکہ اگر وہ اُس پر امید نہیں رکھینگے (وہ کہتا) تو اُن کے ساتھ ہمیشہ جنگ ہوتی رہیگی۔ پس موسیٰ نے جنگ کے درمیان ہتھیار کے اوپر ہتھیار رکھے اور سبھوں سے بلند مقام پر کھڑے ہوکر اپنے ہاتھ پھیلائے۔ اس طرح اسرائیل پھر فتحیاب ہوئے مگر جب وہ ہاتھوں کو نیچے کر لیتا تو وہ مارے جاتے تھے۔ (۳) اس کا کیا سبب تھا؟ یہ کہ وہ جان لیں کہ اگر ہم اپنی امید اُس پر نہ رکھیں تو ہرگز نہ بچینگے۔ (۴) پھر وہ ایک اور نبی کی معرفت فرماتا ہے۔ "میں اپنے ہاتھ ایک نافرمان اور میری راہ کے برخلاف بولنے والی قوم کیلئے تمام دن پھیلائے رہا۔" (۵) پھر موسیٰ یسوع کی علامت عمل میں لاتا ہے کہ لازم ہے کہ وہ دُکھ سہے اور کہ وہ جبکہ اسرائیل گر رہا تھا اپنے آپ کو جسے وہ خیال کریں گے کہ ہم نے اُس کو ہلاک کر دیا ہے علامتہً زندہ کریگا۔ کیونکہ خداوند نے ہر قسم کے سانپوں سے کٹوایا اور وہ مر گئے (اس لئے کہ خطا حوا کے ذریعہ سانپ ہی کے وسیلے سے وقوع میں آئی تھی) تاکہ وہ اُن کو قائل کرے کہ تم اپنی ہی خطا کے سبب سے موت کی اذیت کے حوالے کر دیئے جاؤگے۔ (۶) علاوہ ازیں اگرچہ خود موسیٰ نے اُن کو حکم دیا تھا کہ "نہ تو ڈھلی ہوئی اور نہ

کھودی ہوئی شے تیرے لئے معبود ہو" تسپر بھی وہ یہ عمل کرتا ہے تاکہ اُس میں یسوع کی علامت کو ظاہر کرے۔ پس موسیٰ پیتل کا ایک سانپ بناتا اور اُس کو علانیۃً قایم کرتا ہے۔ اور منادی کرکے قوم کو دعوت دیتا ہے۔ (۷) پس اُنہوں نے فراہم ہو کر موسیٰ سے التجا کی کہ تو ہماری صحت کے لئے سفارش کر۔ مگر موسیٰ نے اُن سے کہا کہ جب سانپ تم میں سے کسی کو ڈسے تو وہ اُس کے پاس آوے جو لکڑی پر ٹانگا ہوا ہے اور ایمان لاکر یہ اُمید رکھے کہ اگرچہ وہ خود تو مُردہ ہے تو بھی زندہ کرنے کی قدرت رکھتا ہے۔ اور وہ علی الفور بچ جائیگا۔ چنانچہ اُنہوں نے اسی طرح سے کیا۔ اور پھر تو ان باتوں میں یسوع کا جلال رکھتا ہے کہ سب چیزیں اُس میں اور اُسی کے لئے ہیں (۸) پھر تو نے نون کے بیٹے یسوع (یشوع) کا جو نبی تھا یہ نام رکھتے ہوئے اُس سے کیا کہتا ہے تاکہ تمام قوم صرف اُسی کی سُنیں کہ باپ اپنے بیٹے یسوع کی بابت تمام باتیں ظاہر کرتا ہے؟ (۹) پس موسیٰ یسوع بن نون کو اس وقت جبکہ اُس نے اُس کو زمین کی جاسوسی کے لئے بھیجا یہ نام دیکر کہتا ہے کہ "اپنے ہاتھوں میں کتاب لے اور جو کچھ خداوند کہتا ہے لکھ دے کہ آخری دنوں میں خدا بیٹا عمالیق کے گھر کی تمام جڑ کاٹ ڈالیگا۔" (۱۰) پھر یسوع کو۔ جو انسان کا بیٹا نہیں بلکہ خدا کا بیٹا ہے۔ دیکھ کہ وہ علامت کے طور پر جسم میں ظاہر ہوا۔ پس جبکہ لوگ کہینگے کہ مسیح تو داؤد کا بیٹا ہے۔ تو داؤد خود ڈر کر اور گنہگاروں کی غلطی سے واقف ہو کر نبوت کرتا ہے کہ "خداوند نے میرے خداوند سے کہا۔ تو میرے دہنے بیٹھ۔ تاوقتیکہ میں تیرے دشمنوں کو تیرے پاؤں کی چوکی بناؤں۔" (۱۱) پھر یسعیاہ یوں فرماتا ہے۔ "خداوند نے میرے خداوند مسیح کو جسکا دہنا ہاتھ پکڑا کہا کہ قوم تیرے حضور سنے گی اور میں بادشاہوں کی طاقت کو توڑ ڈالونگا۔" دیکھو کس طرح سے "داؤد اُس کو خداوند کہتا ہے" نہ کہ بیٹا ÷

خروج ۱۷:۱۴ — زبور ۱۱۰:۱ — متی ۲۲:۴۴ — متی ۲۲:۴۵

بنی اسرائیل نہیں بلکہ مسیحی قوم وارث ہے

۱۳۔ اب آؤ ہم دیکھیں کہ یہ قوم وارث ہوتی ہے یا پہلی قوم۔ اور عہد ہمارے ساتھ ہے یا اُن کے ساتھ (۲) پس تم سنو کہ نوشتہ اُس قوم کی بابت کیا کہتا ہے "اور اضحاق نے اپنی بیوی رفقہ کی بابت دعا کی کیونکہ وہ بانجھ تھی۔ اور وہ

پیدایش ۲۵:۲۱-۲۳

حاملہ ہوئی۔ پھر رفقہ خداوند سے پوچھنے گئی۔ اور خداوند نے اُسے کہا۔ کہ تیرے رحم میں دو قومیں ہیں اور تیرے بطن میں دو گروہ ہیں۔ اور ایک قوم دوسری قوم کو برباد کریگی۔ اور بڑی چھوٹی کی خدمت کریگی۔" (۳) لازم ہے کہ تم اس بات کو معلوم کرو کہ اضحاق کون ہے اور رفقہ کون ہے۔ اور کن کی بابت اُس نے بتلایا کہ ایک قوم دوسری سے بڑی ہوگی۔ (۴) اور دوسری نبوت میں یعقوب اپنے بیٹے یوسف سے زیادہ توضیح کے ساتھ یوں کہتا ہے۔ "دیکھ خداوند نے مجھے تیرا مُنہ دیکھنے سے محروم نہ رکھا۔ اپنے بیٹوں کو تو میرے پاس لا تاکہ میں اُنہیں برکت دوں۔" (۵) وہ افرائیم اور منسی کو پاس لایا اور چاہا کہ منسی کو برکت دی جاوے کیونکہ وہ بڑا تھا۔ کیونکہ یوسف اُس کو اپنے باپ کے دہنے ہاتھ کی طرف لے آیا۔ اور یعقوب نے رُوح میں اُس آنے والی قوم کی علامت کو دیکھ لیا۔ اور وہ کیا کہتا ہے؟ "اور یعقوب نے اپنے ہاتھ بدلے اور دہنا ہاتھ دوسرے اور چھوٹے افرائیم پر رکھا اور اُسے برکت دی۔ اور یوسف نے یعقوب سے کہا۔ اپنا دہنا ہاتھ بدلکے منسی کے سر پر رکھئے کیونکہ وہ میرا پلوٹھا بیٹا ہے۔ اور یعقوب نے یوسف کو کہا۔ میں جانتا ہوں۔ اے بیٹا! میں جانتا ہوں۔ بلکہ بڑا چھوٹے کی خدمت کریگا۔ اور وہ بھی برکت پاویگا۔" (۶) غور کرو۔ اُس نے یہ باتیں کن پر عائد کیں کہ یہ قوم پہلی اور عہد کی وارث ہوگی۔ (۷) پس اگر اُس نے ابرہام کی وجہ سے بھی کہا ہے تو ہمارے علم کو مکمل ہم کو مل گیا۔ پس وہ ابرہام سے کیا کہتا ہے جبکہ صرف ایمان لاکر راستباز ٹھیرا؟ "اے ابرہام دیکھ۔ میں نے تجھکو خدا کے حضور نامختون قوموں کا باپ مقرر کیا" ÷

پیدایش ۴۸:۱۱، ۹ — پیدایش ۴۸:۱۴، ۱۸-۱۹ — پیدایش ۱۵:۶، ۱۷:۵ — رومی ۴:۱۱

موسوی عہد کو بنی اسرائیل نے رد کیا مگر ہم نے یسوع میں اُس کو قبول کر لیا

۱۴۔ ہاں! اگر اُس نے باپ دادوں سے قسم کھائی ہے کہ میں اُس قوم کو ایک عہد دونگا۔ تو ہم دیکھیں کہ آیا اُس نے وہ عہد دیا ہے یا نہیں۔ دیا تو ہے۔ مگر وہ اپنے گناہوں کے سبب سے اُس کو قبول کرنے کے لائق نہ ٹھیرے (۲) کیونکہ نبی فرماتا ہے۔ "اور موسیٰ نے چالیس دن اور چالیس رات کوہ سینا پر روزہ رکھا تاکہ قوم کیلئے خداوند کا عہد لے۔ اور موسیٰ نے خداوند سے وہ دو تختیاں لیں جو روح میں خداوند کے ہاتھ کی اُنگلی سے لکھی ہوئی

خروج ۲۴:۱۸

تھی"۔ اور تو نے اُن کو لے کر نیچے اُتر آیا تا کہ وہ تختیاں لوگوں کو دیدے۔ (۳) اور خداوند نے موسیٰ سے کہا۔ "اَے موسیٰ! اَے موسیٰ! جلد اُتر جا۔ کیونکہ اُس قوم نے جسے تو مصر سے نکال لایا خطا کی"۔ اور جب موسیٰ نے معلوم کیا کہ انہوں نے اپنے لئے ڈھالی ہوئی مورتیں بنالی ہیں۔ تو اُن کو اپنے ہاتھ سے پٹک دیا۔ اور خداوند کے عہد کی تختیاں ٹوٹ گئیں"۔ (۴) موسیٰ نے تو وہ تختیاں لے لیں مگر وہ خود اُن کے لائق نہ ٹھہرے۔ مگر ہم نے اُن کو کس طرح قبول کر لیا؟ تو سمجھ لے موسیٰ نے خادم کی حیثیت سے وہ تختیاں لیں مگر خدا نے ہماری خاطر صبر کرکے ہم کو دیں تا کہ ہم بھی میراث کے لوگ بنیں۔ (۵) لیکن وہ ظاہر ہوا تا کہ وہ تو اپنے گناہوں کی نسبت کامل ہو ویں مگر ہم نے اُس عہد کو خداوند یسوع کے ذریعہ سے جو وارث ہے قبول کر لیا۔ جو اِس واسطے تیار کیا گیا تھا تا کہ وہ ظاہر ہو کر ہمارے دلوں کو جو موت کے اختیار اور جو گمراہی کی بدی کے حوالہ ہو چکے تھے تاریکی سے چھڑا دے اور کلام کے ذریعہ سے ہمارے اندر عہد کو قایم کرے۔ (۶) کیونکہ لکھا ہے کہ کس طرح سے باپ اُس کو حکم دیتا ہے کہ ہم کو تاریکی سے چھڑا کر اپنے لئے ایک مقدس قوم تیار کرے۔ (۷) پس نبی فرماتا ہے۔ "مجھ خداوند تیرے خدا نے تجھکو راستبازی میں بلایا ہے۔ اور میں تیرا ہاتھ پکڑونگا اور تجھے طاقت بخشونگا۔ اور میں نے تجھکو نسل کیلئے ایک عہد دیا۔ قوموں کا ایک نور۔ تا کہ تو اندھوں کی آنکھیں کھولے اور زنجیروں سے جکڑے ہوؤں کو اور تاریکی میں بیٹھے ہوؤں کو قید خانہ سے آزاد کر دے"۔ پس ہم جانتے ہیں کہ ہماری رہائی کہاں سے ہوئی ہے۔ (۸) نبی پھر کہتا ہے۔ "دیکھ میں نے تجھکو قوموں کیلئے ایک نور مقرر کیا ہے تا کہ تو زمین کے کناروں تک نجات ہو وے۔ خداوند تیرا رہائی دینے والا خدا یُوں فرماتا ہے"۔ (۹) نبی پھر کہتا ہے۔ "خداوند کی روح مجھ پر ہے جس سبب سے اُس نے مجھے مسح کیا تا کہ میں حلیموں کو خوشخبری سُناؤں۔ اُس نے مجھے بھیجا کہ شکستہ دلوں کو صحت بخشوں۔ اسیروں کو رہائی اور اندھوں کو بینائی کی منادی کروں۔ اور خداوند کے سالِ مقبول اور یومِ معاوضہ کا اعلان دوں۔ اور تمام غمزدوں کو تسلی دوں"۔

یسعیا ۴۲: ۶، ۷
یسعیا ۴۹: ۶
یسعیا ۶۱: ۱، ۲

سبت کے بارے میں

۱۵۔ پس سبت کی بابت بھی کلمات عشرہ میں مرقوم ہے جس میں اُس نے کوہ سینا پر موسیٰ کے ساتھ روبرو کلام کیا۔ "اور اپنے پاک ہاتھوں اور پاک دل سے خداوند کے سبت کو مقدس جانو"۔ (۲) اور دوسرے مقام میں وہ فرماتا ہے۔ "اگر میرے بیٹے سبت کی محافظت کریں تب میں اُن پر اپنا رحم نازل کرونگا"۔ (۳) سبت کی بابت وہ خلقت کے شروع ہی میں کہتا ہے۔ "اور خدا نے چھ دن میں اپنے ہاتھوں کا کام کیا۔ اور ساتویں دن اُس کو ختم کیا اور اس میں آرام کیا اور اُس کو مقدس ٹھہرایا"۔ (۴) اَے بچو! غور کرو کہ اِس کا کیا مطلب ہے۔ "چھ دنوں میں اُس نے ختم کیا"۔ اِس کا مطلب یہ ہے کہ خداوند سب باتوں کو چھ ہزار برس میں ختم کرے گا۔ کیونکہ اُس کے سامنے ایک دن ہزار برس کی علامت ہے۔ اور اِس بات کی شہادت یہ کہکر مجھے وہ خود دیتا ہے کہ۔ "دیکھ خداوند کا دن ایسا ہوگا جیسے ہزار برس"۔ پس اَے بچو! چھ دن میں یعنی چھ ہزار برس میں تمام چیزیں ختم ہو جائیں گی۔ (۵) "اور ساتویں دن اُس نے آرام کیا"۔ اِس سے یہ مراد ہے کہ جب اُس کا بیٹا آئے گا اور اُس بے شرع کے ایام کو زایل کرے گا اور بیدینوں کا انصاف کرے گا اور آفتاب و ماہتاب و سیارگان کو بدل ڈالیگا تو وہ اُس وقت ساتویں دن پر پورے طور پر آرام کرے گا۔ (۶) وہ اِس سے بھی بڑھکر یُوں کہتا ہے کہ "تو اُسکو اپنے پاک ہاتھوں اور پاک دل سے مقدس رکھنا"۔ پس اگر وہ خدا تھا جسنے اُس دن کو مقدس کیا تو اب کون اُسے ناپاک کر سکتا ہے اگرچہ وہ پاکدل بھی ہو؟ ہم تو سب باتوں میں گمراہ ہو گئے ہیں۔ (۷) پس تو اگر ہم اُس وقت بخوبی آرام کرکے اُس دن کو مقدس رکھینگے جبکہ ہم خود راستباز ہو کر اور وعدہ حاصل کرکے اِس قابل ہونگے اور جبکہ شرارت جاتی رہے گی اور خداوند سب کچھ نیا کر دیگا تب ہم اُس کو مقدس رکھ سکینگے۔ کیونکہ پہلے ہم خود مقدس ہو جائینگے۔ (۸) علاوہ ازیں وہ اُن کو فرماتا ہے۔ "میں تمہارے نئے چاندوں اور سبتوں کی برداشت نہیں کر سکتا"۔ غور کرو کہ اِس کا کیا مطلب ہے۔ یہ موجودہ سبت نہیں ہیں جو میری نظر میں مقبول ہیں بلکہ یہ وہ سبت ہے جسکو میں نے مقرر کیا ہے جس میں میں تمام چیزوں کو آرام دیکر آٹھویں

پیدایش ۲
۲ پطرس ۳: ۸
یسعیا ۱: ۱۳

دن کا آغاز کروں گا جو دُنیائے ثانی کی ابتدا ہے (۹) اسی سبب سے ہم بھی آٹھویں دن کو خوشی کے لئے مخصوص کرتے ہیں جس میں یسوع بھی مُردوں میں سے جی اُٹھا اور ظاہر ہو کر آسمان پر چلا گیا ؛

ہیکل ہمارا دل ہے

۱۶ – اسی طرح سے میں تم کو ہیکل کی بابت بھی بتلاؤں گا کہ کس طرح سے یہ گمراہ اور کمبخت لوگ عمارت پر بھروسہ رکھتے تھے اور اپنے خدا پر نہیں جس نے اُن کو بنایا اور کہ ہیکل اُس کا گھر ہے۔ (۲) کیونکہ غیر قوموں کی طرح اُنہوں نے ہیکل میں اُس کو مخصوص کیا۔ مگر خداوند اُس کو باطل ٹھہرا کر کیا فرماتا ہے؟ سیکھو! "کس نے آسمان کو بالشت سے ناپا اور زمین کو ہاتھ سے؟ خداوند فرماتا ہے۔ آسمان میرا تخت ہے اور زمین میرے پاؤں رکھنے کی چوکی۔ تم میرے لئے کس قسم کا گھر بناؤ گے؟ یا کونسی جگہ میرے آرام کی ہے؟" تم جانتے ہو کہ اُن کی امید باطل ہے۔ (۳) علاوہ ازیں وہ پھر کہتا ہے۔ "دیکھو جنہوں نے اِس ہیکل کو ڈھا دیا ہے وہی اُسکو تعمیر کرینگے" (۴) ایسا ہی وقوع میں آتا ہے۔ کیونکہ اُن کے جنگ کرنے کے سبب سے دشمنوں نے اُس کو مسمار کر دیا۔ اب خود دشمن ہی کے ملازم اُس کو تعمیر کرینگے۔ (۵) پھر یہ ظاہر کر دیا گیا تھا کہ شہر اور ہیکل اور قوم اسرائیل حوالہ کر دیجائیگی۔ کیونکہ نوشتہ کہتا ہے "اور آخری ایام میں ایسا واقع ہوگا کہ خداوند چراگاہ کی بھیڑوں اور بھیڑ سالہ کو اور اُنکے بُرج کو بربادی کیلئے حوالے کر دیگا"۔ اور ویسا ہی ہو گیا جیسا کہ خداوند نے فرمایا تھا۔ (۶) مگر آؤ ہم تحقیق کریں کہ آیا خدا کا ہیکل ہے یا نہیں۔ ہے تو سہی جہاں وہ فرماتا ہے کہ میں اِس کو بناؤں گا اور اُس کو ختم بھی کروں گا۔ کیونکہ مسطور ہے۔ "اور ایسا واقع ہوگا کہ ہفتہ کے ختم ہوتے ہوتے خداوند کے نام پر خدا کا ہیکل جلال کے ساتھ بنایا جائیگا"۔ (۷) پس میں دیکھتا ہوں کہ ہیکل تو ہے۔ پس وہ خداوند کے نام پر کس طرح بنائی جائے گی؟ غور کرو۔ خدا پر ہمارے ایمان لانے سے پہلے ہمارا دل ایک خراب اور کمزور مسکن تھا یعنی ایک ہیکل جو ہاتھوں سے بنی ہوئی ہے۔ کیونکہ وہ بُت پرستی سے بھری ہوئی اور شیاطین کا گھر تھا۔ کیونکہ ہم وہ کچھ کرتے تھے جو خدا کے

یسعیاہ ۴۰:۱۲، ۶۶:۱

یسعیاہ ۴۹:۱۷

حنوک ۸۹:۵۶، ۶۶

دانیل ۹:۲۴

برخلاف تھا۔ (۸) "مگر خداوند کے نام پر بنایا جائیگا"۔ مگر یاد رکھو کہ خداوند کی ہیکل تجلے کے ساتھ بنائی جائیگی۔ کس طرح؟ ذرا سیکھو۔ ہم گناہوں کی معافی حاصل کر کے اور اُس کے نام پر توکل کر کے نئے یعنی از سرِ نو مخلوق شدہ ہو جائینگے۔ اِس سبب سے خدا ہمارے مسکن میں فی الحقیقت ہمارے درمیان رہتا ہے۔ (۹) کس طرح؟ اُسکے ایمان کا کلام۔ اُس کے وعدے کی بلاہٹ۔ اُس کے قوانین کی دانائی۔ تعلیم کے حکام۔ اُس کا ہمارے درمیان نبوت کرنا۔ اُس کا ہمارے درمیان سکونت کرنا۔ ہمارے لئے جو موت کی غلامی کرتے تھے ہیکل کا دروازہ وا کرنا۔ جس سے مراد منہ ہے۔ ہم کو توبہ عنایت کر کے غیر فانی ہیکل میں داخل کرتا ہے۔ (۱۰) کیونکہ جو نجات پانا چاہتا ہے وہ انسان پر نظر نہیں کرتا بلکہ اُس پر جو اُس کے اندر بستا اور بولتا ہے۔ اور تعجب کرتا ہے کہ اُس نے متکلم کی زبان سے ایسے کلمات کبھی بھی نکلتے نہیں سُنے اور نہ کبھی اُس نے اپنے آپ کو ایسی باتوں کے سُننے کا مشتاق دیکھا۔ یہی روحانی ہیکل ہے جو خداوند کے لئے بنائی گئی ہے ؛

تمام گزشتہ بیانات میں اُس نے سادگی سے کام لیا۔

۱۷ – جہاں تک ممکن تھا کہ تمہارے سامنے سادگی سے بیان کر دیا جاوے میری رُوح امید رکھتی ہے کہ میں نے نجات کے ضروری معاملات میں اپنے حسبِ منشا کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ (۲) کیونکہ اگر میں تم کو حال کی یا استقبال کی باتوں کی بابت لکھتا تو تم اُنہیں سمجھ نہ سکتے کیونکہ وہ باتیں تمثیلوں میں ہوتی ہیں۔ مگر یہ باتیں تو یونہی ہیں ؛

تعلیم و اختیار کے دو طریقے

۱۸ – مگر آؤ ہم دوسرے علم اور تعلیم پر عبور کر جاویں۔ تعلیم اور اختیار کے دو طریقے ہیں۔ ایک نور کا اور دوسرا تاریکی کا۔ مگر اِن دونوں راستوں میں فرق بہت ہے۔ کیونکہ ایک راہ پر تو خدا کے نور پہنچانے والے فرشتے مقرر ہیں مگر دوسری راہ پر شیطان کے فرشتے۔ (۲) ایک تو ازل سے ابد تک خداوند ہے مگر دوسرا موجودہ شرارت کے زمانہ کا سردار ہے ؛

نور کا راستہ اُس پر چلنے کا علم

۱۹ – پس نور کا راستہ یہ ہے۔ اگر کوئی شخص اپنے مکانِ متعینہ پر سفر کرنا چاہتا ہے تو وہ اپنے اعمال میں سرگرم ہووے۔ پس اُس راہ میں چلنے

کے لئے ہمیں ذیل کا علم دیا گیا ہے۔ (۲) تو اپنے خالق کو پیار کر اور اپنے بنانے والے سے خوف کھا اور اُس کو جس نے تجھے موت سے خلاصی بخشی ہے جلال دے۔ دل کے لحاظ سے سادہ اور رُوح کے لحاظ سے دولتمند بن۔ موت کی راہ میں چلنے والوں کے ساتھ رفاقت مت رکھ۔ ہر ایک شئے سے جو مقبول خدا نہیں نفرت رکھ۔ ہر طرح کی ریاکاری سے نفرت رکھ۔ خداوند کے حکموں کو ہرگز ترک مت کر۔ (۳) اپنے آپ کو سربلند مت کر مگر ہر بات میں فروتن رہ۔ تو اپنے آپ پر فخر مت لا۔ اپنے ہمسایہ کے برخلاف بُری مشورت مت کر۔ اپنی جان کو نڈر مت بنا۔ (۴) تو حرامکاری مت کر۔ "تو زنا نہ کر" تو لڑکوں کو خراب مت کر (لونڈے بازی)۔ کسی قسم کی ناپاکی کے وقت خدا کا کلام تیری زبان سے نہ نکلے تو کسی کی خطا پر ملامت کرنے کے لئے اُس کے ظاہر پر نظر مت کر۔ فروتن ہو۔ "سنجیدہ بن۔" "اُس کلام سے لرزاں" ہو جسے تو نے سُنا ہے۔ تو اپنے بھائی سے بغض مت رکھ (۵) دو دلا مت بن کہ آیا فلاں بات عمل میں آئے گی یا نہیں۔ "تو خداوند کا نام بیفائدہ نہ لینا۔" تو اپنے ہمسایہ کو جان سے زیادہ پیار کرنا۔ تو بچے کو اسقاط حمل سے مار نہ ڈالنا۔ اور اگر وہ پیدا ہو گیا ہے تو بھی قتل نہ کریو۔ تو اپنے بیٹے یا بیٹی پر سے ہاتھ نہ اٹھا لینا بلکہ اُن کی جوانی ہی سے اُن کو خدا کے خوف میں تربیت کرنا۔ (۶) تو اپنے پڑوسی کی چیزوں کا آرزومند مت بننا۔ اور نہ لالچی بننا۔ اور نہ ہی مغروروں کے ساتھ دلچسپی رکھنا بلکہ غریبوں اور راستبازوں کے ساتھ چلنا۔ جو حادثات تجھ پر واقع ہوں اُنکو بھلا سمجھ کر قبول کر لینا یہ جانکر کہ خدا کے بغیر کچھ بھی نہیں ہوتا۔ (۷) نہ تو دو چتا اور نہ ہی دو زبان ہونا۔ خوف وحیا کے ساتھ اپنے مالکوں کے تابع رہ اِس خیال سے کہ "وہ خدا کی علامت ہیں۔" تو اپنے اُس غلام یا لونڈی پر سختی سے حکمرانی نہ کرنا جو اُسی خدا پر توکل رکھتے ہیں جس پر تو رکھتا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ اُس خدا سے جو تم دونوں پر ہے خوف نہ کھاویں۔ کیونکہ وہ ظاہرداری سے بلانے کو نہیں آیا بلکہ اُنہیں کو جنہیں رُوح نے تیار کیا ہے۔ (۸) ہر بات میں اپنے ہمسایہ کو شریک کر اور کسی شئے کو "اپنا" مت کہہ کیونکہ اگر وہ فانی چیزوں میں شریک ہیں تو کس قدر زیادہ غیرفانی چیزوں میں ہیں۔

بات کرنے میں پیش دستی مت کر کیونکہ مُنہ موت کا پھندا ہے۔ حتی الوسع اپنی رُوح کی خاطر مقدس بن۔ (۹) "لینے کے واسطے ہاتھ پسارنے والا مگر دینے کے لئے ہاتھ کھینچ لینے والا مت بن۔" سبھوں کو جو "تجھ سے خداوند کا کلام کہتے ہیں" "اپنی آنکھ کی پتلی کی مانند پیار کرنا۔" (۱۰) یوم عدالت کو رات و دن "یاد رکھنا" اور یا کلام کے ذریعہ محنت کرتے ہوئے یا نصیحت کرنے کے واسطے جا کر اور کلام کے وسیلہ سے روحوں کے بچانے کی فکر کرتے ہوئے یا اپنے گناہوں سے رہائی پانے کے لئے اپنے ہاتھوں سے محنت کرکے ہر روز مقدس لوگوں کے چہرے کا جویاں رہ۔ (۱۱) دینے میں متذبذب نہ ہو اور نہ ہی دیتے وقت گڑگڑا مگر جان کہ تیری مزدوری کا نیک اُجرت دینے والا کون ہے۔ جو کچھ تو نے پایا ہے اُسکی محافظت کر۔ نہ تو اُس میں کچھ زیادہ کرنا اور نہ کچھ اُس میں سے کم کرنا۔ شریر سے آخر تک نفرت کر۔ راستی سے انصاف کر۔ (۱۲) رخنہ مت ڈال بلکہ جو لڑتے ہیں اُن کو باہم ملا کر صلح کرا دے۔ اپنے گناہوں کا اقرار کر۔ بُرے امتیاز کے ساتھ دُعا کے لئے مت جا۔ نور کی راہ یہی ہے۔

شیطان کا راستہ

۲۰۔ مگر اُس سیاہ فام کی راہ ٹیڑھی اور پُرلعنت ہے۔ کیونکہ وہ ابدی موت کی راہ ہے جسکے ساتھ سزا ہے اور جس کے اندر اُن کی روحوں کو برباد کر دینے والی باتیں ہیں یعنی بُت پرستی۔ بیباکی۔ طاقت کا غرور۔ ریاکاری۔ دودلی۔ زناکاری۔ خون۔ قزاقی۔ تکبر۔ خطا۔ فریب۔ بُرائی۔ سرکشی۔ سحر۔ جادوگری۔ لالچ۔ خدا سے بیخوفی۔ (۲) نیکوں کے ستانے والے۔ سچائی سے نفرت کرنے والے۔ جھوٹ کے دوست۔ راستبازی کی اُجرت کے ناشناس۔ "نیکی سے دلچسپی" نہ "رکھنے والے۔" اور نہ راست فیصلہ سے۔ بیوہ اور یتیم کی طرف توجہ نہ دینے والے۔ وہ جو خدا کے خوف کے لئے نہیں بلکہ بُری بات کے لئے جاگتے رہتے ہیں۔ وہ لوگ جنسے فروتنی اور برداشت دور اور پرے ہے۔ باطل چیزوں کے پیار کرنے والے۔ معاوضہ کے پیرو۔ غربا پر رحم نہ کرنے والے۔ محنت سے چور ہو گئے ہوئے کے لئے محنت نہ کرنے والے۔ خلاف گوئی میں مستعد۔ اپنے صانع کو نہ جاننے والے۔ بچوں کے قاتل۔ خدا کی

دستکاری کو خراب کرنے والے۔ محتاج کو الٹ دینے والے۔ مصیبت زدہ کو ستانیوالے دولتمندوں کے حامی۔ غریبوں کی نا انصافی کرنے والے۔ ہر بات میں گنہگار۔

آخری نصیحتیں

۲۱۔ پس خداوند کے قانونہائے مذکورہ کو سیکھنا اور اُن کے مطابق چلنا ہی بھلا ہے۔ کیونکہ جو شخص اِن باتوں پر عمل کرتا ہے وہی خدا کی بادشاہت میں جلال پاویگا۔ اِسی سبب سے قیامت ہے اور اِسی سبب سے معاوضہ۔ (۲) میں بلند مرتبہ والوں سے التماس کرتا ہوں کہ اگر تم نیک صلاح کی رائے مجھ سے لو تو تم اُن کو اپنے ساتھ رکھو جن کے لئے تم نے نیک عمل کیا ہے۔ دریغ مت کرو۔ (۳) وہ دن نزدیک ہے جس میں تمام چیزیں اُس شریر کے ساتھ برباد ہو جائینگی۔ "خداوند اور اُس کا اجر نزدیک ہے۔" (۴) میں بار بار تمہیں کہتا ہوں کہ تم ایک دوسرے کو عمدہ شریعت دینے والے ہو۔ اور اپنے آپ کو دیانتدار مشورت دینے والے بناؤ۔ اپنے میں سے ہر قسم کی ریاکاری کو نکال پھینکو۔ (۵) مگر خدا جو تمام عالم پر حکمران ہے تمہیں دانائی۔ عقل۔ علم۔ اپنے قانونوں کا عرفان اور برداشت بخشے۔ (۶) خدا کے طالب علم بنو اور تحقیق کرتے رہو کہ خدا تم سے کیا طلب کرتا ہے۔ اور عمل کرو تاکہ تم عدالت کے دن میں بچ جاؤ۔ (۷) اگر بھلائی کی کوئی یاد ہے۔ تو اِن باتوں کی فکر کرتے ہوئے مجھکو یاد کرو تاکہ میرے اشتیاق اور بیداری سے کوئی عمدہ نتیجہ نکل آوے۔ میں تم سے مہربانی کا خواستگار ہو کر ملتجی ہوں۔ (۸) جب تک کہ عمدہ برتن تمہارے پاس ہے تم اپنے سے کچھ بھی دریغ نہ رکھو۔ بلکہ لگاتار اِن باتوں کی تلاش میں رہو اور ہر ایک حکم کو پورا کرو۔ کیونکہ یہ لائق ہے۔ (۹) اِسی سبب سے میں حتی المقدور تمہیں لکھنے کا بڑا مشتاق تھا تاکہ میں تم کو خوش کروں۔ اَے محبت اور سلامتی کے فرزندو سلام! جلال اور ہر ایک رحمت کا خداوند تمہاری رُوح کے ساتھ ہو۔

یسعیاہ ۴۰:۱۰؛ مکاشفہ ۲۲:۱۲

شبانِ ہرمس

رویا ۔ ۱

ہرمس خواب میں رویا کے ذریعے اپنے گناہ سے آگاہ ہوتا ہے

۱۔ میرے پرورش کنندہ نے مجھے روما میں کسی روڈے کے ہاتھ بیچ ڈالا تھا۔ بہت برسوں کے بعد میری اُس سے پھر ملاقات ہوئی اور میں اُس کو مثل ہمشیرہ کے پیار کرنے لگ پڑا۔ (۲) کچھ مدت بعد میں نے اُس کو دریائے طبر ایس میں غسل کرتے دیکھا اور اُس کو میں نے اپنا ہاتھ پکڑا کر دریا سے باہر نکال لیا۔ پس میں اُس کے حُسن کو دیکھکر اپنے دل میں یہ کہتے ہوئے سوچنے لگا کہ "میں بڑا ہی خوش نصیب ہوتا اگر ایسی خوبصورت خجستہ سیرت عورت میری بیوی ہوتی۔" میں نے صرف اِتنا ہی خیال کیا اور اِس سے زیادہ کچھ نہیں۔ (۳) جب میں ایک عرصہ بعد کومس کو جا رہا تھا اور خدا کی خلقت پر غور کر رہا تھا کہ وہ کیسی بزرگ اور عظیم الشان اور قوی ہیں تو مجھے چلتے چلتے نیند آگئی۔ اور رُوح نے مجھکو پکڑا اور مجھے کسی بے راہ راستہ سے جس سے کوئی آدمی گذر نہ ہو سکتا تھا کسی جگہ لے گئی۔ اور وہ جگہ ڈھلوان تھی اور پانیوں کے سبب سے دراڑیں پڑ گئی تھیں۔ پس میں اِس دریا سے عبور کرکے ایک ہموار جگہ پر آگیا اور گھٹنے ٹیک کر خداوند سے دُعا مانگنے اور اپنے گناہوں کا اقرار کرنے لگا۔ (۴) جب میں دُعا مانگ رہا تھا تو آسمان کھل گیا اور میں اُسی عورت کو جس کی میں نے خواہش کی تھی دیکھتا ہوں جو مجھے آسمان میں سے سلام کر رہی اور یہ کہہ رہی تھی کہ "اَے ہرمس! سلام۔" (۵) میں اُس کی طرف دیکھکر کہتا ہوں۔ "اَے خاتون! تو یہاں کیا کر رہی ہے؟" اُس نے مجھے جواب دیا۔ "میں اِس واسطے اُٹھائی گئی ہوں کہ خداوند کے حضور تیرے

گناہوں پر ملامت کروں۔ (۶) مَیں اُسے کہتا ہوں۔ "کیا تو اب مجھے ملامت کرتی ہے؟" اُس نے کہا۔ "نہیں۔ بلکہ وہ باتیں سُن جو مَیں تجھے کہنے پر ہوں۔ وہ خدا جو آسمانوں میں ہے اور جس نے موجودات کو نیست سے خلق کیا اور اپنی مقدس کلیسیا کے واسطے اُن کو پھیلایا اور بڑھایا تجھ سے ناراض ہے کہ تُو نے میرے برخلاف گناہ کیا ہے۔ (۷) مَیں اُسے جواب دیکر کہتا ہوں۔ "تیرے برخلاف گناہ؟ یہ کس طرح سے؟ کیا مَیں نے کبھی تیرے برخلاف کوئی بُری بات کہی ہے؟ کیا مَیں تجھے ہمیشہ مثل ایک دیوی کے خیال نہ کرتا تھا؟ کیا مَیں نے ہمیشہ ہمشیرہ کی طرح تیری تعظیم نہیں کی؟ اَے عورت! تو مجھ پر ان بُری اور ناپاک باتوں کا جھوٹا الزام کیوں لگاتی ہے؟" (۸) وہ ہنس کر مجھے کہتی ہے۔ "شرارت کی خواہش تیرے دل میں آئی تھی۔ کیا تو یہ خیال نہیں کرتا کہ اگر راستباز کے دل میں بُری خواہش آئے تو یہ اُسکے لئے بُری بات ہے؟ اُسکے لئے یہ تو گناہ ہے اور بڑا گناہ ہے کیونکہ راستباز آدمی راست ارادے کرتا ہے۔ پس تو جب تک راست ارادے کرتا ہے تو اُسکی شہرت آسمانوں میں مستحکم ہوتی ہے اور اپنے تمام کاموں میں وہ خداوند کو خوب مہربان پاتا ہے۔ مگر وہ جو اپنے دلوں میں بُرے ارادے کرتے ہیں اپنے اُوپر موت اور اسیری لاتے ہیں۔ خصوصاً وہ جو اس دنیا کو اپنے لئے جمع کرتے اور اپنی دولت پر نازاں ہوتے ہیں اور آنے والی عمدہ چیزوں پر اکتفا نہیں کرتے۔ (۹) اُن کی روحیں پچھتائیں گی جن کو کسی قسم کی اُمید نہیں ہے بلکہ اُنہوں نے اپنے آپ کو اور اپنی زندگی کو ناچیز سمجھا ہے۔ مگر تو خدا سے دُعا مانگ تو وہ تیرے اور تیرے تمام خاندان کے اور تمام مقدسوں کے گناہوں کو بخشدے گا"۔

ایک بوڑھی عورت تخت پر ہے ہرمس کو اس کے گناہ کے سبب سے ملامت کرتی ہے

۴۔ جونہی کہ وہ یہ باتیں بول چکی تو آسمان بند ہو گئے۔ اور مَیں نہایت متفکر اور غمزدہ ہو گیا۔ اور مَیں نے اپنے آپ میں کہا۔ "اگر یہ گناہ میرے برخلاف لکھا گیا ہے تو مَیں کس طرح سے بچ سکوں گا؟ یا مَیں اپنے گناہوں کی بابت جو کثیر ہو گئے ہیں خدا کو کس طرح سے راضی کر سکوں گا؟ یا مَیں کن الفاظ سے خداوند سے عرض کروں کہ وہ مجھ سے راضی ہو جاوے؟ (۲) جبکہ مَیں اپنے دل میں ان باتوں پر سوچ اور بحث کر رہا تھا تو مَیں دیکھتا ہوں کہ

ایک بڑا تخت برف سی سفید اُون سے بھی زیادہ سفید میرے سامنے ہے۔ اور ایک بوڑھی عورت بھڑکیلی پوشاک زیب تن کئے ہوئے اور ایک کتاب اپنے ہاتھوں میں لئے ہوئے آئی اور تنہا بیٹھ گئی اور مجھے سلام کرتی ہے کہ "اَے ہرمس! سلام۔" مَیں نے غمزدہ ہو کر اور رو کر کہا۔ "اَے خاتون! سلام۔" (۳) اور اُس نے مجھے کہا۔ "اَے ہرمس! تو جو صابر اور خفا نہ ہونے والا اور ہمیشہ ہنسمکھ ہے کیوں غمگین ہے؟ تو اتنا سرنگوں کیوں ہے اور خوش نہیں؟" مَیں نے اُسے کہا۔ "اس لئے کہ ایک نیک عورت نے مجھے کہا کہ تُو نے میرے برخلاف گناہ کیا ہے۔" (۴) اُس نے کہا۔ "خدا کے خادم پر ایسی بات ہرگز نہو۔ مگر اُس عورت کی بابت تیرے دل میں خیال تو بہر صورت آیا۔ خدا کے بندے پر تو ایسا خیال گناہ لاتا ہے۔ کیونکہ بُرا اور گھنونا خیال بڑی معزز اور پسندیدہ رُوح کے لئے اگر وہ اُس کی آرزومند ہو بُرا کام ہے۔ اور خصوصاً ہرمس جیسے متقی کے لئے جو ہر ایک بُری خواہش سے احتراز کرتا ہے اور ہر قسم کی سادگی اور بڑی بے عیبی سے مملُو ہے۔"

وہ بڑھی عورت ہرمس کو کہتی ہے کہ تو اپنے خاندان کو نصیحت کر تاکہ وہ پھر آوے

۳۔ "لیکن خدا تجھ سے اس لئے ناراض نہیں ہے بلکہ اس لئے کہ تُو اپنے خاندان کو جس نے خداوند کا اور تمہارا جو اُن کے والدین ہو گناہ کیا ہے پھیر لاوے۔ لیکن تُو نے بچوں کی محبت میں آکر اپنے خاندان کو نصیحت نہ کی بلکہ تُو نے اُنہیں چھوڑ دیا تاکہ وہ خوفناک طور پر خراب ہو جاویں۔ اسی سبب سے خداوند تجھ سے ناراض ہے۔ مگر وہ تیرے خاندان کی تمام گذشتہ بُرائیوں کو معاف کر دے گا۔ کیونکہ اُن کی بُرائیوں اور گناہوں کے سبب تو بھی اپنے دنیوی معاملات سے خراب ہو گیا ہے (۲) لیکن خداوند کی بڑی رحمت نے تجھ پر اور تیرے گھر پر مہربانی کی ہے اور وہ تجھ کو قوی کرے گا اور اپنے جلال میں تجھے مستحکم کرے گا۔ مگر تو صرف بے پرواہ مت ہو بلکہ خاطر جمع رکھ اور اپنے خاندان کو مضبوط کر۔ کیونکہ جس طرح آہنگر اُس شئے کو جسے وہ بنانا چاہتا ہے کوٹ کوٹ کر اپنے کام میں کامیاب ہو جاتا ہے اُسی طرح سے روز روز کی راست تقریر تمام بُرائیوں پر غالب

آتی ہے پس اپنے خاندان کو نصیحت کرنے سے ہرگز باز مت رہ۔ کیونکہ تو جانتا ہے کہ اگر وہ اپنے سارے دل سے توبہ کریں تو اُن کا نام زندگی کی کتابوں میں مقدسوں کے ساتھ لکھے جائینگے۔" (۳) جب وہ یہ باتیں ختم کر چکی تو مجھ سے کہتی ہے۔ "کیا تو سُننا چاہتا ہے جب میں پڑھونگی؟" میں بھی اُسے کہتا ہوں۔ "اَے خاتون! میں سُننا چاہتا ہوں۔" وہ مجھے کہتی ہے۔ "دھیان دے اور خدا کے جلال کی باتیں سُن۔" میں نے بڑی توجہ اور استعجاب کے ساتھ اُن باتوں کو سُنا جن کو یاد رکھنے کی مجھ میں طاقت نہ تھی کیونکہ تمام باتیں ہیبتناک تھیں جنکی انسان برداشت نہیں کرسکتا۔ مگر آخری الفاظ مجھے یاد رہ گئے کیونکہ وہ ہمارے موزون اور ملائم تھے۔ (۴) دیکھ۔ ربّ الافواج جس نے اپنی غیرمرئی قدرت اور اختیار سے اور اپنی عظیم دانائی سے جہان کو بنایا اور اپنی جلیل مشورت سے اپنی خلقت کو آراستہ کیا اور اپنے قوی کلام سے آسمان کو استحکام بخشا اور زمین کی بنیاد پانیوں پر ڈالی اور اپنی ہی پُر دانائی پیش بینی سے اپنی مقدس کلیسیا مرتب کی جسکو اُس نے برکت بھی دی۔ دیکھ وہ آسمانوں اور پہاڑوں اور پہاڑیوں اور سمندروں کو سرکاتا ہے اور تمام چیزوں کو وہ اپنے برگزیدوں کے لئے ہموار بناتا ہے اِس لئے کہ اگر وہ خدا کی اُن شریعتوں پر جنھیں اُنہوں نے بڑے ایمان کے ساتھ قبول کیا ہے عمل کریں تو وہ اُن کے ساتھ اِس وعدے کو پورا کرے جو اُس نے بڑے جلال اور خوشی سے کیا ہے ؛

ان باتوں کی بابت بوڑھی عورت اور ہرمس کی گفتگو۔ بوڑھی عورت اسکے پاس سے چلی گئی

۴۔ پس جب وہ پڑھ چکی اور مسند پر سے اُٹھ کھڑی ہوئی تو چار جوان آئے اور اُنہوں نے اُس مسند کو اُٹھا لیا اور مشرق کی سمت کو روانہ ہوئے۔ (۲) پھر وہ مجھ کو بُلاتی ہے اور میرے سینے کو چھُوا اور مجھ سے کہتی ہے۔ "کیا میرا پڑھنا تجھکو اچھا معلوم ہوا؟" میں اُسے کہتا ہوں۔ "اَے خاتون! یہ آخری باتیں تو مجھے خوش آئیں مگر پہلی باتیں مشکل اور سخت تھیں" لیکن اُس نے مجھے کہا۔ "یہ پچھلی باتیں تو راستبازوں کے لئے ہیں مگر پہلی باتیں غیر قوموں اور بدعتیوں کے لئے ہیں۔" (۳) وہ مجھ سے یہ باتیں کہہ رہی تھی کہ دو آدمی نمودار ہوئے اور اُس کو بازوؤں سے اُٹھا کر مشرق کیطرف ہی جدھر کو تخت گیا تھا روانہ

ہو گئے ؛

رویا۔ ۳

ہرمس دُعا کرتا ہے اور وہ عورت آتی اور ایک چھوٹی کتاب اُسے نقل کرنے کے لئے دیتی ہے

۱۔ جب میں اُسی موقع پر جیسا کہ گذشتہ سال کومس کو جا رہا تھا۔ تو میں نے اثناء راہ میں گذشتہ سال کے رویا کو یاد کیا۔ اور روح نے پھر مجھے اُٹھایا اور اُسی مقام پر لیگیا جہاں گذشتہ سال لے گیا تھا۔ (۲) جب میں وہاں پہنچا اور گھٹنے ٹیک کر خداوند سے دُعا مانگنے اور اُس کے نام کی تعریف کرنے لگا کہ اُس نے مجھے لائق سمجھا اور مجھے میرے پہلے گناہ جتلا دیئے۔ (۳) لیکن جب میں دُعا مانگ کر اُٹھ کھڑا ہوا تو میں پھر اُسی بوڑھی عورت کو دیکھتا ہوں جسے گذشتہ سال دیکھا تھا۔ وہ ایک چھوٹی کتاب پڑھتی ہوئی آرہی تھی۔ اور مجھے کہتی ہے۔ "کیا تو اِن باتوں کی خبر خدا کے چنے ہوؤں کو دے سکتا ہے؟" میں اُسے کہتا ہوں۔ "اَے خاتون! اِس قدر باتیں میں یاد نہیں رکھ سکتا۔ مگر مجھے یہ چھوٹی سی کتاب دیدے تاکہ میں اُس کی نقل کر لوں۔" اُس نے کہا۔ "لے۔ اور مجھے پھر واپس دیدینا۔" (۴) میں نے وہ کتاب اُس سے لے لی اور ملک کے کسی مقام میں جاکر حرفاً حرفاً اُس کی نقل کر لی۔ کیونکہ میں اُس کے الفاظ معلوم نہ کر سکا۔ پس جب میں اُس چھوٹی سی کتاب کے حروف نقل کر چکا تو وہ کتاب ناگہانی میرے ہاتھ سے چھین لیگئی۔ مگر میں نے نہیں دیکھا کہ کون لے گیا ؛

نوشتہ مذکورہ بالا کا مطلب

۲۔ مگر پندرہ دن تک روزہ رکھنے اور خداوند سے بڑی عرضیں کرنے کے بعد اُس نوشتے کا علم مجھ پر منکشف ہو گیا۔ نوشتہ یہ تھا کہ (۲) "اَے ہرمس! تیری نسل نے خدا کے برخلاف گناہ کیا ہے اور خداوند کے برخلاف کفر بکا ہے اور اپنے والدین کو بڑی شرارت سے پکڑوا دیا ہے اور اُنہوں نے والدین کو پکڑوا دینے والوں کی باتوں کو سُنا ہے اور پکڑوا دینے والوں سے اُن کو کچھ فائدہ نہیں ہوا تس پر بھی اُنہوں نے اپنے گناہوں پر شہوتی کام اور بے پرواہ شرارت زیادہ کی اور اِسطرح

سے اُن کے گناہوں کا پیالہ لبریز ہو گیا ہے۔ (۳) لیکن تو یہ سب باتیں اپنے بچوں کو اور اپنی بیوی کو جو تیری بہن ہوگی۔ کیونکہ وہ بھی اپنی زبان کو باز نہیں رکھتی جس سے کہ وہ بُری باتیں بولتی ہے۔ مگر اِن باتوں کو سُنکر باز آجائیگی اور فضل حاصل کریگی۔ (۴) جب تو اُنہیں وہ باتیں بتلا چکیگا جنکا مالک نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تجھ پر اُن کو ظاہر کروں تب اُن کے تمام گناہ جو اُنھوں نے قبل ازیں کئے ہیں معاف ہو جائینگے اور اُن تمام مقدسین کے گناہ بھی معاف ہو جائینگے جنھوں نے اِس دن تک گناہ کیا ہے بشرطیکہ وہ اپنے سارے دل سے توبہ کریں اور اپنے دلوں میں سے دودلی کو دُور کریں۔ (۵) کیونکہ مالک نے اپنے چُنے ہُوؤں کی بابت اپنے ہی جلال کی قسم کھائی ہے اور اگر اِس معینہ دن تک اور گناہ ہونا ہو تو اُن کی نجات نہ ہوگی۔ کیونکہ راستبازوں کے لئے توبہ کی حد ہے۔ توبہ کے ایام مقدسین کیلئے پورے کر دیئے گئے ہیں۔ اور غیر اقوام کے لئے بھی آخری دن تک توبہ موجود ہے۔ (۶) پس تو کلیسیا کے لیڈیان کو کہدے کہ وہ اپنی راہیں راستبازی میں سیدھی کر لیں تاکہ وہ بکثرت جلال کے ساتھ پُورا پُورا وعدہ حاصل کریں۔ (۷) پس وہ جو راستبازی پر عمل کر رہے ہیں ثابت قدم رہیں اور دودلے نہ ہوویں تاکہ تمہارا داخل مقدس فرشتوں کے ساتھ ہو۔ مبارک ہو تم سب جو اُن بڑی بڑی مصائب کی برداشت کر رہے ہو جو آرہی ہیں اور وہ بھی جو اپنی زندگی کا انکار نہ کرینگے۔ (۸) کیونکہ خداوند نے اپنے بیٹے کی قسم کھائی ہے کہ جو اپنے خداوند کا انکار کرینگے وہ اپنی زندگی سے مردود ہونگے اور وہ بھی جو آنے والے ایام میں اب انکار کرنے کو ہیں۔ مگر اُن پر جو قبل ازیں انکار کر چکے ہیں کمال رحم سے فضل ہو گیا ہے ؎

باقیماندہ نصیحت اور ہرمس کو پیغام

۳ — لیکن تُو اَے ہرمس! اپنے بچوں کے خلاف اُن کی بدکاریاں آئیندہ کو یاد نہ کر اور نہ اپنی ہمشیرہ کو ترک کر تاکہ وہ اپنے گذشتہ گناہوں سے پاک ہو جاویں۔ کیونکہ اگر تو اُن کے برخلاف اُن کی بدکاریوں کو یاد نہ کرے تو وہ راست تنبیہ سے عبرت پذیر ہو جاوینگے۔ بدیوں کی یاد موت پیدا کرتی ہے۔ لیکن تُو نے اَے ہرمس! اپنے خاندان کی خطاؤں کے سبب سے اتنی ہی بڑی بڑی مصیبتیں جھیلی ہیں

اِس لئے کہ تُو نے اُن کی فکر نہیں کی بلکہ اپنے ہی بُرے معاملات میں حد درجہ کی خواہش سے اُلجھا ہُوا تھا۔ (۲) مگر تیری سادگی اور اعتدال تجھے زندہ خدا سے منحرف ہو جانے سے بچاتی ہیں۔ اگر تُو اِن میں قایم رہے تو اِن باتوں نے تجھے بچا لیا اور اُن سبھوں کو بھی بچالینگی جو اِن باتوں پر عمل کرتے ہیں اور سادگی اور بے عیبی سے چلتے ہیں۔ وہی لوگ ہر قسم کی شرارت پر غالب آتے اور ہمیشہ کی زندگی کے لئے قایم رہتے ہیں۔ (۳) مبارک ہیں وہ سب جو راستبازی کو عمل میں لاتے ہیں وہ تا ابدالآباد ہلاک نہ ہونگے۔ (۴) مگر تو میکسیمس کو کہہ کہ "دیکھ! اگر تو انکار کرنیکا خیال کرے تو مصیبت آتی ہے۔ خداوند اُن کے نزدیک ہے جو اُس کی طرف پھرتے ہیں۔ جیساکہ الدد اور مودت میں مرقوم ہے جنھوں نے بیابان میں لوگوں کے درمیان نبوت کی" ؎

ہرمس نے رویا میں جو بوڑھی عورت دیکھی اس سے مراد کلیسیا ہے اور اس کا علم

۴ — لیکن اَے بھائیو! جب میں سو رہا تھا تو ایک نہایت خوبصورت جوان (عورت) کے ذریعہ سے جو مجھ سے یُوں مخاطب تھی۔ مجھ پر منکشف ہو گیا۔ "اُس بوڑھی عورت کو جس سے تو نے وہ چھوٹی سی کتاب لی تھی کون سمجھتا ہے؟" میں اُسے کہتا ہوں "سبولا"۔ وہ کہتی ہے "تو بھولتا ہے۔ وہ وہ نہیں ہے"۔ میں کہتا ہوں۔ "پس وہ کون ہے؟" وہ کہتی ہے "وہ کلیسیا ہے"۔ میں نے اُس سے پوچھا۔ "پس وہ بوڑھی کیوں ہے؟" وہ کہتی ہے "اِس لئے کہ وہ تمام اشیاء سے پہلے بنی ہے۔ اِسی سبب سے وہ بوڑھی ہے اور اُسی کے سبب سے جہان آراستہ کیا گیا ہے"۔ (۲) بعد ازاں میں نے اپنے گھر میں خواب دیکھا۔ وہ بوڑھی عورت میرے پاس آئی اور مجھ سے پوچھا کیا تو نے وہ کتاب بزرگوں کو دیدی ہے یا نہیں۔ میں نے کہا۔ نہیں اُسنے کہا "تو نے خوب کیا۔ کیونکہ میں نے اُس میں کچھ اضافہ کرنا ہے۔ پس جب میں تمام باتیں بتلا چکونگی تو تیرے ذریعہ سے یہ سب باتیں تمام چُنے ہُوؤں کو بتلائی جائینگی۔ (۳) پس تو دو چھوٹی چھوٹی کتابیں لکھ اور ایک کلیمنس کو بھیجدے اور ایک گرپتے کو۔ پس کلیمنس تو بیرونی شہروں میں اِس کتاب کو بھیجیگا کیونکہ یہ اُسی کا معین کام ہے مگر گرپتے بیواؤں اور یتیموں کو تعلیم دیگی۔ اور تُو اُن بزرگوں کے ساتھ جو کلیسیا پر مامور ہیں اِس کتاب کو

اِس شہر کے سامنے پڑھے گا۔"

رویا۔۳

ہرمس کی تیسری رویا

۱۔ اَے بھائیو! تیسری رویا مَیں نے یُوں دیکھی۔ (۲) جب مَیں نے بار بار روزہ رکھا اور خداوند سے عرض کی کہ مجھ پر وہ مکاشفہ ظاہر کر دے جس کا اُس نے اُس بُڑھی عورت کے ذریعہ سے مجھے دکھلانے کا اُسی رات وعدہ کیا تھا جبکہ وہ بُڑھی عورت نظر آئی تھی اور مجھے کہا تھا کہ "چونکہ تو تمام باتوں کے جاننے کا ایسا مُشتاق ہے تو تُو اُس جگہ چل جہاں تُو رہتا ہے اور میں قریب پانچویں گھنٹے تجھ پر ظاہر ہونگی اور جو کچھ کہ تجھے دیکھنا ضروری ہوگا میں تجھے دکھلاؤں گی۔" (۳) مَیں نے اُس سے پوچھا۔ "اَے خاتون! مُلک کے کونسے حصے میں؟" وہ کہتی ہے۔ "جہاں تیری مرضی۔" مَیں نے ایک عمدہ اور علیحدہ مقام چُن لیا۔ لیکن میرے کہنے اور اُس مقام کا نام بتانے سے پہلے ہی وہ مجھے کہتی ہے۔ "جہاں تو چاہتا ہے مَیں وہیں آؤنگی۔" (۴) پس اَے بھائیو! مَیں اُس مُلک میں گیا اور گھنٹے گننے لگا۔ اور اُس مقام پر آیا جہاں مَیں نے مقرر کیا تھا کہ وہ آوے اور مَیں نے وہاں ہاتھی دانت کی ایک مسند رکھی ہوئی دیکھی اور کہ اُس مسند پر کتان کا گاؤتکیہ لگا ہوا ہے اور اُس گاؤتکیہ پر نفیس کتان یا سَن کا غلاف چڑھا ہوا ہے۔ (۵) اِن چیزوں کے پڑے ہوئے اور کسی کو اُس جگہ نہ دیکھکر مَیں حیران ہو گیا یہاں تک کہ لرزہ مجھ پر پڑ گیا اور میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے اور غشی طاری ہو گئی کیونکہ مَیں وہاں اکیلا تھا۔ پس ہوش میں آ کر اور خدا کے جلال کو یاد کر کے اور دلیری پا کے اور گھٹنے ٹیک کر پہلے کی طرح پھر خداوند کے حضور اپنے گناہوں کا مَیں نے اقرار کیا۔ (۶) وہ چھ جوانوں کے ساتھ جن کو مَیں نے پہلے بھی دیکھا تھا آ گئی اور میرے پاس کھڑی ہو گئی اور جبکہ مَیں خداوند سے دُعا مانگ رہا تھا اور اُس کے حضور اپنے گناہوں کا اقرار کر رہا تھا تو وہ بڑی توجہ سے میری سُنتی تھی۔ وہ مجھے چھو کر کہتی ہے۔ "اَے ہرمس! تو ہر وقت اپنے گناہوں کی بابت عرض کرنے سے باز آ جا۔ راستبازی کی بابت بھی عرض کر تا کہ تُو اپنے خاندان کے لئے علی الفور کوئی حصہ لے لے۔" (۷) اور وہ

مجھے اپنے ہاتھ سے جگاتی ہے اور مجھ کو مسند کے پاس لیجاتی ہے اور جوانوں کو کہتی ہے۔ "جاؤ اور تعمیر کرو۔" (۸) اور جب وہ جوان روانہ ہو گئے اور ہم اکیلے رہ گئے تو وہ مجھے کہتی ہے۔ "یہاں بیٹھ جا۔" مَیں اُسے کہتا ہوں۔ "اَے خاتون! بزرگوں کو پہلے بیٹھنے دے۔" وہ کہتی ہے۔ "جو کچھ میں کہتی ہوں کر۔ بیٹھ جا۔" (۹) پس جب مَیں نے چاہا کہ دہنی طرف بیٹھوں تو اُس نے مجھے اُس طرف بیٹھنے نہ دیا بلکہ ہاتھ سے اشارہ کیا کہ بائیں طرف بیٹھ جا۔ جب میں دل میں اِس بات کو سوچ رہا تھا اور غمگین ہو رہا تھا کہ اُس نے مجھے دہنی طرف بیٹھنے کیوں نہ دیا۔ تو وہ مجھ سے کہتی ہے "اَے ہرمس! کیا تُو اُداس ہے؟ دائیں طرف کا مقام دوسروں کا ہے جو پہلے ہی خدا کو منظور ہو چکے ہیں اور جنہوں نے اُس کے نام پر دُکھ سہا ہے۔ مگر تجھ میں اُن کے ساتھ بیٹھنے کے لئے بہت کسر ہے۔ لیکن چونکہ تُو اپنی سادگی میں رہتا ہے۔ ویسا ہی رہ اور تُو بھی اُن کے ساتھ بیٹھ جائے گا۔ اور وہ لوگ بھی جو اپنا کام کئے جاتے ہیں اور جو کچھ اُنہوں نے سہا ہے وہ سہہ چکے ہیں۔"

ہرمس برج کی تعمیر کا رویا دیکھتا ہے

۲۔ مَیں کہتا ہوں۔ "اُنہوں نے کیا سہا؟" وہ کہتی ہے۔ "سُن۔ اُس نام کی خاطر۔ کوڑے۔ قید۔ بڑی بڑی مصیبتیں۔ صلیب اور جنگلی جانور اِسی وجہ سے قدوسیت کی دہنی جگہ اُن کی ہے۔ اور اُن سب کی جو اُس کے نام کی خاطر دُکھ سہیں۔ مگر باقی ماندوں کے لئے بائیں طرف کی جگہ ہے۔ لیکن خواہ دائیں طرف والے ہوں خواہ بائیں طرف والے بخشش اور وعدے ہر دو کے لئے یکساں ہیں۔ صرف وہ دائیں طرف بیٹھتے اور خاص جلال رکھتے ہیں۔ (۲) لیکن تُو اُن کے ساتھ دائیں طرف بیٹھنے کا نہایت ہی آرزومند ہے مگر تجھ میں بہت سی کمی ہے لیکن تُو اپنی کمینیوں سے پاک ہو جائے گا۔ اور وہ سب بھی جو دو دِلے نہیں ہیں اِس دن تک اپنے تمام گناہوں سے پاک کر ڈالے جائینگے۔" (۳) وہ یہ باتیں کہکر روانہ ہی ہونے کو تھی کہ مَیں نے اُسکے پیروں پر گر کر اُس سے عرض کی کہ خداوند کے واسطے وہ رویا مجھے سمجھا دے جس کا تُو نے وعدہ کیا ہے۔ (۴) اُس نے مجھے پھر ہاتھ سے پکڑا اور مجھے اُٹھاتی ہے اور مسند پر بائیں طرف بٹھاتی ہے اور خود دائیں طرف بیٹھتی ہے۔ اور ایک چمکیلا عصا اُٹھا کر مجھے کہتی ہے۔

"کیا تو بڑی بڑی باتیں دیکھتا ہے؟" مَیں اُسے کہتا ہوں۔ "اَے خاتون! مجھے تو کچھ بھی نہیں دکھائی دیتا۔" وہ مجھ سے کہتی ہے۔ "تو دیکھ۔ کیا تُو اپنے سامنے پانیوں پر مربع چمکیلے پتھروں سے ایک بڑا بُرج بنتے ہوئے دیکھ نہیں رہا ہے؟" (۵) وہ چھ جوان جو اُس کے ساتھ آئے تھے اُس بُرج کو مربع کی شکل میں تعمیر کر رہے تھے۔ اور بیشمار اور لوگ پتھر لا لاکر اُن چھ جوانوں کو دے رہے تھے۔ اُن میں سے بعض تو گہراؤ میں سے پتھر لاتے تھے اور بعض زمین پر سے۔ اور وہ جوان پتھر لے لے کر تعمیر کر رہے تھے۔ (۶) اُن پتھروں کو تو جو گہراؤ سے لائے گئے وہ جیسے کا تیسا ہی رکھ دیا کرتے تھے۔ کیونکہ وہ گھڑے ہوئے تھے اور دوسرے پتھروں کے ساتھ وہ ٹھیک ٹھیک آ جاتے تھے اور آپس میں ایسے پیوستہ ہو جاتے تھے کہ اُن کا جوڑ بالکل نظر نہ آتا تھا۔ (۷) مگر اُن پتھروں میں سے جو خشک زمین میں سے لائے جاتے تھے بعض کو تو وہ دُور پھینک دیتے تھے لیکن بعض کو تعمیر میں لگا لیتے تھے۔ اور بعضوں کو چُور چُور کرکے بُرج سے دُور پھینک دیتے تھے۔ (۸) اور بُرج کے اِردگرد اور بہت سے پتھر پڑے ہوئے تھے اور اُن کو اُنہوں نے تعمیر میں استعمال نہ کیا۔ کیونکہ اُن میں سے بعض پر تو چتیاں پڑی ہوئی تھیں اور بعض میں شگاف آئے ہوئے تھے اور بعض بہت چھوٹے تھے اور بعض سیاہ اور گول تھے اور عمارت میں لگ نہیں سکتے تھے (۹) اور مَیں نے اَور پتھر بھی دیکھے جو بُرج سے تھوڑی دُور پڑے ہوئے تھے اور جو راستے میں آ رہے تھے مگر راستے میں ٹھیرتے کہیں نہ تھے اور بے راہ لُڑھکتے چلے جا رہے تھے۔ بعضے تو آگ میں پڑ کر جل رہے تھے اور بعض پانی کے نزدیک تو جا پڑے تھے مگر پانی میں گردش نہیں کر سکتے تھے اگرچہ وہ چاہتے تھے کہ ہم گردش کرکے پانی میں جا پڑیں۔

بُرج سے کیا مراد ہے

۳ — یہ چیزیں مجھے دکھلا کر اُس نے چاہا کہ مَیں جھٹ پٹ ہو جاؤں۔ مَیں اُسے کہتا ہوں۔ "اَے خاتون! مجھے فائدہ کیا ہُوا کہ اِن چیزوں کو مَیں نے دیکھ تو لیا مگر سمجھا نہیں کہ یہ کیا معاملات ہیں؟" وہ جواب دیکر مجھے کہتی ہے۔ "تو بڑا مشتاق آدمی ہے کہ اِس بُرج کی بابت جاننا چاہتا ہے۔" مَیں نے اُس سے کہا۔ ہاں۔ اَے خاتون! تاکہ مَیں اپنے بھائیوں کو اِس کی خبر دوں اور وہ زیادہ خوش ہوں گے اور اِن

باتوں کو سُنکر خداوند کو بڑے جلال میں جانیں گے۔" (۲) مگر اُس نے کہا "سُنینگے تو بہت لیکن اُن میں سے بعض تو خوش ہونگے اور بعض روئیں گے۔ لیکن اگر وہ بھی سُنیں اور توبہ کریں تو وہ بھی خوش ہونگے۔ پس تو بُرج کی تمثیل سُن۔ کیونکہ مَیں تجھ پر سب کچھ منکشف کئے دیتی ہوں۔ اور مجھے تُو نے پھر کبھی منکشف کرنے کی تکلیف نہ دینا۔ کیونکہ خود اِن مکاشفات کا انجام ہے اِس لئے کہ وہ پورے ہو چکے ہیں۔ لیکن تو پھر بھی مکاشفہ کی بابت پوچھنے سے باز نہ آئیگا۔ کیونکہ تو بے شرم ہے۔ (۳) وہ بُرج جسے تو بنتے دیکھ رہا ہے۔ وہ کلیسیا میں ہی ہوں جس کو تُو نے اب اور پہلے بھی دیکھا ہے۔ پس جو کچھ تو بُرج کی بابت پوچھنا چاہتا ہے پوچھ لے اور مَیں تجھ پر منکشف کر دونگی تاکہ تو مقدسوں کے ساتھ خوشی کرے۔ (۴) مَیں اُسے کہتا ہوں۔ اَے خاتون! جب تو نے مجھ پر تمام باتیں کھول دینے کے لئے مجھے لائق سمجھ لیا ہے۔ تو کھول دے۔" وہ مجھے کہتی ہے۔ "جو کچھ تجھ پر منکشف ہو جانا ممکن ہے وہ تجھ پر منکشف ہو جائیگا۔ صرف خدا کے سامنے تیرا دل ہووے اور جو کچھ تو دیکھے تو اُس پر شک نہ لانا۔" (۵) مَیں نے اُس سے پوچھا۔ "اَے خاتون! یہ بُرج پانیوں پر کیوں بنا ہُوا ہے؟" اُس نے کہا۔ "مَیں نے تجھے پہلے ہی بتلا دیا۔ اور تو بڑی سرگرمی سے اُس کی تحقیق کرتا ہے۔ پس تو تحقیق کرکے سچائی کو پاتا ہے۔ سُن لے کہ بُرج پانیوں پر کیوں بنتا ہے۔ اِس لئے کہ تمہاری حیات پانی ہی کے ذریعہ سے بچ گئی ہے اور بچائی جائیگی۔ مگر بُرج کی اُس قادرِ مطلق اور جلیل نام کے کلام سے بُنیاد ڈالی گئی ہے۔ اور اُس مالک کی غیر مرئی طاقت سے استحکام پاتا ہے۔

چھ جوان اور دوسرے جوان جو بُرج تعمیر کر رہے تھے وہ فرشتے ہیں

۴ — مَیں جواباً اُسے کہتا ہوں۔ "اَے خاتون! یہ بات بڑی اور عجیب ہے۔ مگر اَے خاتون! وہ چھ جوان کون ہیں جو تعمیر کر رہے ہیں؟" "یہ خدا کے مقدس فرشتے ہیں جو پہلے خلق ہوئے۔ جنکی تفویض میں خداوند نے اپنی تمام خلقت کر دی۔ تاکہ وہ تمام خلقت کو بڑھا دیں اور ترقی دیں اور اُس پر سرداری کریں۔ پس اِنہیں کے ذریعہ بُرج کی تعمیر مکمل ہوگی۔" (۲) "وہ دیگر اشخاص جو پتھر لا رہے ہیں کون ہیں؟" "وہ بھی خدا کے مقدس فرشتے ہیں۔ مگر یہ چھ اُن پر فوق رکھتے ہیں۔ پس

بُرج کی تعمیر مکمل ہو جائے گی۔ اور سب کے سب یکساں بُرج کے دائرہ میں خوش ہونگے اور خدا کا جلال ظاہر کرینگے کہ بُرج کی تعمیر کامل ہو گئی ہے۔" (۳) میں نے اُس سے یہ کہکر استفسار کیا۔ "اَے خاتون! میں پتھروں کے انجام اور اُن کی قدرت کو اور اُنکی ماہیت کو جاننا چاہتا تھا۔" وہ جواباً مجھے کہتی ہے۔ "تمام لوگوں میں سے ایک تو ہی تو بڑا نہیں ہے کہ سب کچھ تجھ ہی پر کھولدیا جاوے۔ بلکہ اَور بھی تو ہیں جو تجھ سے پہلے اَور بڑھکر ہیں جن پر لازم تھا کہ یہ رویا کھولدیئے جاتے۔ لیکن اس لئے کہ خدا کے نام کا جلال تجھ سے ظاہر ہو۔ لیکن اُن متشکّکیوں کے سبب سے جو اپنے دلوں میں شک لاتے ہیں کہ شاید یہ باتیں درست ہیں یا نہیں وہ تجھ پر کھولدی گئیں اور کھولدی جائینگی۔ اُن سے کہدے کہ یہ تمام باتیں حق ہیں اور حق کے علاوہ کچھ نہیں ہیں۔ بلکہ سب باتیں مضبوط اور محکم اور بنیادی ہیں ✦

پتھروں کا مطلب جن سے کہ بُرج بن رہا تھا

۵ - "پس تو پتھروں کے بارے میں جو تعمیر کے لئے لائے جاتے ہیں سُن لے۔ کہ وہ پتھر جو چوگوشہ اور سفید اور اپنے جوڑوں میں ٹھیک آجاتے ہیں۔ وہ رسول اور اُسقف اور اُستاد اور ڈیکن ہیں جو خدا کی قدوسیت کے مطابق زندگی بسر کرتے اور خدا کے چُنے ہوؤں پر اخلاص اور پاکیزگی کے ساتھ اُسقف اور ڈیکن کے عہدے بجا لاچکے ہیں۔ اُن میں سے بعض تو سو گئے ہیں مگر بعض ابتک موجود ہیں اور وہ ہمیشہ ایک دوسرے کے ساتھ اتفاق رائے اور اپنے آپ میں سلامتی رکھتے اور ایک دوسرے کی سُنتے ہیں۔ اسی سبب سے بُرج کی تعمیر میں اُن کی ترکیب موزون ہے۔" (۲) "لیکن وہ کون ہیں جو گہراؤ میں سے کھینچکر لائے اور عمارت میں لگائے جاتے ہیں اور اُن دیگر پتھروں کے ساتھ جو ابھی عمارت میں لگ چکے ہیں اُن کے جوڑ ٹھیک بیٹھ جاتے ہیں؟" یہ وہ لوگ ہیں جو خداوند کے نام کے سبب سے دُکھ اُٹھا رہے ہیں۔" (۳) "لیکن اَے خاتون! میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ وہ پتھر کون ہیں جو خشکی سے لائے جاتے ہیں۔" اُس نے کہا۔ "وہ جو تعمیر کے لئے جا رہے ہیں مگر تراشے نہیں گئے وہ لوگ ہیں جنہیں خداوند نے مقبول کر لیا ہے کیونکہ وہ خداوند کی راستی میں چلتے اور اُس کے حکموں کو

راستی سے عمل میں لاتے رہے ہیں۔" (۴) "مگر وہ کون ہیں جو لائے اور عمارت میں لگا دیئے گئے ہیں؟" "وہ ایمان میں جوان اور ایماندار ہیں۔ اُن کو بھلائی کرنیکی تعلیم فرشتوں سے ملتی ہے۔ اس لئے کہ اُن میں شرارت پائی گئی تھی۔" (۵) "اور وہ کون ہیں جنہیں اُنہوں نے رد کر کے اَور پھینک دیا ہے؟" "یہ وہ ہیں جنھوں نے گناہ کیا ہے اور توبہ کرنا چاہتے ہیں۔ اسی وجہ سے وہ بُرج سے دُور باہر پھینکے نہیں گئے ہیں تاکہ اگر وہ توبہ کریں تو عمارت میں مستعمل ہو جاوینگے۔ پس وہ جو توبہ کرنے والے ہیں اگر توبہ کریں تو وہ ایمان میں مضبوط ہو جائینگے اگر وہ اُس اثناء میں توبہ کر لیں جس میں کہ بُرج تعمیر ہو رہا ہے۔ لیکن جب بُرج مکمل ہو گیا تو پھر گنجائش نہ رہے گی بلکہ وہ مردود ہو جائینگے۔ اُن کا صرف یہی حق ہے کہ وہ بُرج کے پاس پڑے رہیں" ✦

اینٹ

۶ - "لیکن کیا تو جاننا چاہتا ہے کہ وہ کون ہیں جو ٹکڑے ٹکڑے کئے جاکر بُرج سے دُور پھینکے ہوئے ہیں؟ وہ شرارت کے فرزند ہیں۔ وہ ریاکاری سے ایمان لائے تھے۔ اور ہر قسم کی شرارت اُن سے دُور نہ تھی۔ اسی لئے اُن کو نجات حاصل نہیں ہے کیونکہ وہ اپنی شرارت کے سبب سے تعمیر کے لائق نہیں ہیں۔ اسی سبب سے وہ خداوند کے غضب سے چکنا چور کئے اور دُور پھینکے گئے ہیں کیونکہ اُنہوں نے اُس کو مشتعل کیا تھا۔ (۲) لیکن وہ دیگر بہت سے جنکو تُو نے پڑے دیکھا جو عمارت میں نہیں آتے۔ یہ وہ ہیں جو خارشتی ہو گئے ہیں جنھوں نے سچائی کو جان لیا مگر نہ تو اُن پر قائم رہے اور نہ ہی مقدسوں کی رفاقت میں رہے۔ اس لئے وہ بیہودہ ہیں۔" (۳) "مگر وہ جن میں دراڑیں پڑ گئی ہیں وہ کون ہیں؟" "یہ وہ ہیں جنکے دلوں میں باہمی مخالفت ہے اور جو اپنے آپ میں صلح نہیں رکھتے بلکہ ظاہر میں تو صلح رکھتے مگر جب وہ ایک دوسرے سے علیحدہ ہوتے ہیں تو اُنکے دلوں میں شرارتیں موجود ہوتی ہیں۔ پس یہ وہ رخنے ہیں جو اُن میں پڑ گئے ہیں۔ (۴) لیکن وہ جو چھوٹے چھوٹے ٹکڑے ہو گئے ہیں وہ ہیں جو ایمان تو لا چکے ہیں اور بڑا حصہ راستبازی میں بھی رکھتے ہیں مگر بے شرعی کا بھی کچھ حصہ رکھتے ہیں۔ اسی لئے وہ چھوٹے چھوٹے رہ گئے ہیں اور اپنی کاملیت کو نہیں پہنچے۔" (۵) "لیکن اَے خاتون! وہ سفید اور گول پتھر جو عمارت

میں ٹھیک نہیں آئے کون ہیں؟" جواباً وہ مجھے کہتی ہے کہ "کب تک تو بیوقوف اور نادان رہیگا اور سب باتیں دریافت کرکے بھی تو نہ سمجھے گا؟ یہ وہ ہیں جو ایمان تو رکھتے ہیں مگر اِس دنیا کی دولت بھی رکھتے ہیں۔ جب اُنکی دولت اور معاملاتِ اینجہانی کے سبب سے اُن پر آفت آتی ہے تو اپنے خداوند کا انکار کر بیٹھتے ہیں۔" (۶) اور مَیں جواب دیکر اُسے کہتا ہوں "اَے خاتون! وہ تعمیر کے لئے کب مفید ہونگے؟" اُس نے کہا "جبکہ اُنکی روحوں کو بہکانے والی دولت چھانٹی جائیگی تب وہ خدا کے مفید مطلب ہو جاوینگے۔ کیونکہ جس طرح سے گول پتھر اگر تراشا اور اُس میں سے کچھ چھانٹا نہ جاوے چوکور نہیں ہو سکتا اسی طرح سے وہ بھی جو اِس دُنیا میں دولتمند ہیں، اگر اُنکی دولت تراشی چھانٹی نہ جائے تو وہ خداوند کے مفید مطلب نہیں ہو سکتے (۷) لیکن پہلے اپنے ہی آپ سے مطلع ہو۔ جب تیرے پاس دولت تھی تو تُو غیر مفید تھا۔ مگر اب تُو مفید مطلب ہے اور زندگی کے لئے فائدہ مند۔ تو خدا کے لئے فایدہ مند ہو۔ کیونکہ تُو خود بھی انہیں پتھروں میں سے لیا گیا ہے۔

ایضاً

۷۔ "لیکن وہ پتھر جنہیں تُو نے بُرج سے دُور پھینکے ہوئے اور راہ میں پڑے ہوئے اور راہ سے بے راہ لڑھکتے ہوئے دیکھا ہے وہ ہیں جو ایمان تو لے آئے ہیں مگر اپنی دودلی کے سبب سے اپنے سچے رستے کو ترک کر بیٹھے ہیں۔ پس وہ یہ خیال کرکے کہ ہم اِس سے بہتر رستہ پا سکتے ہیں گمراہ ہو گئے ہیں اور بے راہ جگہوں میں پھرتے پھرتے محنت اور دُکھ میں پھنس گئے ہیں۔ (۲) اور وہ جو آگ میں پڑ کے جل رہے ہیں وہ ہیں جو آخر کار زندہ خدا سے باغی ہو گئے ہیں۔ اور اُنکی بدپرہیزی کی شہوات اور اُن شرارتوں کے سبب سے جنپر وہ عمل کرتے رہے ہیں توبہ کرنیکا خیال کبھی بھی اُنکے دل پر نہیں آیا۔ (۳) لیکن وہ اور جو پانیوں کے نزدیک پڑے ہوئے ہیں مگر پانی میں لڑھک کر جا نہیں سکتے کیا تو اُنکی بابت جاننا چاہتا ہے کہ وہ کون ہیں؟ یہ وہ ہیں جنہوں نے خدا کا کلام سُن لیا اور خداوند کے نام پر بپتسمہ پانا چاہتے ہیں۔ پھر جب وہ سچائی کی قدوسیت کو یاد کرتے ہیں تو پچھتاتے اور اپنی بُری خواہشوں کے پیچھے پھر چلے جاتے ہیں۔" (۴) پس اُس نے بُرج کی تشریح ختم کی۔ (۵) بے شرم ہو کر مَیں نے اُس سے پھر پوچھا۔ کیا یہ سب پتھر جو پھینکے ہوئے پڑے ہیں اور

تعمیر کے مناسب حال نہیں ہیں توبہ کرکے بُرج میں جگہ پا سکتے ہیں یا نہیں۔ اُس نے کہا "وہ توبہ تو کر سکتے ہیں مگر اِس بُرج میں ٹھیک نہیں آ سکتے۔ (۶) مگر دوسری جگہ پر جو بہت ادنٰے ہے ٹھیک آ سکتے ہیں۔ اور یہ بھی اُس وقت جبکہ دُکھ اُٹھا لینگے اور اپنے گناہوں کے ایام پورے کر چکینگے۔ اور اِس سبب سے وہ بدل ڈالے جائینگے۔ کیونکہ وہ راستبازی کے کلام کے شریک تھے۔ جب اُنکے دلوں پر وہ بُرے کام جو وہ کیا کرتے تھے آ جاوینگے تب اُن پر یہ واقع ہو گا کہ وہ اپنی مصیبتوں سے نکال دیئے جائینگے۔ لیکن اگر اُن کے دلوں پر وہ باتیں نہ آویں تو وہ اپنی سخت دِلی کے سبب سے نہ بچیں گے۔"

بُرج بنانے والی سات عورتیں کون ہیں

۸۔ پس جب میں اِن تمام باتوں کی بابت اُس سے پوچھکر خاموش ہو گیا تو وہ مجھے کہتی ہے۔ "تو کچھ اور بھی دیکھنا چاہتا ہے؟" چونکہ میں مشاہدہ کا بڑا اشتیاق تھا اِس لئے میں بڑا ہی خوش ہوا کہ میں اور بھی کچھ دیکھوں گا۔ (۲) اُس نے میری طرف نگاہ کرکے تبسم کیا۔ اور وہ مجھے کہتی ہے۔ "کیا بُرج کے گرد سات عورتیں تجھے نظر آتی ہیں؟" مَیں کہتا ہوں۔ "اَے خاتون! مَیں دیکھتا ہوں۔" "اُس بُرج کو خداوند کے فرمان سے یہی عورتیں اُٹھاتی ہیں۔ (۳) اب تُو اُن کا کام سُن لے۔ اِن میں سے پہلی مضبوط ہاتھوں والی عورت ایمان کہلاتی ہے۔ خدا کے چُنے ہوئے لوگ اِسی کے ذریعہ سے بچ جاتے ہیں (۴) اور دوسری عورت جسکے کمر بند بندھا ہوا ہے اور مرد معلوم پڑتی ہے وہ خود ضبطی (تقوٰی) ہے۔ اور وہ ایمان کی دختر ہے۔ پس جو شخص اُس کی پیروی کرتا ہے وہ اپنی زندگی میں مبارک ہو گا۔ کیونکہ وہ تمام بُرے کاموں سے احتراز کرتا ہے یہ یقین کرکے کہ اگر مَیں تمام بُری خواہشوں سے پرہیز کروں گا تو مَیں حیاتِ ابدی کا وارث ہو جاؤنگا۔" (۵) "اَے خاتون! دوسری عورتیں کون ہیں؟" "وہ ایک دوسرے کی بیٹیاں ہیں۔ ایک کا نام تو سادگی ہے دوسری کا نام عرفان تیسری کا عصمت چوتھی کا سنجیدگی ہے اور پانچویں کا نام محبت ہے۔ پس جب تُو اُنکی والدہ کے تمام کام کرے تو تُو زندہ رہے گا۔" (۶) مَیں کہتا ہوں "اَے خاتون! مَیں جاننا چاہتا ہوں کہ اُن میں سے ہر ایک کی کیا طاقت ہے؟" وہ کہتی ہے "جو طاقتیں وہ رکھتی ہیں سو سُن لے۔ (۷)

اُن کی طاقتیں ایک دوسری پر حاوی ہیں اور جس ترتیب سے وہ پیدا ہوتی ہیں اُسی ہی وہ ایکدوسری کی پیروی کرتی ہیں۔ ایمان سے خود ضبطی پیدا ہوتی ہے۔ خود ضبطی سے سادگی۔ سادگی سے عصمت۔ عصمت سے سنجیدگی۔ سنجیدگی سے عرفان۔ عرفان سے محبّت پیدا ہوتی ہے۔ پس اُنکے کام خالص اور سادہ اور الٰہی ہیں۔ (۸) پس جو شخص اُن مستورات کی خدمت کرے اور اُنکے کاموں پر حاوی ہو جاوے وہ خُدا کے مقدّسوں کے ساتھ اِس بُرج میں سکونت رکھیگا۔ (۹) جب مَیں نے اُس سے زمانوں کی بابت پوچھا کہ کیا آخرت ابھی ہے؟ تو اُس نے بلند آواز سے چلّا کر کہا۔ "اَے بیوقوف آدمی! کیا تجھے نظر نہیں آتا کہ بُرج تو ابھی بن رہا ہے؟ پس جب بُرج کی تعمیر ختم ہو جائیگی تب آخرت آجائیگی۔ مگر یہہ تو جلد تعمیر ہو جائیگا۔ مجھ سے پھر کوئی سوال نہ کرنا۔ یہہ یاددہانی تیرے اور مقدّسوں کے لئے کافی ہے اور تمہاری رُوحوں کا ازسرِنو بنانا ہے۔ (۱۰) لیکن یہہ صرف تجھ ہی پر منکشف نہیں کر دیا گیا ہے بلکہ یہہ اِس لئے ہے کہ تُو یہہ باتیں سبھوں پر ظاہر کرے (۱۱) تین دنوں کے بعد (اَے ہرمس! تجھے پہلے یہہ جان لینا لازم ہے۔ اور مَیں تجھے پہلے ہی سے یہہ کہے دیتی ہوں جو مَیں تجھ سے کہنے کو ہوں کہ) تو یہہ تمام باتیں مقدّسوں کے کانوں میں کہہ دینا تاکہ وہ اِن باتوں کو سُن کر اور اُن پر عمل کر کے اپنی برائیوں سے پاک ہو جاویں اور تُو بھی اُن کے ساتھ"۔

دولتمندوں کو لازم ہے کہ بُرج کے بننے تک خیرات کریں

۹۔ "اَے بچو! میری سنو۔ مَیں نے اُس خداوند کی رحمت سے جسنے راستبازی کو تم پر قائم کیا ہے کمال سادگی اور عصمت اور سنجیدگی کے ساتھ تمہاری پرورش کی ہے تاکہ تم تمام شرارت اور تمام کجروی سے راستباز اور مقدّس ہو جاؤ۔ مگر تم اپنی برائیوں سے باز آنا نہیں چاہتے۔ (۲) پس اب تم میری سنو اور اپنے درمیان اطمینان رکھو اور ایک دوسرے پر نظر کرو اور ایک دوسرے کو امداد دو اور خدا کی مخلوق اشیاء کے صرف تم ہی حصہ دار مت بنو بلکہ اُن کو بھی جو محتاج ہیں۔ (۳) کیونکہ بعض اشخاص تو بہت خوراک رکھنے کے سبب سے اپنے جسم پر نکاہت پیدا کر لیتے ہیں اور اپنے جسم کو ضرر پہنچاتے ہیں مگر بعض جنکے پاس خوراک نہیں

تو اُن کے جسم پر کافی خوراک نہ رکھنے کے سبب سے ضرر پہنچتا ہے اور اُن کے جسم برباد ہو جاتے ہیں۔ (۴) پس تمہاری یہہ بے تعلّقی تمہارے لئے جو دولت رکھتے ہو اور محتاجوں کو نہیں دیتے نقصان کا باعث ہے۔ (۵) آنے والی عدالت کو دیکھو۔ پس تم جو بہت کچھ رکھتے ہو تاوقتیکہ یہہ بُرج مکمّل ہو جاوے بھوکوں کی تلاش میں ہو کیونکہ بُرج کے مکمّل ہونے کے بعد تم نیک کام کرنا چاہوگے مگر اُس وقت تمہیں موقع نہ ملے گا۔ (۶) پس تم جو اپنی دولت میں ترنگیں مارتے ہو غور کرو۔ کہیں ایسا نہو کہ محتاج آہیں بھریں اور اُنکی آہیں خداوند کے حضور پہنچیں اور تم اپنی بیقرار نفائس کے ساتھ بُرج کے دروازہ کے باہر ہی رہجاؤ (۷) پس میں تم کو جو کلیسیا کے ہادی اور کرسی نشین ہو کہتی ہوں کہ تم جادوگروں کی مانند مت بنو جو اپنی ادویات صندوقوں میں لئے پھرتے ہیں مگر تم اپنے زہر اور دوا کو اپنے دلوں میں رکھتے ہو۔ (۸) تم سخت دل ہو اور نہیں چاہتے کہ تمہارے دل پاک ہو جاویں اور تمہاری دانائی ایک ہی ساتھ پاک دل میں آمیز ہو جاوے تاکہ تم اُس بڑے بادشاہ کے حضور رحمت پاؤ۔ (۹) پس اَے بچو! دیکھو۔ کہیں ایسا نہو کہ تمہارے یہ تفرقات تمہاری زندگی کو تم سے پرے کر دیں۔ (۱۰) تم خداوند کے چنے ہوؤں کو کس طرح تربیت دینی چاہتے ہو جبکہ خود تم میں ہی تربیت نہیں ہے؟ پس تم ایک دوسرے کو تربیت دو اور اپنے آپ میں سلامتی رکھو تاکہ مَیں بھی باپ کے سامنے خوش و خرم کھڑی ہو کر خداوند کو تم سبھوں کا حساب دوں"۔

ہرمس بوڑھی عورت کی تین صورتوں کو سمجھنے چاہتا ہے

۱۰۔ پس جب وہ مجھ سے گفتگو کر چکی تو وہ چھ جوان جو تعمیر کر رہے تھے آگئے اور اُس کو بُرج کے پاس لے گئے۔ اور دوسرے چار جوانوں نے اُس کے تخت کو اُٹھا لیا اور اُسے بھی بُرج کے پاس لے گئے۔ مَیں نے اُن کا چہرہ تو نہیں دیکھا کیونکہ میری طرف سے پھیرے ہوئے تھے۔ (۲) جب وہ روانہ ہوئی تو مَیں نے اُس سے عرض کی کہ مجھ پر اُن تین صورتوں کا راز ظاہر کیجئے جس میں کہ وہ مجھ پر ظاہر ہوئی تھی۔ وہ مجھے جواب میں کہتی ہے۔ "اِن باتوں کی بابت لازم ہے کہ دوسرے سے پوچھے تاکہ تجھ پر منکشف کر دیا جاوے"۔ (۳) لیکن اَے برادران! وہ گذشتہ سال کے پہلے

رویا میں مجھے بہت بوڑھی اور ایک کرسی پر بیٹھی ہوئی نظر آئی تھی۔ (۴) مگر دوسرے رویا میں
اُس کی شباہت تو عالمِ شباب کی تھی مگر اُس کا جسم اور بال عمر رسیدہ کے تھے۔ اور کھڑی
ہو کر مجھ سے ہمکلام ہوئی مگر آگے کی نسبت زیادہ خوش تھی۔ (۵) مگر تیسرے رویا میں وہ پوری
جوان اور نہایت ہی خوش منظر تھی لیکن صرف بال ہی سفید تھے۔ لیکن تھی از حد خوش اور ایک
تخت پوش پر رونق افروز تھی۔ (۶) ان باتوں کی بابت میں اس مکاشفہ کو سمجھ لینے کا بدرجۂ
نہایت آرزومند تھا۔ اور میں دیکھتا ہوں کہ وہ بوڑھی عورت رات کے خواب میں مجھے یوں
کہتی ہے۔ "ہر ایک تحقیق میں دل کی فروتنی لابدی ہے۔ پس تو روزہ رکھ اور تو خداوند سے
اپنی مراد پا لیگا"۔ (۷) پس میں نے ایک دن روزہ رکھا اور اُسی رات ایک جوان نظر آیا اور
وہ مجھے کہتا ہے۔ "چونکہ تو بالادستی سے التجا کرکے انکشافات طلب کرتا ہے اس لئے خبردار
رہنا کہیں ایسا نہو کہ تو بہت سی پوچھ پاچھ سے اپنے جسم کو ضرر نہ پہنچا لے۔ (۸) تیرے لئے
یہی کشف کافی ہیں۔ کیا تو اُن کشوف سے جنھیں تو نے مشاہدہ کیا ہے زیادہ مضبوط کشف
دیکھنے کے قابل نہیں ہے؟" (۹) میں اُسے جواب دیکر کہتا ہوں۔ "جناب من! میں اُس
بوڑھی عورت کی تین صورتوں ہی کی بابت دریافت کرنا چاہتا ہوں تاکہ یہ مکاشفہ مکمل ہو
جاوے۔ وہ جواب دیکر مجھے کہتا ہے۔ "تم کب تک بے سمجھ رہوگے؟ تمہاری دودلیاں اور
خداوند کی طرف اپنا خیال نہ رکھنا تم کو بے سمجھ بناتا ہے"۔ (۱۰) اُس کو جواب دیکر میں نے
پھر کہا۔ "جناب من! ہم آپ سے یہ باتیں بالتحقیق معلوم کرلینگے"۔

پہلے خواب میں جو شکل اُس بوڑھی عورت کی تھی اُس کا بیان

۱۱۔ اُس نے کہا۔ "اُن تین شکلوں کی بابت جنکی تو تفتیش کرتا ہے سُن
لے۔ پہلے خواب میں وہ بوڑھی اور مسند پر بیٹھی ہوئی بھلا کیوں نظر
آئی؟ اس لئے کہ تمہاری رُوح بوڑھی اور ضعیف اور تمہاری بیماریوں
اور دودلیوں کے سبب سے بیطاقت تھی۔ (۲) کیونکہ جس طرح بوڑھے لوگ جوان بننے کی
امید کبھی نہیں رکھتے اور سو جانے کے سوائے کسی اور بات کے منتظر نہیں ہوتے اسی طرح
تم نے بھی اس زندگی کے معاملات سے ناتوان ہوکر اپنے آپ کو بےپرواہی کے حوالہ کردیا
اور اپنی فکریں خداوند پر نہ چھوڑیں۔ بلکہ تمہاری رُوح کچلی گئی اور تم اپنے رنجوں سے

بوڑھے ہوگئے"۔ (۴) "جناب من! میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ وہ کرسی پر کیوں بیٹھی
ہوئی تھی؟" کیونکہ ہر ایک کمزور شخص اپنی کمزوری کے باعث کرسی پر بیٹھتا ہے تاکہ اُسکے
جسم کی ناطاقتی سنبھلی رہے۔ پہلے خواب کی یہی علامت ہے"۔

دوسرے خواب میں جو شکل بوڑھی عورت کی تھی اُس کا بیان

۱۲۔ "لیکن تو نے اپنے دوسرے رویا میں اُس کو ایستادہ اور
جوان صورت اور آگے سے زیادہ خوش مگر اُس کے جسم اور بال
بڑھاپے کی حالت میں دیکھا تھا"۔ اُس نے کہا "تو یہ تمثیل بھی سُن
لے۔ (۲) جب کوئی شخص بوڑھا ہوتا ہے تو وہ اپنے ضعف اور افلاس کے سبب سے
اپنی تمام اُمید کھو بیٹھتا ہے اور اپنی زندگی کے آخری دن کے سوائے کسی اور شے کا
منتظر نہیں ہوتا۔ مگر پھر بھی دفعتاً اُس کے لئے میراث باقی رہجاتی ہے۔ وہ خبر سُنکر اُٹھ
کھڑا ہوتا ہے اور نہایت ہی شاد ہوکر طاقت سے ملبّس ہوجاتا ہے اور پھر لیٹ نہیں
جاتا بلکہ کھڑا ہوجاتا ہے اور اُس کی رُوح جو ابھی اپنی حالت کے سبب سے خستہ ہوگئی
ہے از سر نو بحال ہوجاتی ہے اور پھر نہیں بیٹھتی بلکہ بہادر بنتی ہے۔ اسی طرح کے تم تھے
جبکہ تم نے اُس مکاشفہ کو سُنا جسے خداوند نے تم پر منکشف کردیا۔ (۳) کیونکہ اُس نے تم
پر ترس کھایا اور تمہاری رُوحوں کو نیا کردیا اور تمہاری بیماریوں کو رفع کیا اور طاقت تم
پر آئی اور تم کو ایمان میں تقویت بخشی اور خداوند تمہاری طاقتِ عمل کو دیکھکر خوش
ہوا۔ اور اس سبب سے اُس نے بُرج کی تعمیر کو تم پر ظاہر کردیا۔ اور اگر اپنے تمام دل
سے اپنے آپ میں سلامتی رکھو تو وہ اور باتیں بھی ظاہر کردے گا"۔

تیسرے خواب میں جو شکل بوڑھی عورت کی تھی اُس کا بیان

۱۳۔ "لیکن تیسرے رویا میں تو نے اُس کو زیادہ جوان اور خوش
اور اُس کی صورت خوشنما دیکھی۔ (۲) ٹھیک جیسا کہ جب کسی غمزدہ
شخص کو کوئی عمدہ خبر پہنچتی ہے تو وہ اپنے پہلے غموں کو فوراً بھول
جاتا ہے اور ماسوائے اُس خبر کے جسے وہ سُن چکا ہے کسی اور بات کا منتظر نہیں ہوتا
اور علاوہ اس کے وہ عمدہ بات پر زور دیتا ہے اور اُس خوشی کے ذریعہ سے جسے
وہ پاچکا ہے اپنی رُوح کو بحال کرتا ہے اسی طرح تم نے بھی ان عمدہ باتوں کو دیکھکر

اپنی روحوں کی سرسبزی حاصل کرلی ہے۔ (۳) اور کہ تُو نے اُس کو کرسی پر بیٹھے جو دیکھا ہے تو اُس کی نشست مستحکم ہے۔ کیونکہ اِس کرسی کے چار پائے ہیں اور وہ استحکام کے ساتھ قایم ہے کیونکہ عالم بھی چار عناصر سے ہی قایم ہے۔ (۴) پس جنھوں نے پُورے طور پر توبہ کرلی ہے وہ جوان ہو جائینگے اور مضبوط بُنیاد ہونگے اِس لئے کہ اُنھوں نے سارے دل سے توبہ کرلی۔ پُورا اور کامل رویا تیرے لئے یہی ہے۔ آیندہ تُو نے مکاشفہ کی بابت کچھ نہ پوچھنا۔ اور اگر کسی امر کی ضرورت ہوگی تو وہ بھی تجھ پر ظاہر کردیا جائیگا ٭

رویا ۔ ۴

ایک بڑے حیوان کا نظارہ جو آنیوالی مصیبت کی علامت تھا

۱۔ اَے بھائیو! گذشتہ رویا کے بیس دن بعد جو رویا آنے والی مصیبت کی علامت کے طور پر دیکھا یہہ تھا۔ (۲) میں براہ کمپانُس ملک کو جارہا تھا۔ یہ علاقہ شاہ راہ سے قریب دس ستادیوس دور مگر وہ مقام سفر کے لحاظ سے آسان گذار تھا۔ (۳) پس جب میں تنہا جارہا تھا تو میں نے خداوند سے درخواست کی کہ اُن مکاشفوں اور رویتوں کو جو اُس نے مقدس کلیسیا کے ذریعہ سے مجھے دکھلائی تھیں پورا کردے تاکہ مجھے قوی کرے اور اپنے بندوں کو جو ٹھوکر کھاگئے ہیں توبہ بخشے تاکہ اُس کے بزرگ اور جلیل نام کی عظمت ہو کیونکہ اُس نے مجھے اِس لایق سمجھا کہ مجھے اپنے عجائبات دکھلادے۔ (۴) جب میں اُس کا جلال ظاہر اور شکریہ ادا کر رہا تھا تو اُس نے مثل آواز کی گونج کے مجھے جواب دیا۔ "اَے ہرمس! متذبذب مت ہو"۔ میں اپنے آپ میں سوچنے اور کہنے لگا "میرے متذبذب ہو جانے کی کیا وجہ ہے جبکہ میں خداوند کی طرف سے مستحکم ہوچکا ہوں اور میں نے اُس کے عجائب کام دیکھ لئے ہیں؟" (۵) اَے بھائیو! میں تھوڑی ہی دُور گیا تھا کہ دیکھو میں گرد کو آسمان کی طرف چڑھتے ہوئے دیکھتا ہوں اور میں اپنے آپ میں کہنے لگا۔ "کیا مویشی آرہے ہیں جنھوں نے یہ گرد اُڑائی ہے؟ کیونکہ یہ نظارہ مجھے کوئی ایک ستادیوں کے فاصلہ پر سے دکھائی دیا تھا۔ (۶) چونکہ گرد بڑھتی جارہی تھی

اِس لئے میں نے خیال کیا کہ شاید یہہ کوئی الٰہی اسرار ہے۔ تھوڑے ہی فاصلہ پر آفتاب طلوع ہوگیا۔ اور دیکھو کہ میں ایک بڑا حیوان مثل ایک دریائی جانور کے دیکھتا ہوں اور اُس کے دہن سے آتشی ٹڈیاں نکلتی تھیں۔ اور وہ حیوان طول میں عنقریب سو فیٹ تھا۔ اور اُس کا سر مثل گلی برتن کے تھا۔ (۷) اور میں رونے اور خداوند سے التجا کرنے لگا کہ وہ مجھے اُس سے بچائے۔ مجھے وہ کلام یاد آیا جسے میں نے سنا تھا کہ "اَے ہرمس! متذبذب مت ہو"۔ (۸) پس اَے بھائیو! میں نے خداوند کے ایمان سے ملبس ہو کر اور اُن بڑے بڑے کاموں کو جو اُس نے مجھے سکھلائے تھے یاد کر کے اور دلیری کے ساتھ اپنے آپ کو اُس حیوان کے حوالہ کردیا۔ اور وہ حیوان ایسے شور کے ساتھ آرہا تھا کہ گویا شہر کو برباد کر دینے پر قادر ہے۔ (۹) میں اُس کے نزدیک آتا ہوں۔ اور وہ قوی ہیکل حیوان اپنے قد کو دراز کرتا ہے۔ اُس نے صرف اپنی زبان ہی باہر نکالی اور جب تک کہ میں اُس کے پاس سے گذر نہ گیا تب تک اُس نے بالکل حرکت نہ کی۔ (۱۰) لیکن اُس حیوان کے سر پر چار رنگ تھے یعنی سیاہ اور پھر آتش اور خون کی رنگت پھر طلائی اور سفید رنگ ٭

ایک کنواری ہرمس کو اِس جانور کا مطلب بتاتی ہے

۲۔ جب میں اُس حیوان سے آگے نکل گیا اور قریب تیس فیٹ دُور پہنچ گیا تو دیکھو کہ مجھ سے ایک کنواری دوچار ہوئی جو ایسی آراستہ تھی گویا کہ چھپر کھٹ سے آرہی ہے۔ اُس کا تمام لباس اور پاپوش سفید تھا۔ اور ابرو تک سراسر لباس سے ڈھنپی ہوئی تھی۔ اور اُس کے سر پر ایک پگڑی بندھی ہوئی تھی۔ اور اُس کے بال سفید تھے۔ (۲) میں نے پہلی رویاؤں کے رُو سے پہچان لیا کہ وہ کلیسیا ہے۔ اور میں بہت ہی خوش ہُوا۔ وہ مجھے یُوں خطاب کر کے سلام کرتی ہے کہ "اَے مرد! سلام"۔ میں اُس کے جواب میں اُس کو سلام کہتا ہوں کہ "اَے صاحبہ سلام!" (۳) میں اُسے کہتا ہوں۔ "اَے خاتون! یہ کیسا بڑا جانور ہے! یہ تو تمام لوگوں کو برباد کر دے سکتا مگر میں خدا کی قدرت اور اُس کی بے نہایت مہربانی سے بچ گیا"۔ (۴) اُس نے کہا۔ "تُو خوب بچا۔ کیونکہ تُو نے اپنی فکر خدا پر ڈالدی تھی اور اپنا دل خداوند کے

زبور ۲۲:۵۵
اپطرس ۵:۷

سامنے کھولدیا تھا یہ یقین جانکر کہ مَیں کسی اَور کے ذریعہ سے بچ نہیں سکتا بلکہ صرف اُسی عظیم اور جلیل نام سے۔ اِسی سبب سے خداوند نے اپنے اُس فرشتہ کو بھیجا جو حیوانات پر مامور ہے۔ اور جس کا نام سگری ہے۔ اور اُس کا مُنہ بند کر دیا تاکہ وہ مجھے ضرر نہ پہنچائے۔ تو اپنے ایمان کے سبب سے بڑی مصیبت سے بچگیا اور نہ تو ایسے بڑے جانور کو دیکھکر دل میں شک نہ لایا۔ (۵) پس جا اور خداوند کے چُنے ہوؤں سے اُس کی بڑائی بیان کر اور اُنہیں کہہ کہ یہ جانور ایک آنیوالی بڑی مصیبت کی علامت ہے۔ پس اگر تم پیشتر ہی سے تیار ہو جاؤ اور خداوند کے حضور اپنے سارے دل سے توبہ کرلو تو اُس سے بچ سکتے ہو۔ اگر تمہارے دل پاک اور بے عیب ہو جائیں اور تم اپنی زندگی کے باقی ایام میں بیعیبی سے خداوند کی خدمت کرو۔ اپنی فکریں خداوند پر چھوڑ دو وہ خود اُن کو درست کریگا۔

(دانی ایل ۶: ۲۲؛ عبرانی ۱۱: ۳۳)

(۶) اَے دو دلو! خداوند پر ایمان لاؤ۔ کیونکہ وہ سب کچھ کر اور اپنے غضب کو تم پر سے ہٹا سکتا ہے۔ ورنہ وہ تم دو دلوں پر مری بھیجتا ہے۔ افسوس ہے اُن پر جو یہ باتیں سُنکر اُن سے نجاوز کرتے ہیں۔ بہتر تھا کہ وہ پیدا ہی نہ ہوتے ٭

اُن چار رنگوں کا مطلب جو اُس حیوان کے سر پر تھے

۴— مَیں نے اُس سے اُن چار رنگوں کے بارے میں پوچھا جو اُس حیوان کے سر پر تھے۔ اور وہ جواب دیکر مجھے کہتی ہے۔ "تو پھر ایسے معاملات کا بڑا مشتاق ہے۔" مَیں کہتا ہوں۔ "ہاں اَے خاتون! مجھے بتا دے کہ یہ کیا باتیں ہیں۔" (۲) وہ کہتی ہے۔ "سُن سیاہ یہ دُنیا ہے جس میں تم رہتے ہو۔ (۳) آتشی اور خونی رنگ سے یہ مراد ہے کہ ضرور ہے کہ دُنیا خون اور آگ سے ہلاک ہو جائے۔ (۴) اور طلائی حصّہ تم ہو جو اِس دُنیا سے بچ گئے ہو۔ کیونکہ جس طرح سے سونا آگ میں تایا جاتا اور مفید بنجاتا ہے۔ اسی طرح تم جو اُس میں سکونت کرتے ہو تائے جاتے ہو۔ پس تم جو اِس میں قائم رہتے اور تائے جاتے ہو اُس سے پاک ہو جاؤ گے۔ کیونکہ جس طرح سونا اپنی میل اُتار پھینکتا ہے۔ اسی طرح تم بھی اپنی ساری دُکھ مصیبت پھینک دو گے۔ اور پاک ہو جاؤ گے اور بُرج کی تعمیر کے لئے مفید ہو جاؤ گے۔ (۵) مگر سفید حصّہ آنیوالا زمانہ ہے جس میں خدا کے چُنے ہوئے سکونت کرینگے۔ کیونکہ خدا کے چُنے ہوئے لوگ ہمیشہ کی

زندگی کے لئے بے داغ اور پاک ہونگے۔ (۶) پس تُو یہ باتیں مقدسوں کے کانوں میں کہنے سے باز نہ رہ۔ اور تم آنیوالی بڑی مصیبت کی علامت رکھتے ہو لیکن اگر تم چاہو تو کچھ بھی وقوع میں نہ آئیگا۔ مذکورۂ بالا باتوں کو یاد رکھو۔" (۷) یہ باتیں کہکر وہ چلی گئی۔ اور مَیں نے نہ جانا کہ وہ کہاں کو گئی۔ کیونکہ ایک شور ہو گیا تھا۔ اور میں یہ خیال کرکے کہ وہ جانور آرہا ہے ڈر کے مارے پیچھے کو واپس ہٹا ٭

مکاشفہ - ۵

ہرمس اور گڈریے کے درمیان بات چیت

۱— جب میں گھر میں دُعا مانگ کر چارپائی پر بیٹھ گیا تو ایک رعبدار اور شاندار صورت کا آدمی گڈریے کے بھیس میں سفید کھال اپنے گرد لپیٹے اور کندھوں پر جھولی ڈالے اور ہاتھ میں عصا لئے ہوئے اندر آگیا۔ اُس نے مجھے سلام کیا اور مَیں نے بھی اُسے سلام کا جواب دیا۔ (۲) وہ فوراً میرے پاس بیٹھ گیا اور مجھے کہتا ہے "مَیں اُس اقدس فرشتہ کی طرف سے بھیجا گیا ہوں تاکہ تیری عمر کے باقی دنوں میں تیرے ساتھ سکونت کروں۔" (۳) مَیں نے خیال کیا کہ وہ مجھے آزمانے کے لئے آیا ہے۔ اور مَیں اُسے کہتا ہوں۔ "مگر تُو ہے کون؟ کیونکہ" مَیں کہتا ہوں کہ "مَیں اُس کو جانتا ہوں جس کے مَیں حوالے کیا گیا ہوں۔" وہ مجھ سے کہتا ہے "کیا تُو مجھے نہیں پہچانتا؟" مَیں نے کہا "نہیں۔" وہ کہتا ہے "مَیں وہ گڈریا ہوں جسکے تو حوالے کیا گیا ہے۔" (۴) وہ ابھی یہ بات بول ہی رہا تھا کہ اُس کی صورت تبدیل ہوگئی اور مَیں نے پہچان لیا کہ یہ وُہی ہے جس کے میں حوالے کیا گیا تھا۔ اور مَیں فوراً حیران ہو گیا اور خوف نے مجھ کو پکڑا اور دُکھ سے بھر گیا کہ مَیں نے اُس کو ایسی شرارت سے اور نادانی سے جواب دیا۔ (۵) مگر جواب دیکر وہ مجھ سے کہتا ہے۔ "حیران مت ہو بلکہ اپنے آپ کو میرے اُن حکموں سے قوی کر جو میں تجھے دینے کو ہوں۔" اُس نے کہا۔ "کیونکہ مَیں اِس لئے بھیجا گیا ہوں کہ جو کچھ تُو نے پہلے دیکھا ہے وہ تجھے پھر دکھاؤں۔ صرف اُن باتوں کا عنوان ہی تمہارے لئے مفید ہے۔ سب سے پہلے تُو میرے حکموں اور تمثیلوں کو قلمبند کرلے۔ اور دوسری باتیں جیسا کہ

میں تجھے بتلاؤں گا ویسا ہی لکھنا۔" وہ کہتا ہے۔ "حکموں اور تمثیلوں کے پہلے لکھنے کا تجھے اِس لئے حکم دیتا ہوں کہ سر دست تو اُن کو پڑھ اور محفوظ رکھ سکے۔" (۶) پس جیسا کہ اُس نے مجھے حکم دیا میں نے حکموں اور تمثیلوں کو قلمبند کر لیا۔ (۷) پس اگر تم سُن کر اُن کو حفظ کرو گے اور اُن پر چلو گے اور خلوصِ دل سے اُن کو عمل میں لاؤ گے تو جو کچھ خداوند نے تم سے وعدہ کیا ہے پاؤ گے۔ لیکن اگر سُن کر توبہ نہ کرو گے بلکہ اپنے گناہوں کو اور زیادہ بڑھاؤ گے تو خداوند سے اُس کے برعکس اجر پاؤ گے۔ اُس گڈریئے۔ توبہ کے فرشتہ نے مجھے یہ سب باتیں لکھنے کا اُس طرح حکم دیا ۔

۱ - حکم

خدا کی چند صفات کا بیان

سب سے پہلے یقین جان کہ خدا واحد ہے۔ وہ کل موجودات کا خالق اور مکمل کنندہ اور کل اشیاء کا نیست سے ہست کرنیوالا ہے۔ تمام چیزیں مدرک ہیں۔ مگر صرف وہی غیر مدرک ہے۔ (۲) پس تو اُس پر یقین لا اور اُس سے ڈر اور ڈر کر پرہیزگار رہ۔ اِن باتوں کی نگرانی کر اور تو اپنے آپ پر سے ہر قسم کی شرارت کو اُتار پھینکے گا اور راستبازی کی ہر قسم کی خوبی سے ملبس ہو۔ اگر تو اِس حکم کو حفظ کرے تو خدا کے پاس زندہ رہے گا ۔

۲ - حکم

خلاف گو اور خلاف گوئی سے پرہیز کرنے اور خیرات دینے اور لینے والے کا بیان

وہ مجھے کہتا ہے کہ "سادگی رکھ اور بے عیب ہو اور بچوں کی مانند بنجا جو انسان کی زندگی ہلاک کر دینے والی بُرائی کو نہیں جانتے۔ (۲) سب سے پہلے نہ تو کسی کی خلاف گوئی کر اور نہ ہی خلاف گو کی خوشی سے سُن۔ ورنہ تو بھی جو سُنتا ہے خلاف گو کے گناہ کا مستوجب ہوگا اگر خلاف گوئی پر اعتبار کرے یا اُس کو سُنے ہی۔ کیونکہ تو بھی جو اُس پر اعتبار رکھتا ہے اپنے بھائی کا مخالف ہو جائیگا۔ پس اِس طرح سے تو خلاف گو کے گناہ کا ذمہ دار ہو جائیگا۔ (۳) شرارت

خلاف گوئی ہے۔ یہ بیقرار بھوت ہے۔ اُس کو کبھی سلامتی نہیں۔ بلکہ ہمیشہ تفرقات میں مگن رہتا ہے۔ پس تو اُس سے کنارہ کش رہ۔ اور تو ہمیشہ ہر ایک کے ساتھ کامیاب ہوگا۔ (۴) لیکن تو بے عیبی کو پہن لے جس میں کوئی بھی بُری ٹھوکر نہیں ہے بلکہ سب کچھ ہموار اور خوشی آمیز ہے۔ نیکی کر اور جفاکشی سے کر۔ جو خدا نے تجھے دی ہے تمام محتاجوں کو کشادہ دلی سے دے۔ اور پس و پیش مت کر کہ کس کو دوں اور کس کو نہ دوں۔ سبھوں کو دے۔ کیونکہ خدا اپنی نعمتوں میں سے سبھوں کو دینا چاہتا ہے۔ (۵) پس جو لیتے ہیں وہ خدا کو حساب دینگے کہ اُنہوں نے کس سبب سے اور کس مقصد سے لیا۔ کیونکہ جو مصیبت زدہ ہو کر لیتے ہیں اُن کی تو عدالت نہوگی مگر وہ جو مکاری سے لیتے ہیں سزا معاوضہ میں پائینگے۔ (۶) پس دینے والا بے عیب ہے۔ کیونکہ جیسی خدمت اُس نے خداوند سے پائی ہے اُس نے سادگی کے ساتھ اُس کو ادا کر دیا۔ اور اِس امر میں امتیاز نہ کیا کہ کسے دوں یا کسے نہ دوں۔ پس یہ خدمت جب سنجیدگی سے کی گئی تو وہ خدا کے حضور جلیل ہوتی ہے۔ پس ایسی سنجیدگی سے خدمت کرنے والا خدا کے لئے جئے گا۔ (۷) پس اِس حکم کی حفاظت کر جیسا کہ میں تجھکو کہہ چکا ہوں۔ تاکہ تیری اور تیرے خاندان کی توبہ بخیر معلوم ہو۔ اور تیرا دل پاک اور خالص نظر آوے۔" ۔

۳ - حکم

سچ اور جھوٹ کے بیان میں

وہ مجھے پھر کہتا ہے۔ "سچ کو پیار کر۔ اور سچ ہی سچ تیرے مُنہ سے نکلے۔ تاکہ وہ رُوح جسے خدا نے اِس جسم میں مسکن کیا ہے سب لوگوں کے سامنے سچی نظر آئے۔ اور اِس طرح سے وہ خداوند جو تیرے اندر بستا ہے جلال پائیگا۔ کیونکہ خداوند ہر بات میں سچا ہے اور جھوٹ اُس میں ہرگز نہیں۔ (۲) پس جھوٹے لوگ خداوند کو ناچیز سمجھتے ہیں اور خداوند کے لٹیرے بنجاتے ہیں کیونکہ جو امانت اُنہوں نے اُس سے لی ہے وہ اُس کو واپس نہیں دیتے۔ کیونکہ اُنہوں نے اُس سے جھوٹ نہ بولنے والی رُوح حاصل کی ہے۔ اگر وہ جھوٹ سے اُس کا معاوضہ دیں تو اُنہوں نے خداوند کے حکم کو ناپاک کر دیا۔

اور لٹیرے بنتے ہیں۔ (۳) پس میں یہ باتیں سنکر بڑی رو دیا۔ لیکن وہ مجھے روتے دیکھکر کہتا ہے۔ "تو کیوں روتا ہے؟" میں اُسے کہتا ہوں۔ "اَے خداوند! میں نہیں جانتا کہ بچوں گا یا نہیں۔" وہ کہتا ہے "وجہ کیا ہے؟" میں کہتا ہوں۔ "کیونکہ اَے خداوند! میں اپنی زندگی میں کبھی بھی سچی بات نہیں بولا۔ بلکہ ہمیشہ سبھوں کے ساتھ دغابازی سے زندگی بسر کرتا رہا۔ اور اپنے جھوٹ کو سب لوگوں کے سامنے سچ ظاہر کرتا رہا۔ اور کبھی کسی نے میرے خلاف کچھ نہ کہا بلکہ میری بات پر اعتبار ہی ہوتا رہا۔ پس اَے خداوند! میں ان باتوں پر عمل کرکے کس طرح زندہ رہ سکتا ہوں؟" (۴) وہ کہتا ہے "تو سوچتا تو خوب اور درست ہے۔ کیونکہ تجھے خدا کے خادم کی حیثیت میں سچائی سے چلنا اور سچائی کی رُوح کے ساتھ بُری تمیز کو مسکن کرنا اور مقدس وسچی رُوح پر سچ چڑھانا نہ چاہیے تھا۔" میں کہتا ہوں "اَے خداوند! میں نے کبھی ایسی باتیں بصراحت نہیں سُنیں۔" (۵) وہ کہتا ہے "پس اب تو تو سنتا ہے۔ ان کو حفظ کر تاکہ تیرا پہلا جھوٹ بھی جو تو اپنے برتاؤ میں بول چکا ہے اِس وقت قابلِ اعتبار ہو جائیگی جبکہ یہ باتیں سچی پائی جائیں۔ کیونکہ ممکن ہیں کہ وہ باتیں بھی قابلِ اعتبار ہو جائیں۔ اگر تو اِن باتوں کو حفظ کرے اور اب سے سبھوں کے ساتھ سچ بولے تو تو اپنے لئے زندگی کما سکے گا۔ اور جو شخص اس حکم کو سُنیگا اور نہایت ہی خراب جھوٹ سے کنارہ کشی کریگا وہ خدا کے لئے زندہ رہیگا ۔

۴ - حکم

زنا سے پرہیز کرنے کی نصیحت - زانی عورت کے بارے میں

۱ - وہ کہتا ہے۔ "میں تجھے حکم دیتا ہوں کہ پاکیزگی کی حفاظت کر اور غیر عورت کے بارے میں یا کسی اسی قسم کی خراب باتوں کے بارے میں کوئی خیال تیرے دل پر نہ آوے۔ کیونکہ ایسا کرنے سے تو بڑا گناہ کریگا۔ لیکن اگر تو ہمیشہ اپنی بیوی کو یاد رکھے تو تو ہرگز گناہ نہ کرے گا۔ (۲) کیونکہ اگر یہ خواہش تیرے دل میں آجائے تو تو خطا کرے گا۔ اور اسی طرح کوئی اور شرارت دل میں آئے تو تو گناہ کریگا کیونکہ یہ شہوت خدا کے خادم کے حق میں ایک گناہ عظیم ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص یہ خراب

کام کرتا ہے تو وہ اپنے لئے موت کماتا ہے۔ (۳) پس تو اِس پر نظر کر۔ اس خواہش سے احتراز کر کیونکہ جہاں پاکیزگی بستی ہے واجب نہیں کہ وہاں راستباز آدمی کے دل میں شرارت آوے۔" (۴) میں اُسے کہتا ہوں۔ "اَے خداوند اجازت دے کہ میں تجھ سے کچھ اور پوچھ لوں۔" وہ کہتا ہے۔ "پوچھ لے۔" میں کہتا ہوں "اَے خداوند! اگر کسی شخص کی بیوی خداوند میں ایماندار ہو اور وہ کسی زنا میں پکڑی جائے تو کیا خاوند اُس کے ساتھ زندگی بسر کرنے سے گناہ کرتا ہے؟" (۵) وہ کہتا ہے "جب تک کہ وہ ناواقف ہے گناہ نہیں کرتا۔ لیکن اگر خاوند اُس کے گناہ سے واقف ہو جائے اور بیوی توبہ نہ کرے بلکہ اپنی وہ شرارت متواتر کرتی رہے اور خاوند اُس کے ساتھ رہے تو وہ اُس کے گناہ کا ذمہ دار اور اُس کی زناکاری کا شریک ہوگا۔" (۶) میں کہتا ہوں۔ "پس اَے خداوند! اگر بیوی ایسی حالت میں رہے تو اُس کا خاوند کیا کرے؟" وہ کہتا ہے "وہ اُس کو طلاق دیدے اور آپ اکیلا رہے۔ لیکن اگر وہ اپنی بیوی کو طلاق دیکر دوسری سے بیاہ کرے تو وہ بھی زنا کرتا ہے۔" (۷) میں کہتا ہوں "پس اَے خداوند! اگر عورت طلاق دیئے جانیکے بعد توبہ کرے اور اپنے خاوند پاس واپس آجانا چاہے تو کیا وہ از سرِ نو مقبول نہ ہوگی؟" (۸) وہ کہتا ہے۔ "بالضرور۔ اگر شوہر اُس کو قبول نہ کرے تو وہ گناہ کرتا ہے اور اپنے آپ پر ایک گناہ عظیم لاتا ہے۔ بلکہ لازم ہے کہ وہ اُس کو جو گناہ کر چکی اور تائب ہو چکی قبول کرلے۔ مگر بار بار نہیں۔ کیونکہ خدا کے خادموں کے لئے ایک ہی توبہ ہے۔ پس اُس کی توبہ کے سبب سے مرد کو لازم نہیں کہ بیاہ کرے۔ مرد اور عورت کے لئے یہی عمل واجب ہے۔" (۹) وہ کہتا ہے کہ "اگر کوئی شخص اپنے جسم کو گندہ کرے تو صرف وہی زانی نہیں ہے بلکہ وہ شخص بھی زنا کرتا ہے جو غیر قوموں کی مانند کام کرتا ہے۔ یہاں تک کہ اگر کوئی شخص ایسے کاموں میں مشغول رہے اور توبہ نہ کرے تو اُس سے دور رہ اور اُس کے ساتھ اوقات بسری نہ کر۔ ورنہ تو بھی اُس کے گناہ کا شریک ہوگا۔ (۱۰) اسی لئے تمہیں متنبہ کیا گیا تھا کہ اکیلے رہو۔ خواہ بیوی ہو خواہ شوہر۔ کیونکہ ایسی حالتوں میں توبہ ہونی ممکن ہے۔" (۱۱) وہ کہتا ہے "پس میں تمہیں عذر نہیں دیتا کہ یہ عمل اسی طرح سے تکمیل پایا کرے بلکہ اس لئے کہ گنہگار آیندہ کبھی گناہ نہ کرے

مگر اُس کے پہلے گناہوں کی بابت ایک تو ہے جو شفا دے سکتا ہے۔ کیونکہ وہ وہی ہے جو کُل اشیاء پر اختیار رکھتا ہے۔"

توبہ کے بیان میں

۲۔ میں نے اُس سے پھر یُوں کہکر پوچھا "جبکہ خداوند نے مجھے اِس لائق سمجھا ہے کہ تُو میرے ساتھ رہے تو میری چند ایک اور باتوں کی برداشت کر۔ کیونکہ میں کچھ نہیں سمجھ سکتا۔ اور میرا دل میرے ابتدائی کاموں سے تاریک ہو گیا ہے مجھے سمجھا دے۔ کیونکہ میں بڑا ہی بیوقوف ہوں اور بالکل کچھ نہیں سمجھتا۔ (۲) جواباً وہ مجھے کہتا ہے۔ وہ کہتا ہے "میں توبہ پر مامور ہوں اور سب تائبوں کو عقل بخشتا ہوں" وہ کہتا ہے "کیا تُو خیال نہیں کرتا کہ خود توبہ کرنی ہی عقلمندی ہے؟" وہ کہتا ہے "توبہ کرنی ہی بڑی عقلمندی ہے کیونکہ گنہگار شخص سمجھتا ہے کہ میں نے خداوند کے حضور شرارت کی ہے۔ اور جو کام اُس نے کیا ہے وہ اُس کے دل میں آتا ہے اور وہ توبہ کرتا ہے اور پھر شرارت کبھی عمل میں نہیں لاتا۔ بلکہ جتنی توسع نیکی کرتا ہے۔ اور اپنی جان کو فروتن کرتا اور اُسے دُکھ دیتا ہے کیونکہ اُس نے گناہ کیا۔ پس تو دیکھتا ہے کہ توبہ بڑی عقلمندی ہے" (۳) میں اُسے کہتا ہوں "پس اے خداوند! اِسی واسطے تو میں تجھ سے کھود کھود کے پوچھتا ہوں۔ پہلے تو اِس وجہ کہ میں گنہگار ہوں۔ پھر اِس لئے کہ میں ناواقف ہوں کہ کیسے کام کرکے میں زندہ رہوں گا۔ کیونکہ میرے گناہ بہت سے اور گوناگون ہیں۔" (۴) وہ کہتا ہے "اگر تُو میرے حکموں کی حفاظت کرے اور اُن پر چلے تو تُو زندہ رہیگا اور جو شخص اِن حکموں کو سنکر اِن کی حفاظت کرے وہ خداوند کے لئے زندہ رہیگا" +

پچھلے گناہوں کی معافی ایمان سے ہوتی ہے مگر بپتسمہ کے بعد گناہ توبہ سے معاف ہوتے ہیں۔

۳۔ میں کہتا ہوں "اے خداوند! میں اور بھی سوال پوچھتا ہوں۔" وہ کہتا ہے "بول" میں کہتا ہوں "اے خداوند! میں نے بعض اُستادوں سے سُنا ہے کہ جب ہم پانی میں اُتر گئے اور اپنے پچھلے گناہوں کی معافی حاصل کر لی تو پھر اُس پہلی توبہ کے علاوہ کوئی اور توبہ نہیں ہے" وہ مجھے کہتا ہے "تُو نے خوب سُنا۔ بات تو اصل یُونہی ہے۔ کیونکہ جس شخص نے معافی پالی ہے تو لازم ہے کہ وہ شخص پھر کبھی گناہ نہ کرے۔ بلکہ پاکیزگی میں جیسے

(۳) لیکن چونکہ سب باتیں کھود کھود کے پوچھتا ہے اِس لئے میں یہ امر بھی تجھ پر واضح کر دوں گا تاکہ اُن کو جو ایمان لائینگے یا جو خداوند پر ایمان لے آئے ہیں عذر کا کوئی موقع نہ دُوں۔ کیونکہ جو اب ایمان لے آئے ہیں یا آیندہ کو ایمان لائینگے اُنہوں نے گناہوں کی توبہ حاصل تو نہیں کی مگر اپنے پہلے گناہوں کی معافی حاصل کر لی ہے۔ (۴) پس جو لوگ اِن ایام سے پہلے بلائے گئے ہیں اُن کے لئے خداوند نے توبہ تو متعین کر دی ہے۔ کیونکہ خداوند دلوں کا جانچنے والا اور سب باتوں کا پہلے ہی سے جاننے والا ہو کر آدمیوں کی کمزوریوں کو اور شیطان کی بے شمار پیچ بازیوں کو جانتا تھا کہ خدا کے خادموں کے ساتھ وہ کیا کیا بُرائی کرے گا اور اُن کے ساتھ کیسی بدسلوکی کرے گا۔ (۵) پس خداوند نے نہایت ہی رحیم ہو کر اپنی صنعت پر ترس کھایا۔ اور اِس توبہ کا تعین کیا۔ اور مجھے اِس توبہ کا اختیار دیا ہے۔" (۶) وہ کہتا ہے۔ "مگر میں تجھے کہتا ہوں کہ اگر کوئی شخص اِس عظیم اور مقدس بلاوے کے بعد ابلیس سے آزمائے جا کر گناہ کر بیٹھے تو وہ صرف ایک ہی توبہ رکھتا ہے۔ لیکن اگر بار بار گناہ کرے اور پھر تائب ہو تو ایسے شخص کے لئے توبہ بیفائدہ ہے۔ کیونکہ وہ بدشواری زندہ رہیگا۔" (۷) میں اُسے کہتا ہوں "میں نے یہ باتیں ایسی تحقیقی طور پر سُن کر از سرِ نو زندگی حاصل کی۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ اگر اپنے گناہوں پر اضافہ نہ کروں تو میں بچ جاؤنگا۔" وہ کہتا ہے "تو بچ جائے گا اور وہ سب بھی بچ جائیں گے اگر یہ سب باتیں عمل میں لائیں" +

بیوہ عورت یا مرد کے نکاح ثانی کے بیان میں

۴۔ میں نے اُس سے پھر یُوں کہکر پوچھا۔ "اے خداوند! جبکہ تُو ایک دفعہ میرے ساتھ برداشت کرتا ہے تو یہ بات بھی مجھ پر ظاہر کر دے۔" وہ کہتا ہے "بول۔" میں کہتا ہوں۔ "اے خداوند! اگر بیوی یا شاید خاوند فوت ہو جائے۔ اور اُن میں سے کوئی بیاہ کرلے۔ تو کیا جو بیاہ کرتا ہے وہ گناہ نہیں کرتا؟" (۲) وہ کہتا ہے۔ "وہ گناہ نہیں کرتا۔ لیکن اگر کوئی اکیلا رہے تو وہ خداوند کے حضور بڑی بھاری عزت اور جلال اپنے لئے کماتا ہے۔ لیکن اگر وہ بیاہ بھی کرلے تو گناہ نہیں کرتا۔ (۳) پس تو پاکیزگی اور بے عیبی کو محفوظ رکھ اور تو خداوند کے لئے جئے گا۔ تو اِن باتوں کو جو میں تجھے

کہتا ہوں اور کہنے کو ہوں ابھی سے اُن کی حفاظت کر جب سے کہ تو مجھے دیا گیا ہے۔ اور میں تیرے گھر سکونت کروں گا۔ (۴) لیکن اگر تُو میرے حکموں کی حفاظت کرے تو تیری پہلی خطاؤں کی معافی ہوگی۔ اور سبھوں کی بھی معافی ہوگی جو میرے اِن حکموں کی حفاظت کرینگے اور اِس پاکیزگی میں چلینگے"۔

۵۔ حکم

ہرمس کو صابر اور عقلمند بننے کی نصیحت

۱۔ وہ کہتا ہے "تُو برداشت کرنے والا اور عقلمند بن اور تُو تمام بُرے کاموں پر قابو رکھے گا اور تمام راستبازی کرے گا۔ (۲) کیونکہ اگر تُو برداشت کرنیوالا ہو تو تجھ میں بسنے والی مقدس رُوح پاک ہوگی۔ وہ دوسری بُری رُوح سے تاریک ہو کر نہیں بلکہ ایک وسیع مکان میں سکونت کر کے خوش ہوگی اور اُس ظرف کے ساتھ جس میں وہ بستی ہے مسرور ہوگی۔ اور اپنے اندر کامیابی رکھکر بڑی خوشی سے خدا کی خدمت کریگی۔ (۳) لیکن اگر کوئی تیز طبیعت اُس میں آجائے تو رُوحِ قدس جو نازک طبع ہے اُس مقام کو ناپاک پاکر فوراً تنگ آجاتی ہے اور اُس جگہ سے روانہ ہو جانے کی متلاشی ہوتی ہے۔ کیونکہ شریر رُوح اُس کو دباتی رہتی ہے۔ اور چونکہ تیز طبیعت سے آلودہ ہو جاتی ہے وہ اپنی حسب مرضی خداوند کی خدمت کرنیکا موقع نہیں پاتی۔ کیونکہ خداوند صبر میں بستا ہے مگر شیطان تیز طبیعت میں۔ (۴) پس دونوں رُوحیں جو ایک جگہ بستی ہیں یہ اُن کے لئے غیر مناسب ہے اور اُس آدمی کے لئے جس میں وہ بستی ہیں مضر ہیں۔ (۵) کیونکہ اگر تم تھوڑی سی افسنتین لیکر شہد کے ایک مرتبان میں ڈالدو تو کیا سارا شہد کڑوا اور اِس قدر شہد برباد اور شہد کی مٹھاس ضائع نہ ہو جائیگی؟ اور اِس سے مالک کو وہی فائدہ ہرگز نہ پہنچیگا کیونکہ اُس کا فائدہ جاتا رہا۔ اور اگر شہد میں افسنتین نہ ڈالا جائے تو شہد میٹھا معلوم ہوتا ہے اور مالک کے لئے فائدہ مند ہو جاتا ہے۔ (۶) پس تم دیکھتے ہو کہ برداشت شہد سے بھی زیادہ میٹھی ہے اور خداوند کے لئے مفید ہے اور وہ اُس میں بستا ہے مگر تیز مزاجی کڑوی اور غیر مفید ہے۔ پس اگر تیز مزاجی برداشت کے ساتھ آمیز ہو جائے

تو برداشت آلودہ ہو جاتی ہے اور آدمی کا رابطہ خدا کے ساتھ بے سود ہے"۔ (۷) میں کہتا ہوں "اے خداوند! میں تیز مزاجی کے اثر کو جاننا چاہتا تھا تاکہ اُس سے ہوشیار رہوں"۔ وہ کہتا ہے "واقعی۔ اگر تُو اور تیرا گھرانا اُس سے ہوشیار نہ ہو تو تُو اپنی کل امید کھو بیٹھے گا۔ مگر تُو اُس سے ہوشیار رہ کیونکہ میں تیرے ساتھ ہوں۔ اور وہ سب لوگ بھی اُس سے دُور رہیں گے جو اپنے سارے دِل سے توبہ کرینگے۔ کیونکہ میں اُن کے ساتھ ہونگا اور اُن کی حفاظت کرونگا۔ کیونکہ وہ سب لوگ نہایت ہی مقدس فرشتے کے ذریعہ سے راستباز ٹھہر گئے ہیں"۔

برداشت اور تیز طبیعت کی تاثیرات کا مقابلہ۔

۲۔ وہ کہتا ہے "اب تُو تیز طبیعت کی تاثیر کی بابت سُن کہ وہ کیسی بُری ہے۔ اور کس طرح سے خدا کے خادم کو اپنی ہی تاثیر کی طرف پھیر لیتی ہے اور کس طرح اُن کو راستبازی سے برگشتہ کر دیتی ہے۔ مگر اُن کو گمراہ نہیں کرتی جو ایمان سے بھرے ہوئے ہیں اور نہ اُن پر اثر کر سکتی ہے کیونکہ خداوند کی قدرت اُن کے ساتھ ہے۔ مگر اُن کو جو خالی اور دو دِلے ہیں وہ گمراہ کر دیتی ہے۔ (۲) مگر جب وہ ایسے شخصوں کو جو کامران ہیں دیکھتی ہے تو وہ آدمیوں کے دِلوں میں اپنے آپ کو داخل کر دیتی ہے۔ اور مرد یا عورت اِس زندگی کے معاملات کے سبب سے۔ خواہ خوراکوں کی بابت یا کسی ادنیٰ معاملہ کی بابت یا کسی دوست کی بابت یا دینے لینے کی بابت یا اسی قسم کی جاہلانہ باتوں کی بابت۔ کسی وجہ سے تلخ نہیں ہوتا۔ کیونکہ یہ تمام باتیں خدا کے خادموں کے سامنے جہالت اور خالی اور بیوقوفی اور بیفائدہ ہیں۔ (۳) مگر برداشت بڑی اور مستحکم ہے۔ اور مضبوط اور زور آور قدرت رکھتی ہے۔ اور وسعت کے ساتھ کامران۔ خوش۔ نہایت مسرور۔ بیفکر۔ ہر وقت خداوند کو جلال دینے والی۔ اور اپنے میں کسی قسم کی تلخی نہ رکھنے والی۔ اور ہمیشہ حلیم اور مطمئن ہے۔ پس یہ برداشت اُن کے ساتھ بستی ہے جو ہمیشہ کامل ایمان رکھتے ہیں۔ (۴) مگر تیز مزاجی پہلے تو بیوقوف اور سبک اور بیعقل ہے۔ پھر بیوقوفی سے تلخی پیدا ہوتی ہے۔ اور تلخی سے غضب۔ اور غضب سے غصہ۔ اور غصہ سے انتقام پیدا ہوتا ہے۔ پھر انتقام اِن تمام بُرائیوں سے مرکب ہو کر

زبور ۲:۳۴

بڑا اور لاعلاج گناہ بن جاتا ہے۔ (۵) کیونکہ جب یہ تمام رُوحیں ایک ہی برتن میں بستی ہیں جہاں رُوح القدس بھی بستی ہے تو اُس برتن میں اُن کی سمائی نہیں ہوتی بلکہ وہ چھلک پڑتا ہے۔ (۶) پس چونکہ یہ نازک رُوح اُس بُری رُوح کے اور تند مزاجی کے ساتھ رہنے کی عادی نہیں ہوتی اِس لئے وہ ایسے شخصوں کے پاس سے چلی جاتی اور حلیمی اور اطمینان کے ساتھ رہنے کی متلاشی ہوتی ہے۔ (۷) پھر جب وہ رُوح اُس آدمی سے جس میں وہ رہتی ہے روانہ ہو جاتی ہے تو وہ شخص راستی کی رُوح سے خالی ہو جاتا اور اُس وقت سے وہ بُری رُوحوں سے معمور ہو کر اور بُری رُوحوں کے ذریعہ سے جابجا دھکے کھاتا ہُوا اپنے تمام کاموں میں بے قیام ہوتا اور اپنے نیک ارادوں کی طرف سے بالکل اندھا ہو جاتا ہے۔ پس تمام تیز مزاجوں کا یہی حال ہوتا ہے۔ (۸) پس تو تیز مزاجی سے نہایت ہی بُری رُوح سے علیحدہ رہ۔ مگر برداشت سے ملبس ہو اور تیز مزاجی اور کڑواہٹ کا مقابلہ کر۔ اور تو خداوند کی محبوب پاکیزگی کی رفاقت میں پایا جائیگا۔ پس خبردار کہیں ایسا نہ ہو کہ تو اِس حکم سے غافل ہو جائے۔ کیونکہ اگر تو اِس حکم پر حاوی ہو جاوے تو تو اُن باقی حکموں کو بھی حفظ کر سکے گا جو میں تجھے دینے کو ہوں۔ اِنہیں زور آور اور طاقتور بن۔ اور وہ سب لوگ بھی طاقتور ہو جاویں جو اُن پر عمل کرنا چاہتے ہیں"۔

۶۔ حکم

راستبازی اور ناراستی کی راہوں کا مقابلہ

۱۔ وہ کہتا ہے "پہلے حکم میں میں نے تجھے حکم دیدیا ہے کہ ایمان اور خوف اور پرہیزگاری کو محفوظ رکھ۔" میں کہتا ہوں "ہاں۔ اَے خداوند!" وہ کہتا ہے "اب میں چاہتا ہوں کہ تجھ پر اُن کی طاقتوں کا بیان بھی کر دوں تاکہ تُو سمجھ لے کہ اُن میں سے ہر ایک کی طاقت اور تاثیر کیا ہے۔ کیونکہ اُن کی تاثیرات دوگانہ ہیں۔ پس وہ راستبازی اور ناراستی سے نسبت رکھتی ہیں۔ (۲) پس تو راستبازی پر یقین رکھ مگر ناراستی پر یقین مت رکھ۔ کیونکہ راستبازی کی راہ سیدھی ہے مگر ناراستی کی راہ ٹیڑھی ہے۔ لیکن تو سیدھے اور ہموار راستہ پر چل مگر ٹیڑھے راستہ

کو چھوڑ دے۔ (۳) کیونکہ ٹیڑھا راستہ بے پتہ ہے بلکہ اُس میں کوئی راہ نہیں ہے اور ٹھوکر کھلانے والی چیزیں بہت سی ہیں۔ اور وہ ناہموار اور خاردار ہے۔ پس جو اُس میں چلتے ہیں اُن کے لئے وہ مضر ہے۔ (۴) لیکن سیدھی راہ پر چلنے والے ہموار اور بغیر ٹھوکر کھانے کے چلتے ہیں۔ کیونکہ وہ راہ نہ تو ٹیڑھی ہے اور نہ خاردار۔ پس تو دیکھتا ہے کہ اِس راہ میں چلنا زیادہ مناسب ہے۔" وہ کہتا ہے "تو اِس راہ پر چل۔ اور جو شخص اپنے سارے دل سے خداوند کی طرف رجوع لاتا ہے وہ اُس راہ میں چلتا ہے"۔

راستبازی اور شرارت کے فرشتے کا بیان

۲۔ وہ کہتا ہے "اب تو ایمان کی بابت سُن۔ آدمی کے ساتھ دو فرشتے ہوتے ہیں۔ ایک تو راستبازی کا دوسرا شرارت کا فرشتہ۔" (۲) میں اُسے کہتا ہوں۔ "پس اَے خداوند! اُن کے عمل کو میں کس طرح جانوں کہ وہ دونوں فرشتے میرے ساتھ رہتے ہیں؟" (۳) وہ کہتا ہے "سُن اور اُنکو سمجھ۔ راستبازی کا فرشتہ تو نازک اور شرمیلا اور فروتن اور سنجیدہ ہے۔ پس جب وہ تیرے دل میں آتا ہے تو فوراً وہ تیرے ساتھ راستبازی۔ پاکیزگی۔ بےعیبی۔ قناعت۔ تمام راست کاموں اور تمام جلیل خوبیوں کی بابت بولتا ہے۔ یہ تمام باتیں جب تیرے دل میں آئیں تو تو جان لے کہ راستبازی کا فرشتہ تیرے ساتھ ہے۔ پس راستبازی کے فرشتے کے یہی کام ہیں۔ پس اُس پر اور اُس کے کاموں پر یقین لا۔ (۴) شرارت کے فرشتے کے کام بھی اب دیکھ لے۔ سب سے پہلے وہ تیز طبع اور تلخ مزاج اور بیوقوف ہے۔ اور اُسکے کام خراب اور خدا کے خادم کو پھیر دینے والے ہیں۔ پس جب وہ تیرے دل میں آئے تو تو اُس کو اُس کے کاموں سے جان لینا۔" (۵) میں کہتا ہوں۔ "اَے خداوند! میں نہیں جانتا کہ میں اُسے کس طرح سے جان لوں گا۔" وہ کہتا ہے "سُن۔ جب کسی قسم کی تیز مزاجی اور کڑواپن تجھ پر طاری ہو تو تو جان لینا کہ وہ تجھ میں ہے۔ جب بہت سے کاموں کی خواہش اور بہت سے کھانوں کے اخراجات اور شرارت کے پیالے اور شرارت کے بہت سے خمار اور نقرہائے گوناگون و ناگوار اور عورتوں کی خواہش اور لالچ اور لافزنی اور غرور اور جس قدر باتیں اُن کی مانند اور موافق ہیں۔ پس جب یہ باتیں

تیرے دِل میں آویں تو تُو جان لینا کہ شرارت کا فرشتہ تیرے ساتھ ہے۔ (۶) پس تُو اُس کے کاموں کو پہچان کر اُس سے کنارہ کش ہو جانا اور اُس کا ہرگز کبھی اعتبار نہ کرنا کیونکہ اُس کے کام بُرے ہیں اور خدا کے خادموں کے شایاں نہیں۔ پس تُو دونوں فرشتوں کے کام رکھتا ہے۔ انہیں سمجھ اور راستبازی کے فرشتے کا اعتبار کر۔ (۷) مگر شرارت کے فرشتے سے کنارہ کشی کر کیونکہ اُس کی تعلیم ہر بات میں بُری ہے۔ کیونکہ اگر کوئی شخص صاحب ایمان ہو اور اِس فرشتے کی خواہش اُس کے دِل میں آجاوے تو وہ مرد یا عورت کوئی نہ کوئی گناہ ضرور کریگی۔ (۸) پھر اگر کوئی مرد یا عورت نہایت ہی شریر ہو اور اُس کے دِل میں راستبازی کے فرشتے کے کام آجاویں تو وہ کوئی نہ کوئی نیکی ضرور ہی کریگی۔" (۹) وہ کہتا ہے "پس تُو دیکھتا ہے کہ راستبازی کے فرشتے کی پیروی کرنی مگر شرارت کے فرشتے سے دُور رہنا اچھا ہے۔ (۱۰) یہ حکم تو ایمان کی بابت واضح کر دیتا ہے تاکہ تُو راستبازی کے فرشتے کے کاموں پر ایمان لائے۔ اور اُنکو عمل میں لا کر خدا کے لئے زندگی کاٹے۔ مگر یقین جان کہ شرارت کے فرشتے کے کام دشوار ہیں پس تُو اُن کو عمل میں نہ لا کر خدا کے لئے زندگی گذران۔"

۷۔ حکم

خدا کے ڈر اور شیطان کے ڈر کے بیان میں

۱۔ وہ کہتا ہے "خداوند سے ڈر اور اُسکے حکموں کو حفظ کر پس تو خدا کے حکموں کو حفظ کر کے ہر کام میں قدرت والا ہوگا۔ اور تیرا عمل لاثانی ہوگا۔ کیونکہ خداوند سے ڈر کے تُو سب کام عمدگی سے کریگا۔ مگر وہ خوف جس سے تجھے خوف کرنا ہے یہ ہے اور تو بچ جائیگا۔ (۲) مگر ابلیس سے مت ڈر کیونکہ اگر تُو خداوند سے ڈرے تو ابلیس پر حکمران ہو جائیگا۔ اسلئے کہ اُس میں طاقت نہیں ہے۔ کیونکہ جس میں طاقت نہیں اُس میں خوف بھی نہیں۔ لیکن جس میں جلیل القدر طاقت ہے اُس میں خوف بھی ہے۔ کیونکہ وہ جو طاقت رکھتا ہے خوف رکھتا ہے۔ مگر جو طاقت نہیں رکھتا وہ سب سے نفرت کیا جاتا ہے۔ (۳) لیکن تو ابلیس کے کاموں سے

حذر کر اِس لئے کہ وہ بُرے ہیں پس خداوند سے ڈر کے تو شیطان کے کاموں سے حذر کریگا اور اُن کو عمل میں نہ لائیگا بلکہ اُن سے کنارہ کش ہی رہیگا۔ (۴) پس خوف دو قسم کے ہیں کیونکہ اگر تُو بُرائی کرنی چاہتا ہے تو خداوند سے ڈر اور تو اُسے عمل میں نہ لائیگا۔ اور پھر اگر تو نیکی کرنی چاہتا ہے تو خداوند سے ڈر اور نیکی کر۔ اِس لئے کہ خداوند کا خوف طاقتور اور بڑا اور جلیل ہے۔ پس تو خداوند سے ڈر اور اُس کے ساتھ زندگی بسر کر۔ کیونکہ اُن لوگوں میں سے جو اُس کے حکم کو حفظ کرتے ہیں جس قدر لوگ اُس سے ڈرینگے وہ سب خدا کے لئے زندہ رہینگے۔" (۵) میں کہتا ہوں۔ "اے خداوند! تُو اُس کے حکموں کو حفظ کرنے والوں کی بابت کیوں بولتا ہے؟ کیا وہ خدا کے ساتھ زندہ رہینگے؟" وہ کہتا ہے۔" کیونکہ ہر ایک مخلوق خداوند سے ڈرتا ہے مگر اُس کے حکموں کی حفاظت نہیں کرتا۔ پس خدا کے حضور اُنہیں کے لئے زندگی ہے جو اُس سے ڈرتے اور اُسکے حکموں کو مانتے ہیں۔ مگر جو اُس کے حکموں کو حفظ نہیں کرتے اُن کے لئے زندگی بھی نہیں۔"

۸۔ حکم

جن باتوں سے پرہیز کرنا اور جن سے پرہیز نہ کرنا چاہئے اُن کا بیان

وہ کہتا ہے "میں نے تجھے بتا دیا ہے کہ خدا کی مخلوقات دو قسم کی ہے کیونکہ پرہیزگاری بھی دو قسم کی ہے۔ کیونکہ بعض باتوں میں پرہیزگاری کرنی ضروری ہے مگر بعض باتوں میں ضروری نہیں ہے۔" (۲) میں اُسے کہتا ہوں۔ "اے خداوند مجھے بتا دے کہ کن باتوں میں پرہیز کرنا ضروری ہے اور کن میں ضروری نہیں۔" وہ مجھے کہتا ہے۔ "سُن۔ بُرائی سے پرہیز کر اور اُس کو عمل میں مت لا۔ مگر نیکی سے پرہیز مت کر بلکہ اُس کو عمل میں لا۔ کیونکہ اگر تو نیکی سے پرہیز کرے کہ اُسے عمل میں نہ لاوے۔ تو تُو گناہ عظیم کرتا ہے۔ لیکن اگر تُو پرہیز کرے کہ بُرائی پر عمل نہ کرے تو تُو بڑی راستبازی کرتا ہے۔ پس ہر قسم کا نیک کام کر کے تُو شرارت سے پرہیز کر۔" (۳) میں اُسے کہتا ہوں۔ "اے خداوند! وہ کس قسم کی بُرائیاں ہیں جن سے ہمیں پرہیز کرنا چاہئے؟" وہ کہتا ہے۔ "سُن۔ زناکاری اور حرامکاری سے۔ ناجائز

شراب خوری سے۔ بُرے مزوں سے طرح طرح کے کھانوں سے قیمتی خزانوں سے اور غرور سے۔ اور بلند خیالی سے۔ اور تکبر سے۔ اور جھوٹ اور خلاف گوئی اور ریاکاری اور خرابی اور طرح طرح کے کفر سے۔ (۴) یہ کام انسان کی زندگی میں تمام باتوں سے بڑھکر بُرے ہیں۔ پس خدا کے خادم کو اِن تمام باتوں سے پرہیز کرنا ضروری امر ہے۔ کیونکہ اِن باتوں سے پرہیز نہ کرنے والا شخص خدا کے لئے نہیں جی سکتا۔ پس تو سُن اور اِن باتوں کی پیروی کر۔" (۵) میں اُسے کہتا ہوں۔ "جناب من! بھلا کیا۔ اور بھی بُرے کام ہیں؟" وہ کہتا ہے "ہاں۔ بہت سے ہیں جن سے خدا کے خادم کو پرہیز کرنا لازم ہے۔ چوری جھوٹ۔ دغابازی۔ جھوٹی گواہی۔ لالچ۔ بُری خواہشیں۔ فریب۔ خام خیالی۔ لاف زنی اور جس قدر باتیں اِن کی مثل ہیں۔ (۶) کیا تو اِن باتوں کو بُرا اور (وہ کہتا ہے) خدا کے خادم کے لئے بہت ہی بُرا نہیں سمجھتا؟ خدا کی خدمت کرنے والے کو اِن باتوں سے پرہیز کرنا چاہئے۔ پس اِن تمام باتوں سے پرہیز کر تاکہ تو خدا کے لئے زندہ رہے اور اِن باتوں سے پرہیز کرنے والوں کی فہرست میں تو درج ہو جائے۔ پس تو جن باتوں سے تجھے پرہیز کرنا لازم ہے یہی ہیں۔ (۷) لیکن جن باتوں سے تجھے پرہیز کرنا لازم نہیں ہے بلکہ اُن پر عمل کرنا چاہئے وہ بھی سُن لے نیکی سے پرہیز مت کر بلکہ اُس کو عمل میں لا۔" (۸) میں اُسے کہتا ہوں "جناب! مجھے نیک باتوں کی قدرت بھی بتا دیجئے تاکہ میں اُن پر چلوں اور اُن کی خدمت کروں تاکہ اُن پر کاربند ہو کر بچ سکوں۔" وہ کہتا ہے "نیک کاموں کی بابت بھی سُن لے جن کو تجھے عمل میں لانا اور اُن سے پرہیز نہ کرنا چاہئے۔ (۹) سب سے پہلے ایمان۔ خداوند کا خوف۔ محبت۔ یکدلی۔ راستبازی کی باتیں۔ حق اور صبر ہیں۔ انسان کی زندگی میں اِن سے بڑھکر کوئی نیکی نہیں ہے۔ گر کوئی اِن باتوں کی محافظت کرے اور اُن سے احتراز نہ کرے تو وہ اِسی زندگی میں مبارک ہو جاتا ہے۔ (۱۰) اب وہ باتیں سُن جو اِن کے بعد ہیں۔ بیوگان کی خدمت کرنی۔ یتیموں اور محتاجوں کا ملاحظہ کرنا خدا کے خادموں کو دُکھ مصیبت سے رہا کرنا۔ مہمان نواز ہونا (کیونکہ مہمان نوازی میں ہمیشہ فیاضی پائی جاتی ہے) کسی کا مقابلہ نہ کرنا۔ مطمئن ہونا۔ سب لوگوں سے بڑھکر خاکسار ہونا۔

بڑھوں کی تعظیم کرنی۔ راستبازی کی مشق کرنی۔ برادریت کو محفوظ رکھنا۔ نقصان سہنا برداشت کرنے والا ہونا۔ حاسد نہ ہونا۔ بغض نہ رکھنا۔ رُوح کے بیماروں کو نصیحت کرنی ایمان سے ٹھوکر کھائے ہوؤں کو نکال نہیں دینا بلکہ اُن کو واپس لانا اور دلیر کرنا۔ گنہگاروں کو ملامت کرنی۔ قرضداروں اور حاجتمندوں کو دُکھ نہ دینا۔ اور وہ کام جو اِن کی مانند ہیں۔" (۱۱) وہ کہتا ہے "کیا تو اِن باتوں کو اچھا سمجھتا ہے؟" میں اُسے کہتا ہوں "اے خداوند! اِن سے بڑھکر کون سی بات بھلی ہے؟" وہ کہتا ہے "پس تو اِن باتوں پر چل اور اِن سے پرہیز مت کر تو تو خدا کے لئے زندہ رہیگا۔ (۱۲) پس تو اِس حکم کی محافظت کر اگر تو نیکی کرے اور اُس سے پرہیز نہ کرے تو خدا کے لئے زندہ رہیگا اور سب جو ایسا کرتے ہیں خدا کے لئے زندہ رہینگے۔ اور پھر اگر تو بدی نہ کرے اور اُس سے پرہیز کرے تو تو خدا کے لئے جیئے گا۔ اور جتنے اِن حکموں کو حفظ کرینگے اور اُن پر چلینگے وہ سب خدا کے لئے زندہ رہیں گے۔"

۹۔ حکم

> دو دلی ترک کرنے کی نصیحت

وہ مجھے کہتا ہے "شک کو اپنے اندر سے نکال دے اور اپنے دل میں یہ کہتے ہوئے خدا سے عرض کرنے میں بالکل شک مت کر کہ میں خداوند سے کس طرح کچھ مانگوں اور پاؤں جبکہ میں نے اُس کا اِس قدر گناہ کیا ہے؟ (۲) اِن باتوں کی فکر مت کر بلکہ اپنے سارے دل سے خداوند کی طرف رجوع ہو اور بلا پس و پیش مانگ اور اُس کے بے نہایت رحم کو جان کہ وہ یقیناً تجھے ترک نہ کرے گا بلکہ تیری رُوح کی تمنائیں پوری کرے گا۔ (۳) کیونکہ خدا آدمیوں کی طرح بغض کرنے والا نہیں ہے بلکہ وہ بغض نہ کرنے والا ہے اور اپنی مخلوق پر ترس کھاتا ہے۔ (۴) پس تو اپنے دل کو اِس دُنیا کی تمام بطالتوں اور اُن باتوں سے پاک کر جو قبل ازیں تجھ سے بیان کر دی گئی ہیں۔ اور خداوند سے مانگ تو تو سب کچھ پائیگا۔ اور اگر تو بلا شک کرینگے خداوند سے مانگے گا تو اپنی تمام غرضیں بلا کم و کاست پائے گا۔ (۵) لیکن اگر تو اپنے دل میں شک لائیگا تو

تیری عرضیں کبھی بھی بر نہ آئینگی۔ کیونکہ خدا پر شک لانے والے ہی دودلے ہوتے ہیں اور ان کی عرضیں مطلقاً پوری نہیں ہوتیں۔ (۶) مگر جو لوگ ایمان میں بالکل کامل ہوتے ہیں وہ خداوند پر بھروسہ رکھ کے سب کچھ مانگتے ہیں اور پاتے ہیں کیونکہ وہ شک کے بغیر مانگتے ہیں اور کسی قسم کی دودلی نہیں برتتے۔ پس ہر ایک دودلا شخص اگر توبہ نہ کرے تو مشکل سے بچے گا۔ (۷) پس تو اپنے دلکو دودلی سے پاک کر اور ایمان سے ملبس ہو اس لئے کہ وہ مضبوط ہے۔ اور خدا پر بھروسہ رکھ کہ جو کچھ تو مانگتا ہے وہ سب تجھے ملجائیگا۔ لیکن اگر تو کبھی خداوند سے کچھ مانگے اور تیری عرض قدرے بدقت پوری ہو تو شک مت لا کہ تیرے دلکی مراد جلد بر نہیں آئی۔ کیونکہ ہمیشہ کسی نہ کسی آزمائش یا قصور کے سبب سے جس سے تو واقف نہیں تیری عرض بدشواری پوری ہوتی ہے۔ (۸) پس تو اپنے من کی مراد مانگنے میں ہرگز ناغہ نہ کر اور وہ تجھے ملجائیگی۔ لیکن اگر تو مانگتے مانگتے تھک جائے اور شک میں پڑ جائے تو اس کا موجب اپنے آپ ہی کو گردان نہ اسے جو تجھے دیتا ہے۔ (۹) اس دودلی پر نظر کر۔ کیونکہ یہ بری اور نامناسب ہے۔ اور بہتوں کو۔ بلکہ بڑے بڑے ایمانداروں اور زور آوروں کو بھی۔ ایمان سے اکھاڑ ڈالتی ہے۔ کیونکہ یہ دودلی بھی ابلیس کی دختر ہے اور خدا کے خادموں کے ساتھ بہت ہی برا سلوک کرتی ہے۔ (۱۰) پس تو دودلی سے سخت نفرت کر اور ہر بات میں اس پر غالب ہو اور قوی اور طاقتور ایمان سے ملبس ہو۔ کیونکہ ایمان ہر ایک بات کا وعدہ دیتا ہے اور ہر ایک بات پوری کرتا ہے۔ مگر دودلی۔ چونکہ اس کو اپنا ہی اعتبار نہیں ہے۔ اس لئے وہ اپنے تمام کاموں میں جو وہ کرتی ہے ناکامیاب رہتی ہے۔" (۱۱) وہ مجھے کہتا ہے "پس تو دیکھتا ہے کہ ایمان اوپر سے خداوند کی جانب سے ہے اور بڑی طاقت رکھتا ہے۔ مگر دودلی ابلیس کی جانب سے ایک زمینی طبیعت ہے اور اس میں طاقت نہیں ہے۔ (۱۲) پس تو اس ایمان کی خدمت کر جس میں طاقت ہے اور تو خدا کے لئے زندہ رہیگا۔ اور سب جو خدا کے لئے زندہ رہیں گے ایسا ہی خیال رکھتے ہیں۔"

۱۰۔ حکم

رنجیدگی دودلی اور تند مزاجی کی بہن ہے

(۱) وہ مجھ سے کہتا ہے "رنجیدگی کو اپنے سے دور کر کیونکہ وہ بھی دودلی اور تند مزاجی کی بہن ہے۔" (۲) میں کہتا ہوں "اے خداوند! یہ ان کی بہن کس طرح ہے؟ کیونکہ میں تو سمجھتا ہوں کہ تند مزاجی اور شے ہے اور دودلی اور بات ہے اور رنج اور کچھ ہے۔" وہ کہتا ہے "تو تو بیوقوف آدمی ہے۔ اور نہیں جانتا کہ رنج تمام روحوں سے زیادہ بری روح ہے اور خدا کے خادموں کے لئے نہایت ہی خطرناک ہے۔ اور تمام روحوں سے بڑھکر انسان کو خراب کر ڈالتی ہے۔ اور روح القدس کو کچل ڈالتی ہے اور پھر اس کو بچا لیتی ہے۔" (۳) میں اسے کہتا ہوں "اے خداوند! میں تو بیوقوف ہوں اور ان تمثیلوں کو نہ سمجھتا اور نہیں جانتا کہ کس طرح وہ اس کو کچلڈالتی اور پھر بچا لیتی ہے۔" (۴) وہ کہتا ہے "سن جنھوں نے سچائی کی بابت کبھی تحقیقات نہیں کی اور نہ الوہیت کی تفتیش کی ہے لیکن محض ایمان لے آئے ہیں۔ اور جنھوں نے اپنے آپ کو اس دنیا کے معاملات اور دولت اور غیر قوموں کی دوستی اور دیگر بہت سے معاملات میں الجھا چھوڑا ہے۔ الغرض سب جو ان معاملات پر ڈٹے بیٹھے ہیں وہ الوہیت کی تمثیلوں کو نہیں سمجھتے۔ کیونکہ وہ ان فعلوں سے تاریک اور خراب ہو اور اجڑ گئے ہیں۔ (۵) جس طرح سے اچھے تاکستان جب بے غورسے پڑ جاتے ہیں تو کانٹوں اور ہر قسم کی جھاڑیوں بوٹیوں سے اجاڑ ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح وہ لوگ جو ایمان لا چکے ہیں مذکورہ بالا کاموں میں پڑکر اپنی عقلیں کھو بیٹھتے ہیں اور راستبازی کی بابت قطعاً کچھ نہیں سمجھتے۔ کیونکہ جب وہ الوہیت اور سچائی کی بابت بھی سنتے ہیں تو ان کی عقلیں ان کے کاموں میں جذب ہو جاتی ہیں اور وہ قطعی کچھ نہیں سمجھتے۔ (۶) مگر جو خدا کا خوف رکھتے ہیں اور الوہیت اور سچائی کے بارے میں تحقیق کرتے ہیں اور اپنا دل خدا کے ساتھ لگاتے ہیں وہ ہر ایک بات کو جو ان کی بابت کہی گئی ہے بہت جلدی سمجھ اور جان لیتے ہیں۔ کیونکہ وہ اپنے آپ میں خداوند کا خوف رکھتے ہیں۔

کیونکہ جہاں خداوند سکونت کرتا ہے وہاں عقلمندی بھی بہت سی ہے۔ پس تو خداوند سے لگا رہ تو ساری باتیں سمجھ بوجھ لیگا"۔

رنجیدگی رُوح القدس کو کس طرح کچلتی اور دباتی ہے

۲۔ وہ کہتا ہے "اے نادان! سُن کہ کس طرح سے رنجیدگی رُوح القدس کو کچلتی اور پھر دباتی ہے۔ (۲) جب دودلا آدمی کسی کام پر اپنا دل لگاتا ہے اور اپنی دودلی کے سبب سے اُس میں ناکامیاب ہو جاتا ہے تو یہ رنجیدگی خود اُس شخص میں آجاتی ہے اور رُوح القدس کو رنجیدہ کر دیتی اور اُسے کچل ڈالتی ہے۔ (۳) پھر جب کسی معاملہ میں تیز مزاجی انسان میں آتی ہے اور وہ نہایت ترش رو ہو جاتا ہے تو تیز مزاج شخص کے دِل پر پھر رنجیدگی آجاتی ہے اور اپنے کئے سے وہ رنجیدہ ہو جاتا ہے اور توبہ کرتا ہے کہ مَیں نے بُرا کیا۔ (۴) پس ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ رنجیدگی اپنے میں ایک نجات رکھتی ہے۔ کیونکہ وہ شخص بُرا کر کے پچھتاتا ہے۔ پس یہ دونوں کام رُوح کو رنجیدہ کرتے ہیں۔ دودلی تو رُوح کو اس لئے رنجیدہ کرتی ہے کہ وہ اپنے کام میں کامیاب نہیں ہوتی لیکن تیز مزاجی اس لئے کہ اُس نے بُرا کیا۔ پس خواہ دودلی ہو خواہ رنجیدگی۔ یہ دونوں باتیں رُوح القدس کو رنجیدہ کرنے والی ہیں۔ (۵) پس رنجیدگی کو اپنے سے دُور کر اور رُوح القدس کو جو تیرے اندر سکونت کرتی ہے دُکھ مت دے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ تیرے خلاف خدا سے سفارش کرے اور تجھ سے علیحدہ ہو جائے۔ (۶) کیونکہ خدا کی رُوح جو اس جسم میں ڈالی گئی ہے نہ تو رنج کی اور نہ ہی تنگی کی متحمل ہو سکتی ہے"۔

رنجیدگی کو چھوڑنا اور خوش ہونا لازم ہے

۳۔ پس تو اُس خوشی سے ملبّس ہو جو خدا کے حضور ہمیشہ مورد لُطف ہے اور اُسے مقبول ہے اور تو اُس میں مزے اُڑا۔ کیونکہ ہر ایک خوش آدمی نیک عمل اور نیک خیال کرتا ہے اور رنج سے نفرت کرتا ہے۔ (۲) مگر رنجیدہ آدمی ہمیشہ بُرائی کرتا رہتا ہے۔ پہلے تو وہ بُرا کام کرتا ہے اس لئے کہ وہ رُوح مقدس کو جو خوش رہنے والی ہے اور جو آدمی کو دیگئی ہے رنجیدہ کرتا ہے۔ دوسرے یہ کہ وہ رُوح مقدس کو رنجیدہ کر کے بے شرع کام کرتا ہے اس لئے کہ وہ نہ تو خدا کے سامنے دعلیاب ہوتا ہے

اور نہ وہ اُس کا اقرار کرتا ہے۔ کیونکہ رنجیدہ شخص کی سفارش خدا کے قربان گاہ پر پہنچنے کی طاقت ہرگز نہیں رکھتی"۔ (۳) مَیں اُسے کہتا ہوں۔ "رنجیدہ شخص کی سفارش قربان گاہ پر کیوں نہیں پہنچتی؟" وہ کہتا ہے "اس لئے کہ رنجیدگی اُس کے دِل میں گھر کر گئی ہوئی ہے پس رنجیدگی سفارش کے ساتھ آمیز ہو کر خالص سفارش کو قربانگاہ پر چڑھنے نہیں دیتی۔ کیونکہ جس طرح سرکہ ایک ہی برتن میں مے کے ساتھ بلکہ اپنا ذاتی خوشگوار مزہ کھو دیتا ہے اسی طرح رنجیدگی رُوح القدس کے ساتھ مخلوط ہو کر خالص سفارش رہنے نہیں دیتی۔ (۴) پس اس خراب رنجیدگی سے اپنے آپ کو پاک کر اور تُو خدا کیلئے زندہ رہیگا۔ اور وہ سب لوگ بھی خدا کے لئے زندہ رہینگے جو رنجیدگی کو اپنے آپ سے اُتار پھینکینگے اور تمام خوشیوں سے ملبّس ہونگے"۔

۱۱۔ حکم

جھوٹے نبی کا بیان

۱۔ اُسنے مجھے ایک تخت پر آدمی بیٹھے ہوئے اور ایک اور آدمی کُرسی پر بیٹھا ہوا دکھلایا۔ اور وہ مجھ سے کہتا ہے "کیا لوگ تخت پر بیٹھے ہوئے تجھے نظر آتے ہیں؟" مَیں اُسے کہتا ہوں "ہاں۔ جناب! مَیں دیکھ رہا ہوں"۔ وہ کہتا ہے۔ "وہ ایماندار لوگ ہیں۔ اور جو کُرسی پر بیٹھا ہوا ہے وہ جھوٹا نبی ہے جو خدا کے خادموں کی عقل کو برباد کرتا ہے۔ دینداروں کی عقل کو نہیں بلکہ دودلوں کی عقل کو۔ پس یہ دودلے لوگ اُس کے پاس یوں جاتے ہیں جیسے نجومی کے پاس اور اُس سے پوچھتے ہیں کہ ہم پر کیا واقع ہوگا۔ وہ جھوٹا نبی اپنے آپ میں الٰہی رُوح کی کوئی طاقت نہ رکھکر اُن کے سوالات کے مطابق اور اُن کی بُری خواہشوں کے مطابق بولتا ہے اور اُن کی حسب مرضی اُن کی روحوں کو معمور کرتا ہے۔ (۳) کیونکہ وہ خود خالی ہو کر خالیوں کا خالی جواب دیتا ہے۔ کیونکہ جو کچھ اُس سے پوچھا جائے وہ اُس کا جواب آدمی کے خالی پن کے مطابق دیتا ہے۔ مگر کوئی کوئی سچ بات بھی بولتا ہے۔ کیونکہ ابلیس اُسکو اپنی رُوح بھر دیتا ہے اگر ممکن ہو تو راستبازوں میں سے کسی کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالیگا۔ (۴) پس جتنے لوگ خداوند کے ایمان میں مضبوط

اور سچائی سے ملبس ہیں۔ وہ ایسی روحوں سے لصوق نہیں رکھتے بلکہ اُن سے دُور ہی
رہتے ہیں۔ مگر جتنے لوگ دو دلے ہیں اور اکثر اپنے ارادے بدلتے رہتے ہیں وہ غیر
قوموں کی طرح فالگوئی کیا کرتے ہیں اور بُت پرستی کر کے اپنے اوپر عظیم تر گناہ لاتے ہیں
کیونکہ جو کسی امر کی بابت جھوٹے نبی سے سوال کرتا ہے وہ بُت پرست اور سچائی سے خالی
اور بیوقوف ہے۔ (۵) کیونکہ خدا کی طرف سے دی ہوئی ہر ایک رُوح کسی سے سوال
نہیں کرتی بلکہ الٰہی طاقت رکھ کے ہر ایک بات اپنے ہی ساتھ بولتی ہے اس لئے
کہ وہ اُوپر سے۔ الٰہی رُوح کی طاقت سے ہے۔ (۶) مگر وہ رُوح جس سے مشورت
لیگئی ہے اور جو لوگوں کی خواہشوں کے موافق بولتی ہے وہ زمینی اور بوالہوس ہے
وہ قدرت نہیں رکھتی۔ اور اگر اُس سے سوال نکیا جائے تو وہ مطلقاً نہیں بولتی۔"
(۷) میں اُسے کہتا ہوں "اے خداوند! آدمی کس طرح سے جانیگا کہ اُن میں سے کون
نبی ہے اور کون جھوٹا نبی؟" وہ کہتا ہے۔ "دونوں نبیوں کی بابت سُن لے۔ اور جیسا
کہ میں تجھے بتاؤں گا اُسی طرح تُو نبی کو اور جھوٹے نبی کو پرکھ سکتا ہے۔ اُس کی زندگی
سے تُو اُس شخص کو آزما لینا جو الٰہی رُوح رکھتا ہے۔ (۸) پہلے تو وہ شخص جو الٰہی رُوح
رکھتا ہے جو اُوپر سے ہے حلیم اور سنجیدہ اور فروتن ہے اور تمام بُرائیوں سے اور اِس
دُنیا کی باطل خواہشوں سے پرہیز کرتا ہے۔ اور اپنے آپ کو تمام لوگوں سے ہیچ سمجھتا
ہے۔ اور جب اُس سے پوچھا جائے تو وہ کسی کو کچھ جواب نہیں دیتا اور نہ ہی وہ خلوت
میں بولتا ہے (اور نہ ہی رُوح القدس بولتی ہے جب کوئی چاہے کہ وہ اُس سے بولے)
بلکہ وہ اُس وقت بولتا ہے جبکہ خدا چاہتا ہے کہ وہ بولے۔ (۹) پس جب وہ شخص جو
الٰہی رُوح رکھتا ہے اُن راستبازوں کی مجلس میں آتا ہے جو الٰہی رُوح پر ایمان رکھتے
ہیں اور اُن آدمیوں کی مجلس کی طرف سے خدا کے حضور سفارش ہوتی ہے تب نبوی
رُوح کا فرشتہ جو اُس کے ساتھ ہوتا ہے اُس شخص کو معمور کر دیتا ہے اور وہ شخص رُوح
القدس سے بھر کر خداوند کی مرضی کے مطابق اُس جماعت سے بولتا ہے۔ (۱۰) پس اِس
طرح وہ الٰہی رُوح ظاہر ہو جائیگی۔ پس جس قدر خداوند کی الٰہی رُوح کی بابت ہے وہی

قدرت ہے۔" (۱۱) وہ کہتا ہے "اب زمینی اور خالی اور طاقت نہ رکھنے والی رُوح
کی بابت سُن۔ جو بیوقوف ہے۔ (۱۲) پہلے تو وہ شخص جو خیال کرتا ہے کہ مجھ میں رُوح
ہے اپنے آپ کو بلند کرتا ہے اور اول کُرسی چاہتا ہے اور برا راست جلد باز اور
بے حیا اور بکواسی اور بہت سی عیش و عشرتوں اور دیگر بہت سے فریبوں میں مائل
ہوتا ہے اور اپنی نبوت کی اُجرت لیتا ہے۔ اور اگر اُجرت نہ لے تو نبوت بھی نہیں کرتا۔
پس کیا الٰہی رُوح مزدوری لے اور نبوت کر سکتی ہے؟ خدا کا نبی یہ کام کرتا قبول نکریگا۔
بلکہ ایسے نبیوں کی رُوح زمینی ہے۔ (۱۳) پھر راستبازوں کی مجلس کے وہ مطلقاً
نزدیک نہیں جاتا۔ بلکہ اُن سے بھاگتا ہے اور دو دلوں اور خالی آدمیوں کے ساتھ
لگا رہتا ہے اور کونوں پر اُن کے ساتھ نبوت کرتا ہے اور ہر طرح کی خالی باتیں اُن کی
خواہشوں کے مطابق بولتا ہے۔ کیونکہ وہ جواب بھی خالی لوگوں کو دیتا ہے۔ کیونکہ اگر
خالی برتن خالی برتنوں کے ساتھ رکھا جائے تو وہ ٹوٹ نہیں جاتا بلکہ ایک دوسرے
سے موافق ہو جاتا ہے۔ (۱۴) لیکن جب وہ شخص الٰہی رُوح رکھنے والے راستبازوں
کی مجلس میں جاتا ہے۔ اور وہ سفارش کرتے ہیں تو وہ آدمی خالی ہو جاتا ہے اور زمینی
رُوح ڈر کے مارے اُس سے فرار ہو جاتی ہے۔ اور وہ شخص گونگا اور بالکل چور چور ہو
جاتا ہے۔ اور بولنے کی اُس میں بالکل طاقت نہیں رہتی۔ (۱۵) کیونکہ اگر تم مے یا تیل
کو کسی حوض میں ڈال دو اور اُن میں وہ خالی برتن رکھو اور پھر چاہو کہ اُس حوض کو
خالی کر دو تو وہ خالی برتن تم خالی ہی پاؤ گے۔ اسی طرح سے خالی انبیا بھی ہیں۔ جب وہ
راستبازوں کی رُوحوں کے درمیان آتے ہیں تو جیسے وہ آئے تھے ویسے ہی معلوم
پڑتے ہیں۔ (۱۶) تُو نے دونوں قسموں کی زندگی معلوم کر لی ہے۔ پس تُو اُس آدمی کو جو
کہتا ہے کہ میں رُوح رکھتا ہوں اُس کی زندگی اور کاموں سے پرکھ لے۔ (۱۷) لیکن تُو
اُس رُوح پر ایمان رکھ جو خدا کی طرف سے آتی اور طاقت رکھتی ہے۔ مگر زمینی اور خالی
رُوح پر ہرگز اعتبار مت کر اس لئے کہ اُس میں طاقت نہیں ہے کیونکہ وہ ابلیس کی
طرف سے آتی ہے۔ (۱۸) پس تُو وہ تمثیل سُن جو میں تجھے بتاؤں گا۔ ایک پتھر لے اور

آسمان کی طرف پھینک اور دیکھ اگر تُو اُس کو چھو سکے۔ یا پانی کی پچکاری لے اور اُس پانی کو
آسمان کی طرف پھینک۔ دیکھ اگر تُو آسمان کو شگاف کر سکے۔" (۱۹) میں اُسے کہتا ہوں "اَے
خداوند یہ باتیں کس طرح ہو سکتی ہیں؟ یہ دونوں باتیں جن کا تُو نے ذکر کیا ہے ناممکن ہیں"
وہ کہتا ہے۔ "جس طرح سے یہ باتیں ناممکن ہیں اُسی طرح سے زمینی رُوحیں ناطاقت اور
کمزور ہیں۔ (۲۰) اب اُس طاقت کو لے جو اُوپر سے آتی ہے۔ اولے کی کنکر چھوٹی سی ہوتی
ہے۔ اور جب وہ آدمی کے سر پر گرتی ہے۔ تو اُس سے کیسی درد ہوتی ہے! یا پھر اُس قطرہ
کو لے جو کھپریل سے گرتا ہے اور پتھر میں شگاف ڈال دیتا ہے۔ (۲۱) پس تُو دیکھتا ہے کہ
وہ چھوٹی چھوٹی چیزیں جو آسمان سے گرتی ہیں بڑی طاقت رکھتی ہیں۔ اسی طرح سے وہ
الٰہی رُوح جو اوپر سے آتی ہے طاقتور ہوتی ہے۔ پس تُو اِس رُوح پر اعتبار رکھ مگر دوسری
سے بھاگ"۔

۱۲۔ حکم

بُری رُوح کا کام اور اثر

۱۔ وہ مجھے کہتا ہے۔ "تمام بُری خواہشیں اپنے سے دُور کر دے مگر نیک اور بے عیب
خواہش سے ملبّس ہو۔ کیونکہ تُو اِس خواہش سے ملبّس ہو کر بُری خواہش سے نفرت
کرے گا۔ اور جیسا تُو چاہے گا ویسا ہی اُس کو لگام دیکر پھیریگا۔ (۲) کیونکہ بُری خواہش
وحشی ہے اور بدشواری قابو میں آتی ہے۔ کیونکہ وہ خطرناک ہے اور اپنی وحشت کے
سبب سے آدمیوں کی نظر میں بڑی گراں ہے خصوصاً جبکہ خدا کا بندہ اُس میں جا
گرتا ہے اور سمجھتا نہیں تو وہ ہیبت ناک طور پر اُس سے گرانقدر ہو جاتا ہے۔ مگر یہ ایسے
لوگوں کے لئے گراں بہا ہے جو نیک خواہش سے ملبّس نہیں بلکہ اِس دُنیا کے ساتھ مل
جُل گئے ہیں۔ پس ایسوں ہی کو وہ موت کے حوالہ کرتی ہے۔" (۳) میں اُس سے کہتا
ہوں "اَے خداوند! اُس بُری خواہش کے کام کیسے ہیں جو آدمیوں کو موت کے حوالہ
کر دیتی ہے؟ مجھے بتا دیجئے تاکہ میں اُن سے دُور رہوں۔" وہ کہتا ہے۔ "سُن لے جن
کاموں کے ذریعہ سے بُری رُوح خدا کے بندوں کو مار ڈالتی ہے"۔

بُری خواہشوں سے دُور رہ

۲۔ سب سے پہلے غیر عورتوں اور غیر مردوں کی۔ اور بیشمار دولت کی۔ اور بہت سی بیفائدہ
اکل و شرب کی۔ اور دیگر بہت سی اور احمق پنے کی عیش و عشرت کی خواہش
ہے۔ کیونکہ تمام عیش و عشرت خدا کے بندوں کے لئے حماقت اور بطالت ہیں۔ (۲)
پس یہ تمام خواہشیں بُری ہیں اور خدا کے بندوں کو مار ڈالتی ہیں۔ کیونکہ خود یہ بُری
خواہش اِبلیس کی بیٹی ہے۔ پس تمام بُری خواہشوں سے دُور رہنا لازم ہے تاکہ تم دُور رہکر
خدا کے لئے زندہ رہو۔ (۳) مگر جس قدر لوگ اُن کے محکوم ہیں اور جو اُن کا مقابلہ نہیں
کرتے وہ آخرکار مر جائینگے۔ کیونکہ یہ خواہشیں مہلک ہیں۔ (۴) مگر تُو راستبازی کی خواہش
سے ملبّس ہو۔ اور خداوند کے خوف سے مسلح ہو کر اُن کا مقابلہ کر۔ کیونکہ خدا کا خوف نیک
خواہش میں بستا ہے۔ جب بُری خواہش تجھ کو خدا کے خوف سے مسلح اور اپنے بالمقابل
دیکھے گی تو وہ تجھ سے دُور بھاگ جائے گی۔ اور تیرے ہتھیاروں سے ڈر کر وہ تجھے کبھی
دکھائی نہ دیگی۔ (۵) پس تُو اُس پر فتح پا کے راستبازی کی خواہش پاس آ اور فتح کا
انعام جو تُو نے پایا ہے اُس کے حوالے کرکے اُس کی مرضی کے مطابق اُس کی خدمت کر۔ اگر
تُو نیک خواہش کی خدمت کرے گا اور اُس کے تابع رہے گا تو بُری خواہش پر حکومت
کر سکے گا اور اپنی مرضی کے مطابق اُس کو تابع کرے گا"۔

نیک خواہشوں کی خدمت کا طریقہ

۳۔ میں اُسے کہتا ہوں "اَے خداوند! میں جاننا چاہتا ہوں کہ نیک خواہش
کی خدمت کن طریقوں سے کروں"۔ وہ کہتا ہے "سُن لے۔ راستبازی اور بھلائی کو۔
سچائی اور خوف کو۔ ایمان اور فروتنی کو۔ اور اِس قسم کی جسقدر نیکیاں ہیں اُن کو عمل میں لا۔
اِن باتوں کو عمل میں لا کر تُو خدا کا پسندیدہ خادم ہوگا اور اُس کے لئے زندگی بسر کرے گا
اور وہ سب بھی خدا کے لئے زندہ رہیں گے جو نیک خواہش کی خدمت کرینگے۔ (۲) پس
اُس نے یہ بارہ احکام ختم کئے۔ اور وہ مجھ سے کہتا ہے۔ "یہ احکام تیرے پاس ہیں۔ تُو
اِن پر چل۔ اور اپنے سامعین کو نصیحت کر تاکہ اُن کی توبہ اُن کی زندگی کے باقی ایام میں
پاکیزہ ہو۔ (۳) تُو اِس خدمت کو جو میں تجھے دیتا ہوں بڑی فکر کے ساتھ انجام تک پہنچا۔
اور تیری بڑی تاثیر ہوگی۔ کیونکہ تجھے اُن لوگوں کے درمیان بڑا فضل حاصل ہوگا جو آیندہ

کو تو یہ کرینگے۔ اور وہ تیری باتوں کو مان لینگے کیونکہ میں تیرے ساتھ ہونگا اور اُن کو تیری فرمانبرداری پر مجبور کروں گا۔ (۴) میں اُسے کہتا ہوں۔ ”اے خداوند! یہ احکام بڑے عمدہ اور جلیل ہیں اور اُس شخص کے دل کو خوش کر سکتے ہیں جو اُن کی حفاظت کرنے پر قادر ہے مگر میں نہیں جانتا کہ لوگ اِن حکموں کی حفاظت کر سکینگے یا نہیں اِس لئے کہ وہ بہت سخت ہیں۔“ (۵) جواباً وہ مجھے کہتا ہے۔ ”اگر تو اپنے آپ میں تصور کر لے کہ اُن پر عملدرآمد ہو سکتا ہے تو تُو اُن کی حفاظت بخوبی کر سکے گا اور وہ سخت نہونگے۔ لیکن اگر دل پر یہ خیال آوے کہ آدمی اُن کی تعمیل نہیں کر سکتا۔ تو تُو اُن کی حفاظت نہ کرے گا۔ (۶) مگر اب میں تجھے کہتا ہوں کہ اگر تُو اُن کی حفاظت نہ کرے گا بلکہ اُن سے غفلت کرے گا تو نجات حاصل نہ کرے گا۔ نہ تو تیرے بچے اور نہ تیرا خاندان۔ جبکہ تُو اپنے آپ میں فیصلہ کر چکا ہے کہ آدمی اِن حکموں کو حفظ نہیں کر سکتا“۔

۳۔ اور یہ باتیں اُس نے مجھے بڑے غصے سے کہیں ایسا کہ میں پریشان ہو گیا اور بہت ہی ڈر گیا۔ کیونکہ اُس کی صورت تبدیل ہو گئی تھی یہاں تک کہ آدمی اُس کے غضب کی تاب نہ لا سکتا تھا۔ (۲) مگر مجھے بالکل حیران و پریشان دیکھ کر وہ مجھ سے بڑی مہربانی اور خوش مزاجی سے کلام کرنے لگا۔ اور یُوں کہتا ہے کہ ”اے بیوقوف! اور نادان اور دو دلے! تو خدا کے جلال کو نہیں جانتا کہ وہ کیسا بڑا اور طاقتور اور عجیب ہے کہ اُسنے تمام دُنیا انسان کی خاطر خلق کی اور اپنی تمام خلقت انسان کے ماتحت کر دی اور اُس کو کُل اختیار بخشا کہ سب چیزوں پر جو آسمان کے نیچے ہیں حکومت کرے؟ (۳) پس اگر (وہ کہتا ہے) انسان خدا کی تمام مخلوقات کا مالک ہے اور وہ اُن سب پر حکومت کرتا ہے تو کیا وہ اِن حکموں پر بھی حاوی نہیں ہو سکتا؟“ وہ کہتا ہے ”ممکن ہے کہ وہ شخص تمام چیزوں اور اِن تمام احکام پر حکومت کرے جو خداوند کو اپنے دل میں رکھتا ہے۔ (۴) مگر جو زبان سے خداوند کا نام لیتے ہیں اور اُن کے دل سخت ہیں اور وہ خداوند سے دُور ہیں تو اُنہیں کے لئے یہ احکام سخت اور دشوار ہیں۔ (۵) پس تم جو ایمان سے خالی اور بیقرار ہو اپنے خداوند کو اپنے دل میں جگہ دو تب تم جان لوگے کہ کوئی شئے

اِن احکام سے نہ تو آسان تر ہے اور نہ زیادہ شیریں و ملائم۔ (۶) تم جو شیطان کے حکموں پر جو مشکل اور تلخ اور وحشی اور بیہودہ ہیں چلتے ہو پھرو اور شیطان سے مت ڈرو کیونکہ اُس میں تمہاری طاقت نہیں ہے۔ (۷) کیونکہ میں توبہ کا فرشتہ جو اُس پر اختیار رکھتا ہوں تمہارے ساتھ ہونگا۔ ابلیس صرف خوف ہی رکھتا ہے مگر اُس کے خوف میں کچھ زور نہیں ہے۔ پس تم اُس سے مت ڈرو اور وہ تم سے بھاگ نکلے گا“۔

شیطان کن پر غلبہ پا سکتا ہے اور کن پر نہیں

۵۔ میں اُسے کہتا ہوں۔ ”اے خداوند! میری تھوڑی سی باتیں سن لے۔“ وہ کہتا ہے ”جو کچھ تو چاہتا ہے کہہ۔“ میں اُسے کہتا ہوں۔ ”اے خداوند! انسان تو خدا کے حکموں کی حفاظت کرنی چاہتا ہے۔ اور کوئی ایسا شخص نہیں ہے جو خداوند سے التجا نہ کرے کہ وہ اُس کے حکموں کی قوت حاصل کرے اور اُن کے تابع ہو۔ مگر شیطان سخت ہے اور اُن پر غلبہ پا جاتا ہے۔“ (۲) وہ کہتا ہے کہ ”وہ خدا کے بندوں پر جو اپنے سارے دل سے اُس پر اُمید رکھتے ہیں غلبہ نہیں پا سکتا۔ وہ ان کے خلاف جنگ تو کر سکتا ہے مگر اُن پر غالب نہیں آ سکتا۔ پس اگر تم اُس کا مقابلہ کرو تو وہ مفتوح ہو جائیگا اور شرمندہ ہو کر تم سے بھاگ جائے گا۔“ وہ کہتا ہے کہ ”جتنے لوگ بالکل خالی ہیں وہ شیطان سے ڈرتے ہیں گویا کہ وہ زورآور ہے۔ (۳) جب آدمی بالکل خالی گھڑے مَیں عمدہ مے بھر دے اور اِن گھڑوں میں سے چند ایک خالی ہوں اور وہ شخص اُن گھڑوں پاس آتا ہے تو وہ بھرے ہوئے گھڑوں کو نہیں آزماتا کیونکہ وہ جانتا ہے کہ وہ بھرے ہوئے ہیں۔ لیکن وہ خالی گھڑوں کو آزماتا ہے۔ اِس خوف سے کہ کہیں وہ تلخ نہ ہو گئے ہوں۔ کیونکہ خالی گھڑے جلد تُرش ہو جاتے ہیں۔ اور مے کا مزہ جاتا رہتا ہے۔ (۴) اِسی طرح سے شیطان بھی خدا کے تمام بندوں کے پاس آتا ہے اور اُن کو آزماتا ہے۔ پس جتنے لوگ ایمان سے معمور ہیں وہ زور کے ساتھ اُس کا مقابلہ کرتے ہیں۔ اور چونکہ وہ اُن میں داخل ہونیکا راستہ نہیں پاتا اِس لئے وہ اُنکے پاس سے بھاگ جاتا ہے۔ پس اُس وقت وہ اُنکے پاس جاتا ہے جو خالی ہیں اور جگہ دیکھ کر اُنکے اندر گھس جاتا ہے اور جو کچھ چاہتا ہے وہ اُنکے اندر کرتا ہے اور وہ اُسکے کلیتہً حلقہ بگوش بنجاتے ہیں“۔

یعقوب ۴:۷

توبہ کا فرشتہ ہرمس کو تسلی دیتا ہے

۱۔ لیکن میں توبہ کا فرشتہ تمہیں کہتا ہوں۔ کہ تم ابلیس سے مت ڈرو۔" وہ کہتا ہے "کیونکہ میں تمہارے ساتھ جو اپنے سارے دل سے توبہ کرتے ہو رہنے اور ایمان میں تقویت دینے کے لئے بھیجا گیا تھا۔ (۲) پس تم جو اپنے گناہوں کے سبب سے اپنی زندگی سے نااُمید ہو چکے ہو اور اپنے گناہوں پر اضافہ کر رہے ہو اور اپنی زندگی سے بیزار ہو خدا پر یقین لاؤ۔ تاکہ اگر تم اپنے سارے دل سے خداوند کی طرف پھرو اور اپنی زندگی کے باقی ایام میں راستبازی عمل میں لاؤ اور اُس کی مرضی کے مطابق سیدھی طرح اُس کی خدمت کرو تو وہ تمہارے پہلے گناہوں کا علاج کرے گا اور تم ابلیس کے کاموں پر حکمرانی کرنے کی طاقت رکھو گے۔ لیکن ابلیس کی دھمکی سے بالکل خوف نہ کرو۔ کیونکہ وہ مُردے کی رگوں کی مانند ڈھیلا پڑا ہوا ہے۔ (۳) پس میری سُنو اور اُس سے ڈرو جو "بچانے اور ہلاک کرنے پر قادر ہے"۔ اور ان حکموں کی محافظت کرو اور تم خدا کے لئے زندہ رہو گے۔" (۴) میں اُسے کہتا ہوں "اے خداوند! میں اب خداوند کے تمام قانونوں میں قوی ہو گیا ہوں اس لئے کہ تُو میرے ساتھ ہے۔ اور جانتا ہوں کہ تُو شیطان کی تمام قدرت کو کچل ڈالے گا۔ اور ہم اُس پر حکمرانی کریں گے اور اُس کے تمام کاموں پر غالب آئیں گے۔ اور اے خداوند! میں اب اُمید کرتا ہوں کہ اگر خداوند مجھے طاقت بخشے تو میں ان تمام حکموں کی حفاظت کر سکوں گا جو تُو نے فرمائے ہیں۔" (۵) وہ کہتا ہے۔ "اگر تیرا دل خداوند کی نظر میں پاک ہو تو تُو ان کی حفاظت کرے گا اور وہ سب بھی ان کی حفاظت کریں گے جو اپنے دلوں کو اس دُنیا کی باطل خواہشوں سے پاک کریں گے اور خدا کے لئے زندگی بسر کریں گے"۔ +

یعقوب ۴: ۱۲

تمثیلیں جو اُس نے مجھ سے کہیں

وہ مجھے کہتا ہے۔ "تم جانتے ہو کہ تم جو خدا کے خادم ہو پردیس میں رہتے ہو۔ کیونکہ تمہارا شہر اس شہر سے دُور ہے۔ پس اگر تم اُس شہر کو جانتے ہو جس میں تم نے رہنا ہے تو کھیتوں اور بیش قیمتی آرائشوں اور عمارتوں اور عارضی رہائش گاہوں کو کیوں تیار کرتے ہو؟ (۲) پس جو شخص اس شہر کے لئے یہ چیزیں تیار کرتا ہے وہ اپنے شہر میں واپس جانے کی فکر نہیں کرتا۔ (۳) اے بیوقوف اور دودلے اور مصیبت زدہ انسان! کیا تُو نہیں جانتا کہ یہ تمام چیزیں اجنبی ہیں اور دوسرے کے اختیار میں ہیں؟ کیونکہ اس شہر کا مالک یوں کہے گا۔ "میں نہیں چاہتا کہ تُو میرے شہر میں بسے بلکہ اس شہر سے نکل جا اس لئے کہ تُو میرے قانونوں سے سروکار نہیں رکھتا۔" (۴) پس تُو جو کھیت اور مکانات اور دیگر بہت سے مقبوضات رکھتا ہے جب وہ تجھے نکال دے گا تو تُو اپنے کھیت اور گھر اور دیگر تمام چیزوں سے جو تُو نے اپنے لئے تیار کی ہیں کیا کرے گا؟ کیونکہ اس ملک کا مالک تجھے ٹھیک کہتا ہے کہ "یا تو تُو میرے قوانین مان یا میرے ملک سے چھٹ ہو۔ (۵) پس تُو کیا کرے گا جبکہ تُو خود اپنے ہی شہر میں قانون رکھتا ہے؟ کیا تُو اپنے کھیتوں اور دیگر مقبوضات کی خاطر اپنے قانون سے قطعاً انکار کر دیگا اور اس شہر کے قانون پر چلے گا؟ خبردار اپنے قانون سے انکار کر دینا کہیں نامناسب کام نہ ہو جائے۔ کیونکہ اگر تُو اپنے شہر کو پھر واپس جانا چاہے تو مقبول نہ ہو گا کیونکہ تُو نے اپنے شہر کے قانون سے انکار کر دیا ہے۔ اور تُو اُس سے باہر رہ جائے گا۔ (۶) پس خبردار رہنا۔ کہ جب تُو اجنبی ملک میں مسکن گزین ہے تو اپنے لئے بہت کچھ تیار نہ کر مگر صرف وہی جو تیرے لئے کافی و وافی ہے۔ اور تیار رہ تاکہ جب اس شہر کا مالک تجھے اس سبب سے نکال دینا چاہے کہ تُو اُس کے قانون کی مخالفت کرتا ہے تو تُو اُس کے شہر سے نکل جاوے اور اپنے شہر میں

چلا جاوے اور خوشی کے ساتھ بلا کسی قسم کے دباؤ کے اپنے قانون کو استعمال کرے
(۷) پس تم جو خدا کی خدمت کرتے ہو اور اُس کو اپنے دل میں رکھتے ہو۔ خبردار ہو۔
اُس کے حکموں کو اور اُن وعدوں کو جو اُس نے کئے ہیں یاد کرتے ہوئے خدا کے کام
کرو۔ اور اُس پر یقین رکھو کہ اگر اُس کے حکم مانے گئے تو وہ اپنے وعدے وفا کرے گا۔
(۸) پس کھیتوں کی بجائے مصیبت زدہ رُوحوں کو خریدو۔ جہاں تک کہ ممکن ہے۔ اور
بیواؤں اور یتیموں کی خبر لو۔ اور اُن سے اغماض نہ کرو۔ اور اپنی دولت اور ہر قسم کی شان
وشوکت کو جو تم نے خدا سے پائی ہیں اسی قسم کے کھیتوں اور مکانوں پر صرف کرو۔ (۹)
کیونکہ مالک نے تمہیں اسی لئے دولت مند کیا ہے تاکہ تم اُس کی ایسی ہی خدمت کرو۔
اسی قسم کے کھیت اور مال ومتاع اور گھر خریدنا بہت بہتر ہے تو اپنے ہی شہر میں
اُس وقت پائیگا جب تُو اُس میں سکونت کرے گا۔ (۱۰) یہ فضول خرچی عمدہ اور مسرت
بخش ہے۔ جس میں نہ تو غم ہے اور نہ خوف۔ مگر خوشی ہے۔ مگر غیر قوموں والی فضول خرچی
مت کرو۔ کیونکہ خدا کے بندوں کے لئے وہ ناواجب ہے۔ (۱۱) لیکن اپنی ہی فضول خرچی
کرو جس میں تم خوشی کر سکتے ہو۔ اور جعلسازی مت کرو۔ اور نہ ہی دوسرے کی چیز کو
چھوؤ اور نہ ہی اُس کی خواہش کرو۔ کیونکہ دوسروں کی چیزوں کی خواہش کرنی بُری
ہے لیکن اپنا ہی کام کر اور تو بچ جائے گا۔"

(۳) ایک اور تمثیل

جب میں کھیت میں پھر رہا تھا اور بلوط اور انگور کے درخت کو بغور دیکھ رہا
تھا اور اُن کے اور اُن کے پھلوں کے درمیان امتیاز کر رہا تھا تو گڈریہ مجھ پر ظاہر
ہوتا اور کہتا ہے۔ "تُو اپنے آپ میں کیا سوچ رہا ہے؟" میں اُسکو کہتا ہوں "جناب میں
بلوط اور انگور کے درخت کی بابت سوچ رہا ہوں کہ وہ ایک دوسرے سے بڑھ کر
موزون ہیں"۔ (۲) وہ کہتا ہے "یہ دو درخت خدا کے بندوں کے لئے نمونہ ہیں"۔
میں اُسے کہتا ہوں۔ اے خداوند! میں اِن درختوں کی علامت کو جن کا تُو ذکر کرتا

ہے سمجھنا چاہتا ہوں"۔ وہ کہتا ہے۔ "تو اس بلوط اور تاک کو دیکھتا ہے؟" میں کہتا
ہوں۔ "اے خداوند! میں دیکھتا ہوں"۔ (۳) وہ کہتا ہے۔ "یہ تاک تو پھل لاتی ہے
مگر بلوط ایک بے ثمر لکڑی ہے۔ لیکن خود یہ تاک اگر بلوط پر نہ چڑھے تو زمین پر پھیل کر
بہت پھل نہیں لا سکتی۔ اور جو پھل لاتی بھی وہ اس سبب سے کہ اُس کی بیل بلوط پر
لٹکی ہوئی نہیں ہے سڑے ہوئے لاتی ہے۔ پس جب تاک بلوط پر لٹک جاتی ہے تو وہ
خود بخود اور بلوط سے پھل لاتی ہے۔ (۴) پس تُو دیکھتا ہے کہ بلوط بھی بہت سا پھل
دیتا ہے۔ تاک سے کچھ کم نہیں بلکہ زیادہ ہی پھل دیتا ہے"۔ میں اُس سے کہتا ہوں
"اے خداوند! زیادہ پھل کس طرح؟" وہ کہتا ہے۔ "اس لئے کہ جب تاک بلوط پر لٹکی
ہوئی ہوتی ہے تو بہت سا اور عمدہ پھل دیتی ہے۔ مگر جب زمین پر بچھی ہوئی ہوتی
ہے تو سڑے ہوئے اور تھوڑے پھل لاتی ہے۔ پس یہ تمثیل خدا کے بندوں۔ امیروں
اور غریبوں ہر دو کے لئے ہے"۔ (۵) میں اُسے کہتا ہوں۔ "اے خداوند! یہ کیونکر؟
مجھے سمجھا دیجئے"۔ وہ کہتا ہے۔ "سُن۔ دولتمند کے پاس مال ومتاع تو بہت سا ہے
مگر خداوند کی باتوں میں وہ غریب ہے اس لئے کہ وہ اُس کی دولت سے بالکل معرا
ہے۔ اور خداوند کے حضور اُس کا اقرار اور مناجات بہت ہی کم ہیں۔ اور جو کچھ اُسکے
پاس ہے وہ بھی تھوڑی اور کمزور ہے اور اُس پر اُس کی کچھ بھی طاقت نہیں ہے۔
پس جبکہ دولتمند غریب کے پاس جاتا اور یہ یقین کر کے اُس کی احتیاج رفع کرتا ہے
کہ جو سلوک غریب کے ساتھ کرتا ہوں میں خدا سے اُس کا عوض پاؤں گا۔ کیونکہ غریب
آدمی مناجات اور اقرار میں دولتمند ہے اور اُس کی مناجات خدا کے حضور میں
بڑا اثر رکھتی ہے۔ تو دولتمند شخص غریب آدمی کے لئے سب کچھ بلا تذبذب مہیا کرتا ہے
(۶) مگر جب امیر آدمی سے غریب آدمی کی حاجت روائی ہو جاتی ہے تو وہ خدا کے
حضور اپنے داتا کا شکر کر کے اُس کے لئے سفارش کرتا ہے۔ اور وہ بھی غریب کی اور
زیادہ مدد کرتا ہے تاکہ اپنی زندگی میں برقرار رہے۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ محتاج کی مناجات
خدا کے حضور میں مقبول اور غنی ہے۔ (۷) پس وہ دونوں اپنے اپنے کام کو پورا کرتے

ہیں۔ محتاج تو سفارش کرتا ہے جس میں وہ غنی ہے (جسکو اُس نے خداوند کی طرف سے حاصل کیا ہے) یہی شے وہ خداوند کو واپس دیتا ہے جو اُس کا حاجت روا ہے۔ اِسی طرح دولتمند بھی وہ دولت جو اُس نے خداوند سے حاصل کی ہے بلا پس و پیش محتاج کی نذر کرتا ہے۔ اور یہ کام بڑا ہے اور خدا کی نذر میں مقبول۔ اِس لئے کہ دولتمند اپنی دولت کی بابت سمجھ رکھتا ہے اور خداوند کی بخششوں میں سے محتاج کے لئے صرف کرتا ہے اور خداوند کی خدمت کو راستی کے ساتھ ادا کرتا ہے۔ (۸) پس لوگوں کی نظروں میں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بلوط کا درخت بے ثمر ہے۔ اور وہ نہ تو جانتے اور نہ سمجھتے ہیں کہ جب خشک سالی ہوتی ہے تو بلوط کا درخت اِس لئے کہ اُس میں پانی ہوتا ہے وہ تاک کی پرورش کرتا ہے اور تاک اِس لئے کہ اُس کو لگاتار پانی ملتا رہتا ہے خود اپنے لئے اور بلوط کے لئے دگنا پھل لاتی ہے۔ اِسی طرح سے غربا بھی خداوند کے حضور اُمراء کی خاطر سفارش کرکے اپنی دولت بڑھاتے ہیں اور امراء بھی محتاجوں کی حاجات رفع کرکے اپنی جانوں کو مکمل کرتے ہیں۔ (۹) پس دونوں کے دونوں راستی سے کام میں شریک ہوتے ہیں۔ پس یہ کام کرنیوالا شخص خدا سے ترک نہ کیا جائیگا۔ بلکہ زندوں کے رجسٹر میں وہ درج ہوگا۔ (۱۰) مبارک ہیں اہلِ دولت جو سمجھتے ہیں کہ ہماری دولت خداوند کی طرف سے ہے۔ کیونکہ اِن باتوں کو سمجھنے والے لوگ کوئی نہ کوئی نیکی کرنے کے قابل ہونگے"

(۳) ایک اَور تمثیل

اُس نے مجھے بہت سے درخت دکھائے جن میں پتے نہ تھے مگر وہ مجھے سوکھے ہوئے معلوم ہوتے تھے۔ کیونکہ وہ سب کے سب یکساں تھے۔ اور وہ کہتا ہے "تو اِن درختوں کو دیکھتا ہے؟" میں کہتا ہوں "اَے خداوند! میں دیکھتا ہوں۔ وہ سب یکساں اَور سوکھے ہوتے ہیں۔" جواباً وہ مجھے کہتا ہے۔ "یہ درخت جنہیں تو دیکھتا ہے وہ لوگ ہیں جو اِس دُنیا میں رہتے ہیں۔" (۲) میں کہتا ہوں۔ "اَے خداوند! وہ یکساں اور سوکھے ہوئے کیوں ہیں؟" وہ کہتا ہے۔ اِس لئے کہ وہ اِس دُنیا میں نہ تو راستباز نظر آتے ہیں اَور نہ

گنہگار بلکہ یکساں ہیں۔ کیونکہ راستبازوں کے لئے یہ دنیا موسم سرما ہے اور چونکہ وہ گنہگاروں کے ساتھ رہتے ہیں اِس لئے وہ ظاہر نہیں ہوتے۔ (۳) کیونکہ جس طرح سے جاڑوں میں جب درختوں کے پتے جھڑ جاتے ہیں تو وہ یکساں ہوتے ہیں اور یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ سوکھے درخت کونسے ہیں اور ہرے کونسے۔ اِسی طرح اِس دُنیا میں نہ تو گنہگار پہچانے جاتے ہیں اور نہ راستباز بلکہ وہ سب یکساں ہیں"

(۴) ایک اَور تمثیل

اُس نے مجھے پھر بہت سے درخت دکھائے۔ اُن میں سے بعض میں تو کونپلیں نکلی ہوئی تھیں مگر بعض سوکھے ہوئے تھے۔ اور وہ مجھے کہتا ہے۔ "تو اِن درختوں کو دیکھتا ہے؟" میں اُسے کہتا ہوں۔ "اَے خداوند! میں دیکھتا ہوں۔ بعض تو پنپے ہوئے ہیں مگر بعض سوکھے۔" (۲) وہ کہتا ہے کہ "پنپے ہوئے درخت تو راستباز لوگ ہیں جو آئندہ جہان میں سکونت کرینگے۔ کیونکہ آئندہ جہان راستبازوں کے لئے موسم گرما ہے مگر گنہگاروں کے لئے جاڑے کا موسم۔ پس جب خداوند کا رحم چمکیگا تب خدا کی خدمت کرنیوالے اَور سب لوگ ظاہر کر دیئے جائینگے۔ (۳) کیونکہ جس طرح گرمی کے موسم میں ہر ایک منفرد درخت کے پھل ظاہر ہوتے ہیں اَور پہچانے جاتے ہیں کہ وہ کس قسم کے ہیں اُسی طرح راستبازوں کے پھل بھی ظاہر ہونگے اور سب کے سب (بڑے چھوٹے سے چھوٹے بھی) اُس عالم میں پھولے ہوئے پہچانے جائینگے۔ (۴) مگر غیر اقوام اور گنہگار جیسا کہ تو نے خشک درختوں کو دیکھا ہے۔ اُس عالم میں ویسے ہی خشک اور بے ثمر پائے جائینگے اور ایندھن کی طرح جلینگے اور ظاہر ہونگے۔ کیونکہ اُن کے کام اُن کی زندگی میں برے تھے۔ کیونکہ گنہگار تو اِسلئے جلائے جائینگے کہ اُنہوں نے گناہ کیا اور توبہ نہ کی۔ لیکن غیر قومیں اِس لئے جلائی جائینگی کہ اُنہوں نے اپنے خالق کو نہ جانا۔ (۵) پس تو پھل لا تاکہ تیرا پھل گرمی کے اُس موسم میں جانا جائے۔ لیکن تو معاملات کی کثرت سے کنارے رہ۔ اور تو ہرگز گناہ نہ کریگا کیونکہ جو بہت سے کاموں میں مشغول ہیں وہ اپنے کاموں کی طرف متوجہ ہو کر اپنے

خداوند کی خدمت کبھی بھی نہ کرکے گناہ بھی زیادہ کرتے ہیں۔" (۶) وہ کہتا ہے۔ "پس ایسا شخص خداوند سے کس طرح کچھ مانگ اور حاصل کرسکتا ہے اگر وہ خداوند کی خدمت نہ کرے؟ کیونکہ جو اُس کی خدمت کرتے ہیں وہی اپنی مرادیں حاصل کرینگے۔ لیکن جو خداوند کی خدمت نہیں کرتے وہ ہرگز حاصل نہ کرینگے۔ (۷) لیکن اگر کوئی شخص ایک ہی کام کرے تو وہ خداوند کی خدمت بھی کرسکتا ہے۔ کیونکہ اُس کی عقل خداوند کی طرف سے خراب نہیں ہوگئی بلکہ وہ اپنی پاکیزہ عقل رکھکر اُس کی خدمت کرے گا۔ (۸) پس اگر تُو اِن باتوں کو عمل میں لائے تو تُو آنے والے عالم کے لئے پھل لاسکے گا۔ اور جو شخص یہ کام کرے گا وہ پھل لائے گا۔"

(۵) ایک اور تمثیل

۱۔ جبکہ میں روزہ رکھے اور کسی پہاڑ پر بیٹھا ہوا تھا اور اُن تمام سلوکوں کا جو خداوند نے میرے ساتھ کئے تھے اُس کا شکر کررہا تھا تو میں اُس گڈریئے کو اپنے پاس بیٹھے اور یہ کہتے ہوئے دیکھتا ہوں۔ "تُو علی الصبح یہاں پر کیوں آیا ہے؟" میں اُسے کہتا ہوں۔ "اُے خداوند! اِس لئے کہ میں ایک منصب رکھتا ہوں۔" (۲) وہ کہتا ہے۔ "منصب کیا ہے؟" میں کہتا ہوں کہ "اُے خداوند! میں روزہ رکھتا ہوں۔" وہ کہتا ہے۔ "وہ روزہ کیا ہے (جو تم رکھتے ہو)؟" میں اُسے کہتا ہوں۔ "اُے خداوند۔ جیسا میرا دستور ہے میں روزہ رکھتا ہوں۔" (۳) وہ کہتا ہے۔ "تم خداوند کے لئے روزہ رکھنا نہیں جانتے۔ اور نہ ہی یہ روزہ ہے۔ وہ غیر مفید روزہ جو تم اُس کے لئے رکھتے ہو۔" میں اُسے کہتا ہوں۔ "جناب من! آپ ایسا کیوں فرماتے ہیں؟" وہ کہتا ہے۔ "میں تجھے کہتا ہوں جس کو تم روزہ رکھنا سمجھتے ہو۔ وہ روزہ نہیں ہے۔ مگر میں تجھے بتلادوں گا کہ کامل اور خداوند کا مقبول روزہ کیا ہے؟" وہ کہتا ہے "سُن۔ (۴) خدا اِس قسم کا باطل روزہ نہیں چاہتا ہے کیونکہ خدا کے لئے ایسا روزہ رکھکر راستبازی کی خاطر کچھ نہیں کرسکتا۔ مگر خدا کے لئے اِس قسم کا روزہ رکھ۔ (۵) اپنی زندگی میں کوئی بُرائی نہ کر۔ اور پاکدلی سے خداوند

کی خدمت کر۔ اُس کے قانونوں پر چلکر اُس کے حکموں کو مان۔ اور اپنے دل میں کسی قسم کی بُری خواہش آنے نہ دے۔ مگر خدا پر یقین رکھ۔ اور اگر تو یہ باتیں عمل میں لائے اور اُس سے ڈرے۔ اور تمام بُرے معاملات سے پرہیز کرے۔ تو تُو خدا کے لئے زندہ رہے گا۔ اور اگر تُو یہ کام کرے تو ایک بڑا اور خدا کا مقبول روزہ تکمیل کو پہنچائے گا۔"

۲۔ "وہ تمثیل سُن جو میں تجھے اُس روزے کے حسب حال سناؤں گا۔ (۲) کسی شخص کے پاس ایک قطعہ زمین کا اور بہت سے نوکر چاکر تھے۔ اُس نے اُس قطعہ زمین کے ایک حصہ میں تاکستان لگایا۔ اور اپنے نوکروں میں سے ایک معتبر اور پسندیدہ اور معزز نوکر کو چُنکر اور پاس بُلاکر اُسے کہتا ہے۔ اِس تاکستان کو جسے میں نے لگایا ہے سنبھال اور تا وقتیکہ میں آؤں تو اُس کے گرد باڑ لگا۔ مگر تاکستان کے ساتھ اور کچھ نہ کرنا اور میرے اِس حکم کی محافظت کر۔ اور تُو میرے سامنے آزاد ہوگا۔ اور اُس نوکر کا آقا سفر کو چلا گیا (۳) جب وہ روانہ ہوگیا تو اُس نوکر نے تاکستان کے گرد باڑ لگانی شروع کی۔ جب وہ تاکستان کے گرد باڑ لگا چکا تو اُس نے معلوم کیا کہ تاکستان جھاڑیوں سے بھر گیا ہے۔ (۴) پس وہ اپنے آپ میں یہ کہکر سوچنے لگا۔ اپنے آقا کا یہ حکم تو میں مان چکا۔ اب میں اِس تاکستان کو کھودوں گا۔ اور جب یہ بخوبی کھد جائے گا تو اِس سبب سے کہ جھاڑیاں اُس میں نہ رہیں گی اور وہ اُس کو دبا نہ لینگی وہ بہت پھل لائے گا۔ پس اُس نے کدال لے کر تاکستان کو کھود ڈالا اور تمام جھاڑیاں جو تاکستان میں تھیں نکال ڈالیں۔ اور چونکہ دبا لینے والی جھاڑیاں اُس میں نہ رہیں اِس لئے تاکستان نہایت ہی نفیس اور سرسبز ہوگیا (۵) مدت بعد اُس نوکر کا اور کھیت کا مالک آگیا اور تاکستان میں داخل ہوا۔ اور تاکستان کو چاروں طرف سے بخوبی گھرا ہوا اور علاوہ اِس کے کھودا ہوا اور تمام جھاڑیاں اُکھڑی ہوئیں اور تاکستان کو سرسبز دیکھکر نوکر کے کام سے بڑا خوش ہوا۔ (۶) پس اپنے عزیز بیٹے کو جو اُس کا وارث تھا اور اپنے دوستوں اور صلاحکاروں کو بلاکر جن باتوں کا اُس نے اپنے نوکر کو حکم دیا تھا۔ اور جو کچھ کہ اُس نے بنا ہوا دیکھا تھا سب اُس سے بیان کرتا ہے۔ وہ بھی اُس گواہی کے سبب سے جو اُس نوکر پر دیجئی تھی اُس نوکر کے ساتھ

خوش ہوئے۔ (۷) اور وہ اُنہیں کہتا ہے۔ "مَیں نے اِس نوکر سے۔ کہ اگر وہ میرے حکم کی جو مَیں نے اُسے دیا تھا حفاظت کرے گا۔ آزادگی کا وعدہ کیا تھا۔ اُس نے میرے حکم کو مان لیا۔ اور علاوہ اِس کے اُس نے تاکستان میں عمدہ کام کیا۔ اور مجھے بہت ہی خوش کر دیا۔ پس اِس کام کے عوض میں جو اُس نے کیا ہے مَیں اُس کو اپنے بیٹے کے ساتھ وارث بنانا چاہتا ہوں۔ کیونکہ جب اُس کے دِل میں اچھا خیال آیا تو اُس نے اُس سے بے پروائی نہ کی بلکہ اُس کو پورا کیا۔ (۸) اِس رائے پر مالک کا بیٹا بھی اُس کے ساتھ متفق ہو گیا کہ وہ نوکر بیٹے کا ہم وراثت ہو جائے۔ (۹) تھوڑے دنوں کے بعد اُس گھر کے مالک نے ضیافت کی اور ضیافت میں سے بہت سا کھانا اُس کو بھیجا۔ لیکن اُس نوکر نے وہ کھانا جو اُس کے آقا کے پاس سے اُس کے ہاں بھیجا گیا تھا لیکر جو کچھ اپنے لئے کافی سمجھا اُس نے لے لیا مگر باقیماندہ اپنے ہمخدمتوں کو دیدیا۔ (۱۰) اُس کے ہم خدمت وہ خوان لیکر خوش ہوئے۔ اور اُس کے بارے میں دُعا کرنے لگے کہ وہ اپنے آقا کے حضور زیادہ مورد لطف ہو۔ جس لئے کہ اُس نے ہمیں ایسا خوش کیا۔ (۱۱) جو کچھ کہ واقع ہوا تھا اُس کے آقا نے وہ سُنا۔ اور اُس کے اِس کام سے وہ اور بھی زیادہ خوش ہوا۔ اُسکے آقا نے اپنے دوستوں اور اپنے بیٹے کو پاس بُلا کر اُن کو اُس کام کی خبر دی جو اُس نے اُن خوانوں کے ساتھ کیا تھا جو اُس کو ملے تھے۔ اُنھوں نے اِس تجویز پر اور زیادہ باہمی رضامندی ظاہر کی کہ وہ نوکر اُس کے بیٹے کے ساتھ وارث ہو۔"

۳۔ مَیں اُسے کہتا ہوں۔ "اے خداوند! مَیں اِن تمثیلوں کو نہیں سمجھتا اور نہ ہی اُن کو فہم میں لا سکتا ہوں تاوقتیکہ تو مجھ کو اُن کا مطلب نہ سمجھا دے۔" (۲) وہ کہتا ہے "مَیں تجھے ہر ایک بات کا مطلب بتا دونگا۔ اور جسقدر باتیں مَیں تیرے ساتھ کرونگا وہ تجھ پر واضح کر دونگا۔ خداوند کے حکموں کو حفظ کر۔ اور خدا کا پسندیدہ بن اور تو اُسکے حکموں کے حفظ کرنے والوں کے شمار میں درج ہوگا۔ (۳) لیکن اگر تو خدا کے حکموں کے علاوہ کوئی اور نیک کام کرے تو تُو اپنے لئے اور زیادہ جلال حاصل کرے گا۔ اور تُو خدا کی نظر میں بہ نسبت اُس کے کہ تو ہونا چاہتا تھا زیادہ جلیل القدر ہوگا۔ پس اگر تُو خدا کے

حکم بجا لا کر اِن خدمات کو بھی اضافہ میں ادا کرے تو تُو خوش ہوگا۔ اگر میرے ارشاد کے مطابق اُن کو بجا لائے گا۔" (۴) مَیں اُسے کہتا ہوں۔ "اے خداوند! جو کچھ تو مجھے حکم دیوے مَیں اُسے بجا لاؤں گا۔ کیونکہ مَیں جانتا ہوں کہ تو میرے ساتھ ہے۔" وہ کہتا ہے۔ "مَیں تیرے ساتھ ہوں گا۔ کیونکہ تو بھلائی کرنے کا اِس قدر اشتیاق رکھتا ہے۔ اور اُن سبھوں کے ساتھ بھی ہوں گا جو اِس قسم کا اشتیاق رکھتے ہیں۔" (۵) وہ کہتا ہے "اگر خداوند کے احکام پر عمل ہوتا ہے تو وہ روزہ خود بہت اچھا ہے۔ پس وہ روزہ جو تو رکھنا چاہتا ہے اِس طرح سے رکھ۔

(۶) سب سے پہلے ہر قسم کی بُری باتوں اور ہر قسم کی بُری خواہشوں سے اپنے آپ کو محفوظ رکھ اور اپنے دِل کو اِس دُنیا کی تمام بطالتوں سے پاک کر۔ اگر تو اِن باتوں کو حفظ کرے گا تو یہ روزہ تیرے لئے کامل ہوگا۔ (۷) لیکن تُو نے یُوں کرنا۔ کہ اِن باتوں کو جو لکھی گئی ہیں پایۂ تکمیل تک پہنچا کر اپنے روزہ رکھنے کے دِن میں سوائے روٹی اور پانی کے اور کچھ بھی زبان پر نہ رکھنا۔ اور اپنے کھانوں میں سے جو تُو اِس دن کھاتا۔ اُس دن کے کھانے کے خرچ کا حساب کر لینا جو تُو خرچ کرنے کو تھا۔ اور وہ کسی بیوہ یا یتیم یا محتاج کو دیدینا۔ اور اِس طرح فروتنی کرنا۔ تاکہ تیری فروتنی سے وہ شخص جو تیری خیرات لیتا ہے اپنی رُوح کو سیر کرے اور تیری خاطر خداوند سے دُعا کرے۔ (۸) پس اگر تُو روزہ کو یُوں پورا کرے جیسا کہ مَیں نے تجھے حکم دیا ہے تو تیری قربانی خدا کے حضور مقبول ہوگی۔ اور وہ روزہ قلمبند ہوگا اور یُوں عمل میں لائی ہوئی خدمت عمدہ اور مسرت بخش اور خداوند کی نظر میں مقبول ہوگی۔ (۹) یہ باتیں تُو نے اپنے بچوں اور کل خاندان کے ساتھ اسی طرح عمل میں لانا۔ اور یہ کام کر کے تُو مبارک ہوگا۔ اور وہ سب بھی مبارک ہونگے جو اِن باتوں کو سُن کر مان لینگے اور جو کچھ وہ خداوند سے مانگینگے وہ پائیں گے۔"

۴۔ مَیں نے اُسکی بڑی منت کی کہ وہ مجھے اُس کھیت کی اور آقا کی اور تاکستان کی اور تاکستان کے گرد باڑ لگانے والے نوکر کی اور باڑ کی اور جھاڑیوں کی جو تاکستان سے نکالی گئیں اور بیٹے کی اور صلاحکار دوستوں کی تمثیل کا بیان کر دے۔ کیونکہ میں خیال کرتا ہوں کہ یہ سب باتیں ایک تمثیل ہیں۔ (۲) لیکن اُس نے جواب دیکر مجھے کہا۔ "تو سوال

پوچھنے میں متقاضی ہے۔ تجھکو ہرگز بہت سے سوالات نہ کرنے چاہئے۔ کیونکہ اگر یہ درست ہو کہ کوئی بات تیرے لئے شرح کیجاوے تو اُسکی شرح کردیجائے گی۔" میں اُسے کہتا ہوں۔ "اے خداوند! جو کچھ تو مجھے دکھاوے اور اُس کا بیان نہ کرے تو میں ان باتوں کو دیکھکر اور نہ سمجھکر کہ وہ کیا ہیں بے ثمر ٹھیروں گا۔ وعلیٰ ہذا القیاس اگر تو مجھ سے تمثیلیں بیان کرے اور اُس کی شرح نہ کرے تو میں نے گویا وہ بات تجھ سے بیفائدہ سُنی۔ (۳) لیکن اُس نے پھر مجھے جواب دیکر کہا۔ جو شخص خدا کا خادم ہے اور خداوند کو اپنے دل میں رکھتا ہے۔ اور اُس سے دانائی مانگتا ہے تو وہ پاتا ہے اور سب تمثیلوں کا بیان کرتا ہے۔ اور خداوند کی باتیں جو تمثیلوں کے ذریعہ کہی گئی ہیں اُس پر واضح ہو جاتی ہیں۔ مگر جس قدر لوگ دُعا کرنے میں کاہل اور سُست ہیں وہ خداوند سے مانگنے میں پس وپیش کرتے ہیں۔ (۴) مگر خداوند نہایت ہی رحیم ہے اور جو ہمیشہ اُس سے مانگا کرتے ہیں وہ اُنہیں دیتا ہے۔ مگر تو جو مقدس فرشتہ کے ذریعہ سے قوی کیا گیا ہے۔ اور اُس سے ایسی دعا حاصل کی ہے۔ اور تو سُست نہیں تو خداوند سے تو دانائی کیوں نہیں مانگتا اور اُس سے کیوں نہیں پاتا؟" (۵) میں اُسے کہتا ہوں۔ "اے خداوند! میں جو تجھے اپنے ساتھ رکھتا ہوں تو ضرور ہے کہ میں تجھ سے التجا کروں اور مانگوں۔ کیونکہ تو سب کچھ مجھے دکھلاتا ہے اور میرے ساتھ بولتا ہے۔ لیکن اگر میں وہ باتیں تجھ سے علیحدہ دیکھتا یا سُنتا تو میں خداوند سے عرض کرتا کہ وہ مجھے وہ باتیں بتادے"۔

۵۔ وہ کہتا ہے۔ "میں نے تجھے ابھی کہا کہ تو تمثیلوں کی تشریحیں پوچھنے میں بڑا مستعد اور دلیر ہے۔ لیکن چونکہ تو ایسا ضدی ہے اس لئے میں کھیت کی تمثیل اور اُسکی دیگر باتوں کی تشریح تیرے لئے کردونگا۔ تاکہ تو یہ باتیں سبھوں کو سُنادے۔" وہ کہتا ہے۔ "اب ان باتوں کو سُن اور سمجھ۔ (۲) کھیت یہ دنیا ہے۔ اور سب چیزوں کا خالق اور اُن کا مرتب اور قوت دینے والا اُس کھیت کا مالک ہے۔ نوکر خدا کا بیٹا ہے لیکن تاک کی بیلیں وہ قوم ہے جس کو اُس نے لگایا۔ (۳) احاطہ خداوند کے مقدس فرشتے ہیں جو اُسکی قوم کو باہم مستحکم کرتے ہیں۔ جھاڑی بوٹیاں جو تاکستان میں سے نکال ڈالی گئی ہیں وہ خدا

کے بندوں کے قصور ہیں۔ جو خوان اُس نے اپنی ضیافت میں سے اُس کو بھیجا وہ احکام ہیں جو اُس نے اپنی اُمت کو اپنے بیٹے کے ذریعہ سے دیئے ہیں۔ دوست اور مشیر مقدس فرشتے ہیں جو پہلے خلق ہوئے۔ مالک کا سفر اُس کے ظہور تک کا مزید زمانہ ہے"۔ (۴) میں اُسے کہتا ہوں۔ "اے خداوند! تمام باتیں بڑی اور عجیب ہیں اور سب کچھ جلیل ہے پس" میں کہتا ہوں۔ "کیا میں ان باتوں کو سمجھنے کے قابل تھا؟ اور نہ ہی کوئی دوسرا شخص خواہ کتنا ہی دانا کیوں نہ ہو ان باتوں کو سمجھ سکتا ہے۔ پھر بھی" میں اُسے کہتا ہوں "اے خداوند تو مجھے بتلا دینا جو کچھ میں تجھ سے دریافت کرونگا"۔ (۵) وہ کہتا ہے۔ "جو کچھ کہ تو اور زیادہ پوچھنا چاہتا ہے وہ پوچھ لے۔" میں اُسے کہتا ہوں۔ "اے خداوند! خدا کا بیٹا اس تمثیل میں خادم کے بھیس میں کیوں ہے؟"

۶۔ وہ کہتا ہے۔ "سُن لے۔ خدا کا بیٹا خادم کے بھیس میں نہیں ہے بلکہ بڑے اختیار اور حکومت کے بھیس میں ہے۔" میں اُسے کہتا ہوں۔ "اے خداوند! یہ کس طرح ہے؟ میں نہیں سمجھتا"۔ (۲) وہ کہتا ہے۔ "اس لئے کہ خدا نے اس تاکستان کو لگایا ہے یعنی اس اُمت کو اُس نے خلق کیا ہے۔ اور وہ اپنے بیٹے کو دیدی ہے۔ اور بیٹے نے اُن کی نگہبانی کے لئے اُن پر فرشتوں کو مامور کیا ہے۔ اور خود اُس نے بہت سی محنتیں اور بہت سی مشقتیں اُٹھا کر اُن کے گناہوں کو پاک کر دیا ہے۔ کیونکہ کوئی شخص بغیر محنت ومشقت کے کھود نہیں سکتا۔ (۳) پس اُس نے اُمت کے گناہوں کو پاک کرکے اور وہ شریعت دیکر جو اُس نے اپنے باپ سے پائی تھی اُنہیں زندگی کی راہ بتائی"۔ (۴) وہ کہتا ہے "تو دیکھتا ہے۔ کہ اپنے باپ سے تمام اختیار حاصل کرکے وہ اُمت کا مالک ہے۔ اور کہ خداوند نے اُس نوکر کی وراثت کی بابت اپنے بیٹے اور جلیل القدر فرشتوں سے مشورت کی۔ وہ سُن لے۔ (۵) خدا نے اُس مقدس پیش ہست رُوح کو جس نے اس تمام خلقت کو خلق کیا اُس جسم میں بسایا جسکو اُس نے پسند کیا۔ پس وہی جسم جس میں کہ وہ رُوح مقدس بستی تھی بے عیبی اور پاکیزگی میں چلکر اور رُوح کو کسی صورت سے آلودہ نہ کرکے بڑی اچھی طرح سے اُس رُوح کی خدمت کرتا رہا۔ (۶) پس جب وہ جسم میں عمدگی اور پاکیزگی کے

ساتھ رہ چکا اور رُوح کے ساتھ محنت اور مشقت برداشت کر چکا اور ہر بات میں اُس کے ساتھ بلکہ کام کرتا رہا تو اُس نے زور اور دلیری سے زندگی بسر کر کے رُوح القدس کے ساتھ شراکت حاصل کی۔ کیونکہ اِس جسم کا دَور خداوند کی نظر میں پسندیدہ معلوم ہُوا اور چونکہ وہ رُوح القدس کو رکھتا تھا اِس لئے وہ زمین پر آلودہ نہ ہُوا۔ (۷) پس اُس نے اپنے بیٹے اور جلیل فرشتوں سے مشورت کی تاکہ وہ جسم بھی بے عیبی کے ساتھ رُوح کی خدمت کر کے مسافرت کا کوئی مقام رکھے اور یہ معلوم نہ ہو کہ اُس کی خدمت کا اجر برباد ہو گیا۔ کیونکہ ہر ایک جسم جو بے عیب اور بے داغ پایا گیا اور جس میں کہ رُوح القدس بستا تھا اپنا اجر پائے گا۔ (۸) اِس تمثیل کی تشریح بھی تجھے معلوم ہو گئی ہے ۞

۷۔ میں اُسے کہتا ہوں "اَے خداوند! میں اِس تشریح کو سُن کر خوب خوش ہُوا۔" وہ کہتا ہے۔ "اب تو سُن۔ تُو اپنے اِس جسم کو پاک اور بے عیب رکھ تاکہ اُس میں بسنے والی رُوح اُس پر شہادت دے اور تیرا جسم راستباز ٹھہرے۔ (۲) خبردار ایسا تیرے دل پر یہ خیال ہرگز نہ آوے کہ تیرا یہ جسم برباد ہو جانے والا ہے اور تُو اُس کو کسی آلودگی میں ناواجب طور پر استعمال کرے۔ کیونکہ اگر تُو اپنے جسم کو آلودہ کرے تو رُوح القدس کو بھی آلودہ کرے گا۔ لیکن اگر تُو جسم کو ناپاک کرے تو تُو نہ جئے گا۔" (۳) میں اُسے کہتا ہوں "لیکن اَے خداوند! اگر اِن باتوں کے سُنے جانے سے پیشتر کوئی نادانی واقع ہو گئی ہو تو وہ آدمی کس طرح سے بچ جائیگا جس نے اپنے جسم کو آلودہ کر لیا ہے؟" وہ کہتا ہے کہ "صرف خدا ہی کو قدرت ہے کہ وہ اِنسان کی پہلی نادانیوں کی بابت اُسے شفا بخشے کیونکہ سارا اختیار اُسی کا ہے۔ (۴) مگر اب تُو اپنے آپ کی حفاظت کر اور قادرِ مطلق خداوند چونکہ وہ نہایت ہی ترس کھانے والا ہے پہلی نادانیوں کے بارے میں شفا بخشے گا۔ اگر تُو آئندہ نہ تو اپنے جسم کو اور نہ رُوح کو ناپاک کرے۔ کیونکہ رُوح اور جسم دونوں مشترک ہیں اور ایک کے بغیر دوسرا ناپاک نہیں ہو سکتا۔ پس دونوں کو پاک رکھ تو تُو خدا کے لئے زندہ رہے گا ۞

تمثیل - ۶

۱۔ جبکہ میں اپنے گھر میں بیٹھا ہُوا تھا اور اُن تمام باتوں کے بارے میں جو میں نے دیکھی تھیں خدا کی بزرگی کر رہا تھا اور حکموں کے بارے میں سوچ رہا تھا کہ وہ عمدہ اور قدرت والے اور مسرّت بخش اور پُر جلال اور آدمی کی جان بچانے پر قادر ہیں تو میں نے اپنے آپ میں کہا۔ "اگر میں اِن حکموں پر چلوں تو مبارک ہونگا۔ اور وہ بھی مبارک ہو گا جو اُن پر چلے۔" (یعقوب ۱:۲۲) (۲) جب میں اپنے آپ میں یہ باتیں کہہ چکا تو میں دیکھتا ہوں وہ اچانک میرے پاس بیٹھا ہُوا ہے اور یہ باتیں کہہ رہا ہے۔ "جو احکام میں نے تجھے دیئے ہیں تُو اُن کی بابت کیوں پس و پیش کر رہا ہے؟ وہ عمدہ ہیں۔ ہرگز دو دلا مت بن بلکہ خداوند کے ایمان سے ملبّس ہو اور تُو اُن پر چلے گا۔ کیونکہ اُن میں میں تجھے زور آور کرونگا۔ (۳) یہ احکام اُن کے حسب حال ہیں جو آئندہ کو توبہ کرینگے۔ کیونکہ اگر وہ اُن پر نہ چلیں تو اُن کی توبہ باطل ہے۔ (۴) پس تم توبہ کر کے اِس دنیا کی خرابیوں کو جو تمہیں چُور کر دیتی ہیں اُتار پھینکتے ہو اور راستبازی کی ہر ایک خوبی کو پہن کر اِن حکموں کو عمل میں لا سکو گے اور اپنے گناہوں پر کوئی اضافہ پھر کبھی نہ کرو گے۔ پس اگر تم اپنے گناہوں پر آئندہ کو ہرگز اضافہ نہ کرو تو تم اپنے پہلے گناہوں سے بچ جاؤ گے۔ پس میرے اِن حکموں پر چلو اور تم خدا کے لئے زندہ رہو گے۔ یہ تمام باتیں مجھ سے تمہیں کہی گئی ہیں۔" (۵) اور جب وہ مجھ سے یہ باتیں کہہ چکا تو مجھے کہتا ہے۔ "آؤ ہم کھیت میں چلیں۔ اور میں تجھے بھیڑوں کا گڈریا دکھاؤنگا۔" میں اُسے کہتا ہوں۔ "اَے خداوند! آؤ ہم چلیں۔" اور ہم ایک میدان میں چلے گئے۔ اور وہ مجھے زعفرانی رنگ کا چوغہ پہنے ہوئے ایک جوان گڈریا دکھاتا ہے۔ (۶) مگر وہ بہت سی بھیڑیں چرا رہا تھا۔ اور یہ بھیڑیں خوب موٹی تازی چنچل تھیں۔ اور خوشی خوشی اِدھر اُدھر کودتی پھاندتی تھیں۔ اور گڈریا خود اُن کی چوپائی سے بہت خوش تھا۔ اور گڈریا کی خود اپنی ہی خوشی بہت بڑی تھی اور وہ بھیڑوں کے درمیان دوڑتا پھرتا تھا ۞

۲۔ اور وہ مجھے کہتا ہے "تو اِس گڈریہ کو دیکھتا ہے؟" مَیں اُسے کہتا ہوں "ہاں اَے خداوند! مَیں دیکھتا ہوں۔" وہ کہتا ہے "یہ عیش وعشرت اور دھوکے کا فرشتہ ہے وہ خدا کے بندوں کی روحوں کو چکنا چور کر دیتا ہے اور اُن کو بُری خواہشوں سے دھوکا دیکر جن میں وہ برباد ہو جاتے ہیں سچائی سے برگشتہ کر دیتا ہے۔ (۳) کیونکہ وہ زندہ خدا کے حکموں کو بھول جاتے ہیں اور دھوکے اور باطل عیش وعشرت میں چلتے اور اِس فرشتہ کے ذریعہ سے بعض تو موت تک ہلاک ہو جاتے ہیں اور بعض کی خرابی تک نوبت پہنچتی ہے"

(۴) مَیں اُسے کہتا ہوں "اَے خداوند! مَیں نہیں سمجھتا کہ موت تک کے کیا معنے ہیں اور خرابی تک کے کیا معنے ہیں؟" وہ کہتا ہے "سُن۔ جن بھیڑوں کو تُو نے خوش اور کودتے پھاندتے دیکھا ہے وہ ہیں جنہوں نے خدا سے بالکل برگشتہ ہو کر اپنے آپ کو اِس دُنیا کی شہوتوں کے حوالہ کر دیا ہے۔ پس اُن میں زندگی کی توبہ نہیں ہے۔ اور کہ اُنہیں کے سبب سے خدا کے نام کی تکفیر ہوتی ہے۔ ایسوں کے لئے زندگی موت ہے۔ (۴) جن بھیڑوں کو تُو نے کودتے پھاندتے نہیں دیکھا بلکہ ایک ہی جگہ چرتے دیکھا یہ وہ ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو عیش وعشرت اور دھوکے کے حوالہ تو کر دیا ہے مگر خداوند پر کفر نہیں بکا پس وُہ سچائی کے لحاظ سے خراب شدہ ہیں۔ ایسوں میں توبہ کی امید ہے جس سے زندہ رہ سکتے ہیں۔ پس خرابی میں بھی کسی قسم کی امید ہے مگر موت ہلاکت ابدی رکھتی ہے۔" (۵) پھر ہم تھوڑا سا آگے بڑھے۔ اور وہ مجھے ایک بڑا گڈریہ دکھاتا ہے جو شباہت میں وحشی تھا۔ وہ سفید بکرے کی کھال اوڑھے ہوئے اور کندھوں پر ایک قسم کی جھولے ڈالے ہوئے اور ایک بہت سخت اور گرہ دار عصا اور بڑا چابک لئے ہوئے تھا۔ اور اُس کی صورت بڑی تُرش تھی ایسا کہ مَیں اُس سے ڈر گیا۔ اُس کی صورت ہی ایسی تھی۔ (۶) پس یہ گڈریہ اُس جوان گڈریہ سے وہ بھیڑیں لے رہا تھا جو موٹی تازی تو تھیں مگر چلبلی نہ تھیں۔ اور اُن کو ایک ایسے مقام میں ڈال رہا تھا جو ڈھلوان اور کانٹوں اور جھاڑیوں سے پُر تھا ایسا کہ ان کانٹوں اور جھاڑیوں میں سے بھیڑوں کا نکلنا ممکن نہ تھا بلکہ وہ کانٹوں اور جھاڑیوں میں اُلجھی ہوئی تھیں۔ پس یہ بھیڑیں کانٹوں اور جھاڑیوں میں اُلجھی ہوئی چر رہی تھیں

اور بڑی مصیبت میں ہو کر اُس سے مار کھا رہی تھیں۔ اور وہ اُن کو اِدھر اُدھر ہنکار رہا تھا اور اُنہیں ہرگز آرام لینے نہ دیتا تھا۔ اور اُن بھیڑوں کو مطلق چین نہ تھا۔"

۳۔ پس جب مَیں نے اُن کو اِس طرح سے مار کھاتے اور مصیبت میں دیکھا تو اُن کی طرف سے رنجیدہ ہوا اِس لئے کہ وہ اِس طرح ستائی جاتی تھیں اور اُن کو مطلقاً آرام نہ تھا (۲) مَیں اُس گڈریہ سے جو میرے ساتھ بول رہا تھا کہتا ہوں۔ "اَے خداوند! یہ گڈریہ کون ہے جو ایسا سخت دل اور تُند ہے اور اِن بھیڑوں پر ذرا بھی ترس نہیں کھاتا؟" وہ کہتا ہے "یہ سزا کا فرشتہ ہے۔ لیکن وہ راستباز فرشتوں میں سے ہے اور سزا پر مامور ہے۔ (۳) پس وہ اُن لوگوں کو پکڑتا ہے جو خدا سے منحرف ہو گئے ہیں اور اِس دُنیا کی شہوتوں اور فریبوں میں چلتے ہیں۔ اور جیسا کہ واجب ہے وہ اُن کو ہیبت ناک اور طرح طرح کی سزائیں دیتا ہے۔" (۴) مَیں اُسے کہتا ہوں۔ "اَے خداوند! مَیں جاننا چاہتا ہوں کہ یہ مختلف سزائیں کیسی ہیں؟" وہ مجھے کہتا ہے "سُن لے۔ مختلف ایذائیں اور سزائیں اِس زندگی کی تکالیف ہیں۔ بعضوں کو تو نقصانات کی سزا ملتی ہے مگر بعضوں کو احتیاج کی اور دیگروں کو طرح طرح کی کمزوریوں کی اور بعضوں کو ہر طرح کی بیقراری کی اور بعض نالائق لوگوں سے حملہ کئے جاتے ہیں اور وہ بہت سی اَور باتیں برداشت کرتے ہیں۔ (۵) کیونکہ اکثر اپنے ارادوں میں غیر مستقل ہو کر بہت سے کاموں پر ہاتھ ڈالتے ہیں اور وہ مطلق کسی امر میں کامیاب نہیں ہوتے۔ اور کہتے ہیں کہ ہم اپنے کاموں میں کامیاب نہیں ہوئے۔ اور اُن کے دل پر یہ بات نہیں آتی کہ ہم نے بُرے کام کئے ہیں بلکہ وہ خداوند پر الزام لگاتے ہیں۔ (۶) پس جب وہ ہر طرح کی مصائب سے تکلیف اُٹھاتے ہیں تب وہ میرے حوالہ کئے جاتے ہیں تاکہ میں اُن کو عمدہ تعلیم دوں اور وہ خداوند کے ایمان میں قوی کئے جاتے ہیں۔ اور اپنی باقی زندگی بھر پاک دلی کے ساتھ وہ خداوند کی خدمت کرتے ہیں۔ لیکن جب وہ توبہ کرتے ہیں تب وہ بُرے کام جو اُنہوں نے کئے ہیں اُن کے دل پر آتے ہیں اور تب وہ خدا کی بزرگی کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ منصف عادل ہے اور ہم نے اپنے کئے کے مطابق سزا پائی ہے۔ مگر وہ آئندہ کو اپنی دلی پاکیزگی

سے خداوند کی خدمت کرتے ہیں اور اپنے کاموں میں درست چال چلتے ہیں اور جو کچھ وہ مانگتے ہیں خداوند سے پا لیتے ہیں۔ اور تب وہ خداوند کا جلال ظاہر کرتے ہیں اس لئے کہ وہ مجھے دیئے گئے ہیں اور پھر وہ ہرگز کبھی کوئی تکلیف نہیں سہتے ۔"

۴ – میں اُسے کہتا ہوں۔ "اے خداوند! مجھ پر یہ باتیں اور بھی زیادہ واضح کر دے۔" وہ مجھے کہتا ہے۔ "تو اور کیا پوچھتا ہے؟" میں اُسے کہتا ہوں۔ "اے خداوند! کیا وہ لوگ اُتنی ہی مدت تک دُکھ سہتے رہتے ہیں جتنی مدت تک وہ عیش و عشرت میں اور فریب میں زندگی بسر کر چکے ہیں؟" وہ مجھے کہتا ہے۔ "وہ اُتنی ہی مدت تک دُکھ پاتے ہیں۔" (۲) میں اُسے کہتا ہوں۔ "اے خداوند! وہ بہت تھوڑی اذیت پاتے ہیں۔ کیونکہ جو لوگ اس طرح سے عیش و عشرت کرتے ہیں اور خدا کو بھول جاتے ہیں وہ بالضرور سات گنا دُکھ اُٹھائیں گے۔" (۳) وہ مجھے کہتا ہے۔ "تو بیوقوف ہے۔ اور ایذا کی صعوبت کو نہیں سمجھتا۔" میں اُسے کہتا ہوں۔ "اے خداوند! اگر میں سمجھ جاتا تو تجھ سے عرض نہ کرتا کہ مجھے سمجھا دے۔" وہ مجھے کہتا ہے۔ "دونوں کی یعنی عیش و عشرت اور اذیت کی طاقت کی بابت سُن لے۔ (۴) عیش و عشرت اور دھوکے (یعنی دغا) کا عرصہ ایک گھنٹہ ہے۔ مگر اذیت کا ایک گھنٹہ تیس دن کی طاقت رکھتا ہے۔ پس اگر کوئی شخص ایک دن عیش و عشرت کرے اور دھوکا کھا جائے اور ایک ہی دن اذیت اُٹھائے تو اذیت کا ایک دن مساوی ہے ایک پورے سال کے۔ پس جس قدر ایام تک کوئی شخص عیش و عشرت کرے تو وہ اتنے ہی سالوں تک تکلیف پائے گا۔" وہ مجھے کہتا ہے۔ "پس تو دیکھتا ہے کہ عیش و عشرت اور دھوکے کا عرصہ بہت تھوڑا ہے مگر سزا اور اذیت کا عرصہ بہت زیادہ ہے۔"

۵ – میں اُسے کہتا ہوں۔ "اے خداوند! چونکہ میں نے دھوکے اور عیش و عشرت اور اذیت کے عرصہ کی بابت پورے طور پر نہیں سمجھا اس لئے مجھے زیادہ وضاحت سے بیان کر دے۔" (۲) وہ جواب دے کر مجھے کہتا ہے۔ "تیری بیوقوفی تجھ سے وابستہ ہے۔ اور تو اپنے دل کو صاف کر۔ اور خدا کی خدمت کرنی نہیں چاہتا۔ خبردار کہیں ایسا نہ ہو کہ وقت گذر جائے اور تو بیوقوف ہی پایا جائے۔ پس وہ کہتا ہے) جیسا کہ تو

چاہتا ہے سُن لے تاکہ تو اُن باتوں کو معلوم کر لے۔ (۳) ایک ہی دن کا عیاش اور فریب خوردہ اور جو کچھ وہ چاہتا ہے اُس کا کرنے والا بہت سی جہالت سے ملبس ہے اور اُس کام کو جو وہ کرتا ہے نہیں جانتا۔ کیونکہ وہ صبح کے وقت بھول جاتا ہے کہ میں نے کل کیا کیا تھا کیونکہ عیش و عشرت اور دھوکے میں بوجہ اُس جہالت کے جس سے وہ ملبس ہیں یادداشت (حافظہ) نہیں ہوتی۔ لیکن جب سزا اور اذیت ایک ہی روز میں انسان کے لاحق ہوتی ہے تو وہ سال بھر تک سزا پاتا اور اذیت اُٹھاتا رہتا ہے۔ کیونکہ سزا اور اذیت حافظہ میں رہتی ہیں۔ (۴) پس تمام سال اذیت اور سزا پا کر آدمی عیش و عشرت اور سزا کو یاد کرتا رہتا ہے اور جانتا ہے کہ میں اُنہیں کے سبب سے دُکھ اُٹھا رہا ہوں۔ پس ہر ایک شخص جو عیش و عشرت میں زندگی بسر کرتا اور فریب خوردہ ہے اسی طرح اذیت پاتا ہے اِس لئے کہ اگرچہ وہ زندہ ہے تو بھی اُنہوں نے اپنے آپ کو موت کے حوالے کر دیا۔" (۵) میں اُسے کہتا ہوں۔ "اے خداوند! کس قسم کی عیش و عشرتیں مضر ہیں؟" وہ کہتا ہے۔ "ہر ایک عمل جسکو وہ خوشی سے کرتا ہے انسان کے لئے عیش و عشرت ہے۔ کیونکہ تیز مزاج آدمی اپنی عیش و عشرت کو عمل میں لا کر کافی سزا پا لیتا ہے۔ اور زناکار اور شرابخور اور چغلخور اور بدگو اور دروغگو اور حریص اور چور اور اسی قسم کے کام کرنے والا شخص اپنی بدبختی کے لئے پورا پورا عمل کرتا ہے۔ پس وہ بلحاظ اپنے عمل کے عیاش ہے۔ (۶) یہ تمام عیش و عشرتیں خدا کے بندوں کے لئے مضر ہیں۔ پس انہیں فریبوں کی وجہ سے سزا اور دُکھ پانے والے لوگ تکلیف اُٹھاتے ہیں۔ (۷) مگر عیش پسند طبیعتیں بھی انسان کو بچاتی ہیں۔ کیونکہ بہت سے نیکی کرنے والے لوگ اپنی خوشی کے تابع ہو کر عیش و عشرت کرتے ہیں۔ پس اس قسم کی عیش و عشرت خدا کے بندوں کے لئے اچھی ہے اور ایسی طبیعت کے آدمی کے لئے زندگی پیدا کرتی ہے۔ لیکن مذکورۂ بالا مضر عیش و عشرتیں اُن پر سزا اور اذیت لاتی ہیں۔ لیکن اگر وہ اُسی میں مبتلا رہیں اور توبہ نہ کریں تو وہ اپنے اوپر موت لاتے ہیں۔"

تمثیل (۷)

چند ایام کے بعد مَیں نے اُس کو اُسی میدان میں دیکھا جہاں پر گڈریوں کو بھی دیکھا تھا۔ اور وہ مجھ سے کہتا ہے۔ "تُو کیا ڈھونڈتا ہے؟" مَیں اُسے کہتا ہوں۔ "اَے خداوندا مَیں یہاں اِس لئے ہوں کہ تُو سزا دینے والے گڈریئے کو میرے گھر سے نکل جانیکا حکم کر دے کیونکہ وہ مجھے بُرا دُکھ دیتا ہے۔" وہ مجھے کہتا ہے۔ "ضرور ہے کہ تُو ستایا جائے کیونکہ جلیل فرشتے نے تیری بابت یُونہی حکم دیا ہے۔ کیونکہ وہ تجھے آزمانا چاہتا ہے۔" مَیں اُسے کہتا ہوں "اَے خداوندا! مَیں نے ایسی کونسی بُرائی کی ہے کہ مَیں اِس فرشتے کے حوالے کیا جاؤں؟" وہ مجھے کہتا ہے (۲) "سُن لے۔ تیرے گناہ ہیں تو بہت مگر اِسقدر نہیں ہیں کہ تُو اِس فرشتے کے حوالے کر دیا جائے۔ لیکن تیرے خاندان نے بڑی خطائیں اور گناہ کئے ہیں اور جلیل القدر فرشتہ اُن کے کاموں سے سخت رنجیدہ ہو گیا ہے۔ اور اِسی سبب سے اُس نے حکم کیا ہے کہ تُو ایک معیّن وقت تک دُکھ سہے۔ تاکہ وہ بھی توبہ کریں اپنے آپکو اِس دُنیا کی تمام شہوتوں سے پاک کریں۔ پس جبکہ وہ توبہ کرلینگے اور پاک ہو جائینگے تب سزا کا فرشتہ بھی تیرے پاس سے چلا جائے گا۔" (۳) مَیں اُسے کہتا ہوں۔ "اَے خداوندا اگر اُنہوں نے ایسے کام کئے ہیں کہ جلیل فرشتہ سخت رنجیدہ ہو گیا۔ تو مَیں نے کیا کیا ہے؟" وہ مجھے کہتا ہے کہ "اگر تجھے جو تمام گھر کا سر ہے ایذا نہ دیجائے تو اُن کو بھی کسی اور طرح ایذا نہیں پہنچ سکتی۔ کیونکہ اگر تجھے ایذا پہنچے گی تو اُن کو بھی بالضرور تکلیف پہنچے گی۔ لیکن اگر تُو آرام سے رہے تو اُن پر کچھ تکلیف نہیں آ سکتی۔" (۴) مَیں اُسے کہتا ہوں۔ "لیکن اَے خداوندا اُنہوں نے تو اپنے سارے دِل سے توبہ کرلی ہے۔" وہ کہتا ہے۔ "مَیں بھی جانتا ہوں کہ اُنہوں نے اپنے سارے دِل سے توبہ کرلی ہے۔ پس کیا تُو خیال کرتا ہے کہ توبہ کرنے والوں کے گناہ فوراً ہی معاف ہو جاتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔ بلکہ لازم ہے کہ توبہ کرنیوالا اپنی جان کو دُکھ دے۔ اور اپنے ہر ایک کام میں نہایت ہی حلیم ہو۔ اور تمام گوناگون

مصائب میں دُکھ اُٹھائے۔ اور اگر وہ اُن مصائب کی جو اُس پر وارد ہوں برداشت کرلے تو تمام موجودات کا خالق اور قوت بخشنے والا بالضرور اُسپر ترس کھائے گا اور اُس کا کوئی نہ کوئی علاج کرے گا۔ (۵) اور جب خدا دیکھے گا کہ تائب کا دِل تمام بُری باتوں سے پاک ہے تو وہ یہ کرے گا۔ پس تیرا اور تیرے خاندان کا دُکھ اُٹھانا اب مناسب ہے۔ لیکن مَیں بہت سی باتیں تجھ سے کس لئے کروں؟ تجھے دُکھ اُٹھانا ضرور ہے۔ جیسا کہ خداوند کے اُس فرشتے نے جس نے تجھے میرے حوالے کر دیا مجھے حکم کیا ہے۔ یہ بھی خداوند کا شکر ہے کہ اُس نے تجھے اِس لائق سمجھا کہ تجھ پر مصیبت کا پہلے ہی سے اظہار کر دیا جائے تاکہ تُو پہلے ہی سے معلوم کر کے فرمانبرداری کے ساتھ اُس کی برداشت کرے۔" (۶) مَیں اُسے کہتا ہوں۔ "اَے خداوندا! تُو میرے ساتھ ہو۔ اور مَیں تمام مصیبت کو بہ آسانی برداشت کر سکوں گا۔" وہ کہتا ہے۔ "مَیں تیرے ساتھ ہونگا۔ اور سزا دینے والے فرشتہ سے عرض بھی کرونگا کہ وہ تجھے نرمی سے دُکھ دے۔ اور وہ تجھے تھوڑی دیر تک دُکھ دیوے۔ اور تُو اپنے خاندان میں ازسرِنو بحال ہو جائے۔ صرف فروتنی کے ساتھ صبر کر اور پاک دِلی سے خداوند کی خدمت کر۔ تُو اور تیرے بال بچے بھی اور تیرا خاندان۔ اور جو حکم میں تجھے دیتا ہوں اُن پر چل۔ اور تیری توبہ مضبوط اور پاک ہو سکے گی۔ (۷) اگر تُو معہ اپنے خاندان کے اِن کی محافظت کرے گا تو ہر قسم کی مصیبت تجھ سے دُور رہے گی۔ اور" وہ کہتا ہے کہ "مصیبت اُن سبھوں سے بھی دُور رہے گی جو میرے اِن حکموں پر چلینگے۔"

تمثیل (۸)

۱۔ اُس نے مجھے بید مجنوں کا ایک بڑا درخت دکھایا جو میدان اور پہاڑ پر سایہ کئے ہوئے تھا۔ اور بید مجنوں کے سایہ تلے وہ سب لوگ آ گئے جو خداوند کے نام سے کہلاتے ہیں۔ (۲) اور بید مجنوں کے پاس خداوند کا وہ جلیل اور قد آور فرشتہ ہاتھ میں ایک ہنسوا لئے کھڑا تھا۔ اور اُس بید مجنوں سے شاخیں کاٹ کاٹ کر اُس قوم کو دے رہا تھا جو اُس بید مجنوں کے سایہ تلے ایستادہ تھی۔ اور اُس نے اُن کو ہاتھ ہاتھ بھر لمبے

ڈنڈے دیدیئے۔(۳) جب سب لوگ ڈنڈے لے چکے تو اُس فرشتے نے ہنسوا رکھدیا۔ اور وہ درخت بدستور ویسا ہی رہا جیسا کہ میں نے اُس کو دیکھا تھا۔(۴) لیکن اُس کو دیکھ کر اپنے آپ میں تعجب کر رہا تھا یہ کہتے ہوئے کہ "اِسقدر شاخیں کاٹے جانیکے بعد بھی کس طرح سے یہ درخت بے ضرر ہے؟" وہ گڈریہ مجھ سے کہتا ہے۔ "اگرچہ اِسقدر شاخیں کٹ جانے کے بعد بھی یہ درخت صحیح سلامت رہا ہے تو بھی اُس پر تعجب مت کر۔ تاوقتیکہ تو تمام واقعہ دیکھ لے صبر کر۔ اور تجھے بتلا دیا جائیگا کہ اِس کا کیا مطلب ہے۔" (۵) اُس فرشتے نے جس نے کہ اُس قوم کو ڈنڈے دیئے تھے اُن سے پھر واپس لے لئے۔ اور جس طرح اُنہوں نے لئے تھے اُسی طرح وہ اُس کے پاس بلائے گئے۔ اور ہر ایک نے ڈنڈے واپس کر دیئے۔ لیکن خداوند کے فرشتے نے وہ ڈنڈے لے لئے اور اُن کو بخوبی دیکھ بھال لیا۔(۶) بعضوں سے تو اُس نے مُرجھائے ہوئے اور گھُن سے کھائے ہوئے ڈنڈے لئے۔ فرشتے نے اُن شخصوں کو جن سے ایسے ڈنڈے واپس لئے الگ کھڑے ہو جانے کا حکم دیا۔(۷) اور بعضوں نے سوکھے ہوئے ڈنڈے واپس دیئے مگر وہ گھُن کے کھائے ہوئے نہ تھے۔ اِن کو بھی اُس نے علیحدہ کھڑے ہونیکا حکم دیا۔(۸) بعضوں نے نیم خشک ڈنڈے دیئے وہ بھی علیحدہ کھڑے ہو گئے۔(۹) بعضوں نے نیم خشک اور تڑخے ہوئے ڈنڈے دیئے۔ وہ بھی علیحدہ کھڑے ہو گئے۔(۱۰) بعضوں نے اپنے سبز اور تڑخے ہوئے ڈنڈے دیئے۔ وہ بھی علیحدہ کھڑے ہو گئے۔(۱۱) بعضوں نے آدھے سبز اور آدھے سوکھے ہوئے دیئے وہ بھی علیحدہ کھڑے ہو گئے۔(۱۲) بعضوں نے اپنے ڈنڈے دو حصے تو سبز اور ایک حصہ سوکھے ہوئے دیئے۔ وہ بھی علیحدہ کھڑے ہو گئے۔(۱۳) بعضوں نے دو حصے خشک اور تیسرا حصہ سبز ڈنڈے دیئے۔ وہ بھی علیحدہ کھڑے ہو گئے۔(۱۴) لیکن بعضوں نے اپنے ڈنڈے قریباً بالکل سبز دیئے مگر اُن کے ڈنڈوں کا صرف تھوڑا سا حصہ اور وہ بھی صرف نوک سوکھی ہوئی تھی۔ مگر اُن میں شگاف پڑے ہوئے تھے۔ وہ بھی علیحدہ کھڑے ہو گئے(۱۵) بعضوں کے ڈنڈوں کا بہت ہی تھوڑا حصہ سبز تھا اور باقی حصہ سوکھا ہوا۔ وہ بھی علیحدہ کھڑے ہو گئے۔(۱۶) اور بعضے اپنے ڈنڈے ویسے ہی سبز لیکر آئے جیسے اُنہوں

نے فرشتے سے پائے تھے۔ اور بھیڑ کے ایک کثیر حصے نے اِسی قسم کے ڈنڈے دیئے۔ اور وہ فرشتہ اُنہوں سے بڑا خوش ہوا۔ وہ بھی علیحدہ کھڑے ہو گئے۔(۱۷) اوروں نے اپنے ڈنڈے سبز اور پنپے ہوئے دیئے۔ اور وہ بھی ایک طرف کھڑے ہو گئے۔ اِن سے بھی وہ فرشتہ بڑا خوش ہوا۔(۱۸) اوروں نے اپنے ڈنڈے سبز اور پھوٹے ہوئے دیئے۔ اور اُنکی ٹہنیوں میں کچھ پھل کی طرح لگا ہوا تھا۔ اور وہ لوگ نہایت ہی مسرور تھے جن کے ڈنڈے ایسی حالت میں پائے گئے۔ اور فرشتہ اُن سے شاد اور وہ گڈریہ اُن سے بڑا مسرور تھا۔

۲ - اور خداوند کے فرشتے نے تاج لائے جانیکا حکم دیا۔ اور گویا کھجور کی شاخوں کے بنے ہوئے تاج لائے گئے۔ اور اُس نے اُن آدمیوں کو تاج پہنا دیئے جنہوں نے وہ ڈنڈے دیئے تھے جن میں شاخیں پھوٹی ہوئی اور کچھ نہ کچھ پھل لگے ہوئے تھے۔ اور اُس نے اُن کو بُرج میں روانہ کر دیا۔(۲) اور دوسروں کو بھی اُس نے بُرج میں بھیجدیا جنہوں نے سبز اور پنپے ہوئے ڈنڈے دیئے تھے۔ مگر اُن شاخوں میں پھل نہ تھے۔ اُس نے اُن پر مہر کر دی۔(۳) لیکن اُن سب کی پوشاک جو بُرج میں جا رہے تھے یکساں اور برف کی مانند سفید تھی۔(۴) اور جنہوں نے ویسے ہی سبز ڈنڈے دیئے جیسے لئے تھے اُن کو سفید پوشاک اور مہریں دیکر روانہ کر دیا۔(۵) جب فرشتہ یہ کام ختم کر چکا تو وہ اُس گڈریہ کو کہتا ہے۔ "میں تو اب چلتا ہوں۔ مگر تُو اُنکو جیسا کہ ہر ایک شخص کے لئے رہنا مناسب ہے دیوار کے اندر بھیجدینا۔ مگر بڑی خبرداری سے اُن کے ڈنڈوں کا امتحان کر لینا۔ اور اِسی طرح اُن کو روانہ کر دینا۔ تُو امتحان بڑی ہوشیاری سے کرنا۔" اُس نے کہا۔ "خبردار۔ کہیں کوئی خفیۃً نہ چلا جائے۔ لیکن اگر کوئی تجھ سے تجاوز کر گیا تو میں اُن کو قربان گاہ پاس پرکھ لونگا۔" وہ گڈریہ سے یہ باتیں کہکر چلا گیا۔(۶) اور جب وہ فرشتہ روانہ ہو گیا تو گڈریہ مجھ سے کہتا ہے۔ "آؤ ہم اُن کے ڈنڈے لیں اور اُن کو زمین میں لگا دیں۔ شاید اُن میں سے کوئی نہ کوئی بچنے کے قابل ہو جائے۔" میں اُسے کہتا ہوں۔ "اے خداوند! یہ سوکھی چیزیں کس طرح زندہ ہو سکتی ہیں؟" (۷) جواب میں وہ مجھ سے کہتا ہے۔ "یہ بید مجنوں کا درخت ہے اور زندگی کے عاشق درختوں کی قسم سے

ہے - پس یہ ڈنڈے زمین میں لگا دیئے جائیں اور تھوڑی سی نمی پائیں تو اُن میں سے اکثر زندہ ہو جائیں گے - لیکن ہم اُن کو آزمالینگے اور اُن پر پانی چھڑکیں - اگر اُن میں سے کوئی زندہ ہو گیا تو ہم اُس کے ساتھ خوشی کرینگے - اور اگر زندہ نہ ہو تو بھی میں غافل نہ پایا جاؤں -" (۸) اُس گڈریئے نے مجھے اُسی ترتیب سے اُنہیں بُلانے کا حکم دیا جس میں وہ ایستادہ تھے وہ قطار بہ قطار آئے اور اُنہوں نے اپنے اپنے ڈنڈے گڈریہ کو دیدیئے - اور گڈریئے نے وہ ڈنڈے لے لئے اور قطار قطار میں اُن کو لگا دیا - اور جب لگا چکا تو اُن پر بہت سا پانی چھڑک دیا - ایسا کہ وہ ڈنڈے پانی میں سے نظر نہ آتے تھے - (۹) اور جب وہ ڈنڈوں کو پانی دے چکا تو مجھے کہتا ہے - "اب آؤ - یہاں سے چلدیں - اور تھوڑے دنوں بعد ہم پھر آویں - اور تمام ڈنڈوں کا ملاحظہ کرینگے - کیونکہ اس درخت کا خالق چاہتا ہے کہ وہ سب جنہوں نے اِس درخت سے شاخیں لی ہیں زندہ ہو جائیں - کیونکہ میں بھی اُمید کرتا ہوں کہ یہ ڈنڈے نمی پاکر اور پانی سے سینچے جاکر اُن کا بہت سا حصہ زندہ ہو جائے گا -"

۳ - میں اُسے کہتا ہوں - "اَے خداوند! مجھے سمجھا دے کہ یہ درخت کیا ہے - کیونکہ میں اُس کے بارے میں حیران ہوں کہ اگرچہ اِس قدر شاخیں کاٹ لی گئی ہیں تو بھی یہ درخت بلا ضرر ہے اور اُس میں سے کچھ بھی کٹا ہوا معلوم نہیں ہوتا - پس اِس سے مجھے حیرت ہے -" (۲) وہ کہتا ہے - "سُن لے - یہ درخت جو میدان اور پہاڑ اور تمام زمین پر سایہ کئے ہوئے ہے خدا کی شریعت ہے جو تمام دُنیا کو دیگئی تھی - اور یہ شریعت ابن اللہ ہے جسکی منادی زمین کی حدود تک کی گئی ہے - لیکن وہ لوگ جو اُس کے سایہ تلے ہیں وہ ہیں جنہوں نے منادی سُن لی اور اُس پر ایمان لے آئے ہیں - (۳) لیکن وہ عظیم و جلیل فرشتہ میکائیل ہے جو اِس قوم کا کپتان ہے اور اُس پر اختیار رکھتا ہے - کیونکہ یہ وہی ہے جو ایمانداروں کے دلوں میں شریعت ڈالتا ہے - پس وہ خود اُن کا معائنہ کرتا ہے جن کو اُس نے شریعت دی ہے - کہ آیا اُنہوں نے اُس پر عمل کیا ہے یا نہیں - (۴) لیکن تُو ہر ایک ڈنڈے کو دیکھتا ہے - کیونکہ یہ ڈنڈے شریعت ہے - پس تو دیکھتا ہے کہ بہت سے ڈنڈے ناکارہ پڑے ہیں - اور تو جان لیگا کہ یہ سب وہ ہیں جنہوں نے

شریعت پر عمل نہیں کیا - اور تو ہر ایک کا علیحدہ علیحدہ مسکن دیکھے گا -" (۵) میں اُسے کہتا ہوں - "اَے خداوند! اُس نے کیوں بعضوں کو تو بُرج میں بھیجدیا ہے اور بعضوں کو تیرے لئے چھوڑ دیا ہے؟" وہ کہتا ہے - "جتنوں نے اُس شریعت سے جو اُنہوں نے اُس سے لی ہے تجاوز کیا ہے اُن کو تو اُس نے توبہ کے لئے میرے اختیار میں چھوڑ دیا - مگر جتنوں نے شریعت کو راضی کر دیا اور اُس پر عمل کر چکے ہیں اُن کو وہ اپنے اختیار میں رکھتا ہے -" (۶) میں اُسے کہتا ہوں - "جناب من! وہ کون ہیں جو تاج پہنے ہوئے ہیں اور بُرج میں جاتے ہیں؟" وہ کہتا ہے - "جنہوں نے شیطان سے جنگ کر کے اُس پر فتح پائی ہے وہ تاج پہنے ہوئے ہیں - یہ وہی ہیں جنہوں نے شریعت کی خاطر دُکھ سہا ہے (۷) لیکن جنہوں نے سبز اور شاخدار ڈنڈے واپس دیئے ہیں مگر اُن میں پھل نہیں ہے یہ وہ ہیں جو شریعت کی خاطر ستائے تو گئے تھے مگر نہ تو اُنہوں نے دُکھ سہا اور نہ اپنی شریعت سے انکار کیا - (۸) لیکن جنہوں نے ویسے ہی سبز ڈنڈے واپس کئے جیسے اُنہوں نے لئے تھے وہ بیداغ اور راستباز لوگ ہیں اور جنہوں نے دل کی تمام پاکیزگی سے چلکر خداوند کے حکموں کی محافظت کی ہے - لیکن باقیوں کی بابت تو اُس وقت معلوم کر لیگا جب میں تجھے اُن ڈنڈوں کی بابت بتاؤں گا جو لگائے اور سینچے گئے ہیں -"

۴ - اور ہم تھوڑے دنوں کے بعد اُس مقام پر گئے - اور گڈریہ اُس فرشتہ کی جگہ پر بیٹھ گیا - میں بھی اُس کے پاس کھڑا ہو گیا - اور وہ مجھے کہتا ہے - "خام کتان کے کپڑے سے اپنی کمر کس لے اور میری خدمت کر -" پس میں نے خام کتان کے صاف کپڑے سے جو موٹے کپڑے کا بنا ہوا تھا اپنی کمر کس لی - (۲) جب اُس نے مجھے کمر کسے اور اُس کی خدمت کے لئے تیار دیکھا تو وہ مجھے کہتا ہے - "اُن لوگوں کو جن کے ڈنڈوں میں شاخیں پھوٹی ہوئی ہیں اُسی ترتیب سے بُلا جس ترتیب سے ہر ایک نے ڈنڈے دیئے تھے - اور میں میدان میں گیا اور اُن سبھوں کو بُلایا - اور وہ سب کے سب ترتیب وار کھڑے ہو گئے - (۳) وہ اُنہیں کہتا ہے - "ہر ایک شخص اپنا اپنا ڈنڈا اُکھاڑ لائے اور میرے سامنے پیش کرے -" (۴) پہلے سوکھے ہوئے اور بوسیدہ ڈنڈے والوں نے اپنے

اپنے ڈنڈے دیئے۔ وہ اسی طرح سوکھے ہوئے اور بوسیدہ پائے گئے۔ اُس نے اُن کو
الگ کھڑے ہو جانے کا حکم دیا۔ (۵) پھر اُنہوں نے پیش کئے جن کے ڈنڈے سوکھے تو
تھے مگر بوسیدہ نہ تھے۔ مگر اُن میں سے بعضوں نے تو سبز ڈنڈے پیش کئے لیکن بعضوں
نے سوکھے اور گویا گھن سے کھائے ہوئے ڈنڈے پیش کئے۔ پس جنہوں نے سبز ڈنڈے
پیش کئے اُن کو علیحدہ کھڑے ہو جانے کا حکم کیا۔ لیکن جنہوں نے سوکھے اور بوسیدہ
ڈنڈے دیئے اُنہیں پہلوں کے بعد۔ (۶) پھر اُنہوں نے دیئے جن کے ڈنڈے نیم خشک
اور ترٹے ہوئے تھے۔ اُن میں سے بھی بہتوں نے سبز دیئے مگر اُن میں شگاف تھے لیکن
بعض سبز تھے اور اُن میں شاخیں نکلی ہوئی تھیں اور شاخوں میں پھل تھے۔ جیسے اُن لوگوں
کے پاس تھے جو تاج پہنے ہوئے بُرج میں چلے گئے تھے۔ لیکن بعضوں نے خشک اور کھائے
ہوئے اور بعضوں نے خشک دیئے مگر وہ کھائے ہوئے نہ تھے۔ بعض ایسے تھے گویا نیم خشک
اور ترٹے ہوئے۔ اُس نے اُنہیں حکم دیا کہ ہر ایک علیحدہ علیحدہ ایک طرف کھڑے ہو جائیں۔
بعض تو اپنی اپنی ترتیب پر مگر بعض الگ الگ ۔

۵۔ پھر اُنہوں نے دیئے جن کے ڈنڈے سبز تو تھے مگر اُن میں شگاف آئے ہوئے
تھے۔ اِن سبھوں نے سبز ڈنڈے دیئے اور اپنے اپنے منصب پر کھڑے ہو گئے۔ گڈریہ
اِن سے خوش ہُوا کیونکہ وہ سب تبدیل ہو گئے تھے اور اُن کے شگاف جاتے رہے تھے
(۲) اور اُنہوں نے بھی دیئے جن کے آدھے سبز اور آدھے سوکھے تھے۔ پس اُن میں
سے بعض ڈنڈے بالکل سبز تھے اور بعضے نیم خشک بعضے خشک اور کھائے ہوئے لیکن
بعضے سبز اور پنپے ہوئے۔ وہ سب کے سب اپنے اپنے رتبہ پر جا کھڑے ہوئے۔ (۳)
بعد ازاں اُنہوں نے دیئے جنکے ڈنڈے دو حصے سبز تھے مگر تیسرا حصہ خشک۔ اُن میں
سے بہتوں نے سبز دیئے مگر بہتوں نے نیم خشک اور دیگروں نے سوکھے اور کھائے ہوئے
وہ سب اپنے اپنے مقام پر کھڑے ہو گئے۔ (۴) بعدہٗ اُنہوں نے دیئے جو دو حصے سوکھے
اور ایک حصہ سبز رکھتے تھے۔ اُن میں سے بہتوں نے نیم خشک دیئے مگر بعضوں نے سوکھے
اور کھائے ہوئے اور بعضوں نے آدھے سوکھے شگاف پڑے ہوئے مگر تھوڑوں نے سبز

دیئے۔ وہ سب اپنے اپنے مرتبہ پر کھڑے ہو گئے۔ (۵) پھر اُنہوں نے دیئے جنکے ڈنڈے سبز
تھے لیکن تھوڑی سی نوک سوکھی اور تڑخی ہوئی تھی۔ اِن میں سے بعضوں نے سبز دیئے بعضوں
نے سبز اور پنپے ہوئے۔ وہ بھی اپنے اپنے مقام مقررہ پر چلے گئے۔ (۶) اِس کے بعد اُنہوں
نے دیئے جنکے ڈنڈوں کا صرف تھوڑا سا حصہ سبز تھا مگر باقی کا حصہ سوکھا ہُوا۔ اُن کے ڈنڈوں
کا بہت سا حصہ سبز اور پنپا ہُوا اور شاخوں میں پھل لگے ہوئے پائے گئے۔ اور دیگر ڈنڈے
بالکل سرسبز۔ اِن ڈنڈوں سے گڈریہ بہت ہی خوش ہُوا اِس لئے کہ وہ اِس حالت میں پائے
گئے۔ اور وہ اپنے اپنے مرتبہ پر چلے گئے ۔

۴۔ جب گڈریہ سبھوں کے ڈنڈے آزما چکا تو وہ مجھ سے کہتا ہے۔ "مَیں نے تجھے کہا
تھا کہ یہ درخت زندگی کا عاشق ہے۔" وہ مجھے کہتا ہے۔ "تو دیکھتا ہے کہ کس قدر لوگوں نے
توبہ کر لی اور وہ بچ گئے؟" مَیں اُسے کہتا ہوں۔ "جنابِ من! مَیں دیکھتا ہوں۔" وہ کہتا ہے "تاکہ تو خداوند
کے بے نہایت ترحم کو جان جائے کہ وہ عظیم و پُرجلال ہے۔ اور اس نے اپنا رُوح اُنکو عنایت
کیا ہے جو توبہ کے لائق ہیں۔" (۲) مَیں اُسے کہتا ہوں۔ "جنابِ من! سبھوں نے توبہ کیوں نہیں
کی؟" وہ کہتا ہے کہ "جنکے دلوں کو اُس نے دیکھا کہ وہ پاک ہو جائینگے اور اپنے سارے دل سے
اُس کی خدمت کرینگے اُن کو تو اُس نے توبہ عنایت کی۔ لیکن جنکے فریب اور شرارت کو اُسنے
دیکھا اور کہ وہ مکاری سے توبہ کرینگے تو اُن کو اُس نے توبہ نہیں دی۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ
اُس کے نام کو پھر ناپاک کریں۔" (۳) مَیں اُسے کہتا ہوں۔ "جنابِ من! اب ڈنڈے دینے
والوں کا ذکر کیجئے کہ اُن میں سے ہر ایک کی کیا کیفیت ہے۔ اور اُن کے مسکن کا حال بتلا دیجئے
تاکہ وہ لوگ جو ایمان لے آئے ہیں اور جنہوں نے مہر حاصل کی ہیں اور اُن کو توڑ ڈالا
ہے اور محفوظ نہیں رکھ سکے اور اپنے عملوں سے بخوبی واقف ہو کر اور تجھ سے مہر حاصل
کرکے توبہ کر لیں اور خداوند کا جلال ظاہر کریں کہ اُس نے اُن پر رحم کیا اور تجھ کو بھیجا ہے
کہ تو اُن کی روحوں کو از سرِ نو بحال کرے۔" (۴) وہ مجھے کہتا ہے۔ "جن کے ڈنڈے
سوکھے اور کرم خوردہ پائے گئے وہ کلیسیا کے باغی اور دھوکا دینے والے اور اپنے گناہوں
سے خداوند پر کُفر بکنے والے ہیں۔ وہ مزید برآں خداوند کے نام سے جو اُن پر لیا گیا ہے شرم

یعقوب ۲:۷

کرنے والے ہیں۔ پس یہ خدا کی نسبت ہمیشہ کے لئے ہلاک ہو گئے ہیں۔ اور تو دیکھتا ہے کہ اُن میں سے ایک نے بھی توبہ نہیں کی۔ اگرچہ اُنہوں نے وہ باتیں سُنیں جو تُو نے اُنسے کہیں جن کا میں نے تجھے حکم دیا تھا۔ (۵) لیکن جنہوں نے سوکھے ہوئے ڈنڈے تو دیئے مگر جو گھُن کے کھائے ہوئے نہ تھے۔ وہ بھی اُنہیں کے قریب ہیں۔ کیونکہ وہ مکار تھے اور اُنہوں نے بُری تعلیمات داخل کیں اور خدا کے خادموں کو خراب کیا۔ خصوصاً اُن کو جنہوں نے گناہ کیا۔ اُن کو اُنہوں نے توبہ نہ کرنے دی بلکہ جہالت کی تعلیمات سے اُن کو ترغیب دی۔ پس وہ توبہ کرنے کی اُمید رکھتے ہیں۔ (۶) لیکن تو اُن میں سے بہتوں کو دیکھتا ہے کہ اُنہوں نے اُسی وقت سے توبہ کرلی ہے جب سے کہ تُو نے میرے احکام اُن کو سُنا دیئے ہیں۔ آگے کو بھی وہ توبہ کرلینگے۔ لیکن جتنے لوگ توبہ نہ کرینگے اُنہوں نے اپنی جان ہلاک کردی ہے۔ مگر اُن میں سے جنہوں نے توبہ کرلی ہے۔ وہ نیک ہو گئے ہیں۔ اور اُن کا مسکن پہلی دیواروں کے اندر ہو گیا ہے۔ لیکن بعض اُن میں سے بُرج کے اندر بھی چڑھ گئے ہیں۔" وہ کہتا ہے پس تو دیکھتا ہے کہ گناہوں کی توبہ میں زندگی ہے۔ مگر توبہ نہ کرنا موت ہے۔

۷۔ لیکن جنہوں نے نیم خشک اور شگاف پڑے ہوئے ڈنڈے واپس دیئے۔ اُنکی بابت بھی سُن لے۔ جنہوں کے ڈنڈے ویسے کے ویسے ہی نیم خشک تھے وہ دو دلے لوگ ہیں کیونکہ وہ نہ تو زندہ ہیں اور نہ مردہ۔ (۲) مگر جن کے پاس نیم خشک اور تڑخے ہوئے ڈنڈے تھے وہ دو دلے اور خلافگو لوگ ہیں۔ اور وہ اپنے درمیان ہرگز سلامتی نہیں رکھتے بلکہ ہمیشہ نفاق رکھتے ہیں۔ لیکن ایسوں کے لئے بھی (وہ کہتا ہے) توبہ کی گنجائش ہے۔ تُو دیکھتا ہے کہ اُن میں سے بعض توبہ کرچکے ہیں۔ مگر پھر بھی "وہ کہتا ہے۔" اُن میں توبہ کی امید ہے (۳) اور جتنے کہ اُن میں سے توبہ کرچکے ہیں وہ بُرج کے اندر مسکن رکھتے ہیں۔ لیکن جتنوں نے اُن میں سے زیادہ دشواری کے ساتھ توبہ کرلی ہے وہ دیواروں کے اندر سکونت کرینگے۔ لیکن جتنے توبہ نہیں کرتے بلکہ اپنے کاموں میں مستغرق ہیں وہ ضرور مرجاینگے (۴) لیکن جنہوں نے اپنے سبز اور شگافشدہ ڈنڈے واپس دیئے وہ ہمیشہ ایماندار اور نیک رہے ہیں لیکن وہ پہلے درجوں اور کسی نہ کسی قسم کی توقیر کے بارے ہیں۔ تاہم کسی طرح

کا حسد رکھتے تھے۔ لیکن وہ لوگ بیوقوف ہیں جو اپنے درمیان اوّل درجوں کی بابت حسد رکھتے ہیں۔ (۵) مگر اِنہوں نے بھی میرے حکموں کو سُنکر اور نیک ہوکر اپنے آپ کو پاک کرلیا اور جلدی سے تائب ہو گئے۔ پس اِن کی سکونت بُرج کے اندر ہو گئی۔ لیکن اگر کوئی شخص پھر نفاق کی طرف عود کرے گا۔ تو وہ بُرج کے باہر پھینک دیا جائیگا اور وہ اپنی جان گنوائیگا (۶) زندگی اُن سبھوں کی ہے جو خداوند کے حکموں کی حفاظت کرتے ہیں۔ حکموں کے درمیان اوّل درجوں یا کسی قسم کے جلال کی بابت کچھ ذکر نہیں ہے بلکہ آدمیوں کی برداشت اور فروتنی کا ذکر ہے۔ پس خداوند کی زندگی ایسوں ہی کے درمیان ہے۔ مگر منافقوں اور بے شرعوں کے درمیان موت ہے۔

۸۔ "مگر جنہوں نے ایسے ڈنڈے دیئے جو آدھے تو سبز اور آدھے سوکھے ہیں۔ یہ وہ ہیں جو اپنے دھندوں میں مشغول ہیں اور مقدسوں کی صحبت میں لگے نہیں رہتے۔ اسی لئے اُن کا نصف تو زندہ ہے اور نصف مُردہ۔ (۲) پس بہتوں نے میرے حکم سُن کر توبہ کرلی۔ پس جتنوں نے توبہ کرلی ہے اُنکی سکونت بُرج کے اندر ہے۔ لیکن اُن میں سے بعضوں نے بالکل کنارہ کشی کرلی ہے۔ پس وہ توبہ نہیں رکھتے۔ کیونکہ اُنہوں نے اپنے معاملات کے سبب سے خداوند پر کفر بکا اور اُس کا انکار کیا۔ پس اُنہوں نے اِس شرارت کے سبب سے جو وہ عمل میں لائے اپنی جان ہلاک کردی۔ (۳) لیکن اُن میں سے اکثر دو دلے رہے۔ اگر وہ جلد توبہ کرلیں تو اُن کو ابھی بھی توبہ کا موقع ہے اور اُنکی سکونت بُرج میں ہوگی۔ لیکن اگر وہ دیر میں توبہ کرینگے تو وہ دیواروں کے اندر بودوباش کرینگے۔ اور اگر توبہ نہ کرینگے تو وہ بھی اپنی جان گنوا بیٹھینگے۔ (۴) لیکن جنہوں نے دو حصہ سبز اور تیسرا حصہ سوکھا ہوا پیش کیا ہے۔ یہ وہ ہیں جنہوں نے طرح بطرح انکار کیا ہے۔ (۵) پس اُن میں سے بہتوں نے توبہ کی ہے اور بُرج کے اندر رہنے کے لئے روانہ ہو گئے ہیں۔ مگر بہت سے کلیتہً خدا سے منحرف ہو گئے۔ اُنہوں نے ہمیشہ کے لئے زندگی برباد کرلی ہے۔ لیکن اُن میں بعض دو دلے اور نفاق ڈالنے والے ہو گئے۔ پس ایسوں کے لئے توبہ ہے۔ اگر وہ جلد توبہ کرلیں اور اپنی خوشیوں میں مشغول نہ رہیں۔ لیکن اگر وہ

اپنے کاموں میں لگے رہیں گے تو وہ بھی اپنے لئے موت کمائینگے ؎

۹۔ "لیکن جنھوں نے ایسے ڈنڈے دیئے ہیں جنکے دو حصّے تو سوکھے ہوئے ہیں مگر تیسرا حصّہ سبز۔ وہ ایماندار تو بنگئے ہیں مگر دولتمند اور غیر اقوام میں مشہور و معروف ہوگئے انہوں نے اپنے آپ کو تکبر سے ملبّس کر دیا اور بڑے عالی دماغ ہوگئے ہیں اور سچائی کو ترک کر دیا اور راستبازوں کی صحبت میں نہ رہے بلکہ باہم غیر قوموں کے طریقے پر زندگی بسر کرتے رہے۔ اور یہ طریقہ اُن کو زیادہ مرغوب ہوا۔ لیکن وہ خدا سے منحرف نہیں ہوئے بلکہ ایمان میں قائم رہے اگرچہ انہوں نے ایمان کے کام نہ کئے۔ (۲) پس اُن میں سے بہتوں نے توبہ کر لی اور اُنکی سکونت بُرج میں ہوگئی۔ (۳) لیکن اوروں نے بالکل غیر قوموں کے ساتھ زندگی بسر کی اور غیر قوموں کے باطل خیالوں سے خراب ہو کر خدا سے منحرف ہوگئے اور غیر قوموں کے کام کئے۔ وہ غیر قوموں کے ساتھ شمار کئے گئے (۴) مگر اُن میں سے بعض اپنے کاموں کے سبب سے جو وہ کیا کرتے تھے بچ جانے سے مایوس ہو کر دو دلے ہوگئے۔ مگر دوسرے لوگ دو دلے ہوگئے اور انہوں نے اپنے درمیان تفرقہ ڈال لیا۔ پس ایسے دو دلوں کے لئے اُن کے کاموں کی وجہ سے ابھی تک توبہ موجود ہے۔ لیکن ضرور ہے کہ اُنکی توبہ جلد ہو تا کہ اُن کی سکونت بُرج کے اندر ہو۔ اور جنھوں نے توبہ نہیں کی بلکہ خوشیوں میں مستغرق رہے اُن کی موت قریب ہے ؎

۱۰۔ "جنھوں نے ہرے ڈنڈے واپس دیئے مگر اُنکی نوکیں سوکھی ہوئی اور اُن میں شگاف پڑے ہوئے تھے۔ یہ خدا کے حضور ہمیشہ نیک اور ایماندار اور پُر جلال رہے ہیں لیکن اگرچہ وہ ذرہ ذرہ خواہشوں اور تھوڑے تھوڑے باہمی نفاق کے سبب سے گناہ تو کر بیٹھے تو بھی جب انہوں نے میری باتوں کو سُنا تو اُن میں سے ایک بڑے حصّے نے فوراً توبہ کر لی اور اُن کی سکونت بُرج میں ہوگئی۔ (۲) لیکن اُن میں سے بعض شک میں رہے اور بعضوں نے شک میں ہو کر بڑا تفرقہ پیدا کر دیا۔ پس ان میں تو ابھی بھی توبہ کی امید ہے اس لئے کہ وہ ہمیشہ نیک رہے ہیں۔ اور اُن میں سے بمشکل ہی کوئی مرے گا۔ (۳) لیکن اُن میں سے جنھوں نے سوکھے ہوئے مگر تھوڑے سے ہرے ڈنڈے دیئے۔ یہ وہ ہیں جو

ایمان تو لے آئے مگر کام بے شرعی کے کرتے تھے لیکن انہوں نے خدا سے بغاوت ہرگز نہیں کی اور اُس نام کو خوشی قبول کیا اور خدا کے خادموں کو خوشی کے ساتھ قبول کیا۔ پس انہوں نے بلا پس و پیش توبہ کر لی اور ہر قسم کے فضائل اور راستبازی کو عمل میں لائے۔ (۴) لیکن ان میں سے بعض اُن کاموں کو جو وہ کرتے ہیں جانکر خوشی سے دُکھ بھی سہتے ہیں۔ پس ان سب کی سکونت بُرج میں ہوگی ؎

۱۱۔ اور جب وہ تمام ڈنڈوں کی تشریح کر چکا تو مجھ سے کہتا ہے۔ "جا۔ اور سبھوں سے کہدے کہ وہ توبہ کر لیں اور وہ خدا کے حضور جیئیں گے۔ کیونکہ خداوند نے ترس کھا کر توبہ بخشنے کے لئے سب کے پاس مجھے بھیجا ہے اگرچہ اپنے کاموں کے سبب بعض اُس کے لائق نہیں ہیں۔ لیکن چونکہ خداوند برداشت کرنے والا ہے اس لئے وہ چاہتا ہے کہ جو اُس کے بیٹے کے ذریعہ بلائے گئے ہیں وہ بچ جائیں۔" (۲) میں اُسے کہتا ہوں۔ "جناب! میں اُمید کرتا ہوں کہ سب لوگ یہ باتیں سُن کر توبہ کر لینگے۔ کیونکہ مجھے یقین ہے کہ ہر ایک شخص اپنے اپنے کاموں سے واقف ہو کر اور خدا سے ڈر کے توبہ کر لیگا۔" (۳) جواباً وہ مجھے کہتا ہے "جتنے لوگ اپنے تمام دل سے توبہ کر لینگے اور اپنے آپ کو تمام مذکورہ بالا بُرائیوں سے بچا رکھینگے اور اپنے گناہوں پر کچھ اضافہ نہ کرینگے وہ خداوند کی طرف سے اپنے پہلے گناہوں کی شفا پائینگے۔ اگر وہ ان حکموں پر شک نہ لائیں۔ اور وہ خدا کے لئے زندہ رہینگے۔ لیکن (وہ کہتا ہے کہ) جتنے اپنے گناہوں پر اضافہ اور اس دُنیا کی شہوتوں کی طرف عود کرینگے۔ وہ خود اپنے آپ پر موت کا فتویٰ دینگے۔ (۴) لیکن تو میرے حکموں پر چل اور خدا کے لئے جی۔" (۵) یہ تمام باتیں مجھ پر ظاہر کر کے اور بتا کے وہ کہتا ہے۔ "اب باقی باتیں میں تجھے چند ایام کے بعد بتاؤں گا ؎"

تمثیل (۹)

۱۔ بعد ازاں کہ میں توبہ کے فرشتے۔ اُس گڈریے کے احکام اور تمثیلات قلمبند کر چکا وہ میرے پاس آگیا اور کہتا ہے۔ "میں وہ تمام باتیں تجھے بتانا چاہتا ہوں جو رُوح القدس

نے کلیسیا کی شکل میں ہو کر تجھ سے کہیں۔ کیونکہ وہی رُوح خدا کا بیٹا ہے۔ (۲) کیونکہ جب
تو جسم میں بہت کمزور تھا تو وہ باتیں فرشتے کے ذریعہ تجھے بتائی نہیں گئیں تھیں۔ پس جبکہ
تُو رُوح کے ذریعہ قوت پا چکا ہے اور اپنی قوت میں زور آور ہے ایسا کہ تُو فرشتہ کو
بھی دیکھ سکتا ہے تب تو تجھے کلیسیا کی معرفت جو بُرج کی عمارت ہے بتا دیا گیا تھا۔ تُو
نے تمام باتیں عمدگی سے اور لائق طور پر گویا دوشیزہ سے تعلیم پا کر دیکھ لی ہیں۔ لیکن اب
تُو ایک فرشتہ کے ذریعہ سے دیکھتا ہے اگرچہ وہ بھی خود رُوح القدس ہی کے ذریعہ سے
ہے۔ (۳) لیکن لازم ہے کہ تُو سب باتیں مجھ سے زیادہ تحقیقی طور پر سیکھ لے کیونکہ میں
اُس جلیل فرشتے کی طرف سے اِسی لئے تیرے گھر میں رہنے کے واسطے مقرر ہوا ہوں تاکہ
تُو سب باتیں خاطر خواہ طور پر جان لے اور پہلے کی طرح کسی بات میں خوف نہ کرے۔" (۴)
اور وہ مجھ کو آرکیڈیا میں ایک گول پہاڑ پر لے گیا۔ اور مجھے اُس پہاڑ کی چوٹی پر بیٹھا
دیا۔ اور مجھے ایک وسیع میدان دکھایا۔ اور اُس میدان کے گرداگرد بارہ پہاڑ تھے
اور اُن میں سے ہر پہاڑ کی مختلف شکل تھی۔ (۵) پہلا پہاڑ کالا جس سا سیاہ تھا۔ دوسرا
برہنہ۔ بلا سبزہ تھا۔ تیسرا کانٹوں اور جھاڑیوں سے پُر۔ (۶) مگر چوتھے پہاڑ پر نیم خشک
بوٹے تھے۔ بوٹوں کے اوپر کا حصّہ تو سبز تھا مگر جڑ کے پاس کا حصّہ خشک۔ لیکن بعض
بوٹے تو سوکھ گئے تھے جبکہ سورج نے اُن کو جلا دیا تھا۔ (۷) مگر پانچویں پہاڑ پر سبز بوٹے
تھے اور وہ جھاڑی دار تھا۔ چھٹے پہاڑ میں کھڈیں ہی کھڈیں بھری پڑی تھیں بعض
اُن میں سے چھوٹی تھیں اور بعض بڑی۔ اور اُن شقوق میں بوٹے تھے مگر وہ بوٹے کچھ
بہت سرسبز نہ تھے۔ مگر عموماً جُھلسے ہوئے تھے۔ (۸) لیکن ساتویں پہاڑ پر سرسبز بوٹے تھے اور
سارا پہاڑ لہلہا رہا تھا۔ اور ہر قسم کے مویشی اور پرندے چر چگ رہے تھے۔ اور جس قدر
کہ مویشی اور پرندے اُس پر چرتے چگتے تھے اُسی قدر اُس پہاڑ کے بوٹے زیادہ پھولتے
پھلتے تھے۔ آٹھواں پہاڑ چشموں سے پُر تھا اور خداوند کی ہر قسم کی مخلوقات اُس پہاڑ
کے چشموں سے پیتی تھی۔ (۹) نویں پہاڑ میں پانی مطلق نہ تھا اور وہ بالکل ویران تھا۔
اور اُس میں جنگلی درندے اور مہلک کیڑے مکوڑے تھے جو آدمیوں کو برباد کرتے ہیں۔

مگر دسویں پہاڑ پر بڑے بڑے درخت تھے۔ اور سارا پہاڑ سایہ دار تھا اور اُن کے سایہ
کے نیچے بھیڑیں چرتی اور آرام کرتی تھیں۔ (۱۰) گیارھویں پہاڑ پر نہایت گنجان درخت
تھے۔ اور وہ درخت سب کے سب پھلدار اور ہر قسم کے میووں سے آراستہ تھے ایسا کہ
جو شخص اُن کو دیکھتا تھا یہی چاہتا تھا کہ اُن کے پھلوں میں سے کھا لے۔ مگر بارھواں پہاڑ
بالکل سفید تھا۔ اور اُس کا نظارہ بالکل خوشنما تھا۔ اور وہ پہاڑ اپنے آپ میں نہایت ہی
موزون تھا ❖

۲۔ اور اُس نے میدان میں مجھے ایک بڑی سفید چٹان دکھائی جو میدان ہی میں
سے اُبھری ہوئی تھی۔ مگر یہ چٹان پہاڑوں سے بلند اور مربع تھی ایسا کہ کل دنیا اُس میں
سما سکتی تھی۔ (۲) لیکن وہ چٹان قدیم تھی اور اُس میں ایک بڑا سا دروازہ تراشا ہوا
تھا۔ لیکن مجھے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اُس پھاٹک کی تراشش نئی ہے۔ لیکن وہ پھاٹک آفتاب
سے بھی بڑھ کر ایسا چمکدار تھا کہ مجھے اُس پھاٹک کی تجلی سے حیرت آتی تھی (۳) اور اُس
پھاٹک کے گرداگرد بارہ کنواریاں کھڑی تھیں۔ پس وہ چار کنواریاں جو چاروں کونوں
پر کھڑی تھیں مجھے باقیماندہ کنواریوں سے زیادہ شاندار معلوم ہوتی تھیں۔ مگر باقیماندہ
بھی شاندار تھیں۔ اور وہ پھاٹک کے چار کونوں پر کھڑی تھیں اور باقی کنواریاں اُن
کے درمیان دو دو کر کے ایستادہ تھیں۔ (۴) اور وہ کتانی جامہ پہنے اور موزونی کے
ساتھ کمر کسے ہوئے تھیں اور اُن کے دہنے کندھے پوشاک سے باہر نکلے ہوئے (یعنی
برہنہ) تھے گویا کہ وہ کچھ بوجھ اُٹھانے پر ہیں۔ وہ اِس طرح تیار تھیں کیونکہ وہ بڑی خوش اور
مستعد تھیں۔ (۵) جب میں نے یہ دیکھا تو اپنے آپ میں بڑا متعجب ہوا کہ میں ایک
بڑا اور شاندار معاملہ دیکھتا ہوں۔ اور میں کنواریوں کے بارے میں پھر حیران ہوا کہ وہ
باوجود ایسی نازک اندام ہونے کے بھی مردوں کی طرح کھڑی ہیں گویا کہ تمام آسمان کو اُٹھا
لینے پر ہیں۔ (۶) اور وہ گڈریہ مجھ سے کہتا ہے "تُو اپنے آپ میں کیا سوچ رہا ہے اور
پریشان ہو رہا ہے اور اپنے اوپر غم ڈھا رہا ہے؟ کیونکہ اگر تُو دانا ہے تو جس بات کو
تو سمجھ نہیں سکتا اُس کی کوشش مت کر بلکہ خداوند سے دریافت کر تو اُن کے سمجھنے کی

عقل حاصل کرے۔ (۷) تو اپنے پیچھے کی چیزوں کو دیکھ نہیں سکتا مگر جو تیرے سامنے ہیں اُن کو تُو دیکھتا ہے۔ پس جن چیزوں کو تو نہیں دیکھ سکتا اُن کو جانے دے اور اپنے آپ کو تکلیف نہ دے۔ لیکن جن باتوں کو تُو دیکھتا ہے اُن پر حاوی ہو اور باقی چیزوں کی بابت جدوجہد مت کر۔ لیکن جتنی باتیں میں تجھے دکھاؤں گا اُن سب کا تجھ سے بیان بھی کروں گا۔ پس باقی باتوں کی بابت منتظر رہ۔"

۳ ۔ میں نے چھ قد آور اور شاندار اور ہمشکل آدمی آتے ہوئے دیکھے۔ اور اُنہوں نے لوگوں کی ایک گروہ کو بُلایا۔ اور وہ لوگ بھی جو آئے تھے قد آور اور خوبصورت اور طاقتور مرد تھے۔ اور اُن چھ آدمیوں نے پھاٹک کے اوپر اُنہیں ایک برج بنانے کا حکم دیا۔ اور جبکہ وہ لوگ جو برج بنانے کے واسطے آئے تھے پھاٹک کے گرد اِدھر اُدھر دوڑنے لگے تو اُن سے ایک بڑا شور برپا ہُوا۔ (۲) اور وہ کنواریاں جو پھاٹک کے چوگرد کھڑی تھیں اُن آدمیوں سے کہہ رہی تھیں کہ جلد برج بناؤ۔ اور کنواریوں نے اپنے ہاتھ لمبے کئے گویا کہ اُن آدمیوں سے کچھ لینا چاہتی تھیں۔ (۳) اور وہ چھ آدمی پتھروں کو حکم کرتے تھے کہ کسی گڑھے سے نکلکر اوپر چلے جائیں اور برج کی تعمیر کے لئے چلے جائیں۔ اور دس مربع اور چمکیلے اور تراشے ہوئے پتھر اوپر چڑھ گئے۔ (۴) اور اُن چھ آدمیوں نے اُن کنواریوں کو آواز دی اور حکم کیا کہ اُن تمام پتھروں کو لیجائیں جو برج کی تعمیر کے لئے جانے والے تھے اور کہ وہ پھاٹک سے گذر کر وہ پتھر اُن لوگوں کو دیدیں جنہوں نے برج بنانا تھا۔ (۵) اور اُن کنواریوں نے اُن پہلے دس پتھروں کو جو اُس گہرے مقام سے اوپر آئے تھے ایک دوسرے کے سر پر رکھ دیا اور وہ ایک ایک کرکے لے گئیں۔"

۴ ۔ اور جبکہ وہ پھاٹک کے گرد ایک ساتھ اُسی ترتیب سے کھڑی ہو گئیں اور جو طاقتور معلوم ہوتی تھیں وہ پتھر کے کونوں کے نیچے جھک گئیں اور دوسری کنواریاں پتھر کے کناروں کے نیچے جھک گئیں۔ اور یوں تمام پتھروں کو اُٹھا لیا اور جیسا کہ اُنہیں کہا گیا تھا وہ اُن پتھروں کو پھاٹک کے عین درمیان سے لے گئیں اور

اور برج کے لئے اُن آدمیوں کو پکڑا دیئے۔ اور اُن لوگوں نے پتھر لیکر برج تعمیر کر دیا۔ (۲) اور برج کی تعمیر اُس بڑے چٹان پر اور پھاٹک کے اوپر تھی۔ پس وہ دس پتھر باہم جوڑ دیئے گئے اور اُنہوں نے تمام چٹان کو ڈھانپ لیا۔ اور وہ برج کی عمارت کی بنیاد ہو گئے۔ اور وہ چٹان، اور پھاٹک تمام برج کے حامل تھے۔ (۳) اور ان دس پتھروں کے بعد اُس قعر سے پچیس پتھر اور اوپر آگئے۔ اور چونکہ پہلے پتھروں کی طرح یہ پتھر بھی کنواریوں سے لائے گئے تھے اِس لئے وہ بھی برج کی عمارت میں ٹھیک آگئے۔ ان کے بعد پینتیس پتھر آئے اور اُسی طرح وہ بھی برج کی عمارت میں ٹھیک آگئے۔ انکے بعد چالیس پتھر اوپر نکل آئے اور یہ بھی برج کی عمارت میں لگا دیئے گئے۔ پس برج کی بنیاد میں چار قطاریں ہو گئیں۔ (۴) اور اُس گہراؤ میں سے پتھر آنے بند ہو گئے اور معمار بھی تھوڑی دیر کے لئے ٹھیر گئے۔ اور پھر چھ آدمیوں نے لوگوں کے مجمع کو حکم کیا کہ برج کی تعمیر کے لئے پہاڑوں سے پتھر لادیں۔ پس وہ تمام پہاڑوں میں مختلف رنگوں کے پتھر جو آدمیوں کے ہاتھ سے تراشے گئے تھے لے آئے اور کنواریوں کے حوالہ کر دیئے۔ اور کنواریاں اُنکو پھاٹک میں سے ہو کر لے گئیں اور برج کی تعمیر کے لئے سپرد کر دیئے۔ اور جب وہ رنگ برنگی پتھر عمارت میں لگ گئے تو وہ یکساں سفید ہو گئے اور اُنکے مختلف رنگ متبدل ہو گئے۔ (۶) لیکن بعض پتھر جو عمارت کیلئے آدمیوں سے پکڑائے گئے تھے وہ چمکیلے نہ ہوئے۔ بلکہ جیسے وہ رکھے گئے تھے ویسے ہی وہ پائے گئے کیونکہ وہ کنواریوں کے ذریعہ دیئے نہیں گئے تھے۔ اور نہ ہی پھاٹک میں سے ہو کر پہنچائے گئے تھے۔ پس وہ پتھر برج کی عمارت میں غیر موزون تھے۔ (۷) مگر اُن چھ آدمیوں نے اُن غیر موزون پتھروں کو برج کی عمارت میں دیکھکر اُنکو نکالدینے اور اُسی جگہ نیچے لے جانے کا حکم دیا جہاں سے کہ وہ لائے گئے تھے۔ (۸) اور وہ اُن آدمیوں کو جو پتھر لا رہے تھے کہتے ہیں۔ "تم تعمیر کے لئے پتھر بالکل مت دو۔ مگر اُنہیں برج کے پاس رکھدو تاکہ کنواریاں اُن کو پھاٹک میں سے ہو کر لیجائیں اور تعمیر کے لئے حوالہ کریں۔ کیونکہ اگر (وہ کہتے ہیں) وہ اِن کنواریوں کے ہاتھوں سے پھاٹک میں سے ہو کر پیش نہ کئے جائیں تو وہ اپنا رنگ بدل نہیں سکتے۔ پس دو کہتے

ہیں کی) تم بیفایدہ کوشش مت کرو "

۵ - اور عمارت اُسی دن ختم ہوگئی مگر بُرج مکمل نہوا - کیونکہ اُس پر پھر تعمیر ہونیوالی تھی - اور تعمیر میں وقفہ ہوگیا - اور اُن چھ آدمیوں نے تمام معماروں کو تھوڑی دیر کے لئے کام بند کردینے اور آرام کرنیکا حکم دیا - مگر کنواریوں کو بُرج سے روانہ ہونے کی اجازت نہ دی - اور مجھے ایسا معلوم ہوا کہ وہ کنواریاں بُرج کی حفاظت کے لئے چھوڑی گئی تھیں - (۲) جب سب روانہ ہوگئے اور آرام کرنے لگے تو میں اُس گڈریے سے کہتا ہوں "جناب من ! بُرج کی تعمیر ختم کیوں نہوئی ؟" وہ کہتا ہے "بُرج ہرگز ختم نہیں ہوسکتا - تاوقتیکہ اُس کا مالک آکر اِس عمارت کو آزما نہ لے - تاکہ اگر کوئی پتھر غیر موزون پائے جائیں تو وہ اُن کو بدل ڈالے - کیونکہ بُرج اُسی کی مرضی کے مطابق تعمیر ہوتا ہے " (۳) میں اُسے کہتا ہوں "جناب من ! میں نے اِس بُرج کی تعمیر کو اور چٹان اور پھاٹک اور پہاڑوں اور کنواریوں اور اُن پتھروں کی بابت سمجھنا چاہا تھا جو اُس گڑھے میں سے آئے اور تراشے ہوئے نہ تھے بلکہ جیسے وہ تھے ویسے ہی عمارت میں آ گئے تھے - (۴) اور کہ بنیادوں میں پہلے دس پتھر اور پھر پچیس اور پھر پینتیس اور پھر چالیس پتھر کیوں لگائے گئے - نیز اُن پتھروں کی بابت جو تعمیر میں آچکے تھے اور پھر وہاں سے نکالے جاکر اپنی پہلی جگہ میں رکھ دیئے گئے تھے - جناب من ! اِن تمام باتوں کی بابت میری رُوح کو مطمئن کیجئے اور یہ باتیں مجھے سمجھا دیجئے " (۵) وہ مجھے کہتا ہے "اگر یہ پایا جائے کہ تو صرف نام ہی کا سرگرم نہیں - تو تو سمجھ لیگا - کیونکہ ہم تھوڑے دنوں کے بعد اِس جگہ آئینگے اور تو اِس بُرج کے متعلق آئندہ ضروری باتیں دیکھے گا اور تمام تمثیلوں کو بخوبی سمجھ لیگا " (۶) اور تھوڑے دنوں کے بعد ہم اُس جگہ آئے جہاں بیٹھے ہوئے تھے - اور وہ مجھے کہتا ہے "آؤ ہم بُرج پاس چلیں - کیونکہ بُرج کا مالک اُس کے ملاحظہ کے لئے آتا ہے " اور ہم بُرج کے پاس چلے گئے - اور بُرج کے پاس سوا کنواریوں کے کوئی بھی نہ تھا - (۷) اور اُس چرواہے نے اُن کنواریوں سے پوچھا کہ بُرج کا مالک آگیا ہے یا نہیں - لیکن اُنہوں نے کہا کہ وہ تو عمارت کے ملاحظہ کیلئے آنے ہی والا ہے ۔

۶ - اور دیکھو میں تھوڑی دیر بعد بہت سے آدمیوں کی ایک قطار دیکھتا ہوں جو آرہے تھے - اور اُن کے درمیان ایک ایسا طویل القامت شخص تھا جو بُرج کا ہمسر تھا - (۲) اور وہ چھ آدمی جو تعمیر پر متعین تھے اُس کے دہنے بائیں خراماں تھے - اور تعمیر کے سب کارکنان اُس کے ہمرکاب تھے - اور بہت سے جلیل القدر آدمی اُس کے حلقہ بند - اور بُرج کی محافظ کنواریوں نے استقبال کیا اور اُس کے بوسے لئے - اور بُرج کے گرداگرد اُس کے نزدیک نزدیک چلنے پھرنے لگیں - (۳) اور اُس شخص نے عمارت کا ایسی باریک بینی سے امتحان کیا کہ ہر ایک پتھر کو مس کیا - اور ایک چھڑی ہاتھ میں لیکر اِس عمارت کے ہر ایک پتھر کو ٹھکورتا گیا - (۴) اور جب وہ ٹھکور رہا تھا تو اُن میں سے بعض کاجل کی طرح کالے ہوگئے - بعض پر چتیاں پڑگئیں - بعضوں میں شگاف ہوگئے بعضوں کی پپڑیاں اُتر گئیں - اور بعض نہ سیاہ ہوئے نہ سفید - بعض ناہموار اور دوسرے پتھروں کے ساتھ میل نہ کھانے والے ہوگئے - اور بعضوں میں بہت سے داغ پڑگئے - یہ اُن پتھروں کی مختلف صورتیں عمارت کے لئے غیر موزون پائی گئیں - (۵) پس اُس نے اُن تمام پتھروں کے بُرج میں سے نکال دیئے جانے اور بُرج کے پاس رکھدیئے جانے کا اور دیگر پتھروں کے لائے اور اُن کی اپنی جگہ میں پھینک دیئے جانیکا حکم دیا - (۶) اور معماروں سے اُس نے پوچھا کہ آپ کن پہاڑوں میں سے چاہتے ہیں کہ پتھر لائے اور اُنکی جگہ لگائے جائیں - اور اُس نے پہاڑوں میں سے تو پتھر لانے کا حکم نہیں دیا مگر نزدیک کے ایک میدان میں سے لانیکا حکم دیا - (۷) اور میدان کھودا گیا - اور اُس میں چمکدار اور مربع پتھر نکلے - مگر اُن میں سے بعض مدور بھی تھے - اور جس قدر پتھر جہاں جہاں سے اُس میدان میں سے نکلے سب لائے گئے - اور پھاٹک میں سے ہوکر اُن کنواریوں پاس پہنچا دیئے گئے - (۸) اور وہ مربع پتھر تراشے اور نکالے ہوئے پتھروں کی جگہ رکھے گئے مگر گول پتھر عمارت میں لگائے نہ گئے - اِس لئے کہ وہ تراشے جانے کے لحاظ سے سخت تھے اور اُن کی تراشائی کا کام آہستہ تھا - لیکن اُن کو بُرج کے پاس رکھدیا گویا کہ اُنکا تراشا اور عمارت میں لگایا جانا مدِ نظر تھا - کیونکہ وہ بڑے چمکیلے تھے ۔

۷۔ پس جب وہ جلیل القدر شخص تمام بُرج کا مالک یہ سب باتیں ختم کر چکا تو اُس نے گڈریے کو اپنے پاس بُلایا اور بُرج کے پاس پڑے ہوئے سارے پتھر جو عمارت میں سے نکال ڈالے گئے تھے اُس کے سپرد کر دیئے۔ اور وہ اُسے کہتا ہے۔ (۲) "اِن پتھروں کو جو دوسرے پتھروں کے ساتھ ٹھیک آسکتے ہیں بڑی ہوشیاری کے ساتھ صاف کر اور اُن کو بُرج کی عمارت میں لگا دے۔ مگر جو ٹھیک آنیوالے نہیں ہیں اُن کو بُرج سے دُور پھینک دے۔" (۳) وہ چرواہے کو ان تمام باتوں کا حکم دیکر معہ اپنے تمام ہمراہیوں کے جنکے ساتھ **وہ آیا تھا بُرج** سے روانہ ہوگیا۔ مگر کنواریاں بُرج کے گرداگرد اُس کی نگہبانی کے لئے کھڑی رہیں۔ (۴) میں اُس چرواہے سے کہتا ہوں۔ "یہ پتھر جو رد کر دیئے گئے ہیں بُرج کی عمارت میں پھر کس طرح جا سکتے ہیں؟" وہ جواب دیکر مجھے کہتا ہے۔ "تو ان پتھروں کو دیکھتا ہے؟" میں اُسے کہتا ہوں۔ "جناب! میں دیکھتا ہوں۔" وہ کہتا ہے۔ "میں ان پتھروں کی بڑی مقدار کو گھڑوں گا اور اُن کو عمارت میں لگاؤں گا اور وہ باقی پتھروں کے ساتھ ٹھیک آ جائینگے۔" (۵) میں اُسے کہتا ہوں۔ "یہ تراشے جا کر کس طرح اُسی جگہ کو پُر کر سکتے ہیں؟" جواب دیکر وہ مجھے کہتا ہے۔ "جسقدر چھوٹے چھوٹے پتھر نکلینگے وہ عمارت کے اندر لگائے جائینگے۔ اور جو بڑے بڑے نکلینگے وہ باہر کی طرف لگائے جائینگے اور اُن کے ساتھ خوب پیوستہ ہو جائینگے۔" (۶) میرے ساتھ یہ باتیں بول کر وہ مجھے کہتا ہے۔ "اب آؤ ہم چلیں۔ اور دو دن کے بعد ہم پھر آئینگے اور ان پتھروں کو صاف کرینگے اور ان کو عمارت میں لگا دینگے۔ کیونکہ بُرج کے چوگرد کی سب چیزوں کو صاف کرنا ضروری ہے۔ کہیں ایسا نہو کہ مالک ناگہان آ جائے اور بُرج کا گرداگرد میلا پائے اور ناراض ہو جائے اور یہ پتھر بُرج کی عمارت میں نہ پہنچیں گے اور میں بھی مالک کے سامنے بے پروا نظر آؤنگا۔" (۸) اور ہم دو دن کے بعد بُرج پاس آئے۔ اور وہ مجھے کہتا ہے۔ "آؤ ہم تمام پتھروں کی پڑتال کر لیں اور جو عمارت میں جا سکتے ہیں اُن کو دیکھیں۔" میں اُسے کہتا ہوں "جناب! آیئے ہم ملاحظہ کر لیں +

۸۔ اور ہم نے شروع کرکے پہلے سیاہ پتھروں کا ملاحظہ کیا۔ اور جیسے وہ عمارت

میں سے نکالے گئے تھے ویسے ہی تھے۔ اور چرواہے نے بُرج میں سے اُن کے نکالے اور علیحدہ رکھے جانیکا حکم کیا۔ (۲) پھر اُس نے اُن کا ملاحظہ کیا جن پر چتیاں پڑی تھیں اور اُن میں سے بہتوں کو لیکر اُن کو تراشا اور کنواریوں کو حکم دیا کہ اُن کو اُٹھا کر عمارت میں لگا دیں۔ اور کنواریوں نے اُنہیں اُٹھایا اور بُرج کی عمارت میں اندر وار رکھدیا۔ لیکن باقیوں کو سیاہ پتھروں کے ساتھ رکھنے کا حکم دیا کیونکہ وہ بھی سیاہ پائے گئے تھے۔ (۳) پھر ترشے ہوئے پتھروں کا ملاحظہ کیا۔ اور اُن میں سے بہتوں کو اُس نے صورت دی اور حکم دیا کہ وہ کنواریوں کے ذریعہ عمارت میں لگائے جائیں۔ لیکن وہ باہر کی طرف لگائے گئے تھے کیونکہ وہ زیادہ تر تندرست پائے گئے تھے۔ مگر باقی کے پتھر بوجہ ہونے بہت سے شگافوں کے صورت نہ پکڑ سکے۔ پس اس سبب سے وہ بُرج کی عمارت میں سے پھینکدیئے گئے (۴) پھر اُس نے داغی پتھروں کا ملاحظہ کیا اور اُن کے درمیان بہت سے سیاہ پتھر نکلے بعض میں تو بڑے بڑے شگاف پڑ گئے ہوئے تھے اور اُس نے اُنکے بھی مردود شدہ پتھروں میں رکھے جانیکا حکم دیا۔ مگر جو باقی بچ رہے تھے اُن کو صاف کرکے اور صورت دیکر عمارت میں رکھے جانیکا حکم دیا۔ اور کنواریوں نے اُنہیں اُٹھایا اور بُرج کی عمارت کے درمیان ٹھیک ٹھیک لگا دیا۔ کیونکہ وہ زیادہ کمزور تھے۔ (۵) پھر اُس نے نیم سیاہ و نیم سفید پتھروں کو آزمایا اور اُن میں سے بہت سے پتھر سیاہ پائے گئے۔ اور اُس نے پھینکے ہوئے پتھروں کے ساتھ اُنہیں بھی اُٹھا لینے کا حکم کیا۔ لیکن تمام باقیماندہ پتھر سفید پائے گئے اور کنواریوں نے اُن کو اُٹھا لیا۔ چونکہ وہ سفید تھے اس لئے خود کنواریوں سے وہ عمارت میں لگا دیئے گئے۔ اور چونکہ عمدہ تھے اس لئے وہ باہر کیطرف لگائے گئے کیونکہ وہ اندر کی طرف کے ہووں کو باہم پیوستہ کر سکتے تھے کیونکہ اُن میں سے کوئی بھی بالکل چھوٹا نہ تھا۔ (۶) پھر اُسنے سخت اور ناہمواروں کا ملاحظہ کیا اور اُن میں سے بہت تھوڑے ایسے تھے جو قابلِ تراش نہونے کی وجہ سے پھینک دیئے گئے۔ کیونکہ وہ بہت سخت پائے گئے۔ مگر ان میں سے باقیماندہ گھڑے اور کنواریوں کے ذریعہ سے اُٹھائے اور بُرج کی عمارت کے درمیان ٹھیک ٹھیک لگا دیئے گئے۔ کیونکہ وہ زیادہ کمزور تھے۔ (۷) بعدہٗ اُس نے چتی دار پتھروں

کا امتحان کیا۔ اور اُن میں سے بہت تھوڑے ایسے تھے جو سیاہ پڑ گئے تھے اور باقیوں کے درمیان پھینک دیئے گئے تھے۔ مگر وہ جو بہت زیادہ چمکدار اور عمدہ پائے گئے وہ بھی کنواریوں کے ذریعہ سے عمارت میں ٹھیک ٹھیک لگا دیئے گئے۔ مگر زیادہ زور آور ہونے کے سبب سے وہ باہر کیطرف لگائے گئے ۔

۹۔ پھر وہ سفید اور گول پتھروں کو آزمانے آیا اور مجھے کہتا ہے۔ "ہم ان پتھروں کی بابت کیا کریں؟" میں اُسے کہتا ہوں۔ "جناب من! میں کیا جان سکتا ہوں؟" (۲) وہ مجھے کہتا ہے" "تو اُن کی بابت کچھ بھی نہیں جانتا؟" (۲) میں اُسے کہتا ہوں۔ "جناب! ایسا ہنر تو میں رکھتا ہی نہیں۔ نہ ہی میں سنگتراش ہوں۔ اور نہ میں جان سکتا ہوں۔" وہ کہتا ہے۔ "کیا تو نہیں دیکھتا کہ وہ بہت ہی گول ہیں؟ اور اگر میں اُن کو مربع بنانا چاہوں تو اُن سے بہت کچھ تراشنا ضروری ہے۔ لیکن لازم ہے کہ اُن میں سے بعض عمارت میں لگائے جائیں۔" (۳) میں کہتا ہوں کہ "پس اے خداوند! اگر ضروری ہے تو تُو اپنے آپ کو تکلیف کیوں دیتا ہے اور جنکو چاہتا ہے اُن کو عمارت کے لئے چُن اور اُس میں لگا کیوں نہیں دیتا؟" اُس نے اُن میں سے بڑے بڑے اور چمکدار پتھر چُن لئے اور اُن کو صورت دی۔ اور کنواریوں نے اُن کو اُٹھا کر عمارت کے بیرونی حصہ میں جڑ دیا۔ (۴) لیکن باقیوں کو جو بچ رہے تھے اُٹھا کر میدان میں اُسی جگہ رکھ دیا جہاں سے وہ لائے گئے تھے۔ مگر دُور نہ پھینکے گئے۔ وہ کہتا ہے۔ "کیونکہ برج ابھی تھوڑا سا بنتا باقی رہتا ہے۔ اور برج کا مالک نہایت آرزو مند ہے کہ یہ پتھر عمارت میں ٹھیک آ جاویں اس لئے کہ وہ بڑے چمکدار ہیں۔" (۵) اور بارہ عورتیں بُلائی گئیں۔ جو نہایت خوبصورت تھیں اور سیاہ پوشاک اُنکے زیب تن تھی اور کریں کسے ہوئے تھیں اور اُنکے کندھے برہنہ اور بال لٹک رہے تھے۔ لیکن وہ عورتیں مجھے وحشی سی معلوم ہوئیں۔ اور اُس چرواہے نے عمارت سے دُور پھینکے ہوئے پتھروں کو اُٹھانے اور اُن کو انہیں پہاڑوں پاس جہاں سے کہ وہ لائے گئے تھے لیجانے کے واسطے اُن عورتوں کو حکم دیا۔ (۶) اُنہوں نے اُن کو خوشی سے اُٹھا لیا۔ اور اُن تمام پتھروں کو وہ لے گئیں اور وہاں ہی رکھدیا جہاں سے وہ

لئے گئے تھے۔ اور جب تمام پتھر اُٹھا دیئے گئے اور برج کے گرد کوئی پتھر پڑا نہ رہا تو گڈریہ مجھ سے کہتا ہے۔ "آؤ ہم برج کے گرد پھریں اور دیکھیں کہ اُس میں کہیں کوئی نقص ہو۔" میں نے بھی اُس کے ساتھ برج کے گرد چکر دیا۔ (۷) اور گڈریئے نے جب دیکھا کہ برج بلحاظ عمارت کے خوب موزوں ہے تو وہ بڑا خوش ہوا۔ کیونکہ برج ایسا عمدہ بنا ہوا تھا کہ جب میں نے دیکھا تو میں اُس کی عمارت کا مشتاق ہو گیا۔ کیونکہ برج ایسا بنا ہوا تھا کہ گویا ایک ہی پتھر کا ہے اور اُس میں ایک ہی ترتیب ہے۔ کیونکہ وہ پتھر ایسا معلوم ہوتا تھا گویا کہ چٹان میں سے تراشا ہوا ہے۔ کیونکہ وہ مجھے ایک ہی پتھر سا نظر آتا تھا ۔

۱۰۔ میں بھی اُس کے ساتھ سیر کر کے اور ایسی عمدہ شے دیکھکر خوش تھا۔ اور گڈریہ مجھے کہتا ہے۔ "جا اور آن بجھا اور عمدہ گارا لا تاکہ میں اُن پتھروں کی دراڑیں بھر دوں جو نکالے گئے تھے اور عمارت میں رکھدیئے گئے ہیں۔ کیونکہ برج کے چوطرفہ کا ہموار ہونا لازم ہے۔" (۲) اور جیسا کہ اُس نے مجھے فرمایا تھا میں اُس کے پاس لے آیا۔ وہ مجھے کہتا ہے۔ "میری مدد کر اور کام جلد مکمل ہو جائیگا۔" پس اُس نے پتھروں کی جو عمارت میں لگے ہوئے تھے دراڑیں بند کر دیں۔ اور حکم دیا کہ برج کے گرد جھاڑو دیا جائے اور صفائی ہو جائے۔ (۳) اور کنواریوں نے جھاڑو لیکر صاف کر دیا۔ اور تمام کوڑا کرکٹ برج سے اُٹھا دیا اور پانی چھڑک دیا۔ اور برج کی وہ جگہ مسرت بخش اور خوبصورت ہو گئی (۴) گڈریہ مجھے کہتا ہے۔ "سب کچھ صاف ہو گیا ہے۔ اگر مالک برج کا ملاحظہ کرنے آوے تو وہ ہم پر الزام لگانے کی کوئی وجہ نہیں رکھتا۔" یہ باتیں کہہ کر اُس نے روانہ ہونا چاہا۔ (۵) مگر میں نے اُس کی جھولی پکڑ لی اور اُسے خداوند کی قسم دینے لگ پڑا کہ جو کچھ تُو نے مجھے دکھایا ہے اُن سب کی تشریح مجھ سے کر دے۔ وہ مجھ سے کہتا ہے۔ "مجھے تھوڑا سا کام ہے۔ میں سب کچھ تجھ سے بیان کر دونگا۔ جب تک کہ میں آؤں تو یہاں میری انتظاری کر۔" (۶) میں اُسے کہتا ہوں۔ "جناب! میں یہاں اکیلا کیا کرونگا؟" وہ کہتا ہے۔ "تو اکیلا نہیں ہے۔ خود یہ کنواریاں تیرے ساتھ ہیں۔" میں اُسے کہتا ہوں۔ "پس تو مجھے اُن کے حوالہ کر دے۔" گڈریہ اُنہیں بُلاتا اور کہتا ہے۔ "میں اسکو

تمہارے سپرد کرتا ہوں تاوقتیکہ میں واپس آؤں۔" اور وہ یہ کہکر چلا گیا۔ (۷) میں کنواریوں
کے ساتھ اکیلا رہ گیا۔ وہ بڑی خوش تھیں اور میری طرف سے حسن ظن رکھتی تھیں
علی الخصوص وہ چار کنواریاں جو اُن سے زیادہ شاندار تھیں ٭

۱۱۔ کنواریاں مجھے کہتی ہیں۔ "گڈریہ آج یہاں نہیں آئے گا۔" میں اُنہیں کہتا
ہوں۔ "پس میں کیا کرونگا؟" وہ کہتی ہیں۔ "شام تک اُس کی انتظاری کر۔ اور اگر
آگیا تو وہ تیرے ساتھ بات چیت کریگا۔ اور اگر نہ آوے تو تُو اُس کے آنے تک یہاں
ہی ہمارے ساتھ رہ۔" (۲) میں اُنہیں کہتا ہوں۔ "میں شام تک اُسکی انتظاری کرونگا۔
اور اگر وہ نہ آئے تو میں اپنے گھر کو چلا جاؤنگا۔ اور کل واپس آجاؤنگا۔" لیکن جواب
دیکر وہ مجھے کہتی ہیں۔ "تُو ہمارے سپرد ہُوا ہے۔ اور ہمارے پاس سے جا نہیں سکتا۔"
(۳) میں اُنہیں کہتا ہوں۔ "پس میں رہوں کہاں؟" وہ کہتی ہیں۔ "بھائی کی طرح تو
ہمارے ساتھ رات کاٹ لے نہ کہ خاوند کی طرح۔ کیونکہ ہم تجھے بڑا پیار کرتی ہیں۔" مگر
میں اُن کے ساتھ رہنے سے شرماتا تھا۔ (۴) لیکن جو اُن میں سے اوّل درجہ کی معلوم
ہوتی تھی اُس نے بوسہ دینا اور مجھ سے بغلگیر ہونا شروع کیا۔ جب باقیوں نے دیکھا کہ
وہ مجھ سے بغلگیر ہو رہی ہے تو وہ بھی مجھے بوسہ دینے اور برج کے گرد پھرنے اور میرے
ساتھ کھیلنے لگیں۔ (۵) میں بھی لڑکے کی طرح ہو گیا اور اُن کے ساتھ کھیلنے لگ پڑا۔
کیونکہ بعض تو اُن میں سے ناچتی تھیں اور بعضی کلیلیں کاٹ رہی تھیں اور بعضی گاتی تھیں
مگر میں خاموش اُن کے ساتھ برج کے گرد پھرتا رہا اور اُن کے ساتھ خوش تھا۔ (۶)
مگر جب شام ہوئی تو میں نے اپنے گھر جانا چاہا لیکن اُنہوں نے جانے نہ دیا بلکہ مجھے
روک رکھا۔ اور میں رات اُن کے ساتھ رہا۔ اور برج کے پاس سو رہا۔ (۷) کیونکہ کنواریوں
نے اپنی کتانی قبائیں زمین پر بچھا دیں اور مجھے اپنے درمیان لٹا لیا۔ اور وہ دعا کے
سوا کچھ نہ کرتی تھیں۔ میں بھی اُن کے ساتھ لگاتار دعا مانگتا رہا۔ اور اُنسے کچھ کم نہ رہا
مجھے اِس طرح دعا مانگتے دیکھکر کنواریاں خوش ہوئیں۔ اور میں اُس جگہ کنواریوں کے
ساتھ صبح کی دوسری گھڑی تک رہا۔ (۸) تب گڈریہ آگیا۔ اور اُسنے کہا ہے "تم نے

اُسے کچھ تکلیف تو نہیں دی؟" وہ کہتی ہیں۔ "اُس سے پوچھ لو۔" میں اُسے کہتا ہوں۔ "جناب!
میں تو اُن کے ساتھ رہکر بڑا خوش رہا۔" وہ مجھے کہتا ہے۔ "تُو نے رات کھانا کیا کھایا ہے؟"
میں اُسے کہتا ہوں۔ "جناب من! میں تو ساری رات خداوند کا کلام کھاتا رہا۔" وہ کہتا
ہے۔ "اُنہوں نے تیرے ساتھ اچھا سلوک کیا؟" میں اُسے کہتا ہوں۔ "جی۔ ہاں۔" (۹)
وہ مجھے کہتا ہے۔ "بتا۔ تو مجھ سے پہلے کیا سننا چاہتا ہے؟" میں اُسے کہتا ہوں۔ "اے
خداوند! اُسی ترتیب سے جس میں کہ تُو نے مجھے شروع سے بتایا۔ میں اُسی طرح تجھ سے
پوچھتا ہوں۔ تاکہ جس طرح سے میں تجھ سے پوچھونگا اُسی طرح مجھے بتانا بھی۔" وہ کہتا ہے
"جس طرح سے تو چاہتا ہے اُسی طرح سے میں بیان بھی کرونگا۔ اور تجھ سے ہرگز کچھ مخفی
نہ رکھوں گا۔" ٭

۱۲۔ میں اُسے کہتا ہوں۔ "اے خداوند! سب سے پہلے مجھے یہ بتا کہ چٹان اور
پھاٹک سے کیا مراد ہے؟" وہ کہتا ہے۔ "یہ چٹان اور پھاٹک خدا کا بیٹا ہے۔" میں اُس
سے کہتا ہوں۔ "جناب! یہ کیا وجہ ہے کہ چٹان تو پرانی ہے مگر پھاٹک نیا؟" وہ مجھے کہتا
ہے۔ "اے نادان! سن اور سمجھ۔ (۲) خدا کا بیٹا تو اُس کی تمام خلقت سے قدیم ہے ایسا
کہ وہ اُس کی خلقت میں باپ کا صلاحکار ہو گیا۔ اِسی سبب سے وہ پُرانا بھی ہے۔" میں
اُسے کہتا ہوں۔ "بھلا جناب! پھاٹک کیوں نیا ہے؟" (۳) وہ کہتا ہے۔ "اِس سبب سے
کہ کمال کے دنوں کے آخر میں اُس کا ظہور ہُوا۔ اسی وجہ سے یہ پھاٹک نیا ہُوا۔ تاکہ جو
نجات پانے کو ہیں اُس کے وسیلہ سے خدا کی بادشاہت میں داخل ہوں۔" (۴) وہ
کہتا ہے "تُو نے دیکھ لیا ہے کہ وہ پتھر جو برج کی عمارت میں آگئے ہیں وہ پھاٹک کے
ذریعہ سے ہی آئے ہیں مگر جو پھاٹک کے ذریعہ سے نہیں آئے وہ اُس سے نکالے جاکر
پھر اپنی ہی جگہ پر پھینک دیئے گئے ہیں؟" میں اُسے کہتا ہوں۔ "خداوند! میں نے دیکھا
ہے۔" وہ کہتا ہے۔ "اِس طرح خدا کی بادشاہت میں کوئی نہیں داخل ہوگا مگر وہی جو اُس
کے بیٹے کا نام لیگا۔ (۵) کیونکہ اگر تُو کسی شہر میں داخل ہونا چاہے اور وہ شہر دیواروں
سے محصور اور ایک ہی پھاٹک رکھتا ہو تو کیا تو سوائے اُس کے پھاٹک کے کسی اور ذریعہ

سے اُس شہر میں داخل ہو سکتا ہے؟" مَیں اُسے کہتا ہوں۔ "جناب۔ بھلا کسی اور طرح کب ہو سکتا ہے؟" وہ کہتا ہے۔ "پس اگر کوئی شخص سوائے پھاٹک کے شہر میں کسی اور طرح داخل نہیں ہو سکتا تو ویسے ہی انسان خدا کی بادشاہت میں بھی کسی اور طرح داخل نہیں ہو سکتا مگر اُس کے بیٹے کے نام سے جسکو اُس نے پیار کیا۔" (۶) وہ کہتا ہے "تُو نے اُس گروہ کو دیکھا جو بُرج بنا رہی ہے؟" مَیں کہتا ہوں "جناب! مَیں نے دیکھا ہے۔" وہ کہتا ہے۔ "یہ سب فرشتگانِ ذیشان ہیں۔ خداوند اُنہیں کے ذریعہ سے محصور ہے مگر پھاٹک خدا کا بیٹا ہے۔ خداوند کے حضور رسائی کا یہی ایک راستہ ہے پس کوئی شخص کسی اور طرح اُس کے حضور دخلیاب نہوگا مگر اُس کے بیٹے کے وسیلہ سے۔" (۷) وہ کہتا ہے۔ "تُو نے اُن چھ آدمیوں کو اور اُن کے درمیان ایک ذیشان اور قدآور شخص کو بُرج کے گرد پھرتے اور عمارت میں سے پتھروں کو رد کرتے ہوئے دیکھا ہے؟" مَیں اُسے کہتا ہوں "جناب۔ دیکھا ہے۔" (۸) وہ کہتا ہے۔ "وہ ذیشان شخص خدا کا بیٹا ہے۔ اور وہ چھ ذیشان فرشتے اُس کے یمین و یسار اُس کے جلیس ہیں۔ اِن ذیشان فرشتوں میں سے کوئی بھی اُس کے بغیر خدا کے حضور دخلیاب نہوگا۔ جو اُس کا نام نہ لے گا وہ خدا کی بادشاہت میں داخل نہوگا۔"

۱۳۔ مَیں اُسے کہتا ہوں۔ "لیکن بُرج سے کیا مُراد ہے؟" وہ کہتا ہے کہ "وہ بُرج کلیسیا ہے۔" (۹) "اور وہ کنواریاں کیا ہیں؟" وہ کہتا ہے۔ "وہ مقدس روحیں ہیں۔ اور کوئی شخص خدا کی بادشاہت میں کسی اور طرح پایا نہیں جا سکتا اگر وہ اُس کو اپنے لباس سے ملبس نہ کریں۔ کیونکہ اگر تُو اُس کا صرف نام ہی لے اور لباس اُن سے نہ لے تو تجھے کچھ فائدہ نہیں۔ کیونکہ یہ کنواریاں ابن اللہ کی طاقتیں ہیں۔ پس اگر تُو نام ہی لے اور اُس کی قوت نہ لے تو تُو اُس کا نام اپنے اوپر بے فائدہ لیگا۔ وہ پتھر جنھیں تُو نے دیکھا تھا کہ عمارت سے نکال دیئے گئے ہیں وہ ہیں جنھوں نے اُس کا نام تو اپنے اوپر لیا مگر اُنہوں نے کنواریوں کی پوشاک نہ پہنی تھی۔" مَیں اُسے کہتا ہوں۔ "جنابِ من اُنکی پوشاک کیسی ہے؟" وہ کہتا ہے۔ "خود نام ہی اُنکی پوشاک ہیں۔ جو شخص خدا کے بیٹے کا نام

لیتا ہے اُس کو اِن کا نام بھی لینا ضروری ہے۔ کیونکہ بیٹا خود بھی اِن کنواریوں کا نام لیتا ہے۔" (۴) وہ کہتا ہے۔ "جن پتھروں کو تُو نے بُرج کی عمارت میں لگے ہوئے دیکھا وہ اُنہیں کے ہاتھوں سے دیئے ہوئے ہیں اور وہ عمارت میں قایم ہیں اور وہ اِنہیں کنواریوں کی قوت سے ملبس ہیں۔ (۵) اِسی سبب سے تُو بُرج کو چٹان کے ساتھ مثل ایک ہی پتھر کے بنگیا ہؤا دیکھتا ہے۔ اِسی طرح سے وہ ہیں جو خداوند پر اُس کے بیٹے کے وسیلے سے ایمان لائے ہیں اور اِن روحوں سے ملبس ہو چکے ہیں وہ ایک رُوح اور ایک جسم ہونگے اور اُن کا لباس یکرنگ۔ لیکن ایسوں ہی کی سکونت جو اِن کنواریوں کا نام لیتے ہیں بُرج کے اندر ہوگی۔" (۶) مَیں اُسے کہتا ہوں۔ "جناب! پس پتھر جو نکال کے پھینک دیئے گئے ہیں وہ کیوں نکالکر پھینکے گئے ہیں؟ کیونکہ وہ تو پھاٹک سے گذرے ہیں اور کنواریوں کے ہاتھوں سے بُرج کی عمارت میں لگائے گئے ہیں؟" وہ مجھے کہتا ہے۔ "چونکہ تجھے اِن تمام اُمور سے دلچسپی ہے اور تُو تدقیق کے ساتھ اُن کی تحقیق کرتا ہے۔ اِس لئے مردود شدہ پتھروں کے بارے میں سُن لے۔" (۷) وہ کہتا ہے کہ "اِن سبھوں نے خدا کے بیٹے کا نام لیا ہے اور اِن کنواریوں کی قوت بھی حاصل کی۔ پس وہ یہ روحیں حاصل کر کے مضبوط ہو گئے اور خدا کے بندوں کے ساتھ تھے اور اُنکی ایک ہی رُوح اور ایک ہی جسم اور ایک ہی لباس تھا۔ کیونکہ وہ ایک ہی خیال رکھتے اور راستبازی کرتے تھے۔ (۸) پس تھوڑے عرصہ بعد وہ اُن عورتوں کی ترغیب میں آ گئے جنکو تُو نے سیاہ لباس پہنے اور کندھے برہنہ کئے ہوئے اور بال چھوڑے ہوئے اور خوبصورت دیکھا۔ اِن کو دیکھکر وہ مشتاق ہو گئے اور اُن کی طاقت کو اُنہوں نے پہن لیا۔ مگر کنواریوں کی طاقت کو اُنہوں نے اُتار ڈالا۔ (۹) پس یہ لوگ خدا کے گھر سے باہر نکالے اور اُنہیں کے حوالے کر دیئے گئے۔ مگر جو اِن عورتوں کے حُسن سے موہے نہیں گئے وہ خدا کے گھر میں رہے۔" وہ کہتا ہے۔ "پھینکے ہوؤں کی یہی تشریح ہے۔"

۱۴۔ مَیں اُسے کہتا ہوں۔ "جناب! پس اگر یہ لوگ ایسے ہو کر توبہ کریں اور اِن عورات کی خواہشوں کو نکال ڈالیں اور کنواریوں کیطرف رجوع کریں اور اِن کی قوت اور

اعمال میں چلیں تو کیا وہ خدا کے گھر میں داخل ہو نگے ؟" (۲) وہ کہتا ہے۔ "اگر وہ اِن عورتوں کے کاموں کو ترک کر دیں اور کنواریوں کی قوت کو از سرِ نو لے لیں اور اُنکے کاموں پر عمل کریں۔ کیونکہ اِسی سبب سے عمارت کا التواء ہُوا ہے۔ تا کہ اگر وہ توبہ کر لیں تو وہ بُرج کی عمارت میں چلے جائینگے۔ لیکن اگر وہ توبہ نہ کریں تو اَور لوگ وہاں جائینگے اور یہ لوگ ہمیشہ کے لئے پھینک دیئے جائینگے۔" (۳) اِن تمام باتوں کے لئے میں نے خداوند کا شکر کیا کہ اُس نے اُن سبھوں پر ترس کھایا جو اُس کے نام سے کہلاتے ہیں۔ اور ہمارے لئے جنھوں نے اُس کا گناہ کیا ہے توبہ کا فرشتہ بھیجدیا۔ اور ہماری روحوں کو تروتازہ کیا۔ اور جبکہ ہم برباد ہوتے جا رہے تھے اور ہمیں زندگی کی اُمید نہ تھی تو اُس نے ہماری زندگی بحال کر دی۔ (۴) مَیں اُسے کہتا ہوں۔ "جنابِ من! اب مجھے بتا کہ بُرج زمین پر کیوں نہیں بنایا گیا بلکہ چٹان پر اور پھاٹک پر ؟" وہ کہتا ہے۔ "اِس لئے کہ تُو نادان اور بیوقوف ہے تو مجھ سے سوال کرتا ہے۔" مَیں کہتا ہوں۔ "جنابِ من! مجھے ضرور ہے کہ تمام باتیں تجھ سے دریافت کروں کیونکہ میں کسی بات کو کامل طور پر سمجھ نہیں سکتا۔ کیونکہ تمام باتیں عظیم اور جلیل اور انسان کیلئے عسیر الفہم ہیں۔" (۵) وہ کہتا ہے "ابن اللہ کا نام بڑا اور وہم میں نہ آنیوالا ہے اور تمام دُنیا کو سنبھالتا ہے۔ پس اگر ساری خلقت خدا کے بیٹے کے ذریعہ سے سنبھلی ہوئی ہے تو تُو اُنکی بابت کیا خیال کرتا ہے جو اُس کے نام کے کہلاتے ہیں اور خدا کے بیٹے کا نام اپنے اوپر رکھتے اور اُس کے حکموں پر چلتے ہیں ؟ (۶) پس تُو دیکھتا ہے وہ کیسے لوگوں کو سنبھالتا ہے ؟ یعنی اُن کو جو اُس کا نام اپنے تمام دل سے لیتے ہیں پس وہ اُن کی بنیاد بن گیا۔ اور وہ اُن کو خوشی سے سنبھالتا ہے۔ کیونکہ وہ اُس کا نام لینے سے شرمندہ نہیں ہیں۔"

۱۵ - مَیں اُسے کہتا ہوں۔ "جناب! مجھے اِن کنواریوں کا اور اُن عورتوں کا نام بتا جو سیاہ لباس پہنے ہوئے ہیں۔" وہ کہتا ہے۔ "اُن قوی تر کنواریوں کا نام سُن جو کونوں پر ایستادہ ہیں۔ (۲) پہلی کا نام تو ایمان ہے۔ مگر دوسری کا پرہیزگاری۔ تیسری کا طاقت اور چوتھی کا نام برداشت ہے۔ مگر اُنکے درمیان کھڑی ہوئی کنواریوں کے نام

یہ ہیں۔ سادگی۔ بے عیبی۔ خوشی۔ سچائی۔ فہمید۔ یکدلی۔ محبت۔ اِن ناموں اور خدا کے بیٹے کا نام لینے والا شخص خدا کی بادشاہت میں داخل ہو سکے گا۔" (۲) وہ کہتا ہے۔ "سیاہ پوش عورتوں کے نام بھی سن لے۔ اور اِن میں سے چار باقیوں کی بہ نسبت زیادہ زور آور ہیں۔ پہلی عورت بے ایمانی ہے۔ دوسری بد پرہیزی۔ تیسری نافرمانی اور چوتھی دھوکا ہے۔ اور جو اُنکے بعد ہیں۔ وہ اُداسی۔ شرارت۔ بدمستی۔ بدمزاجی۔ جھوٹ۔ حماقت۔ غیبت۔ نفرت کہلاتی ہیں۔ خدا کا بندہ جو اِن ناموں کا حامل ہے خدا کی بادشاہت کو دیکھے گا تو سہی مگر اُس میں داخل نہ ہوگا۔" (۴) مَیں اُسے کہتا ہوں۔ "جناب یہ پتھر کیا ہیں جو گہراؤ میں سے آئے اور تعمیر میں لگائے گئے ہیں ؟" وہ کہتا ہے۔ "یہ پہلے دس پتھر جو بنیادوں میں لگائے گئے ہیں وہ راستباز لوگوں کی پہلی پشت ہے اور وہ پچیس دوسری پشت مگر وہ پینتیس پتھر خدا کے انبیاء اور اُس کے خادم ہیں۔ مگر وہ چالیس پتھر خدا کے بیٹے کی منادی کے رسول اور اُستاد ہیں۔" (۵) مَیں کہتا ہوں۔ "جناب! اِن کنواریوں نے اِن پتھروں کو بُرج کی تعمیر میں کیوں لگا دیا ہے اور پھاٹک میں سے کیوں لے گئیں ؟" (۶) وہ کہتا ہے۔ "کیونکہ وہ پہلے اِن روحوں کے متحمل ہوئے اور ایک دوسرے سے بالکل علیحدہ نہیں ہوئے۔ نہ تو یہ روحیں آدمیوں سے علیحدہ ہوئیں اور نہ آدمی اُن روحوں سے۔ بلکہ روحیں اُنکے سو جانے کے وقت تک اُن کے ساتھ رہیں۔ اور اگر وہ اپنے ساتھ اِن روحوں کو نہ رکھتے تو وہ اِس بُرج کی عمارت کے لائق بھی نہ ہوتے۔"

۱۶ - مَیں کہتا ہوں۔ "جناب! مجھے ذرہ اَور بھی سمجھا دینا۔" وہ کہتا ہے کہ "تو کیا پوچھتا ہے ؟" مَیں اُسے کہتا ہوں۔ "جناب! جو پتھر اِن روحوں کے متحمل تھے وہ گہراؤ میں سے کیوں باہر آئے اور عمارت میں کیوں لگائے گئے ؟" (۲) وہ کہتا ہے کہ "پانی کے وسیلے سے اُنہیں اُس پر آنا لازم تھا تا کہ وہ بچ جائیں کیونکہ وہ آسمان کی بادشاہت میں کسی اَور طرح داخل ہو نہیں سکتے تھے اگر وہ اپنی پہلی زندگی کی مُردہ پن فردہ نہ کرتے۔ (۳) پس اُنہوں نے بھی جو سو گئے تھے ابن اللہ کی مہر حاصل کر لی اور خدا کی بادشاہت میں داخل ہو گئے۔ کیونکہ انسان خدا کے بیٹے کا نام لینے سے پہلے مُردہ ہے۔ مگر جب اُس نے

مُہر لے لی تو وہ اُس مُردگی کو پھینک دیتا اور زندگی کو از سرِ نو لے لیتا ہے (۴) پس مُہر پانی ہے۔ پس وہ پانی کے نیچے مُردہ جاتے ہیں اور زندہ ہو کر اوپر آجاتے ہیں۔ پس اُن کو بھی اِس مُہر کی منادی کی گئی اور اُنہوں نے اُس سے فائدہ اُٹھایا۔ تاکہ وہ خدا کی بادشاہت میں داخل ہو جائیں۔" (۵) میں اُسے کہتا ہوں۔ "جناب! یہ چالیس پتھر بھی اُنکے ساتھ گھراؤ میں سے کیوں نکل آئے جبکہ مُہر اُنکے پاس تھی؟" وہ کہتا ہے۔ "اِس لئے کہ خدا کے بیٹے کے نام کی منادی کرنے والے رسولوں اور اُستادوں نے خدا کے بیٹے کی قدرت اور ایمان میں سو کر اُن کو بھی منادی کی جو اُن سے پہلے سو گئے تھے۔ اور اُنہوں نے منادی کی مُہر اُن کو بھی دی۔ (۶) پس وہ اُنکے ساتھ پانی میں اُتر گئے اور پھر اوپر آگئے بلکہ وہ زندہ اُترے تھے اور پھر زندہ اوپر آگئے۔ مگر جو پہلے سو گئے تھے مُردہ نیچے اُترے تھے اور زندہ ہو کر اوپر آگئے (۷) پس اُنکے ذریعے سے وہ زندہ کئے گئے اور اُنہوں نے خدا کے بیٹے کے نام کو بخوبی جان لیا۔ اِسی سبب سے وہ اُنکے ساتھ اوپر بھی آگئے اور بُرج کی تعمیر میں اُنکے ساتھ ٹھیک آگئے اور بغیر تراشے جانے کے اُنکے ساتھ تعمیر بھی ہو گئے کیونکہ وہ راستبازی میں اور بڑی پاکیزگی میں سو گئے تھے۔ مگر صرف یہ مُہر اپنے اوپر نہ رکھتے تھے۔ پس تجھکو اِنکی بھی تشریح معلوم ہو گئی۔" میں اُسے کہتا ہوں۔ "ہاں جناب۔"

۱۷۔ "پس اب۔ جناب! پہاڑوں کے بارے میں سمجھا دیجئے۔ اُن کی صورتیں علیحدہ علیحدہ اور گوناگون کیوں ہیں؟" وہ کہتا ہے۔ "سُن۔ یہ بارہ پہاڑ بارہ فرقے ہیں جو تمام دُنیا میں بستے ہیں۔ پس خدا کے بیٹے کی رسولوں کے ذریعہ سے اُنہیں منادی کی گئی۔" (۲) جناب۔ مجھے بتا دیجئے کہ اِن پہاڑوں کی علیحدہ علیحدہ اور مختلف شکلیں کیوں ہیں؟ وہ کہتا ہے۔ "سُن لے۔ یہ بارہ فرقے جو تمام عالم میں سکونت کرتے ہیں بارہ قومیں ہیں۔ مگر وہ فہم و عقل کے لحاظ سے متفرق ہیں۔ پس جیسا کہ تُو نے اِن پہاڑوں کو مختلف الشکل دیکھا ایسی ہی اِن قوموں کی عقل و فہم بھی مختلف ہیں۔ لیکن میں تجھ ہی سے ہر ایک کا علیحدہ علیحدہ عمل بھی بیان کرونگا۔" (۳) میں کہتا ہوں۔ "جناب۔ پہلے یہ بیان کیجئے کہ یہ پہاڑ ایسے مختلف کیوں ہیں۔ مگر جب اُنکے پتھر عمارت میں لگائے گئے تو وہ ایک ہی

رنگ کے چمکیلے ہو گئے مثل اُن پتھروں کے جو گھراؤ میں سے نکلے؟" (۴) وہ کہتا ہے۔ "اِس لئے کہ تمام قومیں جو آسمان کے نیچے رہتی ہیں سُنکر اور ایمان لا کر خدا کے بیٹے کے ایک ہی نام سے کہلاتی تھیں۔ پس اُس مُہر کو حاصل کر کے وہ ایک ہی فہمید رکھتی تھیں اور ایک ہی عقل۔ اور اُن کا ایمان ایک ہو گیا اور ایک ہی محبت۔ اور اُس نام کے ساتھ کنواریوں کی روحیں اختیار کیں۔ اِسی وجہ سے بُرج کی عمارت ایک ہی رنگ کی مثل آفتاب چمکدار ہو گئی۔ (۵) مگر اُنکے یکجا داخل ہو جانے اور ایک جسم بنجانے کے بعد اُن میں سے بعض نے اپنے آپ کو ملوث کر لیا اور وہ راستبازوں کی پشت سے خارج کر دیئے گئے۔ اور پھر ویسے ہی ہو گئے جیسے کہ وہ پہلے تھے۔ بلکہ اُس سے بھی بدتر ہیں۔"

۱۸۔ میں اُسے کہتا ہوں۔ "جناب۔ وہ خدا کو بخوبی جانکر بدتر کیسے ہو گئے؟" وہ کہتا ہے۔ "جو خدا کو نہیں جانتا اور شرارت کرتا ہے وہ اپنی شرارت کی کوئی سزا پا لیتا ہے۔ مگر جو خدا کو جانتا ہے اُس کو شرارت کرنا واجب نہیں بلکہ نیکی کرنا۔ (۲) پس اگر وہ شخص جسے نیکی کرنی لازم ہے شرارت کرے تو کیا وہ اُس شخص کی بہ نسبت جو خدا کو نہیں جانتا زیادہ بُرائی کرتا معلوم نہیں دیتا؟ اِسی وجہ سے اُن لوگوں پر موت کا فتویٰ ہو گیا جو خدا کو نہیں جانتے اور شرارت کرتے ہیں۔ لیکن جنھوں نے خدا کو جان لیا اور اُس کی عظمتوں کو دیکھ چکے ہیں اور اُنہوں نے شرارت کی وہ دو چند سزا پائیں گے اور ہمیشہ کے لئے مرجائینگے۔ پس خدا کی کلیسیا اِس طرح سے پاک ہو جائیگی۔ (۳) اور جس طرح سے تُو نے دیکھا ہے کہ پتھر بُرج میں سے نکالے اور بُری رُوحوں کے حوالے کئے گئے اُسی طرح سے وہ بھی پھینک دیئے جائینگے۔ اور پاکیزہ لوگوں کا ایک جسم ہو گا۔ جس طرح سے بُرج بھی اپنے پاک ہو جانے کے بعد ہو گیا گویا کہ ایک ہی پتھر سے بنا ہے۔ اِسی طرح خدا کی کلیسیا بھی اپنے پاک ہو جانے اور شریروں۔ ریاکاروں۔ کفر بکنے والوں۔ دو دلوں اور طرح طرح کی شرارت کرنے والوں کے پھینک دیئے جانے کے بعد ہو گی۔ (۴) جب یہ نکال دیئے جائینگے تو خدا کی کلیسیا ایک جسم ایک عقل ایک رُوح ایک ایمان ایک محبت ہو گی۔ اور تب خدا کا بیٹا اپنی قوم کو از سرِ نو مقدس پا کر اُن میں خوشی و خرمی کرے گا۔"

میں اُسے کہتا ہوں۔ "جناب من! یہ تمام باتیں عظیم و پُرجلال ہیں۔" (۵) میں اُسے کہتا ہوں۔ "صاحب! اِن پہاڑوں میں سے ہر ایک کے خواص اور عمل کا اور زیادہ بیان کر دیں۔ تاکہ خداوند پر بھروسہ رکھنے والی ہر ایک رُوح اُن باتوں کو سُن کر اُس کے عظیم و عجیب و پُرشوکت نام کی بزرگی کرے۔" وہ کہتا ہے۔ "پہاڑوں اور بارہ قوموں کا تفاوت سُن لے۔

۱۹۔ "پہلے سیاہ پہاڑ میں سے جو ایمان لائے ہیں وہ یہ ہیں۔ وہ باغی اور خداوند پر کفر بکنے والے اور خدا کے بندوں کو گمراہ کرنے والے ہیں۔ اُنکے لئے توبہ نہیں ہے مگر موت ہے۔ اور اسی واسطے وہ سیاہ بھی ہیں۔ کیونکہ اُنکی نسل بھی بے شرع ہے۔ (۲) لیکن جو دوسرے بلند پہاڑ سے ایمان لائے ہیں یہ ہیں۔ وہ ریاکار اور شریر اُستاد ہیں۔ پس یہ بھی پہلوں کی طرح راستبازی کا پھل نہیں رکھتے۔ کیونکہ جس طرح سے اُن کا پہاڑ بے پھل ہے اُسی طرح سے یہ لوگ بھی نام تو رکھتے ہیں مگر ایمان سے خالی ہیں اور اُن میں حق کا کوئی ثمر نہیں۔ پس اگر وہ جلد توبہ کر لیں تو ایسوں کے واسطے توبہ موجود ہے۔ لیکن اگر دیر کرینگے تو اُنکی موت پہلوں کے ساتھ ہوگی۔" (۳) میں کہتا ہوں۔ "جناب! اِن کے لئے توبہ کیوں ہے مگر پہلوں کے لئے نہیں؟ کیونکہ اُن کے اعمال تقریباً یکساں ہیں۔" وہ کہتا ہے "اُنکے لئے توبہ اِس واسطے موجود ہے کہ اُنہوں نے خداوند پر کفر نہیں بکا اور نہ ہی وہ خدا کے بندوں کے گمراہ کرنے والے ہوئے مگر نفع کی خواہش سے اُنہوں نے ریاکاری کی اور ہر ایک نے گنہگار آدمیوں کی خواہشوں کے مطابق تعلیم دی۔ لیکن ایسوں کے لئے کچھ نہ کچھ سزا مقرر ہے۔ لیکن اُن کے لئے توبہ موجود ہے اِس لئے کہ وہ نہ تو کفر بکنے والے ہوئے اور نہ گمراہ کرنے والے۔

۲۰۔ لیکن جو تیسرے کانٹوں اور جھاڑ دار پہاڑ میں سے ایمان لائے یہ ہیں بعض تو دولتمند ہیں اور بعض بہت سے معاملات میں اُلجھے ہوئے ہیں۔ جھاڑیاں تو دولتمند لوگ ہیں مگر کانٹے وہ ہیں جو گوناگوں معاملات میں اُلجھے ہوئے ہیں۔ (۲) پس جو بہت سے طرح طرح کے معاملات میں اُلجھے ہوئے ہیں وہ خدا کے بندوں سے پیوستہ ہوئے نہیں ہیں

بلکہ اپنے کاموں سے زیربار ہو کر بہک جاتے ہیں۔ لیکن دولتمند لوگ بدیں خوف کہ وہ ہم سے کچھ مانگیں خدا کے بندوں کے ساتھ بدشواری رفاقت رکھتے ہیں۔ پس ایسے لوگ "خدا کی بادشاہت میں مشکل سے داخل ہونگے۔" (۳) کیونکہ جس طرح ننگے پاؤں کانٹوں میں پھرنا دشوار ہے۔ اُسی طرح اُنکے لئے بھی "خدا کی بادشاہت میں داخل ہونا مشکل ہے۔" (۴) لیکن اِن سبھوں کے لئے توبہ ممکن ہے۔ مگر جلدی۔ تاکہ جو کچھ اُنہوں نے اپنے اوائل میں نہیں کیا اب اُن گذشتہ ایام کی طرف عود کریں اور کچھ نہ کچھ بھلا کما لیں۔ پس اگر وہ توبہ کریں اور کچھ نیکی کریں تو وہ خدا کے لئے جیئینگے۔ لیکن اگر وہ اپنے ہی کاموں میں لگے رہیں تو وہ اُنہیں عورتوں کے حوالہ کر دیئے جائیں گے اور وہ اُن کو مار ڈالینگی۔

۲۱۔ "اور چوتھے پہاڑ میں سے جس پر بہت سی سبزی تھی جن کا اوپر کا حصہ تو سبز مگر جڑ کے پاس کا حصہ سوکھا ہوا تھا اور بعض سورج سے جھلسی ہوئی تھیں۔ جو ایمان لائے ہیں یہ ہیں۔ اُن میں سے بعض تو دودلے ہیں اور بعض وہ جو خداوند کا نام لبوں پر رکھتے ہیں اور دل پر نہیں رکھتے۔ (۲) اسی سبب سے اُنکی بُنیادیں خشک ہیں اور اُن میں قوت نہیں۔ اور اُنکی باتیں ہی صرف زندہ ہیں مگر اُنکے کام مُردہ۔ ایسے لوگ نہ تو زندہ ہیں اور نہ مُردہ۔ پس وہ مثل دودلوں کے ہیں۔ کیونکہ دودلے لوگ بھی نہ تو سبز ہیں اور نہ خشک۔ کیونکہ وہ نہ تو زندہ ہیں اور نہ مُردہ۔ (۳) کیونکہ جس طرح اُن کی سبزی سورج کی حرارت سے سوکھ گئی اُسی طرح دودلے بھی جب مصیبتوں کے بارے میں سُنتے ہیں تو وہ اپنی بُزدلی کے سبب بت پرستی کرتے اور اپنے خداوند کے نام سے شرمندہ ہوتے ہیں۔ (۴) پس ایسے اشخاص نہ تو زندہ ہیں اور نہ مردہ۔ تس پر بھی اگر وہ جلدی توبہ کر لینگے تو زندہ ہو سکتے ہیں۔ لیکن اگر توبہ نہ کرینگے تو وہ ابھی سے اُن عورتوں کے حوالے کر دیئے گئے جو اُن کی جان نکال لیتی ہیں۔

۲۲۔ اور پانچویں پہاڑ سے۔ جس پر سبز جھاڑیاں ہیں اور وہ ناہموار ہے۔ جو ایمان لائے یہ ہیں۔ وہ ایماندار تو ہیں مگر بدشواری تعلیم پانے والے اور سرکش اور اپنے ہی آپکو

خوش کرنے والے ہیں۔ سب باتوں کو سمجھ لینا چاہتے ہیں مگر مطلق نہیں سمجھتے۔ (۲) اُنکی
اِس گردنکشی کے سبب سے اُنکی عقل جاتی رہی اور حد درجہ کی بیوقوفی اُن میں در آگئی ہے
وہ لوگ اپنی ہی ایسی تعریف کرتے ہیں گویا ہم صاحبِ عقل ہیں۔ اور باوجود احمق ہونے
کے وہ بامرضی اُستاد ہونا چاہتے ہیں۔ (۳) پس اِس بلند نظری کی وجہ سے بہت لوگ
اپنے آپ کو بلند کر کے خالی ہو گئے۔ کیونکہ گردنکشی اور خالی اعتماد ایک بڑا دیو ہے۔ پس
اِن میں سے اکثر رد کر دیئے گئے مگر بعض نے توبہ کر لی اور ایمان لے آئے اور اپنے
آپ کو بیوقوف جانکر صاحبانِ عقل کے مطیع کر دیا۔ (۴) لیکن باقی ایسوں کے لئے
بھی توبہ موجود ہے۔ کیونکہ وہ شریر نہیں ہو گئے بلکہ بیوقوف اور بے عقل۔ پس اگر یہ توبہ
کرینگے تو خدا کے پاس زندہ رہیں گے لیکن اگر توبہ نہ کرینگے تو اُن عورتوں کے ساتھ
سکونت کرینگے جو اُن سے شرارت کرتی ہیں ۔

۲۳۔ لیکن جو اُس چھٹے پہاڑ سے ایمان لائے ہیں جس میں بڑی بڑی اور چھوٹی
چھوٹی غاریں ہیں اور اُن میں سوکھی ہوئی سبزی ہیں یہ ہیں۔ (۲) چھوٹی چھوٹی کھڈیں
رکھنے والے وہ اشخاص ہیں جو ایک دوسرے کی بدگوئی کرتے ہیں اور وہ اپنی بدگوئیوں
کے سبب سے ایمان میں سوکھے ہوئے ہیں۔ مگر اِن میں سے اکثرین نے توبہ کر لی ہے۔
اور باقی لوگ بھی اُس وقت تائب ہو جائینگے جس وقت میرے احکام سُنینگے۔ کیونکہ اُن کی
غیبتیں چھوٹی ہیں۔ اور وہ جلد توبہ کرینگے۔ (۳) مگر جو بڑی بڑی کھڈیں رکھتے ہیں وہ
اپنی غیبتوں میں مداومت کرنے والے اور ایک دوسرے کے خلاف غضب کے بجا
بجاتے ہیں۔ پس یہ بُرج سے دُور پھینکے اور اُس کی عمارت سے رد کر دیئے گئے ہیں۔
پس یہ لوگ مشکل سے جیئیں گے۔ (۴) اگر ہمارا خدا اور خداوند اور تمام چیزوں پر
حکومت کرنے والا اور اپنی تمام خلقت کا اختیار رکھنے والا اپنے گناہوں کے اقرار
کرنے والوں سے بغض نہیں رکھتا بلکہ رحم کرتا ہے تو کیا انسان فانی اور گناہوں سے
مملو ہو کر انسان سے بغض رکھتا ہے گویا کہ اُس کو ہلاک کر یا بچا سکتا ہے؟ (۵) لیکن
میں توبہ کا فرشتہ تمہیں جتنے کہ یہ بدعت رکھتے ہو کہتا ہوں کہ اِس کو دُور کر دو اور توبہ

کرو۔ اور خداوند تمہارے پہلے گناہوں کو بخش دیگا اگر وہ اپنے آپ کو اِس دیو سے پاک کر لیں
ورنہ تم موت کے لئے اُس کے حوالہ کئے جاؤ گے ۔

۲۴۔ "لیکن جو ساتویں پہاڑ میں سے ایمان لائے ہیں جس میں سرسبز اور شاداب
سبزیاں ہیں اور تمام پہاڑ رونق دار ہے اور ہر قسم کے بہائم اور آسمان کے پرندے
اُس پہاڑ کے سبزہ سے پرورش پاتے ہیں اور وہ سبزہ جسے وہ کھاتے تھے اور زیادہ
بڑھتا جاتا تھا یہ ہیں۔ (۲) یہ لوگ ہمیشہ سادہ اور بے شرارت اور مبارک رہے ہیں
اور آپس میں کسی قسم کی برخلافی نہیں رکھتے تھے۔ بلکہ خدا کے بندوں کے ساتھ ہمیشہ
خوشی کرتے رہے اور اِن کنواریوں کی رُوحِ مقدس سے ملبس رہے اور سب لوگوں
پر ہمیشہ ترس کھاتے رہے۔ اور بلا طعن و تشنیع و تذبذب اپنی محنتوں سے سب آدمیوں
کی احتیاج پوری کرتے رہے۔ (۳) پس خداوند نے اُنکی سادگی اور ساری طفل مزاجی
کو دیکھکر اُن کو اُنکے ہاتھوں کی تمام محنتوں میں بہت عنایت کی اور اُنکے تمام کاموں
میں اُن کو فضل بخشا۔ (۴) لیکن میں توبہ کا فرشتہ تم سبھوں کو جو ایسے ہو کہتا ہوں کہ تم
سب ایسے ہی رہو اور تمہاری نسل ہمیشہ تک مٹائی نہ جائیگی۔ کیونکہ خداوند نے تم سبھوں
کو آزما لیا ہے اور تمہیں ہمارے شمار میں لکھ لیا ہے اور تمہاری ساری نسل خدا کے
بیٹے کے ساتھ سکونت کرے گی۔ کیونکہ تم نے اُس کی رُوح میں سے پایا ہے ۔

۲۵۔ "مگر جو اُس آٹھویں پہاڑ سے ایمان لائے۔ جہاں بہت سے چشمے ہیں اور
خداوند کی ساری خلقت نے اُن چشموں میں سے پیا۔ یہ ہیں۔ (۲) وہ رسول اور
اُستاد ہیں جنہوں نے ساری دنیا میں منادی کی اور خداوند کے کلام کی سنجیدگی اور
پاکیزگی سے تعلیم دی۔ اور بری خواہش کی طرف کبھی بالکل رجوع نہیں کیا بلکہ راستبازی
اور سچائی میں ہمیشہ چلتے رہے جیسے کہ اُنہوں نے رُوح القدس بھی پائی۔ پس ایسوں کی
رسائی فرشتوں کے ساتھ ہوگی ۔

۲۶۔ "اور جو اُس نویں ویران پہاڑ میں سے ایمان لائے جس میں حشرات الارض
اور انسان کو ہلاک کرنے والے درندے ہیں۔ یہ ہیں۔ (۲) بعض تو معیوب خادم ہیں

ہیں جنھوں نے بُری طرح سے خدمت کی اور بیوگان اور یتامیٰ کی معاش کو لُوٹا اور جو خدمت
اُنھوں نے ادا کرنے کے لئے پائی تھی اُس خدمت سے اپنے آپ کو مستفید کیا۔ پس اگر
وہ اِس بُری خواہش میں مبتلا رہینگے تو وہ مُردہ ہیں اور اُنکے لئے زندگی کی کوئی اُمید
نہیں۔ لیکن اگر وہ رجوع لائیں اور اپنی خدمت کو پاکیزگی سے پورا کریں تو وہ زندہ
رہ سکینگے۔ (۳) مگر چِٹّیاں دار پتھر وہ اشخاص ہیں جو منکر ہوگئے اور اپنے خداوند کی
طرف نہیں پھرے بلکہ خشک زمین اور ویران ہوکر۔ اِس لئے کہ وہ خدا کے بندوں
کے ساتھ لپٹے نہیں رہتے بلکہ الگ رہتے ہیں۔ وہ اپنی روحوں کو برباد کرتے ہیں۔ (۴) کیونکہ
جس طرح سے کہ تاک کی بیل باڑے کے درمیان چھوڑی جائے اور اُس سے بے پروائی کی
جاوے تو گھاس پھوس سے خراب اور برباد ہوجاتی ہے اور جنگلی تاک بنجاتی ہے اور
اپنے مالک کے ہرگز کبھی مفید نہیں ہوتی۔ اِسی طرح سے اِس قسم کے آدمی بھی اپنے آپ کو
چھوڑ دینے اور جنگلی بنکر اپنے خداوند کے لئے غیر مفید ہوجاتے ہیں۔ (۵) پس اگر معلوم
ہوجائے کہ اُنھوں نے دل سے انکار نہیں کیا تو ایسوں کیلئے توبہ ہوتی ہے۔ لیکن اگر پایا جائے
کہ کسی شخص نے دل سے انکار کردیا ہے تو میں نہیں جانتا کہ وہ زندہ ہوسکتے ہیں یا نہیں
(۶) اور میں یہ باتیں اِن ایام کی نسبت نہیں کہتا کہ کوئی شخص خداوند کا انکار کرکے توبہ
حاصل کریگا یا نہیں۔ کیونکہ اِس کا بچنا ناممکن ہے جو اب اپنے خداوند کا انکار کرنیوالا
ہے۔ مگر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اُن لوگوں کے لئے توبہ موجود ہے جو مدت گذری کہ انکار
کرچکے ہیں۔ پس اگر کوئی توبہ کرنے پر ہے تو برج کے مکمل ہوجانے سے پہلے پہلے توبہ کرلے
ورنہ وہ اُن عورتوں کے ذریعہ سے موت تک ہلاک ہوجائیگا۔ (۷) اور دغاباز فریبی
اور غیبت کرنے والے لوگ ہیں۔ اور پہاڑ میں جو تو نے درندے دیکھے ہیں وہ یہی
ہیں۔ کیونکہ جس طرح درندے جانور آدمی کو اپنے زہر سے ہلاک اور برباد کرتے ہیں اسی
طرح ایسے آدمیوں کی باتیں لوگوں کو خراب اور ہلاک کردیتی ہیں۔ (۸) پس یہ لوگ اپنے
عمل کے سبب سے جو اُن میں ہے ایمان سے چُور چُور ہوگئے ہیں۔ مگر بعضوں نے توبہ
کرلی اور بچ گئے ہیں۔ اور باقیماندہ ایسے لوگ بھی بچ سکتے ہیں اگر وہ توبہ کرلیں۔ لیکن اگر

وہ توبہ نہ کرینگے تو وہ اُن عورتوں سے ہلاک ہونگے جنکی وہ طاقت رکھتے ہیں ۞

۲۷۔ "اور اُس دسویں پہاڑ سے جہاں پر درخت بعض بھیڑوں پر سایہ کئے ہوئے
تھے جو ایمان لائے یہ ہیں۔ (۲) وہ مہمان نواز اُسقف ہیں جنھوں نے بلا ریاکاری کے
خدا کے بندوں کو اپنے گھروں میں ہمیشہ بخوشی قبول کیا ہے۔ اور یہ اُسقف ہمیشہ
بلا توقف محتاجوں اور بیواؤں پر اپنی خدمت سے سایہ ڈالتے اور ہمیشہ پاکیزگی کے
ساتھ زندگی بسر کرتے رہے۔ (۳) پس اِن سبھوں پر خداوند کیطرف سے سایہ رہیگا۔ پس
اِن باتوں کے عامل خدا کی نظر میں جلیل ہیں۔ اور اگر وہ لگاتار آخر تک خداوند کی
خدمت کرتے رہیں تو ابھی اُن کا مقام فرشتوں کے ساتھ ہے ۞

۲۸۔ "اور گیارھویں پہاڑ سے۔ جہاں پھلوں سے لدے اور طرح طرح کے پھلوں سے
آراستہ درخت ہیں۔ جو ایمان لائے یہ ہیں۔ (۲) یعنی وہ جنھوں نے خدا کے بیٹے کے نام
کی خاطر دُکھ سہا جنھوں نے اپنے سارے دل سے تکلیف بھی سہی اور اپنی جانوں کو
حوالہ کردیا"۔ میں اُس سے پوچھتا ہوں۔ جناب۔ پس وجہ کیا ہے کہ سب کے سب درخت
پھل تو رکھتے ہیں مگر اُن کے پھلوں میں سے بعض ایک دوسرے سے زیادہ خوبصورت
ہیں؟" وہ کہتا ہے "سُن۔ جنھوں نے کسی نہ کسی وقت اُس نام کی خاطر دُکھ سہا ہے
وہ خدا کے حضور پر جلال ہیں۔ اور اُن سبھوں کے گناہ دُور کردیئے گئے ہیں۔ کیونکہ اُنھوں
نے خدا کے بیٹے کے نام پر دُکھ سہا۔ لیکن کیا وجہ ہے کہ اُنکے پھل مختلف قسم کے ہیں
اور ایک دوسرے سے بڑھکر ہے سو سُن لے"۔ (۴) وہ کہتا ہے "جنھوں نے ابتدا ہی
اور اُس کا انکار نہیں کیا جبکہ وہ حکام کے روبرو پیش کئے۔ بلکہ شوق سے دُکھ سہا۔
وہ خداوند کے سامنے زیادہ جلیل القدر ہیں۔ اِن کا پھل زیادہ بڑھ کے ہے۔ مگر جتنے
لوگ بزدل اور متذبذب ہوگئے اور اُنھوں نے اپنے دلوں میں خیال کیا کہ آیا ہم انکار
کردیں یا اقرار کریں اور پھر تکلیف اُٹھائی۔ اُنکے پھل کم ہیں کیونکہ اُنکے دل میں یہ خواہش
پیدا ہوئی۔ کیونکہ یہ ارادہ بُرا ہے کہ خادم اپنے مخدوم کا انکار کرے۔ (۵) پس تم جو
ایسا ارادہ کرتے ہو۔ خبردار رہو کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ ارادہ تمہارے دلوں میں رہ جائے۔

اور تم خدا کی طرف سے مرجاؤ۔ لیکن تمہیں جو اُس نام کی خاطر دکھ سہتے ہو خدا کا جلال ظاہر
کرنا لازم ہے تاکہ خدا تم کو اس لائق سمجھے کہ اس نام کو اپنے اوپر لو اور تمہارے سارے گناہ
بخشے جائیں۔ (۵) پس اپنے آپ کو خوش نصیب سمجھو۔ بلکہ اس سے بڑھکر یہ کہ اگر تم میں سے
کوئی خدا کی خاطر دکھ سہے تو سمجھو کہ میں نے بڑا کام کیا ہے۔ خداوند تمہیں زندگی بخشتا
ہے اور تم نہیں جانتے۔ کیونکہ تمہارے گناہوں نے تمہیں دبا ڈالا ہے۔ اور اگر تم نے
خداوند کے نام کی خاطر دکھ سہا ہوتا تو تم اپنے گناہوں کے سبب خدا کے حضور مرجاتے
(۷) تمہیں جو انکار یا اقرار کے بارے میں پس و پیش کرتے ہو میں یہ باتیں کہتا ہوں۔
اقرار کرو کہ خداوند تمہارے پاس ہے۔ کہیں ایسا نہو کہ انکار کرکے تم قید میں ڈالے جاؤ۔
(۸) اگر غیر قومیں اپنے غلاموں کو سزا دیتی ہیں جب کوئی غلام اپنے آقا کا انکار کرتا
ہے۔ پس کیا خیال کرتے ہو کہ خداوند جو سبھوں پر اختیار رکھتا ہے تمہارے ساتھ
کیا کریگا؟ ان ارادوں کو اپنے دلوں سے دور کردو تاکہ تم ہمیشہ خدا کے حضور زندہ رہو۔

۲۹ - "اور بارھویں سفید پہاڑ سے جو ایمان لائے یہ ہیں۔ وہ شیر خوار بچوں کی طرح
ہیں جن کے دلوں میں کوئی شرارت ہرگز نہیں گذرتی۔ اور جنہوں نے نہیں جانا کہ شرارت کیا
ہے بلکہ ہمیشہ شیر خواری کی حالت میں رہتے ہیں۔ (۲) پس ایسے لوگ بلاشبہ خدا
کی بادشاہت میں رہتے ہیں۔ کیونکہ انہوں نے خدا کے احکام کو کسی بات میں آلودہ
نہیں کیا۔ بلکہ اپنی تمام عمر اسی طبیعت میں بچوں کی طرح رہے۔" (۳) وہ کہتا ہے۔ "پس
جتنے تم میں سے ایسے رہیں گے اور کوئی برائی نہ رکھتے ہوئے بچوں کی طرح ہونگے تو تم مذکورہ
بالا لوگوں سے بڑھکر جلیل القدر ہوگے۔ کیونکہ تمام بچے خدا کے حضور جلیل ہیں اور
اس کی نظر میں اول۔ پس تم جنہوں نے کہ اپنی برائی کو دور پھینک دیا ہے۔ مبارک ہو کہ تم
نے بے عیبی کو پہن لیا ہے۔ سبھوں سے اول خدا کے حضور زندہ رہو گے۔" (۴) جب
اس نے پہاڑوں کی تشبیہیں ختم کرلیں تو میں اُس سے کہتا ہوں۔ "جناب۔ آپ مجھے
ان پتھروں کی بابت بتائیے جو میدان میں سے لئے گئے اور عمارت میں ان پتھروں
کی بجائے رکھے گئے جو برج میں سے نکالدیئے گئے۔ اور ان گول پتھروں کی بابت جو عمارت

میں لگائے گئے ہیں اور ان کی بابت بھی جو ابھی تک گول ہیں"۔

۳۰ - وہ کہتا ہے۔ "ان سبھوں کی بابت سن لے۔ جو پتھر میدان میں سے لائے اور
پھینکے ہوؤں کی بجائے برج کی عمارت میں لگائے گئے وہ اس سفید پہاڑ کی جڑیں ہیں۔
(۲) پس جب وہ اس پہاڑ میں سے ایمان لے آئے تو سب کے سب بے عیب پائے گئے۔
اور اس برج کے مالک نے حکم دیا کہ یہ پتھر اس پہاڑ کی جڑ میں سے نکالے جاکر اس
برج کی عمارت میں لگائے جائیں۔ کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اگر یہ پتھر برج کی عمارت میں
چلے جائیں تو وہ چمکیلے ہی رہینگے اور ان میں سے ایک بھی سیاہ نہوگا۔ (۳) لیکن اگر
وہ دوسرے پہاڑوں میں سے پتھر لگاتا تو اُس کو برج کے پھر ملاحظہ اور اس کو پاک
کرنیکی ضرورت پڑتی۔ مگر اب یہ سب جو ایمان لا چکے ہیں ایمان لانیکے باعث سفید پائے گئے
ہیں۔ کیونکہ یہ دراصل ایک ہی جنس کے ہیں۔ یہ قسم مبارک ہے اس لئے کہ بے عیب ہے
(۴) اب اسی طرح سے ان گول اور چمکیلے پتھروں کے بارے میں سن۔ یہ سب بھی اُس سفید
پہاڑ میں سے ہیں۔ لیکن سن لے کہ یہ گول کیوں پائے گئے ہیں۔ انکی دولت نے ان کو
سچائی کی طرف سے قدرے تاریک اور دھندلا کردیا ہے۔ تسپر بھی وہ خدا سے ہرگز
برگشتہ نہیں ہوگئے۔ اور نہ ہی کوئی برا کلمہ انکے منہ سے نکلا مگر تمام یکساں اور دراصل
سچی باتیں۔ (۵) لیکن جب خدا نے دیکھا کہ انکے من حق سے لگے ہوئے ہیں اور بھلائی
کررہے ہیں۔ تو اُس نے حکم دیا کہ انکے مقبوضات ان سے قطع کرلئے جائیں لیکن بالکل
نہیں تاکہ وہ اپنے باقیماندہ مال سے نیکی کرسکیں اور خدا کے لئے زندہ رہیں۔ اسی سبب
سے وہ عمدہ قسم کے ہوگئے ہیں۔ پس اس لئے وہ تھوڑے تھوڑے تراش ڈالے اور
اس برج کی عمارت میں لگائے گئے"۔

۳۱ - "مگر دوسرے پتھر جو گول ہی رہے اور عمارت میں ٹھیک ٹھیک لگائے
نہیں گئے اس لئے کہ ان پر ابھی تک مہر نہیں ہوئی۔ لہذا وہ اپنی ہی جگہ میں پھینک
دیئے گئے۔ کیونکہ وہ بالکل گول تھے۔ (۲) کیونکہ یہ دنیا اور انکے مقبوضات کی بطالت
ان سے بالضرور کاٹی جاتی ہے۔ تب وہ خدا کی بادشاہت میں ٹھیک آجائینگے۔ کیونکہ

اُن کا خدا کی بادشاہت میں داخل ہونا ضروری ہے۔ کیونکہ خداوند نے اِس عجیب قسم کو مبارک کیا ہے۔ پس اِس قسم میں سے کوئی بھی ہلاک نہ ہوگا۔ اور اگرچہ اُن میں سے ایک بھی اُس نہایت شریر ابلیس سے آزمایا جا کر کوئی قصور کر بیٹھے تو بھی وہ جلد خداوند کی طرف رجوع کریگا۔ (۳) میں توبہ کا فرشتہ کہتا ہوں کہ تم سب مبارک ہو۔ تم میں سے خواہ کوئی کیوں نہ ہو وہ شیر خواروں کی طرح معصوم ہے۔ کیونکہ خدا کی نظر میں تمہارا انجام اچھا اور قابلِ تعظیم ہے۔ (۴) علاوہ ازیں ایں تم سب کو جنہوں نے یہ مُہر پائی ہے حکم کرتا ہوں کہ سادگی رکھو۔ اور بغض نہ کرو اور نہ تو اپنی شرارت میں پھنسے رہو اور نہ سخت نقصان کی یاد میں۔ بلکہ ایک رُوح ہو جاؤ اور اِن بُرے تفرقات کا علاج کرو اپنے درمیان سے انہیں نکال پھینکو۔ تاکہ گلہ کا مالک اُنکے بارے میں خوش ہو۔ (۵) کیونکہ اگر وہ سب باتیں درست پائے تو وہ خوش ہوگا۔ لیکن اگر وہ گلہ کا کوئی حصّہ منتشر پائے۔ تو پاسبانوں (گلہ بانوں) پر افسوس ہے۔ (۶) کیونکہ اگر خود گلہ بان ہی منتشر پائے جائیں تو وہ گلوں کی جوابدہی کیسے کرینگے؟ کیا وہ کہینگے کہ گلّے نے ہمیں پریشان کر دیا ہے؟ اُن پر ذرہ بھی اعتبار نہ کیا جائیگا۔ کیونکہ یہ امر قابلِ اعتبار نہیں کہ انہیں گلے سے ضرر پہنچے۔ اور وہ اپنی دروغگوئی کے سبب سے سزا پائینگے۔ اور میں گلہ بان ہوں۔ اور نہایت ہی ضرور ہے کہ میں تمہاری خاطر جواب دوں۔

۴۴۔ "پس جب تک کہ بُرج زیرِ تعمیر ہے تب تک تم اپنی اصلاح کر لو۔ (۲) خداوند اُن لوگوں میں بستا ہے جو صلح کو عزیز رکھتے ہیں۔ کیونکہ صلح اُس کو عزیز ہے مگر جھگڑا کرنے والوں اور اُن آدمیوں سے جو شرارت کے دلدادہ ہیں وہ الگ رہتا ہے۔ پس تم اپنی روحوں کو جیسی کہ تم نے پائی تھیں ویسی ہی تندرست اُسے واپس کر دو۔ (۳) فرض کرو کہ تُو نے دھوبی کو ایک نئی اور ایسی پوشاک دی جو بالکل پھٹی ہوئی نہیں۔ لیکن اگر دھوبی وہ پوشاک پھاڑ کر تجھے دے۔ تو کیا تُو وہ لے لیگا؟ کیا تو یکلخت مشتعل نہ ہو جائیگا اور اُس پر حملہ کر کے یُوں ملامت نہ کریگا کہ "جو پوشاک میں نے تجھے دی تھی وہ ذرہ بھی پھٹی ہوئی نہ تھی۔ لیکن تُو نے اِسے کیوں پھاڑ اور بیکار کر

ڈالا؟ دیکھ۔ اُس لنگار کے عیب سے جو تُو نے اُس میں ڈالدیا ہے یہ کسی مصرف کی نہ رہی۔" کیا تو صرف ایک لنگار کے سبب سے جو اُس نے تیری پوشاک میں ڈالدیا ہے یہ باتیں دھوبی سے نہ کہیگا؟ (۴) پس اگر تُو اپنی پوشاک کے بارے میں اِس طرح آگ بگولا ہو گیا اور تُو اُس کی شکایت کرتا ہے اِس لئے کہ تُو نے پوشاک درست واپس نہ پائی۔ تو تُو کیا خیال کرتا ہے کہ خداوند یعنی وہ جسنے تجھے رُوح تندرست دی اور تُو نے اُسے بالکل بیکار کر دیا ایسا کہ وہ اپنے خداوند کے کسی کام کی نہ رہی تجھ سے کیا کریگا؟ کیونکہ جب تُو نے اُسے خراب کر دیا تو وہ بے مصرف ہونے لگ پڑی۔ پس کیا اِس طرح کا خداوند تیرے اِس کام کے لئے تجھے موت کی سزا نہ دیگا؟" (۵) میں نے کہا "یقیناً وہ اُن سبھوں کو جنہیں وہ بُرائی میں مداومت کرتے ہوئے پائیگا سزا دیگا۔" اُسنے کہا۔ "تو اُسکی رحمت کو پائمال نہ کر بلکہ اُسکی تمجید کر۔ کیونکہ وہ تمہارے گناہوں کی ایسی برداشت کرتا ہے اور تمہاری طرح نہیں ہے۔ پس توبہ کو عمل میں لاؤ جو تمہارے لئے لابدی ہے۔

۴۳۔ "مجھ گلہ بان۔ توبہ کے فرشتہ نے یہ تمام مذکورہ بالا باتیں خدا کے بندوں کے لئے کہی اور بتائی ہیں۔ پس اگر تُو میری باتوں کا یقین کرے اور اُن کو سُنے اور اُن پر چلے اور تو اپنی راہوں کو درست کرے تو تُو زندہ رہنے کے قابل ہوگا۔ لیکن اگر تو شرارت اور ناپاکی میں مشغول رہے۔ تو ایسا کوئی شخص خداوند کے لئے زندہ نہ رہیگا۔ تمام باتیں جو میں نے تجھ سے کہنی تھیں وہ تجھ سے کہدی گئی ہیں۔" (۲) گلہ بان نے مجھ سے کہا۔ "تُو نے مجھ سے اپنے تمام سوالات پوچھ لئے؟" اور میں نے کہا "ہاں جناب۔" "تو نے اُن پتھروں کی شکل کی بابت کیوں نہ پوچھا جو عمارت میں لگائے گئے ہیں جنکی شکلوں کو ہم نے اُس میں پُر کر دیا ہے؟" میں نے کہا۔ جناب۔ میں بھول گیا۔" (۳) اُس نے کہا۔ "اب اُنکی بابت سُن لے۔ یہ وہ ہیں جنہوں نے اب میرے احکام سُن لئے ہیں اور اپنے سارے دِل سے توبہ کر لی ہے۔ پس جب خداوند نے دیکھا کہ اُنکی توبہ عمدہ اور خالص ہے اور کہ وہ اُس میں قائم رہ سکتے ہیں۔ تو اُس نے حکم کیا کہ

اُنکے پہلے گناہ مٹا دیئے جائیں۔ پس یہ ٹھیکریاں اُنکے پہلے گناہ تھے۔ اور وہ تراش ڈالے گئے تاکہ وہ نظر نہ آویں ۔

۱۰ تمثیل

۱۔ جب میں یہ کتاب مکمل لکھ چکا تو وہ فرشتہ جسنے مجھے گلہ بان کے حوالے کیا تھا اُس مقام پر آیا جہاں میں تھا۔ اور ایک مسند پر بیٹھ گیا۔ اور گلہ بان اُسکے دہنے ہاتھ کھڑا ہو گیا۔ پھر اُس نے مجھے بلایا اور مجھ سے یوں گویا ہوا۔ (۲) اُسنے کہا "میں نے تجھے اور تیرے خاندان کو اِس گلہ بان کے حوالہ کر دیا تاکہ وہ تیری حفاظت کرے۔" میں نے کہا "ہاں جناب۔ سچ ہے۔" اُس نے کہا "پس اگر تو تمام خرخشوں اور سختیوں سے محفوظ رہنا۔ اور ہر ایک نیک کام اور کلام میں اور راستبازی کی تمام قدرت میں کامیاب بھی ہونا چاہتا ہے تو اُسکے حکموں پر چل جو میں نے تجھے دیئے ہیں۔ اور تو تمام شرارت پر اختیار رکھنے کے قابل ہوگا۔ (۳) کیونکہ اگر تو اُسکے حکموں کو حفظ کرے گا تو تمام بُری خواہشیں اور اِس دنیا کی شیرینیاں تیرے مطیع ہونگی۔ علاوہ بریں ہر ایک نیک کام میں کامیابی تیری ہمرکاب ہوگی۔ اُسکی سنجیدگی اور خود ضبطی سے بغلگیر ہو۔ اور اِس کا سب لوگوں سے تذکرہ کر کہ وہ خداوند کے حضور بڑا معزز صاحب مرتبہ ہے۔ اور بڑا با اختیار حاکم اور اپنے منصب میں قوی ہے۔ تمام دنیا میں توبہ پر صرف اُسی کو اختیار دیا گیا ہے۔ کیا وہ تجھے طاقتور نظر آتا ہے؟ تو پھر بھی تم اُس کی نفاست اور اعتدال کی تحقیر کرتے ہو جو وہ تمہارے ساتھ برتتا ہے۔"

۲۔ میں اُسے کہتا ہوں "جناب۔ خود اُسی سے پوچھئے۔ کہ آیا میں نے اُس وقت سے کہ وہ میرے گھر میں ہے میں نے کوئی ناواجب کام کیا ہے جس سے میں نے اُسکو ناراض کر دیا۔" (۲) اُس نے کہا "میں خود جانتا ہوں کہ تو نے کوئی نامناسب کام نہیں کیا۔ اور نہ ہی کرنے کو ہے۔ اور اِسی لئے میں یہ باتیں تجھ سے کہتا ہوں تاکہ تو انہیں حفظ کرے۔ کیونکہ اُس نے مجھے تیری بابت اچھی خبر دی ہے۔ پس تو یہ باتیں اَوروں سے

کہے گا۔ تاکہ وہ بھی جنھوں نے توبہ پر عمل کیا ہے یا عمل کرینگے اُسی طبیعت کے ہو جائیں جیسا کہ تو ہے۔ اور وہ مجھے اُنکی خبر دے۔ اور میں خداوند کو۔" (۳) میں کہتا ہوں "جناب میں خود بھی خدا کے بڑے کاموں کا ذکر ہر ایک آدمی سے کرتا ہوں۔ کیونکہ مجھے توقع ہے کہ جنہوں نے گذشتہ زمانہ میں گناہ کیا ہے اگر اِن باتوں کو سُنیں تو وہ سب بخوشی توبہ کرینگے اور از سرِ نو زندگی پائینگے۔" (۴) اُس نے کہا "پس تو اِس خدمت کو برابر بجا لا اور بالکل مکمل کر دے کیونکہ جو شخص اُسکے حکموں کو پورا کرے وہ زندگی پائیگا۔ ہاں۔ ایسا شخص خداوند کے حضور بڑی عزت پائیگا۔ لیکن جو اُسکے حکموں کو حفظ نہیں کرتے۔ تو اپنی زندگی سے بھاگتے ہیں اور اُس کا مقابلہ کرتے ہیں اور اُسکے حکموں کی پیروی نہیں کرتے بلکہ اپنے آپکو موت کے حوالہ کرتے ہیں۔ اور ہر ایک شخص اپنے ہی خون کا مجرم ہوتا ہے۔ لیکن میں تجھے حکم کرتا ہوں کہ تو اِن حکموں کی تابعداری کر اور تو اپنے گناہوں کا علاج پائیگا۔"

۳۔ "علاوہ اسکے میں نے اِن کنواریوں کو تیرے پاس بھیجا ہے تاکہ وہ تیرے ساتھ رہیں۔ کیونکہ میں نے دیکھا ہے کہ وہ تیرے ساتھ اُلفت رکھتی ہیں۔ پس وہ تیرے پاس بطور مددگار ہیں۔ تاکہ تو اُسکے حکموں کو محفوظ کرسکے اور زیادہ قابل ہو جائے۔ کیونکہ اِن کنواریوں کی مدد کے بغیر اِن حکموں کا حفظ کرنا ناممکن ہے۔ میں یہ بھی دیکھتا ہوں کہ وہ تیرے ساتھ رہنے کے لئے خوش ہیں۔ لیکن میں اُنہیں حکم دونگا وہ تیرے گھر سے کبھی چلی نہ جاویں۔ (۲) صرف تو اپنے گھر کو پاک کر۔ کیونکہ صاف گھر میں وہ خوشی سے رہینگی کیونکہ وہ صاف اور پاکدامن اور سرگرم ہیں اور سب کی سب خداوند کی نظر میں منظورِ الطاف ہیں۔ پس اگر وہ تیرے گھر کو صاف پائینگی تو وہ ہمیشہ تیرے ساتھ رہیں گی۔ لیکن اگر ذرہ سی بھی گندگی آئی تو وہ تیرے گھر سے فوراً روانہ ہو جائینگی۔ کیونکہ یہ کنواریاں آلودگی کو کسی شکل میں بھی پسند نہیں کرتیں۔" (۳) میں اُسے کہتا ہوں "جناب۔ میں اُمید کرتا ہوں کہ اُن کو خوش کرونگا۔ تاکہ وہ میرے گھر میں ہمیشہ رہیں۔ اور جیسا کہ وہ شخص میری کوئی شکایت نہیں کرتا اُسی طرح وہ بھی میری کوئی شکایت نہ کرینگی۔" (۴) وہ گلہ بان کو کہتا ہے۔ "میں دیکھتا ہوں کہ وہ خدا کے بندے کی طرح زندگی بسر کرتی

چاہتا ہے۔ اور کہ وہ اِن حکموں کو حفظ کرے گا۔ اور اِن کنواریوں کو صاف مسکن میں ساکن کریگا۔" (۵) اِن باتوں کے ساتھ اُس نے مجھے پھر اُس گڈریے کے سپرد کیا اور اُن کنواریوں کو بُلا کر اُنہیں کہا۔ "چونکہ میں دیکھتا ہوں کہ تم اِس شخص کے گھر میں رہنے کو خوش ہو میں اُس کو اور اُس کے گھر کی تم سے سفارش کرتا ہوں کہ تم اُس کے گھر سے ہرگز نہ چلی جانا۔" اور اُنھوں نے اِن باتوں کو خوشی سے سُن لیا ✦

۴۔ پھر اُس نے مجھ سے کہا۔ "مثل مرد کے اِس خدمت میں مشغول ہو۔ ہر ایک آدمی سے خداوند کے بڑے کاموں کا بیان کر اور تو اِس خدمت میں مہربانی حاصل کریگا۔ پس جو شخص اِن حکموں پر چلیگا وہ زندہ اور اپنی زندگی میں خوش رہیگا لیکن جو اُنسے بے پرواہی کریگا وہ زندہ نہ رہیگا اور اپنی زندگی میں خوش نہ ہوگا۔ (۲) سب لوگوں کو حکم کر جو راستی کرنیکے قابل ہیں تاکہ وہ نیک کام کرنے سے باز نہ رہیں۔ کیونکہ یہ اُنکے مفید ہے۔ نیز میں یہ کہتا ہوں کہ ہر ایک شخص کو بدقسمتی سے رہا ہونا لازمی ہے کیونکہ جس کو حاجت ہے اور جو اپنی روزانہ زندگی میں دُکھ اُٹھاتا ہے۔ وہ بڑی اذیت اور احتیاج میں ہے۔ (۳) پس جو شخص اپنے افلاس سے اِس قسم کی زندگی حاصل کرتا ہے خود اپنے لئے بڑی خوشی کماتا ہے۔ کیونکہ جو شخص اِس قسم کی بدقسمتی کا مارا ہوا ہے وہ اُسی قسم کی اذیت اور دُکھ پاتا ہے جس طرح کی قیدی کو ہوتی ہے۔ کیونکہ اکثر لوگ اِس قسم کی بلاؤں کے سبب سے بدیں وجہ کہ وہ اُن کو اور زیادہ مدت تک برداشت نہیں کرسکتے۔ خودکشی کرلیتے ہیں۔ پس جو شخص اِس قسم کے آدمی کی بلا کو جانتا اور اُس کو بچاتا نہیں وہ بڑا گناہ کرتا ہے اور اِنسان کے خون کا مجرم ہوتا ہے۔ (۴) پس تم میں سے ہر ایک شخص جسنے خداوند سے فیض پایا ہے وہ نیک کام کرے کہیں ایسا نہو کہ۔ اگر تم اُس میں دیر کرو تو بُرج کی تعمیر اِسی اثناء میں مکمل ہو جائے۔ کیونکہ تمہاری ہی خاطر سے عمارت کے کام میں وقفہ ڈالا گیا ہے۔ پس اگر تم حق کرنے میں جلدی نکرو تو عمارت مکمل ہو جائیگی اور تم باہر ہی رہ جاؤگے۔" (۵) پس جب وہ میرے ساتھ کلام کرچکا تو تخت پر سے اُٹھ کھڑا ہوا اور گڈریے اور کنواریوں کو ہمراہ لیکر روانہ

ہو گیا۔ مگر اُس نے مجھ سے کہا کہ میں اُس گڈریے اور کنواریوں کو پھر تیرے پاس بھیجدوں گا ✦

دیاغنیطس کو خط

۱۔ اے بزرگ دیاغنیطس! چونکہ میں دیکھتا ہوں کہ تو مسیحیوں کے مذہب کے سمجھنے کا نہایت ہی مشتاق ہے۔ اور کہ کیسی دانائی اور ہوشیاری سے اُنکے بارے میں دریافت کرتا ہے کہ وہ کس خدا کو مانتے ہیں۔ اور کس طرح اُس کی عبادت کرتے ہیں۔ اور کہ وہ سب لوگ دُنیا سے بے پرواہی اور موت سے نفرت کرتے۔ اور نہ تو اُن کو خیال میں لاتے ہیں جنکو یونانی لوگ دیوتا سمجھتے ہیں۔ اور نہ یہودیوں کے تعصب کو مدِنظر رکھتے ہیں۔ اور کہ وہ ایک دوسرے کے ساتھ کیسی قسم کی اُلفت رکھتے ہیں۔ اور کہ وہ نئی طرز معاشرت جو پہلے نہ تھی مگر اب اُنکی زندگی میں داخل ہو گئی کیسی ہے۔ میں تیرے اِس اشتیاق کو قبول کرتا ہوں۔ میں تکلم و سماعت بخشنے والے خدا سے میں درخواست کرتا ہوں کہ مجھے تو بولنے کی ایسی طاقت دیجائے کہ تو سُن کر اور زیادہ اچھا بنجائے اور تو ایسے طور پر سُنے کہ مجھ بولنے والے کو افسوس نہو ✦

۲۔ اب آ۔ اور اپنے آپ کو اُن تمام خیالات سے جو قبل ازیں تیرے ذہن نشین تھے پاک کر۔ اور اُس عادت کو دُور کر دے جو تجھے گمراہ کرتی ہے۔ اور پہلے کیطرح نیا اِنسان بنجا۔ تاکہ تو نئے کلام کا سُننے والا بھی ہو جائے۔ جیسا کہ تو خود بھی اقرار کرتا ہے۔ نہ صرف اپنی آنکھوں ہی سے بلکہ اپنی عقل سے بھی دیکھ کہ جنکو تم دیوتا کہتے اور تصور کرتے ہو وہ کس شئے اور صورت کے ہیں۔ (۲) کیا اُن میں سے ایک تو وہ پتھر نہیں ہے جسکو ہم پیروں تلے لتاڑا کرتے ہیں اور دوسرا پیتل ہے جو پیتل کے اُن برتنوں سے بہتر نہیں جو ہمارے استعمال کے لئے بنائے جاتے ہیں اور ایک تو لکڑی ہے جسے ابھی گھُن لگ گیا ہے اور دوسرا چاندی ہے جسے حفاظت کرنے والے اِنسان کی ضرورت ہے تاکہ کوئی اُسے چُرا نہ لیجائے اور دوسرا لوہا ہے جو زنگ سے خراب ہو جاتا ہے اور دوسرا مٹی کا

برتن ہے جسکی اِس سے بڑھکر قدرت نہیں کہ بے حرمتی کے لئے مستعمل ہو؟ (۳) کیا یہ تمام
اشیاء فنا ہو جانے والا ہیولا نہیں ہے؟ کیا یہ لوہے اور پیتل سے بنے ہوئے نہیں
ہیں؟ کیا اُن میں سے بعض کو سنگتراش نے اور بعض کو ٹھٹھیرے نے اور بعض کو سنار
نے اور بعض کو کمہار نے نہیں بنایا؟ اِن کاریگروں کی صنعت کے ذریعہ اِن چیزوں کے
اِس صورت میں تبدیل ہو جانے سے پہلے کیا اِن میں سے ہر ایک کے لئے ممکن تھا کہ وہ
اِن مختلف برتنوں کی صورت اور شکل میں تبدیل ہو جاویں؟ کیا ممکن نہ تھا کہ یہ برتن
جو اب اِسی مادہ سے بنگئے ہیں اگر اِن کاریگروں کے ہاتھوں میں آجاتے تو وہ بھی اِنہیں
کی شکل پاجاتے؟ (۴) کیا یہ بُت جنکی تم اب پرستش کرتے ہو آدمیوں کے ذریعہ سے اور
برتنوں کی مانند بن نہیں سکتے تھے؟ کیا وہ سب بہرے، اندھے، غیر ذی رُوح، غیر
احساس، غیر متحرک نہیں ہیں؟ کیا وہ سب زنگ خوردہ اور خراب شدہ نہیں
ہیں؟ (۵) تم اِن کو دیوتا کہتے ہو۔ اِنکی خدمت کرتے ہو۔ اِنکی پرستش کرتے ہو اور آخر کار
اُنہیں کی شکل ہو جاتے ہو۔ (۶) تم مسیحیوں سے اِس لئے نفرت کرتے ہو کہ وہ اُن کو
دیوتا نہیں سمجھتے۔ کیونکہ تم جو اب اُنہیں دیوتا سمجھتے اور اُنکی پرستش کرتے ہو کیا خود ہی
اُن سے نفرت نہیں کرتے؟ کیا تم بعض بُتوں کی جو مٹی اور پتھر کے ہیں بلا کسی قسم
کی حفاظت کے عبادت کرکے لیکن بعض کو جو چاندی اور سونے کے ہیں رات کے
وقت مقفل کرکے اور دن کے وقت اُن پر پہرہ بٹھا کے تاکہ وہ چرائے نہ جائیں اُن کا
تمسخر اور بے عزتی نہیں کرتے؟ (۷) لیکن جن کو تم قابل تعظیم سمجھتے ہو۔ اگر وہ احساس
رکھتے ہیں تو تم اُن کو ایک گونہ سزا دیتے ہو۔ اور اگر وہ احساس نہیں رکھتے تو تم اُن کو
خون اور موٹی موٹی قربانیاں گذران کر ملامت کرتے ہو۔ (۸) تم میں سے کوئی شخص ایسے
سلوک کے ماتحت ہو کر دیکھے۔ کوئی شخص اِن باتوں کا اپنے ہی اوپر ہونا گوارا کرلے۔
ہاں۔ کوئی آدمی تو اِس قسم کی برداشت نہ کرے گا۔ کیونکہ وہ حس اور عقل رکھتا ہے۔ مگر
پتھر برداشت کر لیتا ہے کیونکہ وہ غیر حس ہے۔ پس تم اُسکی حس کو ملامت کرتے ہو۔ (۹)
پس اِس امر کی بابت مجھے بہت کچھ کہنا ہے کہ مسیحی لوگ ایسے دیوتاؤں کے غلام نہیں

لیکن اگر کوئی شخص اِن باتوں کو کافی نہ سمجھے تو میں اور زیادہ بولنا فضول سمجھتا ہوں؟

۳۔ اور پھر میں خیال کرتا ہوں کہ تو اِس بات کے سننے کا خصوصاً مشتاق ہے
کہ وہ لوگ یہودیوں کے طریقہ کے مطابق عبادت الٰہی کیوں نہیں کرتے۔ (۲) یہودی
لوگ تو در اصل مذکورہ بالا طریقۂ عبادت سے احتراز کرتے ہیں۔ اور عالم کے واحد خدا
کی عبادت کرنے اور اُس کو مالک جاننے کے بخوبی قابل ہیں۔ لیکن اگر وہ اُسکی عبادت
مذکورۂ بالا طریقوں سے کریں تو وہ گناہ کرتے ہیں۔ (۳) کیونکہ جو چیزیں یونانی لوگ بے
احساس اور گونگے بُتوں کے سامنے پیش کرکے اپنی نادانی ظاہر کرتے ہیں وہی چیزیں
یہودی لوگ خدا کی نذر کرنا گویا کہ وہ اُن کا حاجتمند ہے بیوقوفی سمجھتے ہیں نہ کہ دینداری
(۴) کیونکہ آسمان اور زمین سب کچھ جو اُن میں ہیں اُن کا بنانے والا ہماری کل احتیاج
ہمارے لئے مہیا کرنے والا اِن چیزوں میں سے کسی شے کا محتاج نہیں جو وہ اُنکے لئے بہم
پہنچاتا ہے جو خیال کرتے ہیں کہ ہم اُسے دیتے ہیں۔ (۵) لیکن جو خیال کرتے ہیں کہ ہم خون
اور چربی اور سوختنی قربانیوں کے ذریعہ سے اُسکی عبادت بجا لاتے اور ایسی تعظیمات
سے اُسکی تعظیم کرتے ہیں میں اُن کو اُن لوگوں سے کسی طرح متفرق نہیں سمجھتا جو گونگے بُتوں کو
بھی ویسی ہی تعظیم دیتے ہیں۔ کیونکہ بعض تو اُنکی نذر گذراننا مناسب سمجھتے ہیں جو اُس عزت
میں حصہ نہیں لے سکتے مگر بعض اُس کے لئے نذر گذراننی مناسب سمجھتے ہیں جسکو کسی
شے کی احتیاج نہیں؟

۴۔ لیکن اُنکے خوراکوں کے شکوک اور سبت کے وساوس اور ختنہ کی بطالت
اور روزہ اور نئے چاند کی عیدوں کی ریاکاری کے بارے میں میں خیال کرتا ہوں کہ
مجھ سے معلوم کرنیکی تجھے کچھ ضرورت نہیں۔ وہ سب قابل تمسخر ہیں اور توجہ کے لائق نہیں۔
(۲) کیونکہ وہ چیزیں جنکو خدا نے انسان کے فائدہ کے لئے خلق کیا ہے اُن میں سے بعض
اشیاء کو تو اِس لحاظ سے قبول کرلینا گویا کہ وہ عمدہ پیدا کیگئی ہیں اور بعض کو بے فائدہ
اور عارضی تصور کرکے اُنہیں رد کر دینا کس وجہ سے بیدینی نہیں ہے؟ (۳) اور خدا
کی بابت یہ دروغگوئی کہ اُس نے سبت کے دن ہر ایک نیک کام کرنیکی ممانعت کی ہے

کیا یہ بے ایمانی نہیں؟ (۴) اور پھر برگزیدگی کی علامت کے طور پر جسم کے کسی عضو کو کم قدر کر کے اس بنیاد پر فخر کرنا کہ اسی کام کی وجہ سے خدا ہم کو پیار کرتا ہے۔ موجب تمسخر کس طرح نہیں؟ (۵) اور ستاروں کا مشاہدہ کرنا اور چاند کے وسیلے سے مہینوں اور دنوں کا ماننا اور خدا کے انتظامات اور موسموں کے تغیر و تبدل کے درمیان امتیاز کرنا ایسا کہ بعضوں کو سعد اور بعض کو نحس تصور کرنا۔ کون شخص ان باتوں کو دینداری نہیں بلکہ حد درجہ کی جہالت کا نمونہ نہ سمجھیگا؟ (۶) پس میں خیال کرتا ہوں کہ تو نے مجھ سے بخوبی حفظ معلوم کر لیا ہے کہ مسیحی لوگ اس عام جہل بسیط اور گمراہی سے اور یہودیوں کے گوناگوں مشغلوں اور تکبر سے واجب طور پر احتراز کرتے ہیں۔ مگر اُن کے اپنے ہی مذہب کے بھید کو کسی انسان کے ذریعہ سے سیکھ سکنے کی توقع مت کر ٭

۵۔ کیونکہ مسیحی لوگ نہ تو بلحاظ مقام یا بولچال کے اور نہ بلحاظ دستورات کے اور آدمیوں سے کچھ فرق رکھتے ہیں۔ (۲) کیونکہ وہ نہ تو کہیں اپنے ہی شہروں میں رہتے ہیں اور نہ ہی وہ کوئی متفرق زبان ہی بولتے ہیں اور نہ ہی کوئی غیر معمولی زندگی ہی بسر کرتے ہیں۔ (۳) دراصل اُنکے پاس نہ تو بڑے بڑے اہل مشاغل کی دانائی اور ذکاوت کے ذریعہ سے دریافت شدہ باتیں ہی ہیں اور نہ وہ کسی انسانی تعلیم کے حامل ہی ہیں جیسا کہ بعض ہیں۔ (۴) اور اگرچہ وہ یونانیوں اور بربریوں کے شہروں میں بستے ہیں جیسا کہ ہر ایک قسمت نے معین کر دیا ہے۔ اور اگرچہ وہ خوراک اور پوشاک اور زندگی کے دیگر امور میں اپنے اپنے وطن کی رسمیات کے پیرو ہیں تو بھی وہ اپنے ہی خاص رعایا کا انتظام ظاہر کرتے ہیں جو عجیب اور بالاتفاق اور بعید الفہم ہے۔ (۵) وہ اپنے اپنے وطنوں میں سکونت تو کرتے ہیں مگر مثل مسافروں کے۔ اہل شہر کی طرح سب باتوں میں اشتراک رکھتے ہیں اور پردیسیوں کی طرح تمام صعوبات سہتے ہیں۔ ہر ایک پردیس اُن کا وطن ہے اور ہر ایک وطن پردیس۔ (۶) وہ سبھوں کی طرح شادی بیاہ کرتے اور اُن سے اولاد پیدا ہوتی ہے مگر وہ اپنے بچوں کو پھینک نہیں دیتے۔ (۷) وہ مشترک دسترخوان تو بچھاتے ہیں مگر اُنکی بیویاں مشترک نہیں ہوتیں۔ (۸) وہ جسم

میں تو ہیں مگر جسم کے مطابق زندگی بسر نہیں کرتے۔ (۹) وہ زندگی زمین پر تو بسر کرتے ہیں مگر حق شمول ریاست آسمان پر رکھتے ہیں۔ (۱۰) وہ قوانین مقررہ کی متابعت کرتے اور اپنی اپنی طرز معاشرت سے قوانین پر فتح پاتے ہیں۔ (۱۱) وہ سب سے محبت کرتے اور سبھوں سے ستائے جاتے ہیں (۱۲) اُن سے بے پرواہی کی جاتی اور اُن پر فتوے دیا جاتا ہے۔ وہ قتل کئے جاتے ہیں اور پھر بھی جلائے جاتے ہیں۔ (۱۳) وہ غریب ہیں مگر بہتوں کو دولتمند کرتے ہیں۔ وہ سب چیزوں کے محتاج ہیں تسپر بھی سب چیزیں بہتایت سے رکھتے ہیں۔ (۱۴) وہ بیعزت ہیں تسپر بھی اُن بیعزتیوں میں جلال پاتے ہیں۔ اُن پر کفر بکا جاتا ہے تسپر بھی وہ راستباز ٹھیرتے ہیں۔ (۱۵) اُنہیں گالیاں دی جاتی ہیں وہ برکت دیتے ہیں۔ اُنکی تحقیر ہوتی ہے مگر وہ تعظیم کرتے ہیں۔ (۱۶) نیکی کر کے وہ بدکرداروں کی طرح سزا پاتے ہیں۔ سزا پاکر وہ خوش ہوتے ہیں گویا کہ انہوں نے اسکے ذریعہ سے زندگی پائی۔ (۱۷) یہودیوں کی طرف سے اُنکے ساتھ جنگ ہوتی ہے گویا کہ وہ اجنبی ہیں۔ اور یونانیوں سے ستائے جاتے ہیں۔ اور تسپر بھی اُن سے نفرت کرنیوالے لوگ اُن کے ساتھ دشمنی رکھنے کی کوئی وجہ نہیں رکھتے ٭

فلپی ۳:۲۰ — ۲کرنتھی ۶:۹، ۱۰ — ۱کرنتھی ۴:۱۲

۶۔ المختصر جس طرح روح جسم میں ہے اسی طرح مسیحی لوگ دنیا میں۔ (۲) روح جسم کے تمام اعضاء میں ساری ہے اور مسیحی لوگ دنیا کے شہروں میں۔ (۳) روح جسم میں رہتی ہے مگر جسم میں سے نہیں ہے۔ اور مسیحی لوگ دنیا میں رہتے ہیں مگر دنیا میں سے نہیں ہیں۔ (۴) غیر مرئی روح جسم میں محفوظ ہے۔ اسی طرح مسیحی لوگ دنیا میں رہکر مشہور تو ہیں مگر اُن کا مذہب غیر مرئی رہتا ہے۔ (۵) جسم روح کو حقیر سمجھتا ہے اور کسی قسم کا نقصان اُس سے نہ اُٹھا کر اُسکے ساتھ جنگ کرتا ہے۔ اس لئے کہ اُسے خوشیوں میں مشغول ہونے کی ممانعت کرتی ہے۔ اسی طرح سے دنیا بھی مسیحیوں سے کسی قسم کا ضرر نہ پاکر اُن سے نفرت کرتی ہے۔ اس لئے کہ وہ اُسکی خوشیوں کا مقابلہ کرتے ہیں۔ (۶) روح اپنے حقیر جاننے والے جسم اور اُس کے اعضاء کو پیار کرتی ہے اسی طرح مسیحی لوگ بھی اپنے حقیر جاننے والوں کو پیار کرتے ہیں۔ (۷) روح جسم میں

یوحنا ۱۷:۱۱، ۱۴، ۱۶

بند تو ہے مگر جسم کو در اصل قائم وہی رکھتی ہے۔ مسیحی بھی اگرچہ اس دُنیا کے قید خانہ
میں قید ہیں تو بھی وہ دُنیا کو قائم رکھتے ہیں۔ (۸) غیر فانی رُوح فانی جسم میں رہتی ہے
مسیحی بھی اگرچہ فانی اشیاء کے درمیان رہتے ہیں تو بھی وہ آسمان میں کی غیر فانیت کے
منتظر ہیں۔ (۹) رُوح کے ساتھ جب اکل و شُرب کے معاملات میں سختی برتی جاتی ہے
تو وہ بہتر بنجاتی ہے۔ اِسی طرح مسیحی بھی سزا پاکر روز بروز ترقی کرتا جاتا ہے۔ (۱۰) خدا
نے اُن کو ایسے ہی بڑے منصب کے لئے معین کیا ہے جس سے تجاوز کرنا اُن کو
جائز نہیں ❊

۷۔ جیسا کہ میں نے کہا۔ اُن کے سپرد کوئی زمینی دریافت نہیں۔ اور نہ ہی وہ
کسی فانی ایجاد کی بڑی فکر کے ساتھ حفاظت کرنی مناسب سمجھتے ہیں۔ اور نہ ہی انسانی
اسرار کا انتظام اُنکے تفویض ہُوا ہے۔ (۲) لیکن در اصل خود قادرِ مطلق اور خالقِ عالم
اور نادیدنی خدا نے آسمان سے اُس سچائی کو اور مقدس کلام کو جو فہم انسانی سے بلند و
بالا ہے اُنکے درمیان قائم کیا اور اُس کو اُنکے دلوں میں مستحکم کیا۔ نہ کسی خادم نہ فرشتہ نہ
حاکم نہ کسی ایسے شخص کو جو دنیاوی معاملات میں ماہر ہوا اور نہ ایسوں میں سے کسی کو
بھیجکر جسکی تفویض میں آسمانی انتظامات تھے بلکہ خود اُسی کو بھیجکر جو سب چیزوں کا صانع
اور خالق ہے جسکے وسیلہ سے اُس نے آسمانوں کو بنایا۔ جسکے وسیلہ سے اُس نے سمندروں
کو اُنکی اپنی حدود میں بند کیا۔ جسکے اسرار کے تمام عناصر دیانتداری کے ساتھ تابع
ہیں۔ جس سے کہ آفتاب نے ایام کے سلسلوں کو محفوظ رکھنے کا معیار پایا۔ جسکی جناب
متابعت کرتا ہے جس نے اُس کو رات کے وقت چمکنے کا حکم دیا۔ جسکی فرمانبرداری ستارے
کرتے ہیں جبکہ وہ مہتاب کے پیچھے پیچھے چلتے ہیں۔ جسکے ذریعہ سے تمام چیزیں ترتیب دیجاتی
اور محدود کیجاتی اور تحت میں رکھی جاتی ہیں۔ آسمان اور جو اُنمیں ہیں۔ زمین اور جو
چیزیں اُس میں ہیں۔ سمندر اور جو چیزیں اُس میں ہیں۔ آتش۔ باد۔ گہراؤ۔ جو چیزیں
بلندیوں میں ہیں۔ جو چیزیں گہراؤ میں ہیں۔ اور جو چیزیں اُن دونوں کے درمیان ہیں
اسی کو اُس نے اُن کے پاس بھیجا۔ (۳) کیا تم خیال کر سکتے ہو جیسا کہ شاید کوئی شخص

سمجھے کہ وہ خوف اور ہیبت پیدا کرنے کے لئے ایک سلطنت قائم کرنے کو آیا تھا؟
(۴) ہرگز نہیں۔ بلکہ اُس نے بادشاہ کی حیثیت میں بیٹے کو ایسے طور پر حلیمی اور فروتنی
کے ساتھ بھیجا جیسے بادشاہ کو بھیجتے ہیں۔ گویا اُس نے خدا کو بھیجا۔ جیسے اُسنے آدمی کو
آدمی کے پاس بھیجا۔ اُس نے اس کو مثل زندگی بخشنے والے کے بھیجا۔ مثل ترغیب دینے
والے کے نہ کہ زور دینے والے کے کیونکہ خدا کے حضور جبر نہیں ہے۔ (۵) اُس نے اُس کو
بلانے والے کے طور پر بھیجا نہ کہ ستانے والے کے طور پر۔ اُس نے اُسے مثل پیار کرنیوالے
کے بھیجا نہ کہ مثل الزام لگانے والے کے۔ (۶) کیونکہ وہ اُسے عدالت کرنے کے لئے بھیجیگا
اور اُسکے ظہور پر کون کھڑا ہو سکیگا؟ (۷) کیا تُو اُن کو درندہ جانوروں کے سامنے پھینکے
ہوئے نہیں دیکھتا تاکہ وہ خداوند کا انکار کریں مگر فتح پائیں؟ (۸) کیا تُو نہیں دیکھتا کہ
جسقدر وہ سزا پاتے ہیں اُسی قدر اَور لوگ زیادہ ہو جاتے ہیں؟ (۹) یہ کام انسان
کا معلوم نہیں ہوتا۔ یہ خدا کی قدرت ہے۔ یہ اُسکی حضوری کے ثبوت ہیں ❊

۸۔ کیونکہ اُس کے آنے سے پہلے کس شخص نے کماحقہٗ معلوم کر لیا ہے کہ خدا کیا
ہے؟ (۲) یا کیا تُو اُن قابلِ اعتبار فلاسفروں کے خام اور بے معنی بیانات کو قبول
کرتا ہے؟ جنمیں سے بعض تو آگ کو خدا کہتے ہیں (وہ اُس کو خدا کہتے ہیں جسکے پاس
اُنہوں نے جانا ہے) بعض پانی کو اور بعض عناصر میں سے جنہیں خدا نے پیدا کیا
بعض کو خدا کہتے ہیں۔ (۳) اور اگر ان بیانات میں سے کوئی بیان قابلِ قبولیت ہے
تو ممکن ہے کہ ہر کسی اور مخلوق کو بھی اُسی طرح خدا بنا سکتے ہیں۔ (۴) مگر یہ باتیں تو جادو
گروں کی لنترانیاں اور چٹکلے ہیں۔ (۵) اور آدمیوں میں سے کسی نے نہ تو اُسکو دیکھا
اور نہ پہچانا ہے۔ لیکن اُس نے اپنے آپ کو خود ہی ظاہر کر دیا۔ (۶) لیکن اُس نے
ایمان کے ذریعہ سے ظاہر کیا صرف اِسی کے ذریعہ سے خدا کو دیکھنا ضروری ہے۔ (۷)
کیونکہ عالم کا مالک اور صانع خدا سب چیزوں کا بنانے اور بالترتیب رکھنے والا محض
محبُ الانسان ہی نہیں بلکہ برداشت کرنیوالا بھی ہُوا۔ (۸) بلکہ وہ تو ہمیشہ سے ایسا
ہی تھا اور ہے اور ہوگا۔ وہ رحیم اور نیک اور بے غصہ اور حق اور اکیلا نیک ہے

(۹) اور اُس نے اپنے دل میں ایک عظیم اور لاثانی انتظام سوچ کر صرف اپنے بیٹے ہی کو بتا دیا۔ (۱۰) پس جب تک کہ اُسنے اپنے دانا ارادے کو مستتر اور محفوظ رکھا۔ تب تک ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ ہماری نسبت تغافل اور بیفکر ہے۔ (۱۱) لیکن جب اُسنے اپنے عزیز بیٹے کی معرفت اُس کو ظاہر اور اُن باتوں کو جو ابتدا سے تیار کر گئی تھیں منکشف کر دیا تو اُس نے تمام نعمتیں یعنی اُس کے حُسن سلوک میں شراکت رکھنا اور جن باتوں کی ہم میں سے کوئی بھی توقع نہ رکھتا تھا اُن کو دیکھنا اور سمجھنا ہمیں ساتھ ہی عنایت کر دیں ۔

۹۔ پس اب اُس نے اپنے آپ میں اپنے بیٹے کے ساتھ تمام چیزوں کا انتظام کر کے ابتدائی زمانہ میں ہم کو چھوڑ دیا کہ ہم اپنے بے ترتیب کاموں سے جیسا ہم نے چاہا عمل کیا۔ خوشیوں اور شہوتوں سے گمراہ ہوتے رہے۔ نہ اس وجہ سے کہ وہ ہمارے گناہوں سے بہت خوش تھا بلکہ اس لئے کہ اُس نے ہماری برداشت کی۔ اور نہ یہ اس سبب سے تھا کہ ناراستی کا وہ زمانہ اُسے بھاتا تھا بلکہ اس وجہ سے کہ وہ راستی کا موجودہ زمانہ بنا رہا تھا تاکہ پہلے زمانہ میں اپنے کاموں سے جو زندگی کے لائق نہ تھے ہم اب خدا کی رحمت سے اس قابل ہو جائیں۔ اور خدا کی بادشاہت میں داخل ہونے کی اپنی ناقابلیت ظاہر کرتے ہوئے خدا کی طاقت سے طاقتور بنجائیں۔ (۲) لیکن جب ہماری ناراستی تو مکمل ہو گئی اور پورے طور پر ظاہر ہو گیا کہ اس کی مزدوری سزا اور موت متوقع ہے لیکن جب وہ وقت آیا جو خدا نے مقرر کیا تھا تاکہ آگے کو اپنی ہی رحمت اور قدرت منکشف کرے (اور خدا کی محبت اور انسان کے ساتھ اُس کا پیار کیسا افضل ہے) تو اُس نے ہم سے نفرت کی اور نہ ہمیں رد کیا اور نہ عداوت رکھی بلکہ برداشت اور صبر کیا اور ترس کھا کے ہمارے گناہوں کو اپنے اوپر لے لیا۔ اور ہماری خاطر خود اُس نے اپنا بیٹا فدیہ میں دیدیا۔ یعنی اُس مقدس کو ناپاکوں کی خاطر۔ بدکاروں کے بدلے بے بدکو۔ "ناراستوں کی خاطر راستباز کو۔" غیر فانی کو فانیوں کی خاطر۔ نہ مرنے والے کو مرنے والوں کی خاطر۔ (۳) کیونکہ ماسوا اس کے اور کیا مطلب تھا کہ اُسکی راستبازی ہمارے گناہوں کو ڈھانپ دے؟ (۴) صرف خدا کے بیٹے کے سوا اور کس کے ذریعہ

(۱ پطرس ۱۸:۳)

سے ہم بے شرعوں اور بے دینوں کا راستباز ٹھیرنا ممکن تھا؟ (۵) اور کیسا شیریں تبادلہ ہے! اور کیسی ناقابل دریافت صنعت ہے! اور کیسا غیر متوقع حسن سلوک ہے! تاکہ بہتوں کی بدکاری ایک راستباز شخص میں مستتر ہو۔ اور ایک کی راستبازی بہت سے خطاکاروں کو راستباز ٹھیراوے۔ (۶) پس پہلے زمانہ میں تو اُس نے زندگی حاصل کرنے کے بارے میں ہماری طبیعت کی ناقابلیت پر ملامت کر کے مگر اب اُس نجات دہندے کو جو ناقابلوں کو بھی بچانے کے قابل ہے ظاہر کر کے اُس نے چاہا کہ ہم ہر دو وجوہات سے اُس کی رحمت پر ایمان لائیں اور اُس کو دایا۔ والد۔ اُستاد۔ مشیر۔ طبیب عقل۔ نور۔ عزت۔ جلال۔ طاقت اور زندگی سمجھیں ۔

۱۰۔ اگر تو اس ایمان کا بھی آرزومند ہے تو پہلے تو باپ کا علم حاصل کر۔ (۲) کیونکہ خدا نے "انسان کو پیار کیا" جسکی خاطر اُسنے جہان بنایا۔ جس کے ماتحت زمین کی تمام چیزیں کر دیں۔ جنکو اُس نے عقل اور روح بخشی۔ صرف جنکو اُس نے آسمان کی طرف اوپر کو دیکھنے کی اجازت دی۔ جن کو اُس نے اپنی ہی صورت پر بنایا۔ جن کے پاس اُس نے "اپنے اکلوتے بیٹے کو بھیجا"۔ جنسے اُس نے آسمان کی بادشاہت کا وعدہ کیا۔ اور یہ اپنے پیار کرنے والوں کو دے گا۔ (۳) اور تو یہ پورا علم حاصل کر کے کیسی خوشی سے بھر جانے کا خیال کرتا ہے؟ یا تو اُس کو کیسے طور سے پیار کرے گا جس نے تجھ کو پہلے پیار کیا؟ (۴) اور تو پیار کر کے اُسکی مہربانی کا مقلد ہوگا۔ اور متعجب نہ ہو کہ انسان خدا کا مقلد ہو سکتا ہے یا نہیں۔ خواہشمند اُس کا مقلد ہو سکتا ہے۔ (۵) کیونکہ نہ تو پڑوسی پر حکومت کرنا اور نہ کمزوروں کی بہ نسبت زیادہ رکھنے کی خواہش کرنا اور نہ دولت مند ہونا اور نہ ہی ماتحتوں پر جبر کرنا خوشی ہے۔ اور نہ ہی ان معاملات میں کوئی شخص خدا کی تقلید کر سکتا ہے۔ بلکہ یہ باتیں اُسکی عظمت سے باہر ہیں۔ (۶) لیکن جو شخص اپنے پڑوسی کا بار اٹھا لیتا ہے۔ جو شخص اُس سے نیک سلوک کرنا چاہتا ہے جو اُس امر میں اُس شخص سے کمتر ہے جس میں وہ خود برتر ہے۔ جو شخص محتاجوں کو وہ چیزیں دیتا ہے جو خود اُس نے خدا سے پائی ہیں تو وہ اُن لوگوں کے لئے جو اُس سے کچھ پاتے ہیں خدا

(یوحنا ۱۶:۳)
(۱ یوحنا ۹:۴)
(۱ یوحنا ۱۹:۴)

پہنچاتا ہے۔ وہی خدا کا منظر ہے۔ (۷) تب تو زمین پر ہو کے دیکھے گا کہ خدا آسمانوں میں
بود و باش کرتا ہے۔ تب تُو خدا کے اسرار بیان کرنے لگے گا۔ تب تو اُن سے پیار اور تعجب
کریگا جو اِس بات پر سزا پا رہے ہیں کہ وہ خدا سے اِنکار کرنا نہیں چاہتے۔ تب تو اِس دُنیا
کے فریب اور گمراہی پر فتوے دے گا جبکہ اُس اصلی زندگی کو جو آسمان میں ہے جانیگا
جبکہ تو اِنجہانی ظاہری موت کو حقارت سے دیکھے گا جبکہ تو اصلی موت سے خوف کھائیگا
جو اُن لوگوں کے لئے محفوظ ہے جن پر ہمیشہ کی آگ کا فتوے لگایا جائیگا جو اُن لوگوں کو
ہمیشہ تک سزا دیگی جو اُس کے حوالہ کئے گئے ہیں۔ (۸) تب تو اُن لوگوں پر متعجب ہوگا
جو راستبازی کی خاطر چند روزہ آتش کی برداشت کرتے ہیں۔ اور اُنہیں تو مُبارک
کہیگا۔ جب تُو اُس آگ کو معلوم کرتا ہے۔ ....

* * * * * * * * * * *

۱۱۔ میں غیر مانوس درس نہیں دیتا اور نہ مبالغہ سے سوال کرتا ہوں بلکہ رسولوں
کا شاگرد ہو کر غیر قوموں کا اُستاد ہوں۔ چونکہ وہ حق کے شاگرد ہیں اِس لئے میں واجب
طور پر اُنکے لئے اُن تعلیمات کا خادم ہوں جو ہم تک پہنچی ہیں۔ (۲) کیونکہ کون شخص
ہے جو درست تعلیم پا کر اور اُس کلمہ کا دوست ہو کر دانائی کے ساتھ اُن باتوں کی تعلیم
پانا نہیں چاہتا جو اُس کلمہ کے شاگردوں کے ذریعہ سے علانیہ دیگئی ہے؟ جن پر کہ
وہ کلمہ ظاہر ہُوا اور اُس نے اُن سے علانیہ طور پر کلام کر کے بیان کیا۔ جس کو بے
ایمانوں نے نہ سمجھا مگر شاگردوں سے جنکو اُس نے ایماندار خیال کیا بیان کر دیا اور
اُنہوں نے باپ کے بھید کو جان لیا۔ (۳) جس سبب سے اُس نے کلمہ کو بھیجا تاکہ
وہ دُنیا پر ظاہر ہو جائے۔ جو لوگوں کے ذریعہ بیعزت ہُوا مگر شاگردوں نے اُس کی منادی
کی اور غیر قوموں میں اُس پر ایمان لائیں۔ (۴) جو شروع سے ہے۔ جو نیا ظاہر ہُوا مگر پایا
قدیم گیا۔ اور مقدسوں کے دلوں میں ہمیشہ نیا رہتا ہے۔ (۵) جو ہمیشہ سے ہے۔ جو آج
بیٹا تصور کیا گیا۔ جس سے کلیسیا دولتمند ہوتی ہے اور مقدسوں کے درمیان فضل ظاہر
اور بہتایت سے ہوتا ہے۔ جو فضل دانائی بخشتا ہے۔ جو بھید کھولتا ہے۔ جو موسموں

کا اعلان دیتا ہے۔ اور دینداروں پر خوش ہوتا ہے۔ اور اُن کو عنایت ہوتا ہے جو اُسکی
تلاش کرتے ہیں۔ جو ایمان کے عہد کو نہیں توڑتے اور نہ بزرگوں کی حدود سے تجاوز
کرتے ہیں۔ (۶) جسپر شریعت کا خوف الایا جاتا ہے۔ انبیاء کا فضل پہچانا جاتا ہے۔
اناجیل کا ایمان مستحکم کیا جاتا ہے۔ رسولوں کی روایت مانی جاتی ہے۔ اور کلیسیا کی خوشی
جوش زن ہوتی ہے۔ (۷) اگر تُو اِس فضل کو رنجیدہ نکرے تو تُو کلمہ کی اُس تقریر کو
سمجھیگا جو وہ اُنکے ذریعہ سے کرتا ہے جنکو وہ چاہتا ہے اور جب وہ چاہتا ہے۔ (۸)
کیونکہ جو باتیں بڑی تکلیف کے ساتھ کہنے کے لئے ہم نے اُس حکمران کلمہ کی مرضی سے
تحریک پائی ہے اُن میں ہم۔ اُس محبت کے ذریعہ سے جو ہم پر ظاہر ہوئی ہے۔ تمہارے
ساتھ شریک ہوتے ہیں ❊

۱۲۔ اِن باتوں سے اطمینان حاصل کر کے اور توجہ سے اُن کو سُنکر تم معلوم کرلوگے
کہ خدا اُن پر جو درست طور سے اُسے پیار کرتے ہیں کیسی مہربانی کرتا ہے۔ جو خوشی کا
فردوس۔ ہر قسم کے پھل لانے والے اور پھولنے والے درخت ہو جاتے ہیں جو اپنے
آپ میں بڑھتے اور مختلف قسم کے ثمرات سے مزین ہیں۔ (۲) کیونکہ اسی باغ میں علم کا
درخت اور زندگی کا درخت لگایا گیا ہے۔ لیکن علم کا درخت قتل نہیں کرتا بلکہ نافرمانی
قتل کرتی ہے۔ (۳) کیونکہ نوشتے نامعلوم طور پر بتاتے ہیں کہ کس طرح سے خدا نے
علم کا درخت اور زندگی کا درخت ابتدا ہی سے فردوس کے درمیان پیدا کیا۔ اور
علم کے ذریعہ سے زندگی ظاہر کی۔ جسکو ہمارے پہلے والدین ناواجب طور سے استعمال
کر کے سانپ کے دھوکے میں آ کر ننگے ہو گئے۔ (۴) کیونکہ زندگی بھی بغیر عرفان کے
نہیں اور نہ ہی سنجیدہ عرفان بغیر حقیقی زندگی کے ہے۔ اسی سبب سے وہ ایکدوسرے
کے ہم پہلو لگائے گئے تھے۔ (۵) اِس کی طاقت پر غور کر کے اور اُس عرفان پر جو
حق فتوے سے علیحدہ زندگی تک پہنچاتا ہے عیب دھر کے رسول فرماتا ہے کہ "علم
غرور پیدا کرتا ہے مگر محبت ترقی کا باعث ہے"۔ (۱) کیونکہ جو شخص خیال کرتا
ہے کہ میں حقیقی علم کے بغیر اور جسکی زندگی کی طرف سے شہادت ملتی ہو اُسکی ابتک کچھ جانتا

اکرنتھی ۱:۸

ہوں۔ وہ بیوقوف ہے۔ اور چونکہ وہ زندگی کو پیار نہیں کرتا اس لئے وہ سانپ سے دھوکے میں آگیا ہے۔ لیکن جو شخص خوف کے ساتھ پہچان لیتا اور زندگی کی تلاش کرتا ہے وہ پھل کی امید رکھکر بوٹا لگاتا ہے۔ (۷) تیرا دل علم ہو اور تیری زندگی حقیقی عقل۔ یہ مدامی ہو۔ (۸) جس سبب سے اگر تو درخت کو رکھے اور اس کا پھل توڑے تو تو ہمیشہ وہ فصل جمع کرے گا جس کی خدا توقع کرتا ہے۔ جسکو سانپ مس نہیں کرتا۔ اور نہ دھوکا اس پر اثر کرتا ہے۔ اور نہ حوا اس سے خراب ہوتی ہے بلکہ کنواری متصور ہوتی ہے۔ (۹) اور نجات قایم ہوتی ہے۔ اور رسول فہمید پاتے ہیں۔ اور خداوند کی فسح آگے آگے چلتی ہے۔ اور جماعتیں یکجا فراہم ہوتی ہیں۔ اور تمام چیزیں ترتیب میں آتی ہیں۔ اور کلمہ مقدسوں کو تعلیم دے کر خوش ہوتا ہے جسکے ذریعہ سے باپ جلال پاتا ہے۔ جسکو تا ابدالآباد جلال ہوتا رہے۔ آمین ❊

پاپیاس کی تصنیفات کے بارے

۱

آیرینیوس اور دیگر (مورخین) راوی ہیں کہ یوحنا عارف اور رسول ترجان کے زمانہ تک زندہ رہا۔ اس زمانہ کے بعد ہیراپولس کا پاپیاس اور سمرنا کا اسقف پولوکارپ اس کے سامعین مشہور رہے۔ (یوسیبیوس کی تاریخ الزمانہ)

۲

اس زمانہ میں ایشیا کے درمیان رسولوں کا شاگرد پولوکارپ مشہور تھا جسنے سمرنا کی کلیسیا کی اسقفیت "خود دیکھنے والوں اور" خداوند کے "خادموں" کے ہاتھ سے پائی تھی۔ جس زمانہ میں ہیراپولس کے علاقہ کا پاپیاس مشہور تھا جو خود بھی اسقف تھا ❊ (یوسیبیوس کی تاریخ کلیسیا۔ کتاب ۳ ۳۶ باب)

۳

پاپیاس کی پانچ کتابیں مشہور ہیں جنکا نام خداوند کے کلام کی تشریحات ہے۔ ان کا ذکر آیرینیوس بھی کرتا ہے گویا کہ یہی اسکی تصنیفات ہیں۔ چنانچہ وہ کہتا ہے "پاپیاس بھی جو یوحنا کا تو سامع تھا مگر پولوکارپ کا رفیق اور ایک قدیم شخص اپنی کتابوں کی چوتھی کتاب میں ان باتوں کا ذکر کرتا ہے۔ کیونکہ اسکی تصنیف کردہ پانچ کتابیں ہیں" (۲) یہ تو آیرینیوس کا بیان ہے۔ دراصل پاپیاس خود اپنے درسوں کے دیباچہ میں کہتا ہے کہ میں مقدس رسولوں کا نہ تو بچشم خود دیکھنے والا ہوں اور نہ اپنے کانوں سے ان کی باتوں کا سننے والا بلکہ جیسا کہ اس کی طرز کلام سے معلوم ہوتا ہے اسنے دین کی باتیں ان کے دوستوں سے پائی ہیں ❊

(۳) جو باتیں میں نے گذشتہ زمانہ میں اُن بزرگوں سے بخوبی سیکھیں اور بخوبی یاد رکھیں جنکی طرف سے اُس سچائی کی تصدیق ہو گئی اُنکو بھی میں تیرے لئے ان تشریحات کے ساتھ بیان کرنے سے نہیں جھجکتا۔ کیونکہ میں اَوروں کیطرح اُن سے خوش نہیں ہوا کرتا تھا جو بہت سی باتیں بولا کرتے ہیں بلکہ اُن سے جو حق کی تعلیم دیا کرتے ہیں۔ اور نہ ہی اُن سے جو اجنبی احکام کا ذکر کرتے ہیں بلکہ اُن سے جو اُن باتوں کا تذکرہ کرتے تھے جو خداوند سے ایمان کی خاطر عنایت ہوئی تھیں۔ اور خود سچائی سے مشتق تھیں۔ (۴) اور پھر جب کبھی کوئی ایسا شخص میرے پاس آتا تھا جو بزرگوں کا پیرو ہوتا تو میں بزرگوں کے درسوں کی اُس سے تحقیق کیا کرتا تھا۔ کہ اندریاس یا پطرس یا فلپوس یا تھوما یا یعقوب یا یوحنا یا متی یا خداوند کے شاگردوں میں سے کسی اور نے کیا کچھ کہا۔ اور آرسٹون یا بزرگ یوحنا جو خداوند کے شاگرد تھے کیا کہتے ہیں۔ کیونکہ میں یہ خیال نہیں کیا کرتا تھا کہ جسقدر باتیں کتابوں میں سے لیجاویں وہی مفید ہیں بلکہ جسقدر کہ زندہ اور قایم رہنے والی آواز سے مل سکتی ہیں ۔

(۵) یہاں اس بات پر غور کرنا مناسب ہے کہ وہ یوحنا کا نام دو دفعہ شمار کرتا ہے۔ جن میں سے پہلے کو وہ پطرس اور یعقوب اور متی اور دیگر رسولوں کے ساتھ ذکر کرتا ہے جس سے اُسکی واضح مراد مبشر یوحنا کی ہے۔ مگر دوسرے یوحنا کا نام وہ ذرا آگے چلکے لیتا ہے اور اسکو رسولوں کے شمار سے الگ کرتا اور اُس کے شروع میں آرسٹون نام رکھتا ہے (۶) اور صاف طور پر اُس کو بزرگ ملقب کرتا ہے۔ اور یوں ان باتوں سے اِس روایت کو درست ثابت کرتا ہے کہ آسیہ میں دو ہمنام شخص تھے اور کہ افسس میں دو قبریں ہیں اور ہر دو یوحنا کی قبریں ابتک کہلاتی ہیں۔ اسپر اب بھی غور کرنا ضروری ہے کیونکہ اغلب ہے کہ یہ دوسرا یوحنا تھا اگر کوئی پہلے کی بابت یہ نہ خیال کرے جسنے مکاشفہ دیکھا اور جو اُسکے نام سے منسوب ہے (۷) اور پاپیاس تو جسکا ہم اب ذکر کر رہے ہیں صاف بیان کرتا ہے کہ میں نے رسولوں کی باتیں اُن لوگوں سے سنیں جو اُنکے پیرو تھے مگر وہ یہ بھی کہتا ہے کہ میں آرسٹون اور بزرگ یوحنا کا سامع ہوں۔ بہر صورت وہ اُنکے ناموں کا بار بار ذکر کرتا ہے۔ اور اپنی تصنیفات میں اُنکی روایات بھی درج کرتا ہے۔ یہ باتیں بھی بیفائدہ نہیں ہیں ۔

(۸) لیکن پاپیاس کے مذکورہ بالا بیانات پر اُسکے دوسرے بیانات کا اضافہ بھی موزون معلوم ہوتا ہے

جنمیں وہ بعض عجیب واقعات کا بھی ویسا ہی ذکر کرتا ہے گویا وہ روایتاً اُس تک پہنچے ہیں۔ (۹) یہ واقعہ تو پہلے مذکور ہو چکا ہے کہ رسول فلپوس اپنی بیٹیوں کے ساتھ ہیراپولس میں رہا کرتا تھا۔ لیکن یہ بات کہ کس طرح سے پاپیاس اُن کا معصر تھا ابھی کہنا ہے کہ میں نے فلپوس کی بیٹیوں سے ایک عجیب واقعہ سُنا۔ اُسکا یہاں ذکر کرنا مناسب ہے کیونکہ وہ کہتا ہے کہ میرے زمانہ میں ایک مُردہ زندہ ہو گیا تھا۔ اور پھر یُستُس کی بابت جو برسباس کہلاتا ہے ایک عجیب کہانی بتاتا ہے کہ اُسنے ایک مہلک زہر پی لیا مگر خداوند کے فضل سے اُسکو کچھ نقصان نہ پہنچا۔ (۱۰) اور اسی یُستُس کو مقدس رسولوں نے نجات دہندہ کے صعود کے بعد متھیاس کے ساتھ کھڑا کیا۔ اور دعا مانگی تاکہ پکڑوانے والے یہوداہ کی جگہ اُنکے شمار پورا کرنے کے لئے قرعہ ڈالیں۔ اعمال کی کتاب کا بیان یوں ہے "اور انھوں نے دو کو کھڑا کیا۔ یوسف کو جو برسباس کہلاتا تھا۔ جسکا لقب یُستُس تھا۔ اور متھیاس کو۔ اور دعا مانگ کر کہا۔" (۱۱) علاوہ ازیں اسی مصنف نے اور باتیں بھی لکھی ہیں گویا کہ وہ روایت کے طور پر اُس تک پہنچی ہیں اور نجات دہندہ کی بعض عجیب تمثیلیں اور اُسکی تعلیمات اور دیگر افسانوی بیانات۔ (۱۲) جنمیں وہ یہ بھی کہتا ہے کہ قیامت کے قریب ہزار سال بعد اسی زمین پر مسیح کی بادشاہت جسمانی طور پر قایم ہوگی۔ میں خیال کرتا ہوں کہ اُسنے یہ باتیں رسولوں کے بیانات کی غلط فہمی سے درج کی ہیں۔ اور جو باتیں اُنھوں نے استعارے میں بطور اسرار کہی تھیں اُن کو نہ سمجھا۔ (۱۳) کیونکہ وہ بڑا کوتاہ عقل تھا جیسا کہ اُسکے اپنے ہی بیان سے پایہ ثبوت کو پہنچتا ہے۔ اسی کے باعث سے اسقدر بہت سے کلیسیائی بزرگوں نے بھی اُسی قسم کے خیالات قایم کئے جسکی تائید میں اُنھوں نے اُس شخص کی قدامت پیش کی۔ مثلاً ایرینیوس اور کسی دوسرے نے بھی اپنا ویسا ہی خیال ظاہر کیا۔ (۱۴) اور پاپیاس اپنی ہی تصنیفات میں مذکورہ بالا آرسٹون کی سند پر خداوند کی باتوں کا اور بیان اور بزرگ یوحنا کی روایتیں درج کرتا ہے۔ ان باتوں سے اپنا شائقین علم محول کر کے ہم اب ضرورتاً اُسکے مذکورہ بالا الفاظ پر ایک روایت اور زیادہ بیان کرینگے جو اُس نے مرقس کی بابت جسکے ذریعہ سے انجیل لکھی گئی ہے بیان کی۔

اعمال ۱: ۲۳

(۱۵) اُس بزرگ نے یہ بھی کہا ہے۔ مرقس نے چونکہ وہ پطرس کا ترجمان تھا اُن باتوں کو جو مسیح نے کہیں اور کیں جسقدر کہ اُسکو یاد تھیں تحقیق سے لکھا اگرچہ علی الترتیب نہیں۔ کیونکہ اُس نے نہ تو خداوند کی باتیں سنیں اور نہ وہ اُس کا پیرو تھا۔ مگر جیسا کہ میں نے کہا وہ پطرس کا پیرو تھا جسنے بلحاظ ضروریات تعلیمات کا بیان کیا مگر خداوند کے کلام کا ترتیب وار بیان نہیں۔ پس جبکہ اُسنے اس طرح سے ان باتوں کا ذکر کیا تو مرقس نے اس میں کوئی خطا

نہ کی۔ کیونکہ اُسنے ایک دوراندیشی کی تھی کہ جو کچھ اُسنے سُنا اُنمیں سے کچھ بھی فروگذاشت نہ کرے اور نہ ہی اُن میں کوئی غلط بیانی کرے ۔

پس مرقس کے بارے میں پاپیاس کا ذہنی بیان ہے۔ (۱) مگر متی کی بابت یوں ذکر کرتا ہے ۔

پس متی نے تو وہ کلام عبرانی زبان میں لکھا۔ اور ہر ایک اُن کی تشریح اپنی طاقت کے موافق کرتا تھا۔

وہی مصنف یوحنا کے پہلے خط اور پطرس کے خط سے شہادتیں پیش کرتا ہے۔ اور اُس نے اُس عورت کی بابت جس پر اُسکے بہت سے گناہوں کے باعث الزام لگایا گیا تھا ایک اور کہانی بیان کی ہے جس کا ذکر عبرانیوں کی معرفت انجیل میں مرقوم ہے۔ یہ باتیں بھی علاوہ مذکورہ بالا باتوں کے ہمارے لئے ضروری محفوظ رکھی گئی ہیں۔

(یوسیبیوس کی تاریخ کلیسیا ۳ کتاب ۳۹ باب)

۴

اور ہر ایک شخص اپنے اپنے گھر کو چلا گیا مگر یسوع زیتون کے پہاڑ پر چلا گیا۔ اور علی الصبح وہ پھر ہیکل میں آیا۔ اور سارے لوگ اُس کے پاس آئے اور اُس نے بیٹھ کر اُنہیں تعلیم دی)۔ اور فقیہ اور فریسی ایک عورت کو جو زنا میں پکڑی گئی تھی اُس کے پاس لاتے ہیں اور اُس کو درمیان کھڑا کر کے کہتے ہیں۔ اے اُستاد! یہ عورت زنا کرتی ہوئی عین فعل میں پکڑی گئی۔ اور توریت میں موسیٰ نے شریعت میں ہمیں حکم دیا ہے کہ ایسی عورتوں کو سنگسار کریں۔ پس تو کیا کہتا ہے؟ (لیکن یہ باتیں اُنہوں نے اُسکو آزمانے کے لئے کہی تھیں۔ تاکہ اُسپر نالش کرنیکی وجہ پائیں) مگر یسوع جھک کر اپنی اُنگلی سے زمین پر لکھتا رہا۔ جب وہ اُس سے پوچھتے رہے تو اُس نے سیدھا کھڑے ہو کر اُن سے کہا۔ تم میں سے جو بے گناہ ہے وہ پہلے اُسے پتھر مارے۔ اور پھر جھک کر زمین پر لکھنے لگا۔ لیکن وہ سُنکر بڑوں سے لیکر چھوٹوں تک ایک ایک کر کے روانہ ہو گیا اور وہ اکیلا رہ گیا اور وہ عورت درمیان میں رہ گئی۔ اور یسوع نے سیدھا کھڑے ہو کر اُس سے کہا۔ اے عورت! وہ کہاں گئے؟ کیا کسی نے تجھ پر فتویٰ نہیں لگایا؟ اُس نے کہا۔ اے خداوند! کسی نے نہیں۔ اور یسوع نے اُس سے کہا۔ میں بھی تجھ پر فتویٰ نہیں لگاتا۔ جا۔ اب سے پھر

کبھی گناہ مت کرنا ۔

(ہیبرکوپ ایڈیشن۔ دیکھو ویسٹکاٹ اور ہورٹ عہد جدید اصل یونانی میں صفحہ ۳۲۱۔ لائیٹ فٹ کے درس سوپر نیچرل ریلیجن صفحہ ۲۰۳)

۵

ہیراپولس کے اُسقف پاپیاس نے جو یوحنا عارف کا سامع مگر پولوکارپ کا رفیق تھا۔ خداوند کے کلام کی پانچ کتابیں لکھیں جنمیں وہ رسولوں کی فہرست لکھتے ہوئے پطرس اور یوحنا فیلبوس۔ تھوما اور متی کے بعد ارسطون کو اور دوسرے یوحنا کو جسے وہ بزرگ بھی کہتا ہے خداوند کے شاگردوں میں شامل کرتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ بعض خیال کرتے ہیں کہ وہ چھوٹے چھوٹے اور عام خطوط جو یوحنا کے نام سے منسوب ہیں اسی یوحنا کے ہیں۔ بدیں وجہ کہ قدما نے صرف ایک ہی خط کو قبول کیا ہے۔ لیکن بعضوں نے غلطی سے مکاشفہ (کی کتاب) کو بھی اسی (یوحنا بزرگ) سے منسوب کیا ہے۔ مگر بادشاہت ہزار سالہ کی بابت پاپیاس بھی اسی طرح سے آئیرینیوس بھی غلطی کرتا ہے۔ دوسری کتاب میں پاپیاس کہتا ہے کہ یوحنا عارف اور اُسکا بھائی یعقوب یہودیوں سے قتل ہوئے تھے۔ مذکورہ بالا پاپیاس فیلبوس کی بیٹیوں سے سنکر کہتا ہے کہ برسباس نے جو یوستس بھی کہلاتا ہے بے ایمانوں سے آزمایا جاکر خداوند کے نام پر افعی کا زہر پی لیا اور ہر قسم کے نقصانات سے محفوظ رہا۔ وہ ایک اور عجوبہ کام کا ذکر بھی کرتا ہے خصوصاً مناہیم کی والدہ کے مُردوں میں سے جی اُٹھنے کا۔ اُن لوگوں کی بابت جنہیں مسیح نے مُردوں میں سے جلایا تھا وہ کہتا ہے کہ وہ ہیڈریان کے زمانہ تک زندہ رہے ۔

(فیلپس سائیڈٹس کی تاریخ المسیح)

۶

دومیتیان کے بعد نیروے نے ایک سال بادشاہی کی جسنے یوحنا کو جزیرہ (پتمس) سے واپس بلا کر اُسکو افسس میں رہنے کی اجازت دی۔ بارہ شاگردوں میں سے اُسوقت صرف یہی اکیلا زندہ تھا اور اُسنے اپنی انجیل قلمبند کر کے شہادت کی عزت حاصل کی کیونکہ ہیراپولس کا اُسقف پاپیاس جس نے اُسکو بچشم خود دیکھا۔ خداوند کے

کلام کی دوسری کتاب میں کہتا ہے کہ وہ یہودیوں سے مارا گیا۔ اور صاف ظاہر ہے کہ
اُس نے اس طرح سے اپنے بھائی کے ساتھ اُس پیشینگوئی کو جو خداوند نے اُنکی بابت کی تھی اور
اپنے اقرار اور اُس کام کو پورا کیا جو اُنہوں نے اُس کی خاطر کئے تھے۔ کیونکہ خداوند نے
اُنہیں کہا تھا کہ "کیا تم وہ پیالہ پی سکتے ہو جو میں پیتا ہوں" تو اُنہوں نے مستعدی
کے ساتھ اِن کی اور اُس کے ساتھ اتفاق کیا۔ "اُس نے کہا تم میرا پیالہ پیو گے اور
جو بپتسمہ میں پاتا ہوں تم بھی پاؤ گے"۔ یہ اُس نے واجب کہا۔ کیونکہ خدا کا جھوٹ
بولنا ناممکن ہے۔ اسی طرح سے عالم اوریجن بھی اپنی تفسیر متی میں اس امر کی تائید کرتا
ہے کہ یوحنا شہید ہوا۔ اور ذکر کرتا ہے کہ میں نے یہ واقعہ رسولوں کے جانشینوں سے
معلوم کیا ہے۔ اور فی الحقیقت ماہر علم تاریخ یوسیبیوس بھی اپنی تاریخ کلیسیا
میں کہتا ہے۔ تھوما نے تو بذریعہ قرعہ اندازی پارتھیا پایا مگر یوحنا نے آسیہ۔ جہاں
وہ مقیم بھی رہا اور افسس میں رحلت کر گیا۔

(دیکھو گیاس ہمر ٹولس کی تاریخ الزمانہ۔ لائٹ فٹ صاحب کی ورکس
سُپر نیچرل ریلیجن ۲۱۱ صفحہ)

۷

پپیاس نے جو یوحنا کا سامع تھا اور پیراپولس واقعہ آسیہ کا اُسقف تھا صرف
پانچ جلدیں لکھیں جو خداوند کے ورسول کی تشریح سے ملقب ہیں جن میں
وہ اپنے دیباچہ میں یہ بیان کرتے ہوئے کہ میں غلط ملط بیانات کی پیروی نہیں کرتا
بلکہ میری سند رسولوں سے ہے وہ یوں کہتا ہے کہ

میں ہمیشہ یہ دریافت کیا کرتا تھا کہ اندریاس نے کیا کہا۔ یا پطرس۔ یا فلپس
یا تھوما یا یعقوب یا یوحنا یا متی یا خداوند کے شاگردوں میں سے کوئی اور یا ارستون
یا بزرگ یوحنا خداوند کے شاگرد کیا کہا کرتے تھے۔ کیونکہ مجھے کتابوں کا مطالعہ اس
قدر فائدہ نہیں دیتا جس قدر کہ زندہ آواز جو آج کے دن تک اُن کے مصنفوں کے
وجودوں میں صفائی سے گونج رہی ہے۔

جس سے واضح ہے کہ خود اُسکی فہرست اسماء میں ایک یوحنا تو رسولوں کے درمیان
شمار ہوا ہے۔ اور دوسرا بزرگ یوحنا جسکو وہ ارستون کے بعد شمار کرتا ہے جس نے اس
حقیقت کا ذکر مذکورہ بالا بیانات کی وجہ سے کیا ہے جو میں نے بہت سے لوگوں کی سند پر
لکھا ہے کہ یوحنا کے دو آخری خطوط رسول کے نہیں بلکہ بزرگ کے کہتے ہیں کہ اسی
تو پاپیاس نے ہزار سالہ بادشاہت کی بابت یہودی روایت مشتہر کی اور ایرینیوس
اور اپولیناریس اور دیگروں نے اُسکی تقلید کی جو کہتے ہیں کہ قیامت کے بعد خداوند جسم
میں ہو کر مقدسوں کے ساتھ سلطنت کرے گا۔

(جیروم کی کتاب المشاہیر ۱۸)

۸

علاوہ اس کے مجھے ایک لغو افواہ پہنچی ہے کہ میں نے یوسیفس کی کتابوں اور
پاپیاس اور پولوکارپ کی تصنیفات کا ترجمہ کیا ہے۔ مگر غیر زبان میں ویسی ہی فصاحت
کے ساتھ ایسی کتابوں کا ترجمہ کرنے کی نہ تو فرصت ہے اور نہ طاقت۔

(جیروم کا خط لوقینوس کو ۷۱ (۲۸) باب ۵)

۹

پاپیاس کا شاگرد اور یوحنا مبشر کا سامع ایرینیوس کہتا ہے۔

(جیروم کا خط تھیوڈورس کو ۷۵ (۲۹) باب ۳)

۱۰

مکاشفہ کی کتاب کے الہامی ہونے کے بارے میں زیادہ بولنا فضول سمجھتا ہوں
اس لئے کہ مبارک گریگوری (میرا مطلب اس سے عارف ہے) اور کورلس اور علاوہ
ان کے قدماء میں سے پاپیاس اور ایرینیوس اور میتھوڈیس اور ہپولوٹس کی قابل
شہادتیں اُس کی نسبت قابل اعتبار ہیں۔

(اندریاس باشندہ قیصریہ کا
دیباچہ مکاشفہ کی کتاب)

۱۱

اور پاپیاس لفظ بلفظ یُوں کہتا ہے۔ اِن میں سے (ظاہر ہے کہ اُن فرشتوں میں سے جو قدیم زمانہ میں پاک تھے) بعضوں کو اُس نے دُنیا کی ترتیب کا اختیار عنایت کیا اور حکم دیا کہ وہ اچھی طرح سے حکومت کریں۔ (اور اُس کے بعد کہتا ہے) مگر ایسا واقع ہُوا کہ اُنکی ترتیب کامل نہ ہوئی۔ اور وہ بڑا اژدہا۔ وہ پُرانا سانپ۔ جو ابلیس اور شیطان کہلاتا ہے جو تمام عالم کو ورغلاتا ہے زمین پر پھینک دیا گیا اور اُس کے فرشتے بھی پھینک دیئے گئے۔

(اندریاس باشندۂ قیصریہ۔ کتاب مکاشفہ میں باب ۳۴ درس ۱۲)

۱۲

ہیراپولس کے پاپیاس اعظم سے شروع کرکے جو رسول کا جسنے خداوند کے سینے پر تعلیم پائی شاگرد تھا۔ اور کلیمنس۔ اہل اسکندریہ کا آئن پانٹانیس اور علامہ اوریگنیس قدیم و جدید مفسرین جو آپس میں متفق ہیں۔ مسیح اور ساری کلیسیا تک چھ دِنوں کے کام سمجھتے ہیں۔

(اناسٹاسیوس باشندۂ سینا)

۱۳

پس کلیسیاؤں کے قدیم ترمفسرین۔ یعنی فلاسفر اور رسولوں کا ہمعصر فیلیون اور ہیراپولس کا مشہور پاپیاس جو یوحنا انجیلی کا شاگرد تھا۔۔۔۔ اور اُن کے رفقا نے فردوس کی باتوں کی بابت تشریح روحانی طور پر کی اور اُن کو مسیح کی کلیسیا سے منسوب کیا۔

(ایضاً)

۱۴

یہ برکت جس کا قبل ازیں یُوں مذکور ہُوا بلا شبہ اُس بادشاہت کے ایام سے متعلق ہے۔ جبکہ راستباز مُردوں میں سے جی اُٹھینگے اور حکومت کرینگے۔ جب خلقت بھی نئی اور غلامی سے آزاد ہوکر "آسمان کی شبنم اور زمین کی چکنائی سے" ہر قسم کی خوراک کی وہ لتنا پیدا کریگی۔ جیسا کہ وہ بزرگ جنہوں نے خداوند کے شاگرد یوحنا کو دیکھا کہتے ہیں کہ ہم نے اُس سے سُنا ہے کہ کس طرح اُن وقتوں کی بابت خداوند

تعلیم دیا اور کہا کرتا تھا۔

وہ دن آئینگے جن میں تاک کی بیلیں اُگینگی۔ اور ہر ایک بیل میں دس ہزار کونپلیں ہونگی۔ اور ہر کونپل پر دس ہزار شاخیں۔ اور ہر شاخ پر دس ہزار ٹہنیاں۔ اور ہر ٹہنی میں دس ہزار خوشے۔ اور ہر خوشے میں دس ہزار انگور۔ اور جب ہر ایک انگور نچوڑا جائیگا تو اُس میں سے پچیس پیمانے مَے نکلیگی۔ اور جب مقدسوں میں سے کوئی مقدس اُن میں سے ایک خوشہ توڑیگا تو دوسرا خوشہ چلائیگا کہ میں بہتر خوشہ ہوں۔ آپ مجھے لیجئے۔ اور میرے ذریعہ سے خداوند کو مبارک کہئیے۔ اسی طرح سے گیہوں کا ایک دانہ دس ہزار بالیں لائیگا۔ اور ہر ایک بال میں دس ہزار دانے ہونگے۔ اور ہر ایک دانے میں دس پونڈ عمدہ شفاف اور صاف آٹا ہوگا۔ اور دیگر میوہ جات اور تخم اور گھاس بھی اسی نسبت سے اپنا حاصل دینگے۔ اور تمام حیوانات جو ان میووں کو جو زمین کی پیداوار ہیں کھائینگے وہ اپنی اپنی جگہ پر باامن اور مانوس اور انسان کے پورے پورے تابعدار ہو جائینگے۔ پاپیاس جو یوحنا کا سامع اور قدیم بزرگ پولی کارپ کا رفیق تھا ان باتوں کے بارے میں اپنی تصنیفات کی چوتھی کتاب میں شہادت دیتا ہے۔ کیونکہ اُسکی تصنیف سے پانچ کتابیں ہیں۔ اور اُس نے یہ بھی کہا ہے کہ۔

مگر یہ باتیں اُن لوگوں کے قابلِ اعتبار ہیں جو ایمان لاتے ہیں۔ اور جب یہوداہ نے جس نے مسیح کو پکڑوا دیا تھا اس بات کا یقین نہ کیا۔ اور اُس نے پوچھا۔ کہ خداوند ایسی پیداوار کیونکر مکمل کرے گا؟ تو وہ بتاتا ہے کہ خداوند نے کہا۔ وہ لوگ دیکھینگے جو ان ایام میں آئینگے۔

(آئیرینیوس۔ ۵ کتاب ۳۳ باب ۳ و ۴)

۱۵

وہ اُن کو بچہ کہا کرتے تھے جو خدا کے حضور بے عیبی برتتے تھے۔ جیسا کہ پاپیاس بھی خداوند کی تشریحات کی پہلی کتاب میں اور اسکندریہ کا کلیمنس (اپنی کتاب) پائیڈاگوگس میں بتاتا ہے۔

(میکسیمس دی کنفیسر)

۱۶

میں خیال کرتا ہوں کہ پاپیاس باشندۂ ہیراپولس واقعہ آسیہ جو اُس وقت ایک اُسقف تھا اور مقدس مبشر یوحنا کے ایام میں مشہور تھا یہ باتیں مسیح کے طور پر کہتا ہے کیونکہ خود پاپیاس نے اپنی تصنیف خداوند کی تشریحات کی چوتھی کتاب میں قیامت کے وقت کھانوں کی خوشیوں کا ذکر کیا ہے .... اور آیرینیوس باشندہ لیونز بدعتوں کے خلاف اپنی پانچویں کتاب میں یہی کہتا ہے۔ اور اپنی باتوں کی تائید میں مذکورہ بالا پاپیاس کو پیش کرتا ہے۔

(دکیمس دی کنفیسر)

۱۷

اور نہ ہی (استفنس پیروی کرتا ہے) ہیراپولس کے اُسقف اور شہید کی اور نہ ہی لیونز کا مقدس اُسقف آیرینیوس۔ جبکہ وہ کہتے ہیں کہ آسمان کی بادشاہت کسی قسم کے جسمانی کھانوں کی خوشی نہیں ہے۔

(فوٹیئس کی ببلیوتھیکا ۲۳۲، سٹیفانس گوبرس کے بیان میں)

۱۸

(باطلیناس کہتا ہے) یہوداہ پھانسی سے نہیں مرا بلکہ دم گھٹنے سے پہلے وہ زندہ لٹک رہا تھا۔ اور رسولوں کے اعمال بھی یہی بتاتی ہے " سر کے بل گر کر اُسکا پیٹ پھٹ گیا اور اُسکی تمام انتڑیاں نکل پڑیں " اور اس کا زیادہ وضاحت کے ساتھ یوحنا کا شاگرد پاپیاس اپنی تصنیف خداوند کے کلام کی تشریحات کی چوتھی کتاب میں حسب ذیل ذکر کرتا ہے۔ یہوداہ اس دنیا میں بڑی بیدینی کے نمونہ کی چال چلا۔ اُس کا گوشت ایسا پھول گیا تھا کہ جہاں پر گاڑی بہ آسانی چل سکتی تھی وہاں وہ نہ چل سکتا تھا بلکہ اُس کے سر کا حجم بھی گزر نہ سکتا تھا۔ اور کہتے ہیں کہ اُس کی آنکھ کے پپوٹے بھی ایسے پھول گئے تھے کہ روشنی کو وہ مطلق دیکھ نہ سکتا تھا بلکہ کوئی طبیب بھی کسی آلہ کے ذریعہ سے اُن کو دیکھ نہ سکتا تھا۔ اس لئے کہ وہ بیرونی سطح سے بہت ہی اندر کو گھس گئی تھیں۔ اور اُس کی شرمگاہ نہایت بدنما اور بڑی بدشکل ہو گئی تھی۔ اور

اُس کے تمام جسم سے کچھ لہو بہتا تھا اور اُس کے شکم کے کیڑے اُن کے اپنے ہی دباؤ سے نکل پڑے اور کہتے ہیں کہ بڑے دُکھوں اور بے عزتیوں کے ساتھ اپنے خاص مقام پر فوت ہو گیا۔ اور وہ مقام اس وقت تک بدبو کے سبب سے ویران اور غیر آباد ہے بلکہ آج تک کوئی شخص اُس جگہ سے گزر نہیں سکتا تاوقتیکہ اپنا ناک ہاتھوں سے بند نہ کر لے اُس کے جسم سے اور زمین پر ایسا ہی سیلاب جاری تھا۔

(متفرق اخذات سے مقتبس ہے)

۱۹

یہاں سے یوحنا کی انجیل پر دلیل کا آغاز ہوتا ہے۔ یوحنا کی انجیل یوحنا ہی سے جبکہ وہ ابھی زندہ ہی تھا مشہور کی اور کلیسیاؤں کو دی گئی تھی۔ جیسا کہ ایک شخص مسمی پاپیاس نے جو ہیراپولس کا (باشندہ) اور یوحنا کا پیارا شاگرد تھا اپنی پانچ (تفسیری) کتابوں میں اس کا ذکر کیا ہے۔ مگر اُس نے یوحنا کے لکھوانے سے اس انجیل کو درست طور پر قلمبند کیا۔

(نویں صدی کا ایک قلمی نسخہ جو واٹیکن میں ہے)

۲۰

کیونکہ ان میں سے آخری شخص یوحنا نے جس کا لقب گرج کا بیٹا تھا اور اب جبکہ وہ بہت بوڑھا ہو گیا تھا اور اُس وقت جبکہ ہیبت ناک بدعتیں برپا ہو گئی تھیں ہیراپولس کے نیک مرد پاپیاس کو جیسا کہ آیرینیوس اور یوسیبیوس اور دیگر متواتر اور قابل اعتبار مورخین نے ہم تک روایتیں پہنچائی ہیں۔ اپنی انجیل اس لئے لکھوا دی تھی کہ اُس کمی کو پورا کر دے جو اُن میں تھی جنہوں نے اُس سے پیشتر تمام دُنیا میں قوموں کے سامنے کلام کی منادی کی تھی۔

(یونانی بزرگوں کا تذکرہ۔ مقدس یوحنا کے بیان میں)

بقایہ تصنیفات بزرگاں

۱

مطابق اُس بیان کے جواُن حالات کے بارے میں ہم سے بہتر شخص نے کیا

قیمتی پتھر زمرد جو بڑا بیش بہا سمجھا جاتا ہے

وہ مصنوعی شیشے کے ذریعہ سے شرمندہ ہوتا ہے

جب وہ شخص موجود نہیں ہے جو اُس کے آزمانے کی قدرت نہیں رکھتا اور اُس

ہنر کا سراغ نہیں لگالیتا جو ایسی حکمت سے عمل میں لایا گیا ہے۔ اور جب

پیتل چاندی میں آمیز ہوجائے تو کون سادہ شخص اسکو عمدگی سے پرکھ سکتا ہے ؟

آیرینیوس کی تصنیف بدعتوں کے خلاف کتاب

یونانی متن اپیفانیس کی تصنیف بدعتوں کے خلاف ۲۹ : ۹

میں محفوظ ہے۔

۲

جیساکہ ہم سے بہتر شخص نے آیسوں کی بابت کہا ہے کہ بیباک اور بے شرم ٹرے

خالی ہوا سے گرم ہوگئی ہوئی ہے۔

(آیرینیوس ۱-۱۳:۲-یونانی متن اپیفانیس ۳۴ : ۲ سے)

۳

نیز جس سبب سے ... الہٰی بزرگ اور حق کے منادنے واجب طور پرنظم میں تجھے

اعلان دیا ہے۔

اے بت تراش اور شگونے پرست

علم نجوم اور سحر کے ماہر

جن کے ذریعہ سے تو اپنی لغو تعلیمات کو مضبوط کرتا ہے۔

اُن کو معجزے دکھلاتا ہے جنکو تو نے گمراہ کر دیا ہے -

باغیانہ قدرت کی دستکاریاں۔

جن کو شیطان تیرا باپ تجھے ہمیشہ دیا کرتا ہے -

تاکہ تو عزازیل کی نکمی طاقت سے انکو عمل میں لائے -

اور تجھے خدا کے خلاف تمام کاموں کا پیشرو قرار دیکر

یہ باتیں بھی تو اُس محبوب الہٰی بزرگ کی ہیں

(آیرینیوس ۱-۱۵:۶ ماخوذ از اپیفانیس ۳۴ : ۱۱)

۴

ہر ایک شخص اس امر کو تسلیم کریگا کہ جوان آدمی کی قابلیت کا شباب تیس سال کی عمر

میں ہے اور اس کی حد چالیسویں سال تک ہے۔ مگر چالیسویں اور پچاسویں سال بعد

اِن کا میلان زیادہ بڑھی عمر کی طرف شروع ہوجاتا ہے۔ جو ہمارے خداوند کی عمر تھی

جب وہ تعلیم دیتا تھا۔ جیساکہ انجیل اور تمام بزرگاں جنھوں نے ہمارے خداوند کے

شاگرد یوحنا پر جو آسیہ میں تھا محمول کیا کہ یوحنا نے یہ باتیں ہم سے روایت کیں۔ کیونکہ

وہ اُن کے ساتھ ترجان کے ایام تک رہا۔ اور اُن میں سے بعضوں نے نہ صرف یوحنا

ہی کو بلکہ رسولوں میں سے اوروں کو بھی دیکھا۔ اور اُن سے یہی باتیں پائیں۔ اور مذکورہ

بالا بیان کی شہادت دیتے ہیں۔

(آیرینیوس ۲-۲۲ : ۵)

۵

جیساکہ اُن بعضوں کے بارے میں جو خدا کی باتوں کو کسی نہ کسی طور پر خراب اور حق

کو ناپاک کرتے ہیں ہم سے پہلے کے ایک شخص نے کہا ہے کہ خدا کے دودھ میں

کھڑیا مٹی آمیز کرنا برا ہے۔

(آیرینیوس ۳-۱۷ : ۴)

۶

جیسا کہ قدماء میں سے ایک شخص کہتا ہے کہ۔ خدا نے اپنی طرف سے زمین پر لعنت بھیجدی تاکہ وہ انسان پر جاری نہ رہے۔

(آیرینیوس ۳۔ ۲۳: ۳)

۷

جس وجہ سے وہ جو ہم سے پہلے بلکہ ہم سے بہت بہتر تھے باوجود اسکے ولنٹینوں کے ساتھ مباحثہ کرنے کے قابل نہ تھے۔ کیونکہ وہ اُن کے انتظام سے واقف نہ تھے جن کا ہم نے اپنی پہلی کتاب میں بڑی کوشش سے مشروحاً بیان کر دیا ہے۔

(آیرینیوس کا دیباچہ مذکورہ بالا کتاب پر)

۸

کیونکہ خدا سب کچھ انداز اور ترتیب سے کرتا ہے۔ اور اُس کے سامنے کوئی شے بے اندازہ نہیں ہے۔ اس لئے کوئی شے اَن گنت نہیں ہے۔ اور جس نے یہ کہا کہ بے پیمود باپ خود بیٹے میں پیمائش کیا گیا۔ اُس نے خوب کہا۔ کیونکہ باپ کا پیمانہ بیٹا ہے۔ اس لئے کہ وہ خود بھی اُس میں ہے۔

(آیرینیوس ۴۔ ۴: ۲)

۹

جیسا کہ میں نے ایک بزرگ سے سُنا ہے جس نے اُن سے سُنا جنھوں نے رسولوں کو دیکھا تھا۔ اور اُن کے طلباء سے سُنا۔ کہ قدماء کے لئے کافی تھا کہ وہ اُس بات کیلئے ملامت کئے جائیں جو اُنہوں نے رُوح کی بلا مشورت کیا۔ جیسا کہ وہ نوشتوں سے ملامت کئے گئے ہیں۔ کیونکہ خدا جو ظاہر پر نظر نہیں کرتا اُن باتوں پر جو اس کی مرضی سے کئے نہیں گئے ایسی ملامت بھیجتا ہے جو مناسب ہے۔ جیسا کہ داؤد کی نسبت ہے۔ جب کہ ایک طرف تو وہ راستبازی کی خاطر ساؤل سے ایذا اُٹھا رہا تھا اور ساؤل بادشاہ کے حضور سے بھاگا پھرتا تھا اور اپنے دشمن سے اپنا انتقام نہ لیتا تھا اور مسیح کی آمد کے

گیت گاتا تھا اور قوموں کو دانائی سکھاتا تھا اور سب کچھ رُوح کی تحریک سے کرتا تھا تو وہ خدا کو پسندیدہ ہُوا۔ مگر جبکہ اُس نے اپنی شہوت کی خاطر اُوریاہ کی بیوی بتسبع کو لے لیا تو نوشتے نے اُس کی بابت یہ کہا ہے۔ "پر اُس کام جو داؤد نے کیا تھا خداوند کی نظر میں بُرا ہُوا۔" اور ناتن نبی اُس کے پاس بھیجا گیا تاکہ اُس کا گناہ اُس کو دکھائے اور وہ اپنے ہی اوپر فتوے دیکر اور اپنی آزمائش کر کے مسیح سے رحمت اور معافی پائے "تب اُس نے کہا"۔۔ وغیرہ۔ اور علی الترتیب آگے چلکر اُسے ملامت کرتا اور خدا کی اُن مہربانیوں کا شمار کرتا ہے جو اُس نے اُس سے کیں اور کہ کس طرح یہ کام کر کے اُس نے خداوند کو غصہ دلایا۔ کیونکہ ایسا چلن خدا کو پسندیدہ نہیں۔ بلکہ بڑا غضب اُس کے گھر پر جھوم رہا ہے۔ اس بات سے داؤد کا دل چھد گیا۔ اور اُس نے کہا۔ "میں خداوند کا گنہگار ہوں۔" اور بعد ازاں اُس نے خداوند کا منتظر ہوتے ہوئے جو آدمی کو گناہ کے بند میں بندھا ہُوا ہے دھوتا اور صاف کرتا ہے۔ اپنا اقراری زبور گایا۔

اور ایسا ہی سلیمان کی بابت بھی ہے۔ جبتک کہ وہ درست طور پر عدالت کرتا اور دانائی کا تذکرہ اور حقیقی ہیکل کا نمونہ تحریر کرتا۔ اور خداوند کا جلال ظاہر اور اُس صلح کا اعلان کرتا رہا جو غیر قوموں کے لئے آنے والی تھی۔ اور مسیح کی بادشاہت کی پیشتر ہی سے صورت ظاہر کرتا۔ اور خداوند کی آمد پر اپنی تین ہزار مثالیں اور پانچ ہزار غزلیں بطور خدا کے گیت کے کہتا رہا۔ اور خلقت میں خدا کی دانائی کے بیانات ہر ایک درخت اور ہر ایک بوٹے اور تمام پرندوں اور چارپایوں اور مچھلیوں سے نیچرل فلاسفر کی طرح فراہم کرتا اور کہتا رہا کہ "کیا خدا فی الحقیقت زمین پر سکونت کرے۔۔" تو وہ خدا کو بھاتا رہا۔ اور سب اُس سے تعجب کرتے رہے اور زمین کے سارے بادشاہ اُس کے چہرے کے جویاں تھے۔ تاکہ اُس کی خداداد دانائی سمجھ کریں اور جنوب کی ملکہ اُس دانائی کو جو اُس میں تھی سُننے کے لئے زمین کے کناروں سے آئی تھی۔ اور جیسا کہ خداوند کہتا ہے وہ بھی عدالت میں اُس پُشت کے ساتھ پھر اُٹھے گی جو اُس کے کلام کو سُنتے اور اُس پر ایمان نہیں لاتے۔ اور وہ اُن پر فتوے جاری کرے گی۔

۲ سموایل ۱۱: ۲۷

۲ سموایل ۱۲: ۱۳

۲ سموایل ۲۴: ۱۰

۱ سلا ۴: ۲۸

کیونکہ جب اُس نے اپنے آپ کو اُس دانائی کے مطیع کر دیا تھا جو خدا کے بندے کے ذریعہ سے بیان کی گئی تھی لیکن اُنہوں نے اُس دانائی کو حقیر جانا جو خدا کے بیٹے کے ذریعہ سے عطا ہوئی تھی۔ کیونکہ سلیمان بندہ تھا مگر مسیح خدا کا بیٹا اور سلیمان کا خداوند تھا۔ غرض جب تک کہ وہ بلا روک ٹوک خدا کی خدمت کرتا رہا اور اُس کے ارادوں پر عمل کرتا رہا تب تک وہ جلال پاتا رہا۔ مگر جب اُس نے تمام قوموں میں سے بیویاں کر لیں اور اُن کو اسرائیل میں بُت نصب کرنے کی اجازت دیدی تو نوشتہ نے اُس کی بابت یہ کہدیا ہے کہ "اور سلیمان اجنبی عورتوں کا عاشق ہوا......" وہ ملامت جو نوشتہ کے ذریعہ اُس پر پڑی کافی تھی۔ جیسا کہ اُس بزرگ نے کہا۔ کہ کوئی تن خدا کے سامنے فخر نہ کرے ؀

(سلاطین ۱۱: ۱-۵)

اور اُس نے کہا۔ اِس لئے خداوند زمین کے نیچے کے حصوں میں اُترا تاکہ اپنی آمد کی خوشخبری اُن کو بھی دے کہ ایسوں کے لئے جو اُس پر ایمان لاتے ہیں گناہوں کا چھٹکارا موجود ہے۔ اور وہ سب اُس پر ایمان لائے جو اُس کی اُمید رکھتے تھے یعنی راستباز لوگ اور انبیاء اور بزرگان جنہوں نے اُس کے آنے کی پیشخبری دی اور اُس کے ارادوں کو پورا کیا۔ جن کے گناہ اُس نے معاف کئے۔ جیسے کہ اُس نے ہمارے گناہ بھی بخشے۔ نہ ہی ہم کو یہ امر اُن سے منسوب کرنا چاہیئے۔ مبادا ہم خدا کے فضل کو حقیر جانیں۔ کیونکہ جس طرح سے اُنہوں نے ہماری بیقاعدگیوں کا جو ہم نے اُس وقت سے پیشتر کی تھیں جبکہ مسیح ہم پر ظاہر ہوا ہم سے مواخذہ نہیں کیا اُسی طرح سے واجب نہیں کہ ہم بھی اُن کے گناہوں کا مواخذہ کریں جو اُنہوں نے مسیح کی آمد سے پیشتر کئے۔ "کیونکہ سب خدا کے جلال سے محروم ہیں"۔ اور نہ اپنے ہی ذریعہ سے راستباز ٹھہرے بلکہ خداوند کی آمد کے وسیلہ سے یعنی وہ جو اُس کی روشنی پر ٹکٹکی باندھ کر دیکھتے ہیں ؀

(رومی ۳: ۲۳)

اور اُس نے کہا کہ اُن کے کام ہماری نصیحت کے لئے لکھے گئے ہیں۔ تاکہ سب سے پہلے ہم کو سکھاوے کہ ہمارا اور اُن کا ایک ہی اللہ ہی خدا ہے وہ ایک خدا ہے جسے گناہ خوش نہیں آتے اگرچہ وہ مشہور لوگوں سے ہی کیوں نہ ہوئے ہوں۔ اور پھر ہم کو بُرائیوں سے پرہیز کرنا سکھاوے۔ کیونکہ اگر وہ لوگ جو قدیم زمانہ میں ہم سے پہلے خدا کی

خاص رحمتوں کے زیرِ سایہ گذر چکے ہیں جن کے واسطے ابھی تک ابن اللہ نے دُکھ نہیں سہا تھا کسی ایک بات میں خطا کر کے جسمانی نتیجہ کے غلام بن گئے ایسی بیعزتی کے تحت میں آ گئے تو یہ پشت کس قدر دُکھ اُٹھائے گی جنہوں نے خداوند کی آمد کی تحقیر کی اور اپنی خوشیوں کے بالکل غلام بن گئے ؟

اور ہمارے خداوند کی موت اُن کے گناہوں کی دوا اور چھٹکارا تھی۔ مگر جو اب گناہ کرتے ہیں اُن کے لئے مسیح پھر نہ مرے گا۔ کیونکہ موت کا اختیار آگے کو اس پر نہ رہے گا۔ لیکن بیٹا باپ کے جلال میں آئے گا اور اپنے گماشتوں اور مختارکاروں سے وہ روپیہ جو اُس نے اُنہیں قرض دیا ہے معہ سود لے گا۔ اور جنہیں اُس نے بہت زیادہ دیا ہے اُن سے بہت زیادہ طلب کرے گا ؀

اُس بزرگ نے کہا۔ پس اِس لئے نہ چاہیئے کہ ہم مغرور ہو جائیں اور نہ قدما پر طعن کریں بلکہ اپنے آپ سے ڈریں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ اگر ہم مسیح کا علم حاصل کر کے کوئی ایسی بات کریں جو خدا کو خوش نہیں آتی تو ہمارے گناہوں کا کوئی چھٹکارا نہیں بلکہ ہم اپنے آپ کو اُس کی بادشاہت سے باہر پاتے ہیں۔ اور اُس کے لئے اُس نے پولُس کے قول کا حوالہ دیا۔ "کیونکہ جب خدا نے اصلی ڈالیوں کو نہ چھوڑا ...... وغیرہ" ؀

(رومی ۱۱: ۲۱)

اسی طرح پھر تم دیکھتے ہو کہ لوگوں کی خطائیں بھی مذکور ہیں۔ نہ اُن کے لئے جن سے وہ سرزد ہوئیں بلکہ ہماری ملامت کے لئے تاکہ ہم جانیں کہ اکیلا اور یگانہ خدا ہے جس کے خلاف اُنہوں نے گناہ کیا۔ اور پھر جس کے خلاف اُن میں سے بھی جن کی بابت کہا جاتا ہے کہ وہ ایمان لائے ہیں بعض اب بھی گناہ کرتے ہیں۔ اُس نے کہا۔ اور پھر رسول نے کرنتھیوں کے خط میں نہایت صفائی سے بتا دیا ہے۔ "اے بھائیو! .... وغیرہ" ؀

(۱ کرنتھی ۱۰: ۱-۱۲)

پس چونکہ رسول ایسی طرز سے کہتا ہے جس میں شک یا خلاف گوئی کا شبہ نہیں ہے۔ کہ وہی اکیلا خدا ہے جس نے اُس وقت کی باتوں کو آزمایا اور موجودہ

باتوں کی تفتیش کرتا ہے۔ اور اس لئے وہ اُن کے مقرر ہونے کا مقصد بنتا ہے۔ اور
ساتھ ہی اس کے ثابت ہو گیا ہے کہ ناواقف اور دلیر اور بے احساس وہ لوگ ہیں
جو قدرا کے گناہوں اور انہیں سے اکثریت کی نافرمانی کے نتیجے پہنچنے کا موقع پاتے ہیں
کہ اُن کا خدا (جو دنیا کا بھی خالق ہے) اُس باپ سے جسکی تعلیم مسیح نے دی ہے
ایک مختلف ہستی ہے۔ اور زوال پذیر ہے۔ اور کہ یہی آخری وہ خدا ہے جس
کو اُن میں سے ہر ایک شخص نے عقلی طور پر قبول کر لیا ہوا ہے کیونکہ وہ یہ خیال
نہیں کرتے کہ جیسا اُس صورت میں خدا اُن میں سے بہتوں سے خوش نہیں ہوا تھا
اس لئے کہ وہ گنہگار تھے۔ اُسی طرح اس حالت میں بھی ”بلائے ہوئے بہت مگر
چنے ہوئے تھوڑے ہیں“۔ جیسا کہ اُن میں ناراستوں اور بُت پرستوں اور
زناکاروں نے اپنی جان گنوا دی ویسا ہی ہمارے درمیان میں بھی ہے کیونکہ خداوند
اعلان کرتا ہے کہ ایسے لوگ ہمیشہ کی آگ میں بھیجے جاتے ہیں۔ اور رسول کہتا ہے
”کیا تم نہیں جانتے کہ بدکار خدا کی بادشاہت کے وارث نہ ہونگے؟ فریب
نہ کھاؤ۔ کیونکہ نہ رنڈی باز خدا کی بادشاہت کے وارث ہونگے نہ بُت پرست
نہ زناکار نہ عیاش نہ لونڈے باز نہ چور نہ لالچی نہ شرابی نہ گالی بکنے والے نہ
ظالم۔“ اور اس امر کے ثبوت میں کہ اُس نے یہ بات باہر والوں کے حق میں نہیں
کہی بلکہ ہم سے کہی کہ مبادا ہم ایسے کام کر کے خدا کی بادشاہت سے باہر پھینکے جاویں
اُس نے ساتھ ہی کہا ہے۔ ”اور بعض تم میں سے ایسے ہی تھے بھی۔ مگر تم
خداوند یسوع مسیح کے نام اور ہمارے خدا کی روح سے دھل گئے اور پاک
ہوئے اور راستباز بھی ٹھہرے۔“ اور جس طرح سے اس حالت میں جنہوں نے شرارت
کی اور دوسروں کو گمراہ کیا اُن پر فتویٰ لگایا گیا اور وہ باہر پھینکے گئے اُسی طرح سے اس
حالت میں بھی ہر ایک آنکھ اور پاؤں اور ہاتھ کاٹ ڈالا جاتا ہے جو ٹھوکر کھلاتا
ہے تاکہ جسم کا باقی حصہ اُسی طرح ہلاک نہ ہو۔ اور ہم نے یہ بات مقرر کی ہے۔ اگر
کوئی بھائی کہلا کر زناکار یا لالچی یا بُت پرست یا گالی دینے والا یا شرابی یا

متی ١٦:٢٠
١کرنتھی ١٠،٩:٦
١کرنتھی ١١:٦
١کرنتھی ١١:٥

ظالم ہو تو اُس سے صحبت نہ رکھو۔ بلکہ ایسے کے ساتھ کھانا تک نہ کھانا۔“
اور پھر رسول کہتا ہے۔ ”کوئی تم کو بیفائدہ باتوں سے دھوکا نہ دے۔ کیونکہ انہیں
کے سبب سے نافرمان لوگوں پر خدا کا غضب نازل ہوتا ہے۔ پس اُن کے
کاموں کے شریک نہ ہو۔“ اور جس طرح سے اُس وقت جنہوں نے گناہ کیا تھا اُن
کا فتویٰ اوروں پر بھی عاید ہوا تھا اس لئے کہ وہ لوگ اُن سے خوش تھے اور
وہ باہم گفتگو رکھتے تھے اُسی طرح یہاں بھی ”تھوڑا سا خمیر سارے گندھے
ہوئے آٹے کو خمیر کر دیتا ہے۔“ اور جس طرح سے کہ خدا کا غضب ناراستوں پر
آیا تھا اُسی طرح سے یہاں بھی رسول کہتا ہے ”کیونکہ خدا کا غضب اُن
آدمیوں کی تمام بیدینی اور ناراستی پر آسمان سے ظاہر ہوتا ہے جو حق کو
ناراستی سے دبائے رکھتے ہیں۔“ اور جس طرح سے وہاں مصریوں پر جو بنی
اسرائیل کو ناواجب طور سے ستا رہے تھے خدا کی طرف سے انتقام
نازل ہوا اُسی طرح یہاں بھی۔ اس لئے کہ خداوند فرماتا ہے۔ ”پس کیا خدا اپنے
برگزیدہ لوگوں کا انصاف نہ کرے گا جو رات دن اُس سے فریاد کرتے ہیں؟
اور کیا وہ اُن کے بچانے میں دیر کرے گا؟ میں تم سے کہتا ہوں کہ وہ جلد
اُن کا انصاف کرے گا۔“ اور تھسلنیکیوں کو خط میں رسول یوں کہتا ہے ”کیونکہ
خدا کے نزدیک یہ انصاف ہے کہ بدلے میں تمہارے مصیبت دینے والوں
کو مصیبت۔ اور تم مصیبت اُٹھانے والوں کو ہمارے ساتھ آرام دے۔ یہ
اُس وقت ہو گا جب کہ خداوند یسوع اپنے قوی فرشتوں کے ساتھ بھڑکتی
ہوئی آگ میں آسمان سے ظاہر ہو گا۔ اور جو خدا کو نہیں پہچانتے اور ہمارے
خداوند یسوع کی خوشخبری کو نہیں مانتے اُن سے بدلا لے گا۔ اور خداوند
کے چہرے اور اُس کی قدرت کے جلال سے دور ہو کر ابدی ہلاکت کی سزا
پائینگے۔ یہ اُس دن ہو گا جبکہ وہ اپنے مقدسوں میں جلال پانے اور سب
ایمان لانے والوں کے سبب سے تعجب کا باعث ہونے کے لئے آئیگا۔ کیونکہ

افسی ٧،٦:٥
١کرنتھی ٦:٥
رومی ١٨:١
لوقا ٨،٧:١٨
٢تھسلنیکیوں ١٠-٦:١

ہم قائم ہیں جس کے ذریعہ سے ہم غیر قوموں کے شمار سے نکال لئے گئے ہیں۔ کیونکہ
ہم سبھوں کے ہمراہ کوئی نہ کوئی جائیداد کر دی گئی ہے۔ خواہ وہ معمولی جھونپڑی۔ جو
ہم نے بدکرداری کے مشغلوں میں سے پائی ہے۔ کیونکہ وہ مکانات جن میں ہم رہتے
ہیں اور پوشاک جو ہم پہنتے ہیں اور اسباب جو ہم استعمال کرتے ہیں اور دیگر تمام
چیزیں جو ہم روزمرہ برتتے ہیں اگر اُس میں سے نہیں جو ہم نے اپنی غیر قوم حالت
میں حرص سے کمائی یا جو ہم نے اپنے بُت پرست والدینوں یا رشتہ داروں یا دوستو
سے جنھوں نے ناراستی سے نہیں کمایا حاصل کیا ہے۔ تو اور کہاں سے ہے؟ یہ
ہم کبھی نہیں کہہ سکتے کہ اب جبکہ ہم ایمان میں ہیں اُسی وقت حاصل کرتے ہیں۔ کیونکہ
کون شخص ہے جو فروخت کرتا ہے اور مشتری سے فائدہ حاصل کرنا نہیں چاہتا؟
اور کون خریدتا ہے جس کے ساتھ فروخت کرنے والا اپنے نفع کی خاطر برتاؤ نہیں
کرتا؟ اور پھر کون بیوپاری اس غرض سے بیوپار نہیں کرتا کہ اُس سے اپنی روزینہ
کی روٹی حاصل کرے؟ اور اُن ایمانداروں کی کیا حالت ہے جو شاہی دربار میں
رہتے ہیں؟ کیا ان کا مال قیصر کے مال میں سے نہیں ہے؟ اور کیا اُن میں سے ہر
ایک شخص مطابق اپنی اپنی لیاقت کے نادار شخصوں کو نہیں دیتا؟ مصری لوگ سبب
اس پہلی مہربانی کے جو بزرگ یوسف نے اُن کے ساتھ کی تھی نہ صرف اپنے مال
اسباب کے بلکہ اپنی جانوں کے لئے بھی اس قوم کے قرضدار تھے۔ لیکن کس امر
میں غیر قومیں جن سے کہ ہم فوائد اور اپنے معاش زندگی پاتے ہیں ہماری قرضدار ہیں؟
جو کچھ کہ وہ محنت سے کماتی ہیں اُس کو ہم ایمان میں ہو کر بغیر محنت کے استعمال کرتے
ہیں ❖

علاوہ ازیں وہ قوم بدترین غلامی میں ہو کر مصریوں کی خدمت کرتی تھی جیسا
کہ نوشتہ کہتا ہے "اور مصریوں نے خدمت کروانے میں بنی اسرائیل پر سختی
کی۔ اور اُنھوں نے سخت محنت سے گارا اور اینٹ کا کام اور سب قسم کی خدمت
کھیت کی کروا کے اُنکی زندگی تلخ کی۔ اُن کی ساری خدمتیں جو وہ اُن سے کراتے تھے

(حاشیہ: خروج ۱: ۱۳، ۱۴)

تمہاری گواہی پر ایمان لائے"۔ پس یہاں اور وہاں ہر دو جگہ خدا کی حمایت
کے لئے خدا کی وہی راستبازی ہے۔ یہ دراصل وہاں تو بطور نمونہ کے عمل میں
لائی گئی ہے۔ اور ایک وقت کے لئے۔ اور نسبتاً اوسط درجہ میں۔ مگر یہاں سچ
مچ اور ہمیشہ کے لئے اور زیادہ سختی سے۔ کیونکہ آتش ابدی ہے۔ اور خدا کا غصہ
جو ہمارے خداوند کے چہرے سے آسمان پر سے ظاہر ہوگا اُن پر زیادہ تعزیر لاتا ہے
جو اُس کے غضب کو بھڑکاتے ہیں۔ جیسا کہ داؤد بھی کہتا ہے "خداوند کا منہ بدکاروں کے
خلاف ہے جو بدکرداری کرتے ہیں تاکہ اُنکی یادگاری زمین پر سے مٹا ڈالے"۔ جبکہ ایسا تھا۔ تو بزرگ
لوگ اُن لوگوں کو بہت ہی بے سمجھ کہا کرتے تھے جو اُس بات سے جو خدا کے ذریعہ سے
کے نافرمانبردار لوگوں پر پڑی دوسرا باپ ایجاد کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور
اُن بڑے بڑے کاموں پر اعتراض کرتے ہیں جو خداوند نے اُن پر ترس کھا کر اُن لوگوں
کو جنھوں نے اُسے قبول کیا تھا بچانے کے لئے اُس وقت کئے جب وہ تشریف لاتا
تھا۔ مگر اُس کی عدالت اور اُن تمام باتوں کا ذکر کیا جو اُن شخصوں پر وارد ہونے
کو تھیں جنھوں نے اُس کے کلام کو سُنا اور اُن کو پورا نہ کیا۔ اور کہ کس طرح اُن
کے لئے یہ اچھا تھا کہ وہ پیدا ہی نہ ہوتے۔ اور کہ کس طرح سے اُس شہر کی بہ نسبت
جس نے اُس کے شاگردوں کی باتوں کو نہ سُنا صدوم اور عمورہ کی زیادہ برداشت
ہوگی ❖ (آیرینیوس ۴-۲۷: ۱ سے ۲۸: ۱)

(حاشیہ: زبور ۳۴: ۱۶)

۱۰

پھر جو لوگ ہم پر اس سبب سے الزام لگاتے اور ملامت کرتے ہیں کہ لوگوں نے
روانگی کے وقت خدا کے حکم سے مصریوں سے ہر قسم کے برتن اور پوشاکیں لے
لیں اور ساری ذخیرے سے بیابان میں خیمہ بھی بنایا گیا تھا وہ اپنے آپ کو تصدیق
کے اُنہی طریقوں سے اور اُس کی پروردگاری سے ناواقف ثابت کرتے ہیں۔ ایسا
ہی وہ بزرگ کہا کرتا تھا۔ (لہٰذا) اگر خدا علامتی سفر میں اس امر کی اجازت نہ دیتا
تو ہمارے حقیقی سفر میں اُس وقت کوئی شخص بچ نہ سکتا۔ یعنی ایمان میں جس میں کہ

مشقت کی تھیں۔" اور بڑی عرق ریزی سے اُنہوں نے اُن کے لئے مصور شہر بنائے
اور بہت برسوں کے لئے اُن کے واسطے ذخائر جمع کئے اور ہر قسم کی خدمت کرتے
رہے برعکس اِس کے وہ لوگ اُن کے شکر گذار نہ ہونے کے علاوہ اِس سے بڑھکر
اُنہیں بالکل برباد کروا لینے کے درپے رہے ہیں اگر وہ اُن کی خدمت نہ کرتے اور
اپنی بڑی بڑی خدمات کے معاوضہ میں تھوڑی سی مزدوری لے کر غریب نہ بنجاتے
تو وہ بڑی بڑی جائیدادیں حاصل کر لیتے اور بڑے متمول ہو جاتے ہیں اگر اُنہوں
نے بہت میں سے تھوڑا لے لیا تو اِس میں کونسی ناراستی ہو گئی ؟ اسی طرح سے
اگر کوئی شخص کسی آزاد شخص کو جبراً پکڑ کے لے جاتا اور وہ بہت برسوں تک اُس کی
خدمت کرکے اور اُس کی متاع بڑھا کے اُس میں سے تھوڑی سی معاش لے لینے کے
سبب سے اُس پر شک کیا جاتا کہ اُس نے اپنے آقا کی جائیداد میں سے تھوڑا سا حصّہ
لے لیا (جبکہ اصلیت یوں ہے کہ اُس نے اپنی بڑی محنتوں میں سے اور دوسرے
کی بڑی دولت میں سے تھوڑی سی لے لی) اور اگر کوئی شخص اِس پر الزام لگائے
کہ اُس نے بیجا کیا۔ تو بلحاظ اُس شخص کے جو جبراً غلام بنالیا گیا تھا خود منصف ہی
ناراست نظر آئے گا۔ یہی صورت مذکورہ بالا لوگوں کی ہے جو اُن پر الزام لگاتے
ہیں جنہوں نے بہت میں سے تھوڑا لیا۔ مگر وہ اپنے آپ پر الزام نہیں لگاتے جنہوں
نے اپنے والدین کے ثواب کے مطابق اُن کا معاوضہ نہیں دیا بلکہ اُن کو سخت غلامی
میں لا کر اُن سے بڑے بڑے فائدے حاصل کئے۔ اور جبکہ وہ یہودیوں پر اِس سبب
سے ناواجب برتاؤ کا الزام لگاتے ہیں کہ اُنہوں نے چند ایک چھوٹے چھوٹے برتن
یعنی غیر مسکوک سونا اور چاندی لے لی جیسا کہ ہم نے اوپر ذکر کیا۔ تو وہ اپنی بابت
(اگرچہ بعض اِس کو مسخر خیال کریں۔ گو یہ سچ ہے) کہتے ہیں کہ ہم ٹھیک کام کرتے
ہیں جبکہ وہ اپنے گھر بیٹھے ہیں دوسروں کے کمائے ہوئے مسکوک سونا چاندی
اور تانبا رکھتے ہیں جن پر کہ قیصر کی شبیہ اور چھاپ ہے۔ لیکن اگر ہمارا اور ان کا
مقابلہ کیا جائے تو کون نظر آئے گا کہ اُس نے زیادہ ناراستی سے حاصل کیا ہو کیا

وہ لوگ جو اہلِ مصر میں سے تھے جو اپنے اپنے قرض خواہوں کے ماتحت تھے یا ہم جو
رومیوں اور دیگر غیر اقوام میں سے ہیں جن کا ہم پر اِس قسم کا کوئی قرضہ نہیں ہے ؟
بلکہ اُن کے ذریعہ سے تو دُنیا میں صلح ہے۔ اور ہم شاہراہ پر چلتے ہیں اور جہاں چاہتے
ہیں بلا خوف بحری سفر کرتے ہیں۔ پس اِس قسم کے معترض پر ہمارے خداوند کا مقولہ
صادق آتا ہے۔ " اے ریاکار پہلے اپنی آنکھ میں سے تو شہتیر نکال پھر اپنے بھائی
کی آنکھ میں سے تنکے کو اچھی طرح دیکھکر نکال سکے گا۔" کیونکہ اگر کوئی شخص یہ مقولہ
تجھ پر عائد کرتا ہے اور اپنے علم پر فخر کرتا ہے وہ غیر قوموں کی مجلس سے خارج شدہ
ہے اور دوسروں کی ملکیت میں اُس کا کچھ حصّہ نہیں ہے۔ گو وہ محض برہنہ اور ننگے
پاؤں ہو۔ اور گھاس چرنے والے جانوروں کی طرح بے خانماں پہاڑوں میں آوارہ پڑا
پھرتا ہو تو وہ اِس سبب سے معافی حاصل کرے گا کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ ہماری
طریقِ زندگی میں کس بات کی حاجت ہے۔ لیکن اگر وہ غیروں کی ملکیت میں سے
آدمیوں سے حصّہ لے، اور جیسا کہ کہا جاتا ہے۔ وہ اُس کے تھوڑے کی عیب جوئی
کرے۔ تو وہ اپنے آپ کو بڑا ہی ناانصاف ثابت کرتا ہے۔ اور مذکورۂ بالا الزام
اپنے ہی پر لیتا ہے۔ کیونکہ اِس پر بھی جرم لگے گا کہ وہ دوسرے کا حصّہ لیتا ہے اور
اُس شے کی خواہش کرتا ہے جو اُس کی نہیں۔ اور وہ کہتے ہیں کہ اسی مقصد سے
خداوند نے فرمایا ہے۔ " الزام نہ لگاؤ کہ تم پر بھی الزام نہ لگایا جائے کیونکہ جس طرح
تم الزام لگاتے ہو اُسی طرح تم پر بھی الزام لگایا جائیگا۔" البتہ یہ اِس لئے نہیں ہے
کہ ہم گنہگاروں کو ملامت نہیں کرتے یا غلط کاموں کی تائید کرتے ہیں۔ بلکہ اِس
لئے کہ ہم اشیاء کے ترتیب دینے کے الٰہی طریقوں کو ناراست طور پر اختیار نہیں
کرتے۔ جبکہ اُس نے راستبازی کے ساتھ وہ اشیاء مہیا کردی ہیں جو نفع کے قابل
ہونگی۔ لہٰذا چونکہ وہ جانتا تھا کہ ہم اُس شے کا جو ہم کو ملے گی دوسرے سے لیکر درست
استعمال کرینگے۔ وہ کہتا ہے۔ " جسکے پاس دو کرتے ہوں وہ اُس کو جسکے پاس نہ ہو
بانٹ دے اور جسکے پاس کھانا ہو وہ بھی ایسا ہی کرے۔" پھر کیونکہ میں بھوکا تھا

متی ۷ : ۵

متی ۷ : ۱، ۲

لوقا ۳ : ۱۱

متی ۲۵ : ۳۵، ۳۶

تم نے مجھے کھانا کھلایا۔ میں پیاسا تھا تم نے مجھے پانی پلایا"۔ "پھر جب تو خیرات (متی ۶:۳)
کرے تو جو تیرا دہنا ہاتھ کرتا ہے اُسے تیرا بایاں ہاتھ نہ جانے"۔ اور فیاضی
کے تمام دیگر عمل جو واجب ہیں۔ اور اپنی چیزوں کو گویا دوسرے کی چیز کے ذریعے
چھڑا ہیں۔ اور جب میں دوسرے کی چیز کہتا ہوں تو اس سے میری یہ مُراد نہیں کہ
دُنیا خدا سے اجنبی ہے بلکہ یہ کہ ہم اَوروں سے حاصل کرتے ہیں اور مذکورہ بالا اشیاء
اپنے قبضہ میں رکھتے ہیں جیسے کہ انہوں نے مصریوں سے حاصل کیا تھا جو خدا کو نہ جانتے
تھے۔ اور انہیں چیزوں سے ہم اپنے لئے خدا کا خیمہ بناتے ہیں۔ کیونکہ نیکو کاروں
کے ساتھ خدا رہتا ہے۔ کیونکہ خداوند فرماتا ہے کہ "ناراست دولت سے اپنے لئے دوست (لوقا ۱۶:۹)
پیدا کرو تاکہ جب وہ جاتی رہے تو یہ تم کو ہمیشہ کے مسکنوں میں جگہ دیں"۔
کیونکہ جو کچھ ہم نے اُس وقت ناراستی سے کمایا تھا کہ جبکہ ہم بُت پرست تھے وہی
اب جبکہ ہم ایمان لے آئے ہیں خداوند کی خدمت میں واپس کرتے ہیں۔ اور اس
طرح صادق ٹھہرتے ہیں۔ پس اُس وقت یہ باتیں بالضرور تمثیلاً عمل میں آئیں اور
اُن سامانوں سے خدا کا مسکن بنا ہے۔ ان باتوں میں۔ جیسا کہ ہم نے واضح کر دیا ہے
دونوں باتیں شامل ہیں کہ وہ اشیاء انہوں نے واجب طور پر لیں اور ہمارا بھی
اُن میں ثبوت کے طور پر اشارہ پایا جاتا ہے۔ تاکہ ہم اُن چیزوں سے خدا کی خدمت
کریں جو ہماری اپنی نہیں۔ کیونکہ اُس قوم کا تمام سفر جس میں کہ خدا اُنکو مصر میں سے
نکال لایا تھا وہ کلیسیا کے سفر کی علامت اور نمونہ تھا جو غیر اقوام میں واقع ہونے
والا تھا۔ اسی طرح یہ سفر بھی اُس کو یہاں سے نکال کر اُس کی وراثت میں لے جاتا
ہے جو در اصل خدا کا بندہ موسیٰ اُسے نہ دے گا بلکہ خدا کا بیٹا یسوع۔ اور اگر
کوئی شخص اُس انجام کی طرف بڑی توجہ کے ساتھ دیکھے گا جن کا ذکر انبیاء کرتے ہیں
اور اُن تمام باتوں کی طرف جن کو خداوند کے شاگرد یوحنا نے مکاشفات میں دیکھا
تو وہ معلوم کر لے گا کہ غیر قومیں عموماً وہی وبائیں جھیل رہی ہیں جن کو اُس وقت مصر
نے خصوصاً جھیلا تھا ۔

قدما کے بارے میں جو اس قسم کے بیانات ہیں اُن سے اُس بزرگ نے ہمیں تسلّی
دی ہے۔ اور کہتا ہے کہ قصوروں کے بارے میں جو خود نوشتوں ہی نے بزرگوں اور
انبیاء پر لگائے ہیں ہمیں اُنہیں ملامت نہ کرنی چاہیئے۔ اور نہ حام کی طرح ہونا چاہیئے
جس نے اپنے والد کا مضحکہ اُڑایا۔ اور لعنت میں گرفتار ہو گیا۔ بلکہ لازم ہے کہ اُن
کی بابت خدا کا شکر کریں اس لئے کہ ہمارے خداوند کی آمد پر اُن کے گناہ معاف
کر دیئے گئے تھے۔ اس سبب سے (یہ اُس کا کلام ہے) وہ شکر کرتے اور ہماری نجات
پر فخر کرتے ہیں۔ مگر اُن باتوں کے بارے میں جنکی وجہ سے نوشتے اُن کو ملامت نہیں
کرتے بلکہ صرف حقیقتیں بیان کرتے ہیں اُس نے کہا کہ ہم انہیں الزام لگانے والے
نہ بنیں (کیونکہ ہم خدا سے بڑھکر پختہ نہیں ہیں اور نہ ہی اپنے سے بڑھکر مالک ہیں)
مگر اُن کے علامتی معنوں کی تفتیش کریں۔ کیونکہ اُن تمام باتوں میں سے جنکا ذکر نوشتوں
میں بلا کسی الزام کے ہوا ہے ایک بھی اپنی طاقت کے بغیر نہیں ہے ۔

(آیرینیوس ۴: ۳۱: ۱ سے ۳)

۱۱

رسولوں کا وہ بوڑھا شاگرد دونوں عہدناموں کی بابت بھی اِسی طرح سے استدلال
کیا کرتا تھا۔ اور کہا کرتا تھا کہ دونوں عہدنامے در اصل اُسی ایک واحد خدا کی طرف
سے ہیں۔ اور کہ سوائے اُس خدا کے جس نے ہمیں بنایا کوئی اور خدا نہیں۔ نہ ہی
اُن کی دلیل میں کچھ زور ہے جو کہتے ہیں کہ ہمارے اس جہان کو یا تو فرشتوں نے بنایا
ہے یا کسی قسم کی طاقت نے یا کسی اور خدا نے۔ کیونکہ اگر کوئی شخص خود تمام اشیاء کے
خالق سے ایک دفعہ علیٰحدہ کر لے اور یہ تسلیم کرے کہ دُنیا کو جس کے ساتھ ہمیں تعلق ہے
کسی متفرق خدا نے یا کسی اور نے بنایا ہے۔ تو ایسا شخص بالضرور بڑی بیہودگی اور
متناقضات میں پڑ جائے گا جس کی حقیقت کی وہ نہ تو ظاہری اور نہ باطنی دلائل
پیش کر سکے گا۔ اور اس لئے ایسے اشخاص جو دوسری تعلیمات پیش کرتے ہیں وہ
اپنی رایوں کو جو وہ خدا کی بابت رکھتے ہیں ہم سے چھپاتے ہیں۔ یہ جانکر کہ ہماری اپنی

تعلیم غیر موزون اور لایعنی ہے اور اس بات سے ڈرتے ہیں کہ ہم مغلوب ہو جائینگے اور ہماری نجات معرض خطر میں ہے +

(آیرینیوس ۴-۳۲: ۱)

۱۲

کیونکہ جیسا کہ کسی شخص نے ہم سے پہلے بھی کہا ہے لفظ بیٹے کے دو معنے ہیں۔ ایک تو طبعاً جیسے کہ کسی بیٹے کی پیدائش ہوتی ہے۔ اور دوسرے معنے جب کہ کسی کو بیٹا تسلیم کر لیا جائے۔ کیونکہ وہ ایسا ہی سمجھا گیا ہے۔ باوجود اس کے کہ ابن متولد اور تسلیم شدہ میں فرق ہے +

(آیرینیوس ۴-۴۱: ۲)

۱۳

پس پہلا آدمی کہاں رکھا گیا تھا؟ ظاہر ہے کہ فردوس میں۔ جیسا لکھا ہے۔ اور وہ اپنی نافرمانی کی وجہ سے وہاں سے اس دنیا میں پھینک دیا گیا تھا جس سبب سے رسولوں کے شاگرد و بزرگ بھی کہتے ہیں کہ جو انتقال کر گئے تھے اسی جگہ منتقل کئے گئے ہیں (کیونکہ فردوس راستبازوں اور ملہم شخصوں کے لئے تیار کیا گیا تھا۔ جہاں پولس رسول بھی پہنچایا گیا تھا اور اس نے ایسی باتیں سنیں جو کہنے کی نہیں۔ کم از کم ہمارے لئے اس زندگی میں ہے) اور جو منتقل کئے گئے وہ اس جگہ بطور بقا کے ازلوں کے تمام چیزوں کے انجام تک رہینگے۔

۲ قرنتی ۱۲: ۴

(آیرینیوس ۵-۵: ۱)

۱۴

کیونکہ بدیں نظر کہ ہم نے اس کو لکڑی کے ذریعہ سے کھو دیا تو لکڑی ہی کے ذریعہ سے وہ ہم سب پر ظاہر ہو گیا جس سے وہ اپنا طول اور ارتفاع اور عمق ظاہر کرتا ہے۔ اور جیسا کہ ہمارے پیش رفتگاں میں سے ایک نے کہا ہے۔ اس نے اپنے الٰہی وسیع ہاتھوں سے دو قوموں کو ایک خدا میں فراہم کر لیا (آیرینیوس ۵-۱۷: ۴)

۱۵

اب چونکہ صورت حال ایسی ہے۔ اور یہی عدد تمام عمدہ اور قدیم کاپیوں میں موجود ہے۔ اور خود ان لوگوں نے بھی گواہی دی جنہوں نے بچشم خود یوحنا کو دیکھا۔ اور عقل ہمیں سکھاتی ہے کہ اس حیوان کے نام کا عدد یونانیوں کے شمار کرنے کے مطابق اس نام کے حروف سے ۶۰۰ اور ۶۰ اور ۶ ہونگے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ بعض نے میں نہیں جانتا کہ کس طرح سے ایک خاص قرات کی تقلید کر کے غلطی کھائی۔ اور انہوں نے نام کے درمیانی عدد کو لیا اور اس میں سے پچاس کو منفی کیا اور چھ کے عوض میں ایک دہائی کو پسند کیا +

(آیرینیوس ۵-۳۰: ۱)

۱۶

جیسا کہ بزرگ جنہوں نے خداوند کے شاگرد یوحنا کو دیکھا۔ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے اس سے سنا تھا کہ خداوند وقتوں کی بابت کس طرح تعلیم دیا کرتا تھا اور کہتا تھا۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ (آیرینیوس ۵-۳۳: ۳)

۱۷

جیسا کہ بزرگ کہتے ہیں۔ تب وہ بھی جو آسمان میں رہنے کے قابل سمجھے گئے ہیں وہاں جائینگے۔ جب کہ اور لوگ فردوس کی خوشی لوٹیں گے۔ اور پھر اور لوگ اس شہر کی تجلی کے قابض ہونگے۔ کیونکہ ہر مقام میں نجات دہندہ نظر آئے گا بقدر اس کے کہ اس کو دیکھنے والے قابل ہونگے۔ علاوہ ازیں وہ کہتے ہیں کہ ان کی رہائش کے درمیان یہی فرق ہے جو سو گنا یا ساٹھ گنا یا تیس گنا پھل لاتے ہیں۔ جن میں اول الذکر لوگ آسمان میں پہنچائے جائینگے۔ اور دوسرے لوگ فردوس میں سکونت کرینگے۔ اور تیسرے لوگ شہر میں رہینگے۔ اور کہ اسی سبب سے ہمارے خداوند نے کہا ہے۔ میرے باپ کے گھر میں بہت سے مکان ہیں۔ کیونکہ تمام چیزیں خدا کی ہیں۔ جو ان کو ان کی مناسب جگہ دیتا ہے۔ جیسا کہ اس کا کلام کہتا کہ جنھوں

کرنے لئے جیسا کہ ہر ایک شخص لائق ہے یا لائق ہوگا باپ کی طرف سے حصہ مقرر کیا جاتا ہے۔ اور یہی ضیافت کی میز ہے جس پر وہ لوگ بیٹھینگے جو بیاہ میں بلائے گئے اور ضیافت میں حصہ لیتے ہیں۔ رسولوں کے شاگرد بزرگوار کا یہ مقولہ ہے کہ یہ اُن لوگوں کا انتظام اور ترتیب ہے جو نجات پا رہے ہیں۔ اور کہ وہ ایسے قدم بقدم آگے بڑھتے ہیں اور روح کے وسیلہ سے بیٹے تک پہنچ جاتے ہیں۔ اور بیٹے کے ذریعہ سے باپ تک۔ اور آخرکار بیٹا اپنے کام کو باپ کے تحت میں کر دیتا ہے جیسا کہ رسولوں نے بھی کہا ہے کیونکہ ضرور ہے کہ وہ حکومت کرے جب تک کہ وہ اسکے دشمنوں کو اسکے پیروں تلے کر دے۔

۲ قرنتو ۲۵:۱۲

(آیرینیوس ۵-۳۶:۱، ۲)

تمام شد